إزاحة الشجن

شرح اردو

نفحة اليمن

مصنف: الشیخ محمد بن احمد الیمنی شروانی

شارح: مولانا افتخار علی صاحب

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

اِزَاحَۃُ الْمِحَنْ

فی شرح

نَفْحَۃُ الْیَمَنْ

للامام المقدام فی البیان والمعانی الشیخ احمد بن محمد الیمنی الشروانی

مع اضافات جدیدہ عجیبہ رائقہ

لاستاذ الحدیث والتفسیر بدار العلوم دیوبند
حضرت مولانا السید فخر الحسن صاحب علیہ الرحمۃ

بتحشیہ

حضرت مولانا محمد افتخار علی صاحب
البریلوی غفر اللہ الولی القوی

ملنے کا پتہ
مکتبہ شرکت علمیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

الراقم۔ حفیظ الحق صدیقی

صاحب نفحۃ الیمن کے حالاتِ زندگی

تعارف شیخ احمد عرب بن شیخ محمد بن علی بن ابراہیم انصاری یمنی شروانی، یمن میں مقام حدیدہ شہر زبید کے باشندے تھے اس لئے یمنی کہلاتے ہیں۔ تیرھویں صدی کے مشہور ادیب اور صاحب ذوق شخص تھے۔ نظم و نثر دونوں پر پوری قدرت رکھتے تھے۔ برجستہ اشعار کہنے میں مہارت تامہ حاصل تھی، چنانچہ مشہور شاعر مرزا قتیل کے ساتھ آپ کے مراسلات اور مناظرے نظم و نثر ہر دو میں بکثرت ہوتے رہے ہیں۔ بارھویں صدی ہجری کے اواخر یا تیرھویں صدی ہجری کے آغاز میں ہندوستان آئے۔ اور بڑے بڑے شہروں کی سیاحت کی۔ اکثر کلکتہ میں مقیم رہے۔ علامہ فضل حق خیر آبادیؒ کے معاصر ہیں۔ اور موصوف (مولانا خیر آبادی) نے ایک اہم حادثہ کے سلسلہ میں آپ سے مراسلت بھی کی ہے۔ مولانا اوحد الدین بلگرامی "صاحب نفائس اللغات" آپ کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں۔

خاندان آپ کا خاندان شروانی ہے یہ خاندان تاریخی لحاظ سے ایک ممتاز مقام رکھتا ہے۔ تحصیل کاسگنج ضلع ایٹہ اور تحصیل اترولی ضلع علی گڑھ میں یہ خاندان زیادہ تر آباد ہے، ان دیہات سے مشرقی سمت پر قصبہ سہاور ضلع ایٹہ تقریباً بیس میل اور ریاست بوڑھانسی ضلع علی گڑھ بھی جانبِ مغرب اتنی ہی مسافت پر ہے اس چالیس میل کے وسیع رقبہ میں شروانی خاندان آباد ہے اس لئے اسے خطۂ افغانستان بھی کہہ دیا جاتا ہے۔ یہ خاندان ہندوستان میں کب سے آباد ہے اس کی صحیح تاریخ تو معلوم نہیں۔ البتہ لودھی سلاطین کے زمانہ میں اس کا تذکرہ ملتا ہے۔ بہلول لودھی ۸۵۵ھ میں بادشاہ بنا اور ۸۹۴ھ میں وفات پائی۔ عمر خاں شروانی اس کے زمانہ میں با اقتدار تھے۔ بہلول کے بعد سکندر لودھی کو تخت سلطنت پر عمر خاں شروانی ہی نے بٹھایا تھا۔ اور پھر اس کے وزیر بھی ہوئے۔ ان کے علاوہ متعدد شروانیوں مثلاً اعظم خان، بابو خان، ابراہیم خان، جبار خان، ہیبت خان، احمد خان اور سعید خان وغیرہ کا ذکر تاریخ فرشتہ میں موجود ہے۔

وفات صاحب مجم نے لکھا ہے کہ "ہمیں آپ کی تاریخ وفات کا علم نہ ہو سکا" البتہ اتنا لکھا ہے کہ آپ تیرھویں صدی کے عالم اور ادیب گزرے ہیں۔ علامہ خیر الدین زرکلیؒ نے کتاب الاعلام میں ۱۲۵۶ھ تاریخ وفات لکھی ہے۔

تصانیف (۱) نفحۃ الیمن فیما یزول بذکرہ الشجن، مسٹر لمزڈن صدر المدرسین کلکتہ (اور تذکرہ علماء ہند مطبوعہ پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی کے ص۱۰۱ پر بحوالہ نزہۃ الخواطر ج۷ ص۴۳ "لمزڈن کی بجائے "لمسڈون" نام لکھا ہے) کی فرمائش پر لکھی (۲) نواب غازی الدین حیدر فرمانروائے لکھنؤ کی خاطر مناقب حیدریہ لکھی۔ ان کے علاوہ (۳) شمس الاقبال فی مناقب ملک بھوپال (۴) الجواہر الوقاد فی شرح بانت سعاد (۵) اخوان الصفا (۶) انشاء عجب العجاب فیما یغنیہ الکتاب (۷) حدیقۃ الافراح لازالۃ الاتراح (۸) منہج البیان (۹) بحر النفائس (۱۰) جوارس التفریح وغیرہ۔ تلک عشرۃ کاملۃ (از ظفر المحصلین باحوال المصنفین مصنفہ حضرت مولانا محمد حنیف صاحب گنگوہی فاضل دارالعلوم دیوبند)

مرتب:۔ العبد ابو معاویہ منظور احمد عفا عنہ الصمد تونسوی ۲۵ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ خطیب جامع مسجد بیت المکرم خونی برج ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ مولانا الادیب اللاریب مختار علی صاحب سابق استاد فیض عام انٹر کالج میرٹھ وحال استاد حدیث وفقہ مدرسہ اسلامیہ عربیہ امداد الاسلام صدر بازار میرٹھ نے ”نفحۃ الیمن“ جو درس نظامی کی مشہور ادب کی کتاب ہے۔ اس کی شرح تحریر فرمائی جس میں مولانا موصوف نے حل لغات کے بعد ترجمہ با محاورہ کا لحاظ فرمایا تھا۔ میں نے اس شرح کے مسودہ کو مختلف جگہ سے دیکھا تو طلبائے عربی کے لئے اس کو بہت مفید پایا۔ حل لغات اس کا سہل عربی میں ہے اور عبارت کتاب کا ترجمہ سلیس اردو میں ہے۔ چونکہ عربی عبارت کا ترجمہ مبتدی طالب علم کو سکھلانا بھی ضروری ہے۔ اس لئے ضروری جانا کہ اس اردو ترجمہ کو بھی شائع کیا جائے۔ تاکہ طلبہ ترجمہ کرنا سیکھ جائیں۔ مولانا موصوف نے چونکہ ترجمہ میں محاورہ کا خیال فرمایا اس احقر کو مبتدی کے لئے با محاورہ ترجمہ سکھلانے سے اختلاف ہے۔ بلکہ بقول حضرت الاستاد العلام مولانا محمد اعزاز علی صاحب شیخ الادب والفقہ نور اللہ مرقدہ وبرّد اللہ مضجعہ طلبہ کو پہلے تحت اللفظ ایسا ترجمہ سکھانا چاہیے جس سے عبارت کا مطلب بھی واضح ہو جائے اور عربی کی اصل عبارت کا زور بھی اردو زبان میں آجائے اس سے میں نے ضروری جانا کہ پوری شرح کے ترجمہ پر نظر ثانی کروں۔ چنانچہ حتی الوسع ترجمہ میں اس بات کا لحاظ کیا گیا اور کتاب کے پورے ترجمہ کو تقریباً بدل دیا گیا اور حل لغات میں جو اصل شرح میں بسط تھا اس کو اختصار میں لایا گیا۔

اس ترمیم واصلاح کے بعد میرے نزدیک یہ شرح ان شاء اللہ طلبہ کے لیے معتبر ہوگی۔ بلاشبہ شارح علام نے پوری کاوش سے اس شرح کو لکھا ہے اور حل لغات میں کتب لغت کی طرف پوری مراجعت فرمائی ہے۔ اس لیے ارادہ کر لیا کہ میں کتب خانہ فخریہ کے منیجر عزیزم مولوی نور الحسن صاحب سے کہوں کہ وہ اس کو شائع کرا دیں۔ تاکہ اس شرح سے عام وخاص فائدہ اٹھا سکیں۔

اس میں شبہ نہیں کہ اس مرتبہ کتابت کی اغلاط اس شرح میں کافی ہوں گی۔ جس کی میں معذرت چاہتا ہوں۔ اغلاط کی وجہ اس شرح کی املاء کرانا ہے۔ لکھنے والے نے بعض دفعہ بڑی فحش غلطیاں کر دی تھیں کافی

تصحیح کے بعد امید ہے کہ اب اغلاط کم پائی جائیں گی۔ انشاء اللہ دوسرے ایڈیشن میں بہت سی خوبیوں کا اضافہ ہوگا اور بہت سے نقائص سے شرح پاک ہوگی۔
خدا کرے کہ یہ محنت قبول ہو اور اہل علم اس سے فائدہ اٹھائیں۔

فخر الحسن
استاد دار العلوم دیوبند

نام کتاب	.... ازاحۃ الشجن شرح اردو نفحۃ الیمن
نام مصنف	.... شیخ احمد بن محمد الیمنی الشروانی
نام شارح	مولانا افتخار علی صاحب
نظر ثانی	مولانا فخر الحسن صاحب
مطبع	...
ناشر	مکتبہ شرکت علمیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان
تعداد بار اول	ایک ہزار ۱۰۰۰

ملنے کا پتہ
مکتبۂ اسلامیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان۔
Tel # 544913

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَحمدُ اللہِ الَّذِی حَلّی البُلغاءَ من عبادِہٖ بحِلیۃِ اللطائف واذاقہم حلاوۃَ
بدائعِ المعانی۔ ونفائسِ الظرائف واُصلّی واُسلّمُ

(آرائش داد ۱۲ — الجیدۃ ۱۲ — غریبۃ، اضافۃ الصفۃ الی الموصوف ۱۲ — عطف الی قولہ بدائع المعانی ۱۲)

الترجمۃ والمطالب میں اس خدا تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں جس نے اپنے بندوں میں سے ارباب بلاغت کو پاکیزہ باتوں کے زیور سے آراستہ کیا ہے اور جس نے ان کو معانی کی نادر چیزوں اور مرغوب الطبع عمدہ باتوں کی شیرینی چکھائی اور میں درود وسلام بھیجتا ہوں۔

حل مغلقات الترکیب البلغاء مفعول بہ حلی ۱۲ من عبادہ بیان للبلغاء ۱۲ بحلیۃ اللطائف اضافۃ بیانیہ ای الحلیۃ التی ہی اللطائف وانما سمی اللطائف حلیۃ تشبیہًا لہا بہا ۱۲ اذاقہم الضمیر للبلغاء وہو معطوف علی قولہ حلی البلغاء ۱۲۔

رفائدہ تام) اعلم ان فی ذکر البلغاء واللطائف والظرائف والبدائع والمعانی رعایۃ للبراعۃ لان ہذا الکتاب کتاب فی الادب۔

اللغات بسم اللہ۔ ابتداء المصنف بالبسملۃ تیمنا وامتثالا لامرہ صلی اللہ علیہ وسلم واقتداءً بکتاب اللہ ومکاتب رسولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ۱۲۔ اللہ۔ ہو علم للذات الواجب الوجود المستجمع لجمیع الصفات الکمالیۃ المستحق لجمیع المحامد ۱۲

الرحمٰن۔ الرحمٰن الرحیم اسمان مشتقان من الرحمۃ وکلاہما بمعنی وقال الراغب الاصفہانی فی الفرق بینہما ان الرحمٰن ہو الذی وسعت رحمتہ کل شیئ والرحیم من کثرت رحمتہ مطلقا ولذلک کان الرحمٰن مختصا بذاتہ تعالیٰ لامتناع وسعۃ الرحمۃ من غیرہ لکل شیئ بخلاف الرحیم ۱۲

الرحیم۔ صیغۃ مشتقۃ من الرحمۃ یطلق علی الراحم والمرحوم کلیہما وجمعہ رحماء ۱۲ احمد۔ صیغۃ المتکلم الحمد ہو الثناء باللسان علی الجمیل الاختیاری مع قصد التعظیم سواء تعلق بالنعمۃ او بغیرہا یقال حمدہ حمدًا ومحمدًا ومحمدۃً اذا اثنی علیہ من رسمع ، ۱۲ حلی۔ بتشدید اللام صیغۃ ماض من التفعیل یقال حلی المرأۃ تحلیۃ اذا البسہا حلیۃ والمراد التزیین ۱۲ البلغاء جمع بلیغ من رکرم) یقال بلغ الرجل بلاغۃ اذا صار فصیحا وبلغ الکلام ای بلیغ ونیکو شد سخن ورجل بلیغ مرد فصیح رسانندہ سخن آنجا کہ خواہد ۱۲ عباد جمع عبد ۱۲ وہو الانسان حرا کان او رقیقا وجمعہ ایضا عبید وعبدان واعبد واعباد وعبدۃ وغیر ذلک حلیۃ بکسر الحاء بمعنی زیور جمعہ حلی بکسر الحاء وقد یضم فی الجمع علی خلاف القیاس صرح بہ فی القاموس والاقرب وغیرہ ۱۲ اللطائف جمع لطیفۃ وہی النکتۃ اذا کان یحدث لہا فی النفس شیئ من الانبساط واللطیف من الکلام ما غمض وخفی ۱۲ اذاقہم صیغۃ الماضی من باب الافعال بمعنی چشانید

ومجردہ من نصر یقال ذاق الشئ ذوقاو ذواقا و مذاقا اذا استدرک طعمہ واذاق الرجل اذا اجربہ حلاوۃ ۔ مصدر وفعلہ من نصر و کرم یقال حلا یحلو حلاوۃ وحلوانا ومن کرم حلو یحلو حلاوۃ وحلوانا بمعنی شیرین بودن ۱۲ ب ۔ ائم جمع بدیعۃ بمعنی نادر ۱۲ المعانی ۔ جمع معنی وہو ما یقصد لشئ ومعنی الکلمۃ مدلولہا ومعنی الکلام مضمونہ ویراد ایضا بالمعانی ما للانسان من الصفات المحمودۃ وفی اصطلاح البیان ہو علم یعرف بہ احوال اللفظ العربی التی بہا یطابق اللفظ مقتضی الحال ۱۲ نفائس ۔ جمع نفیسۃ بمعنی المرغوب والمحبوب ویقابلہ الخسیس یقال مال نفیس ومنفس ومنفس الظرائف جمع ظریفۃ بمعنی حسن الہیئۃ ومنہ الظریف ہو البلیغ الجید الکلام وکان ذکیا بارعا وجمع ظریف یجمع علی ظرفاء وظرائف وظروف وظرف وظریفون ۱۲ احسلی ۔ من باب التفعیل قالوا لم یرد مصدر صلی (مشددا) فی معنی الدعاء ونحوہ الا بلفظ الصلوۃ ولکن الصواب انہ جاء التصلیۃ بہذا المعنی ایضا کما ہو مبسوط فی المطولات ، فالحق ان صلی اللہ علیہ صلوۃ وتصلیۃ معناہ بارک علیہ واحسن علیہ الثناء ثم الصلوۃ اذا اسندت الی اللہ تعالی یراد بہا الرحمۃ واذا اسندت الی العباد یراد بہا الدعاء والی الملائکۃ الاستغفار والی الطیور التسبیح والمراد ہہنا الدعاء لان فاعلہ التکلم ہو العبد واتی بالصلوۃ والسلام علیہما اقتداء بالقرآن العظیم یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ۔ اسلم من باب التفعیل یقال سلم علیہ وسلمہ اذا قال لہ السلام علیک ۱۲

علی سیدنا محمد خیر جامع الآداب وعلی آلہ واصحابہ ما قررت العلوم وحررت کتاب

(بمعنی اما دام — اسم تفضیل مخفف اخیر ۱۲)

الترجمۃ والمطالب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو عمدہ اخلاق کے جامع اشخاص میں سے سب سے بہتر ہیں اور رحمت نازل ہو آپ کے آل واصحاب پر جب تک علوم کی تقریر اور کتابوں کی تحریر دنیا میں جاری رہے

حل مغلقات الترکیب محمد عطف بیان نعت لسیدنا وعلی آلہ عطف علی قولہ سیدنا ما قررت ما بمعنی مادام ۱۲ ای اصلی واسلم الی زمان تقریر العلوم وتحریر الکتاب وفیہ ان یقال ان زمان حیاتہ قلیل وزمان تقریر العلوم باق الی یوم القیامۃ فلا یناسب السیاق والجواب ان قولہ ما قررت لیس بظرف لقولہ اصلی بل للمحذوف وہو قولہ صلوۃ باقیۃ ما قررت ای الی یوم القیامۃ ۔

اللغات سیدنا بتشدید الیاء وقد یخفف فیقال (سید) والجمع اسیاد وسادۃ ومجردہ من نصر ۱۲ ۔ محمد من اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولہ علیہ الصلوۃ والسلام اسماء عدیدۃ وردت فی الاحادیث ومحمد اشہرہا افضل من احمد ومعناہ من کثرت خصالہ المحمودۃ ومن خواصہ ان لا یدخل علیہ لام التعریف ۱۲ خیر ضد الشر معناہ حصول الشئ علی کمالاتہ والمال مطلقا او الکثیر والجمع اخیار وخیار وخیر ایضا اسم تفضیل مخفف اخیر ومؤنثہ خیرۃ ۱۲ جامع اسم فاعل من باب فتح یقال جمع المتفرق اذا ضمہ والفہ ۱۲ الآداب جمع ادب وہو ملکۃ تعصم من کانت فیہ عما یشینہ وفی الاصطلاح یطلق علی اثنی عشر علما ثمانیۃ منہا الاصول

والباقية الفروع فالاول علم اللغت والصرف وعلم الاشتقاق وعلم النحو وعلم المعاني وعلم البيان وعلم العروض وعلم القافية والفروع منها علم رسم الخط وعلم قرض الشعر وعلم الانشاء من الخطب والرسائل وعلم المحاضرات يعني علم التواريخ والآداب تطلق على العلوم لمعارف عموما او على المستظرف منها فقط ١٢ آله الال اصله اهل بدليل اهيل ابدلت الهاء همزة فتوالت همزتان ابدلت الثانية الفا وخص استعماله في الاشراف سواء كان شرفه في الدنيا كالفرعون او في العقبى مع الدنيا او في العقبى خاصة واختلف في آل النبي صلى الله عليه وسلم فقيل اتباعه وقيل امته وقيل بنو هاشم. اصحابه جمع صاحب وجمعه ايضا صحب واصحاب صحبة وصحاب وصحبان وصحابة بكسر الصاد المهملة وصحابة بفتحها وهم الذين طالت صحبتهم مع الرسول عليه السلام مسلمين وقيل بشرط الرؤية و قيل هم المسلمون الذين رأوا النبي وماتوا على الايمان فالملئكة ليسوا باصحاب وكذا من رآه ولم يؤمن به حال حيوته او آمن بعده او ارتد ومات عليه والرؤية اعم من الحقيقي والحكمي فيشمل الصحابي الاعمى كعبد الله ابن ام مكتوم رضي ١٢ قررت صيغة الماضي من باب التفعيل يقال قرره في المكان اذا اثبته فيه ١٢. العلوم جمع علم وهو مصدر ادراك الشيء بحقيقته واليقين والمعرفة من سمع بمعنى واتقن حررت صيغة الماضي من باب التفعيل يقال حرر الكتاب اذا احسنه واصلحه ١٢. كتاب مصدر من نصر معناه ههنا ما يكتب فيه اي المكتوب ١٢

وبعد فان هذا المجموع قد اشتمل على ما تتلذذ به الاسماع وتميل اليه الطباع من حكايات انيقة معجبة، واشعار رائقة مطربة وغرائب حكم جواهرها غالية الاثمان مثال عقود لآليها مزرية بقلائد العقيان. انتخبتها من كتب لا يظفر بمخدرات مضامينها السنية الا من عرف السبيل اليها وكان بارعا في الفنون الادبية ودواوين قد احتوت على ما تنشرح به الخواطر وتقر برؤيته النواظر

الترجمۃ والمطالب

حمد وصلوٰۃ کے بعد یقیناً یہ مجموعہ ایسی اشیاء پر مشتمل ہے جن کی وجہ سے لوگوں کے کان لذت حاصل کرتے ہیں اور طبیعتیں ان کی طرف مائل ہوتی ہیں۔ وہ اشیاء ایسی حکایتیں ہیں جو عمدہ ہیں تعجب میں ڈالنے والی ہیں اور ایسے اشعار ہیں جو طرب اور مستی پیدا کرنے والے ہیں اور ایسی عجیب حکمتیں ہیں جن کے جواہر بیش قیمت ہیں اور ایسی کہاوتوں کے ہار ہیں جن کے موتی سونے کے ہاروں کو بے زیب بنانیوالے ہیں میں نے ان کو ایسی کتابوں سے منتخب کیا ہے جن کے مضامین عالیہ کی دلہنوں تک پہنچنے میں کامیاب نہیں ہوتے ہیں مگر وہی لوگ جو ان تک پہنچنے کے راستوں سے واقف ہیں (یعنی علماء اور ادباء) اور جو لوگ کہ علوم ادب میں فائق ہوں نیز ان کا انتخاب میں نے ایسے دواوین

ے کیا ہے جوکہ قلوب کو مسرور اور آنکھوں کو ٹھنڈا کرنے والے امور کو شامل ہیں ۔۱۲

اللغات بعد وہو من الظروف المبنیۃ علی الضم لکون ما اضیف الیہ محذوفا منویا ای بعد الحمد والصلوۃ ویؤتی بالفاء فی مابعد اما علی توہم اما او علی تقدیرہ بطریق تعویض الواو عنہا والاولیٰ ان یقال ان الاتیان بالفاء لاجراء الظرف مجری الشرط کما ذکرہ الرضی فی قولہ تعالیٰ واذ لم یہتدوا بہ فسیقولون ۔ تستلذ من باب الاستفعال یقال استلذہ اذا عدّہ لذیذا۱۲ تمیل من باب (ضرب)، اجوف یائی یقال مال الشیٔ اذا صیّرہ مائلا۱۲۔ حکایات جمع حکایۃ معناہا نقل الخبر من ضرب انیقۃ علی وزن صحیفۃ بمعنی خوب وعجیب من (سمع) یقال انق الرجل اذا فرح وانق الشیٔ اذا احبہ وانق بہ اذا اعجبہ وانق الشیٔ اذا کان حسنا معجبا۱۲۔ معجبۃ من اعجبہ اذا حملہ علی العجب منہ ویقال اعجب بہ مجہولا عجب وسُرّ واصلہ عجب من الامر ولہ عجبا باب (سمع) اذا اخذ منہ العجب ۱۲۔ اشعار جمع شعر بکسر الشین المعجمۃ ہو الکلام المنظوم الموزون المقفیٰ الذی قصد الشاعر موزونیتہ والشعر بالفتح بالفارسیۃ (موی)، والشعور العلم ومنہ الشاعر لانہ یعلم ما لا یعلم غیرہ اولانہ یاتی فی کلامہ بنکت ادق من الشعر۱۲۔ رائقۃ اجوف واوی من (نصر) یقال راق الشیٔ اذا صفا وحسن والروق خوش آمدن وشگفت آوردن ۱۲۔ مطربۃ صیغۃ اسم الفاعل من باب الافعال مجردہ من (سمع)، وہو من الاضداد یقال اطربہ وطربہ اذا حملہ علی الطرب ای الاہتزاز والاضطراب من الفرح او الحزن ۱۲۔ حکم جمع حکمۃ ومعناہا العدل والعلم والحلم والفلسفۃ والکلام الموفق للحق ۱۲۔ جواہرہا جمع جوہر معرب گوہر بمعنی ہر سنگ کہ از اں منفعتی برآید وایضا ما یقابل العرض والمراد بہا الفوائد ۱۲۔ غالیۃ نرخ گراں یقال بعید بالغالی ای بالغلاء من باب (نصر)، الاثمان جمع ثمن والفرق بین الثمن والقیمۃ ان القیمۃ الثمن الذی یعادل المتاع وجمعہ قیمٌ والثمن ما تقرر بین المتبایعین من عوض المبیع وجمعہ اثمان واثمنۃ واثمن ۱۲۔ امثال جمع مثل وہو ہہنا القول السائر بین الناس الممثل مضربہ ای الحالۃ التی ورد فیہا الکلام (کہاوت)، عقود جمع عقد بکسر العین المہملۃ بمعنی رشتہ مروارید گلے کا ہار۔ لآلیہا جمع لولوۃ بمعنی موتی ومنہ لألا النجم اذا لمع وشرق ولألأت النار اذا اتقدت ۱۲۔ مزریۃ صیغۃ اسم الفاعل من باب الافعال بمعنی حقیر کنندہ یقال ازری بالامر اذا تہاون بہ من (ضرب)، قلائد جمع قلادۃ ہی ما یجعل فی العنق من الحلی (ہار)، یقال تقلد الامر تولاہ و قلد العمل فوضہ الیہ ۱۲۔ العقیان الذہب الخالص ۱۲۔ انتخبتہا صیغۃ المتکلم من باب الافتعال یقال انتخبت الشیٔ اذا انتزعہ واختارہ ۱۲۔ کتب جمع کتاب بمعنی المکتوب وجمعہ ایضا کُتْب بسکون التاء المعجمۃ وکُتُب بضم التاء المعجمۃ ۱۲۔ لاتظفر من (سمع)، یقال ظفرہ وظفر بہ وظفر علیہ اذا فاز بہ وعلیہ ۱۲۔ مخدرات جمع مخدرۃ اسم مفعول من التخدیر یقال خدر البنت واخدرہا وخدرہا اذا الزمہا الخدر والخدر ستر یمد للجاریۃ فی ناحیۃ البیت وقد یعم لکل ستر ۱۲۔ مضامین جمع مضمون وہو ما کان ضمن الشیٔ ای داخلہ ومنہ ضمن الکتاب ای متنہ ۱۲ السنیۃ العالیۃ او المضیئۃ من السناء بالقصر ضوء البرق او النار، بالمد وہو الرفعۃ یقال سنی سناء باب (سمع) اذا صار ذا سناء رفعۃ وسنا البرق سناوۃ اضاء والنار علا ضوءہا۔ اعرف من باب (ضرب)، یقال عرف الشیٔ معرفۃ وعرفانا ومعرفۃ اذا علمہ ۱۲۔ السبیل۔ الطریق والجمع سُبُلٌ وسُبْلٌ واسْبُلٌ واسبلۃٌ یذکر ویؤنث کما فی قولہ تعالیٰ قل ہذہ سبیلی

قوله تعالیٰ وان یروا سبیل الرشد لا یتخذوہ سبیلا ۱۲۔ بارعاً من باب نصر وکرم وسمع، یقال برع الرجل براعۃً وبروعاً اذا فاق علماء او فضیلۃ او جمالا ۱۲۔ دواوین۔ جمع دیوان واصلہ دوّان فعوض من احدی الواوین یاء وہو علی الاصل وہو یستعمل لمعان منہا المجتمع الصحف والکتاب الذی یکتب فیہ اہل الجند واہل العطیۃ والمکان الذی یجتمع فیہ لفصل الدعاء والنظر فی امور الدولۃ والمراد ہہنا ہو الاول ۱۲۔ احتوت۔ صیغۃ الماضی من الافتعال یقال احتوی الشیٔ اذا احترزہ وملکہ ۱۲۔ تسر۔ معروفا ومجہولا من باب نصر، یقال سرّہ سروراً ومسرۃً اذا اعجبہ وافرحہ ۱۲۔ الخواطر۔ جمع خاطر ما یخطر فی القلب، وقد یطلق علی القلب وہو المراد ہہنا ۱۲۔ تقرّ بفتح القاف من باب ض وسمع، یقال قرّت عینہ قرۃً اذا بردت سروراً یعنی خنک گردید وہو کنایۃ عن الراحۃ ۱۲۔ النواظر جمع ناظرۃ بمعنی العین ۱۲۔

فلو عاین ابن الوردی ما تضمنہ ھذا الکتاب لاحمرّ خجلا وقال ھذا ھو العجب العجاب ولو ذاق

رأى ۱۲ · ادیب معروف لہ مصنفات فی الادب ۱۲ · سن ۱۲ · اسم کتاب فی الادب ۱۲

البہائی ثمرۃ من ثمرات اوراقہ لودّ ان یملأ کشکولہ منہا ویتحف بہ الاجلاء من رفاقہ ولعمری

اسم الادیب، والمراد بہا العاقل ۱۲ · علم لکتاب البہائی مشتمل علی فنون مختلفۃ واخبار متفرقۃ ۱۲ · اللام للقسم

ان ما فیہ من اللؤلؤ المنظوم والدر المنثور حری بان یہزأ بشذور الابریز وقلائد النحور۔

ولا یستعمل مع اللام الا المقرون لان القسم موضع التخفیف لکثرۃ استعمال القسم ۱۲

الترجمۃ المطالب اگر ابن الوردی ان مضامین کو دیکھ پائے جن کو یہ کتاب حاوی ہے تو سرخ رنگت والا ہو جائے شرم کی وجہ سے اور بے اختیار بول اٹھے کہ یہ تو عجب العجاب ہے اور اگر بہائی اس کے اوراق کے پھلوں میں سے کوئی پھل چکھ لے تو وہ اس کی خواہش کرے کہ اپنے کشکول کو ان پھلوں سے بھر لے اور اپنے بزرگترین ساتھیوں کو ان پھلوں کا ہدیہ بھیجے اور قسم میری عمر کی کہ یقیناً وہ موتی پروئے ہوئے جو اس کتاب میں ہیں اور جو موتی بکھرے ہوئے ہیں وہ اس بات کے لائق ہیں کہ خالص سونے کے ٹکڑوں اور سینے کے ہاروں کی مذاق اڑائیں۔

اللغات عاین۔ صیغۃ الماضی من المفاعلۃ یقال عاینہ عیاناً ومعاینۃً اذا رآہ بعینہ ۱۲۔ ابن الوردی۔ ادیب معروف قد یدٍ طولی فی العلوم الادبیۃ ولہ مصنفات فی الادب جلیلۃ الشان ومنہا الکتاب المشہور عند الجمہور بالعجب العجاب ۱۲۔ ما تضمنہ ما اسم موصول وتضمن صیغۃ الماضی من التفعل بمعنی فراہم آمد ومشتمل گردید یقال تضمن الشیٔ اذا اشتمل علیہ ۱۲۔ لاحمرّ اللام للتاکید واحمرّ بتشدید الراء من الافعلال (الاحمرار) سرخ گردید ۱۲۔ خجلا۔ بتقدیم الخاء علی الجیم وفتحہما مصدر من باب سمع، یقال خجل خجلا، اضطرب من الحیاء۔ العجب العجاب۔ العجب فی الاصل مصدر اطلق بمعنی العجیب والعجاب بالضم کغراب والعجّاب بالتشدید والعجیب کلہا بمعنی واحد تطلق للمبالغۃ فی التعجب ای العجیب جداً۔ العجاب ہو ما جاوز حد العجب واذا اردت المبالغۃ فی شیٔ فخذ مشتقاً منہ واجعلہ صفۃ لہ کالظل الظلیل والرکن الرکین واللیلۃ اللیلاء من ہذا القبیل العجب العجاب ای العجیب جداً ۱۲۔ ذاق۔ من باب نصر یقال ذاق الشیٔ اذا اختبر

طلعہ ۱۲۔ البہائی۔ ہو ادیب المعروف الذی سار حیاتہ فی الشرق والغرب ولہ مصنفات فی الادب منہا الکشکول جمع فیہا علوماً شتی وغرائب من کل فن ۱۲۔ ثمرۃ۔ محرکۃ (میوہ)، والجمع ثمار وجمع الجمع اثمار وثمر ۱۲۔ لَوَدَّ۔ اللام لتاکید ودّ صیغۃ الماضی من (سمع)، یقال ودّہ ودّاً ووُدّاً اذا احبہ ۱۲۔ یملأ۔ من باب فتح وسمع یقال ملأ الاناء ای پر کرد ۱۲۔ کشکول۔ بفتح الکاف الاول وضم الکاف الثانی کالمقبول معناہ فی اللغۃ وعاء یجمع فیہ الرزق یعنی کاسہ سائلاً فہذہ الکلمۃ من الدخیل والمناسبۃ ظاہرۃ یقول لو اطلع البہائی علی مضامین ہذا الکتاب العالیۃ لاحب ان یملأ وعاءہ او کتابہ الکشکول منہا والغرض المبالغۃ فی توصیف کتابہ وتفضیلہ علی سائر الکتب الادبیۃ ۱۲۔ یُتحف۔ من الافعال یقال اتحف الشیءَ وبالشیء ای اہداہ الیہ واعطاہ ایاہ ولا یستعمل مجردہ والتحفۃ المہدیۃ والشیء الفاخر الثمین جمعہا تُحَف ۱۲۔ اجلّا۔ جمع جلیل کالخلیل والاخلاء وبمعنی العظیم ویجمع علی اَجِلّۃ وجِلّۃ والباب (ضرب)، رُفاقۃ۔ جمع رفقۃ بمعنی جماعۃ المرافقین ۱۲۔ لَعَمری۔ العَمرُ والعُمر بالفتح والضم وبضمتین بمعنی الحیاۃ والجمع اعمار ولم یستعمل فی القسم الا المفتوح منہا تقول لعمر اللہ فاللام لتوکید الابتداء والخبر المحذوف تقدیرہ لعمر اللہ قسمی فان لم تدخل علیہ اللام نصبہ نصب المصادر فقلت عمرَ اللہ ما فعلت کذا ای احلف ببقاء اللہ ودوامہ ومن اللطائف ان الحب یؤثر فی عالم حیث ان اللام القسمیۃ المکسورۃ ینقلب مفتوحۃ اذا دخلت علی لفظۃ العمر ۱۲۔ اللؤلؤ۔ الواحدۃ لؤلؤۃ بمعنی الدرر والجمع لآلی ۱۲ المنظوم ای الکلام المنظوم من (ضرب)، یقال نظم اللؤلؤ نظماً ونظاماً اذا الّفہ وجمعہ فی سلک ومنہ نظم الشعر تالیفہ کلاماً موزوناً۔ الدرّ اللآلی العظام الواحدۃ درّۃ والجمع دُرَرٌ ودُرّات ۱۲۔ المنثور من نصر وضرب یقال نثر الشیء نثراً ونثاراً ای رماہ متفرقاً واتی بالنثر فی کلامہ المراد ہہنا معناہ الاخیر ومما کان الکتاب مشتملاً علی الحکایات والاشعار اراد باللؤلؤ المنظوم اشعارہ وبالدر المنثور حکایاتہ ۱۲۔ حَرِیٌّ کغنیّ جمعہ حریّون واحریاء مصدرہ حَرِیّۃ جمعہ حریات وحرایا۔ والحَرِی جمعہ احراء والحَری ہذا الاثنین ولا یجمع الخلیق والجدیر والمناسب یقال انہ لحریٌّ او حَرٍ او حَرًی بکذا او ان یفعل کذا ای جدیر۔ یہزأ۔ من (فتح وسمع)، یقال ہزأ بفلان ای سخر منہ ۱۲۔ شذور۔ جمع شذرۃ او شذر وہو قطعۃ من الذہب تلقط من معدنہ وقد یطلق علی اللؤلؤ الصغیر الذی یجعل فی النظم للفاصلۃ بین الدرتین الکبیرتین ویجمع ایضاً علی شذرات والمراد ہہنا الذہب الخالص ۱۲۔ الابریز۔ الخالص یقال ذہب ابریز وابریزی خالص۔ النُحور۔ جمع نحر بمعنی اعلی الصدر یقال قعد فی نحر فلان ای قابلہ ۱۲۔

شعر۔ لِلّٰہِ مجموعٌ مضامینہٗ ٭ ابہیٰ من الیاقوت والعسجد ٭ ما فی مجامیع الوریٰ مثلہا ٭ ومثل ذا المجموع لم یوجد ٭ (خبر مبتدا محذوف وھو ھی ۱۲) والباعث لما قد بذل (طلاء ۱۲) الحقیر جہدہ فی انتخابہ وتصدّی (درپے گردیدہ ۱۲) لجمعہ وترتیب ابوابہ ھو انسان عین الفضل والفخار وبہجۃ محافل اہل العز والوقار صدر المدرسین مفید الطالبین ذو الرأی الصائب والفہم الثاقب۔

الترجمۃ والمطالب

اس کتاب کے تمام مضامین کی خوبی اللہ ہی کے لیئے ہے اور وہ یاقوت اور خالص سونے سے زیادہ رونق دار ہیں۔ ان مضامین جیسا تمام مخلوق میں کوئی مضمون نہیں ہے اور اس جیسا مجموعہ دنیا میں نہیں پایا جاتا اور اس حقیر کے اس انتخاب میں کوشش کرنے اور اس کی جمع وترتیب کے درپے ہونے کا باعث وہ شخص ہوا ہے جو فضیلت اور فخر کی آنکھ کی تپلی ہے اور اصل عزت و وقار کی محفلوں کی رونق ہے۔ جو تمام مدرسین کے افسر ہیں طلباء کو فائدہ پہنچانے والے ہیں صاحب رائے اور روشن سمجھ کے مالک ہیں۔

حل متعلقات التركيب

قولہ ہو مبتداء مابعدہ کلہا اخبار لہ ۱۲۔ عین الفضل شبہ الفضل والفخر برجل شریف و ذکر من لوازمہ العین وشبہ الممدوح بسواد ذلک العین فی الکرامۃ والشرافۃ ۱۲۔

اللغات

للّٰہ۔ اعلم مثل ہذہ اللام تستعمل للتعجب المجرد عن القسم کقولہ "فللّٰہ ہذا الدہر کیف تردد و قد تکون للتعجب والقسم معاً فی مثل قولہ "للّٰہ یبقی علی ایام کذا فی اقرب الموارد من ہہنا علمت ان اللام فی قولہ للّٰہ مجموع الا لیست الا للتعجب المجرد من القسم فقول من یقول انہ للقسم لایکاد یصح۔ وہذا الترکیب من قبیل للّٰہ درہٗ ای عطارۃ فشبہوا اعطارہ بدر الناقۃ ثم کثر استعمالہم حتی صار ویقولونہ لکل متعجب منہ ومن عادۃ العرب انہم ینسبون الاشیاء العجیبۃ الغریبۃ الی اللّٰہ سبحانہ کانہا مستحیلۃ الصدور من البشر ومختصۃ بہ عزاسمہ ۱۲۔ مجموع الخ قولہ مضامینہ مبتدأ وابہی الخ خبرہ والجملۃ صفۃ للمجموع وہو مع الصفۃ مبتداء مؤخر وقولہ للّٰہ خبرہ المقدم وہذا ہو الحق الصواب۔ فی ترکیب ہذہ الجملۃ فلا تغتر بما سواہ من التراکیب المختلفۃ ۱۲۔ ابہی۔ من سمع وکرم ونصر، وادی یقال ہو ابہی ای حسن وجہہٗ ۱۲۔ الیاقوت۔ حجر کریم صلب رزین شفاف تختلف الوانہٗ الواحدۃ یاقوتۃ والجمع یواقیت ۱۲۔ عسجد۔ ہو الذہب الخالص الباعث۔ معناہ السبب والداعی والجمع بواعث یقال بعثہٗ اذا ہیجہٗ وبعثہٗ علی الشیٔ حملہ علی فعلہ وقولہ الباعث مبتداء وقولہ ہو انسان الخ خبرہ ۱۲۔ بذل۔ من نصر وضرب، یقال بذل فلان اذا اعطی وجاد ۱۲۔ جہدہ۔ بضم الجیم وفتحہا الطاقۃ ومشقۃ یقال جہد فی الامر جد وتعب ۱۲۔ انتخابہ۔ مصدر ومن الافتعال یقال انتخب الشیٔ او انتزعہ واختارہ ۱۲۔ تصدی اصلہٗ تصدد بالدالین ابدل الدال الثانی یاء ومعناہ تعرض وقصد یقال تصدّی لہٗ ای تعرض نمود وپیش آمد اورا ۱۲۔ انسان۔ البشر للذکر والانثی ویطلق علی افراد الجنس البشری انسان العین مایری فی سواد ہا او ہو سوادہا جمعہ اناسی واناسیۃ وآناس ۱۲۔ عین۔ لہا معنا کثیرۃ منہا الباصرۃ ینبوع الماء وللذہب مصدر معروف بمعنی الباصرۃ والجمع اعین وعیون وعیونٌ واعیان۔ الفضل۔ افزونی وزیادہ مصدر من (نصر وسمع) فخار۔ بالفتح نازیدن من فتح یقال فخر الرجل فخرًا وفخارًا ای باہی او تمدح بالمکارم لما فیہ او فی اہلہ ۱۲۔ بہجۃ۔ ہی الحسن والنضارۃ والسرور ۱۲۔ محافل جمع المحفل بمعنی المجلس ۱۲۔ العز۔ ضد الذل بمعنی عزت ۱۲۔ الوقار کسحاب بمعنی آہستگی وبردباری وعظمت وہو اسم ومصدر ایضا ۱۲۔ صدر ای راسہم وسیدہم یقال صدر القوم ای رئیسہم۔ الرأی۔ الاصابۃ فی التدبیر وما اعتقدہ الانسان جمعہ آراء آراء ۱۲۔ الصائب۔ ضد المخطی بمعنی کثیر الاصابۃ ۱۲۔ الثاقب۔ یقال ثقب النجم اذا اضاء وثقبت النار اذا تقدت وبابہ نصر وکرم بمعنی اشتد النار فی شدۃ الحمرۃ ویقال رای ثاقب ای نافذ ویقال عقل ثاقب ای حاذق۔

صاحب التحریر والبیان والتقریر والتبیان من اشتھرت مکارم اخلاقہ فی کل موطن الشیخ

فصاحت آوری و زبان آوری ۱۲ — پیدا و آشکارا کردن ۱۲ — وطن ۱۲

العلامۃ الشھیر متی لمزدن شعر روض فنون العلم فرد الدھر بدر العلی شمس سمآء الفخر

نام شخصے از اہل فرنگ معرب میتھو لمسڈن ۱۲

الماجد الجھبذ من سما علی اقرانہ مجدا بھذا القطر۔

الترجمۃ والمطالب

تحریر و بیان، تقریر اور تبیان کے مالک ہیں۔ جن کے کریمانہ اخلاق کی ہر جگہ شہرت ہے جو شیخ ہیں، بڑے عالم ہیں اور جو مشہور ہیں میتھو لمسڈن کے نام سے۔ شعر: علم کے فنون کے باغ ہیں، زمانے کے یکتا ہیں، آسمان بلندی کے چاند ہیں اور فخر کے آسمان کے آفتاب ہیں، بزرگ ہیں تجربہ کار ہیں، ایسے جامع صفات و کمالات ہیں کہ ان اطراف میں بزرگی کی وجہ سے اپنے ہمعصروں پر بلند ہو گئے ہیں ۱۲۔

حل مغلقات الترکیب

روض خبر مبتدا محذوف ۱۲۔ من موصولۃ ۱۲۔ علی اقرانہ متعلق بسما وکذلک قولہ بھذا القطر وقولہ مجدا تمیز من سما۔

اللغات

صاحب المعاشر والملازم وصاحب الشیٔ مالک وخداوند والجمع صحب واصحاب وصحبۃ وصحاب وصحبان وصحابۃ وصحابۃ ۱۲۔ التحریر مصدر من التفعیل والتحسین والتبیین یقال حرر الکتاب اذا حسنہ واصلحہ ویقال الفاحرر العبد اعتقہ والولد وقفہ فی سبیل اللہ لطاعتہ ۱۲۔ التقریر فھو اثبات الشیٔ علی عمل او فی مکان ۱۲۔ البیان البیان والتبیان کل منھما مصدر لبان یبین اذا اتضح وظھر ویقال بان بینونۃ اذا انقطع عنہ وفارقہ من حد ضرب۔ والبیان الکلام الفصیح المعبر عما فی الضمیر وقیل فی الفرق ان البیان ہو تفہیم المعنی والتبیان تفھم فی البیان منک لغیرک وتبیان منک لنفسک وقیل فی الفرق بین البیان والتبیان ان الثانی یختص بزیادۃ فی الکشف والایضاح فان زیادۃ اللفظ تدل علی زیادۃ المعنی فی الاکثر ہذا ہو الفرق بین البیان والتبیان عند البعض ۱۲۔ مکارم جمع مکرمۃ او مکرم بضم الراء فعل الکریم (بزرگی)، واعلم ان الکرم اذا اسند الی اللہ یراد بہ احسانہ واذا وصف بہ الانسان یراد بہ الاخلاق وکل شیٔ شرف فی بابہ فانہ یوصف بالکرم کقولہ زوج کریم مقام کریم قرآن کریم ۱۲۔ موطن مجلس جائے بود و باش مردم والجمع مواطن ۱۲۔ الشیخ المسن بعد الکہل والجمع شیوخ وشیوخ واشیاخ ومشیخۃ ومشائخ ویطلق الشیخ علی الاستاد والحاکم وکبیر القوم وعلی من کان کبیرا فی اعین القوم علما او فضیلۃ او مقاما او نحو ذلک واعلم بان المراد من الشیخین فی الفقہ ابو حنیفۃ وابو یوسف وفی الصحابۃ ابو بکر وعمر وفی العلوم الحکمیۃ ابو علی والفارابی ۱۲۔ العلامۃ العلامۃ والعلامۃ والعلام العالم الکبیر جدا التاء فیھا الزیادۃ المبالغۃ ۱۲۔ الشھیر ہو المعروف بین الناس ۱۲۔ متی لمزدن بفتح المیم وتشدید التاء والمقصورۃ وفتح اللام وکسر المیم وفتح الدال این معرب میتھو لمسڈن است کہ نام شخصے است از اہل فرنگ کہ بمدرسہ عالیہ کلکتہ بر عہدہ پرنسپل فائز بود و مصنف کتاب بہماں مدرسہ مدرس بود ۱۲۔ روض بالفتح جمع روضۃ بمعنی مرغزار والجمع ریاض ۱۲۔ فنون الفن مصدر الضرب من الشیٔ او النوع او الحال جمع افنان وفنون وجمع الجمع افانین۔ الفنن الغصن المستقیم جمع افنان وجمع الجمع افانین

فرد۔ بالفتح بمعنی تنہا و مرد بے مانند والجمع افراد ۱۲۔ دہر۔ الزمان الطویل والجمع ادہر و دہور ۱۲۔ بدر ہو القمر التام الممتلیٔ والجمع بدور۔ لیلۃ البدر لیلۃ اربعۃ عشرۃ وسمی البدر بدراً لمبادرۃ الشمس بالطلوع فی لیلۃ کانہ یعجلہا المغیب وقیل سمی بہ لتمامہ ۱۲۔ علٰی۔ الرفعۃ والشرف ۱۲۔ شمس مصدر معناہا الکوکب النہاری وہی معروف تصغیرہا شُمَیْسَۃٌ وجمعہا شموس ۱۲۔ سماء۔ ما نشاہدہ فوقنا القبۃ زرقاء محیطۃ بالارض من الفضاء الواسع جمعہا سماوات واسمیۃ وسُمّی ۱۲۔ الماجد بمعنی ذو المجد والحسن الخلق بزرگوار و گرامی من (نصر) ۱۲۔ الجہبذ۔ بفتح الجیم والباء وکسرہما وہو الافصح الناقد والمعارف والجمع جہابذۃ ۱۲۔ سما۔ صیغۃ الماضی من السمو ہو العلو من (نصر) ناقص واوی منہ الاسم سموہ علی اخویہ و منہ السماء لکونہا فوقک ۱۲۔ اقران۔ جمع قرن بفتح القاف وہو الذی یساویک فی العمر او بکسر القاف وہو الذی یساویک فی الشجاعۃ و العلم وامثالہ ۱۲۔ القطر بضم القاف طرف ہر چیز والجمع اقطار یقال اقطار الدنیا جہاتہا الاربع ۱۲۔

ملجاء اہل الفضل فی کلکتۃ ؛ غوثہم فی معضلات الامر ؛ عم الوریٰ نوالہ الذی غدا ؛
یہمر من اکفہ کالقطر ؛ اکرم بہ یا صاح من سمیدع ؛ طاب بہ نظمی ویحلو نثری ؛ موضوع مدحی
وکذا محمولہ ؛ رفعہما فرض لعالی القدر ؛ جز یا نسیم الصبح لی تفضلا ؛ بالبارع الشہم النبیل
الحبر ؛ متی ممیت الجہل فی احیائہ ؛ للعلم علامۃ ہذا العصر ۔

الترجمۃ والمطالب

وہ ممدوح شہر کلکتہ میں اہل فضل حضرات کے جائے پناہ ہیں اور ان کے مشکل امور میں فریاد رس بھی ہیں۔ ان کی عطاء مخلوق پر عام ہو گئی ہے۔ جو ان کی ہتھیلیوں سے بارش کی طرح بہہ رہی ہے۔ اے صاحب وہ کس قدر کریم اور سردار ہے کہ میری نظم اس کی تعریف کرنے سے اچھی ہو گئی اور میری نثر عبارت شیریں ہو گئی۔ میری مدح کا موضوع بھی وہی ہے اور محمول بھی وہی اور عالی مرتبہ لوگوں کے نزدیک ان دونوں کا رفع ضروری ہوتا ہے۔ اے نسیم صبح برائے مہربانی ایسے شخص کے پاس گزر جو سبقت لے جانے والا ہے۔ ذکی ہے بلند قدر ہے اور بڑا فاضل ہے۔ یہ متی نامی ممدوح جہل کو مٹانے والا ہے اپنے علم کے زندہ کرنے کی وجہ سے اور اس زمانہ کا بڑا عالم ہے۔

حل مغلقات التراکیب

قولہ لی یتعلق بتفضلا و بالبارع مع صفاتہ یتعلق بقولہ جز و ہذہ الصفات مع موصوفہ مبدل منہ و بدلہ فی البیت الثانی قولہ متی۔ فی احیائہ الاضافۃ الی الفاعل فی بہما بمعنی مع ای مع احیائہ ویمکن ان یکون للظرفیۃ ایضا فالمراد فی ضمن احیائہ للعلوم ۱۲۔ من سمیدع بیان للضمیر فی اکرم بہ ۱۲

اللغات

الملجاء معناہ الملاذ والمعقل والحصن والجمع ملاجی ۱۲۔ اہل بمعنی شائستہ و سزاوار یقال ہو اہل لکذا ای ذو صلاحیۃ لہ واحد و جمع در آں یکساں است والجمع اہلون و اہال و آہال و اہلات بسکون الہاء و فتحہا معنی اہل ایضا العشیرۃ وذو القربیٰ

۱۲۔ غوثہم۔ یقال غاثہ و اغاثہ ای اعانہ و نصرہ والغوث والغیاث ما اغثت بہ المضطر من طعام ونحوہ ۱۲۔ معضلات۔ جمع معضلۃ علی صیغۃ اسم الفاعل وہی المشکلۃ والیضا المعضلات الشدائد وہذہ العبارۃ تحتمل کلا المعنیین فالمراد علی الاول اعانۃ الناس فی المسائل المبہمۃ بالشرع وعلی الثانی اعانتہم فی المصائب بالاستخلاص ۱۲۔ عم۔ صیغۃ ماض من نصر یقال عم الشیٔ عموماً بمعنی فراگرفت ہمہ را ۱۲۔ الوری۔ اسم من الوری والطلق منہ ابو الوری کنیۃ الدہر ۱۲۔ نوال کسحاب العطاء ۱۲۔ غدا من الافعال الناقصۃ بمعنی صار ۱۲۔ یہمر۔ من الہمر صیغۃ المضارع من نصر بمعنی ینصب ۱۲۔ اکف۔ جمع کف بمعنی الید والراحۃ مع الاصابع ۱۲۔ القطر بالفتح مصدر المطر وما قطر من الشیٔ القاطر والجمع قطار واحدہا قطرۃ ۱۲۔ اکرم بہ۔ صیغۃ التعجب واکرم من الاکرام بمعنی گرامی کردن ۱۲۔ یا صاح۔ یا حرف نداء صاح مرخم صاحب والترخیم حذف فی آخر المنادی تخفیفا وقد یقع فی غیرہ ایضا والمحذوف فی حکم الثابت علی الاستعمال الاکثر فیقال یا صاح بکسر الحاء المہملۃ وقد یجعل المرخم اسماء برأسہ فیقال یا صاح بضم الحاء المہملۃ ۱۲۔ سمیدع۔ بفتح السین والمیم والدال المہملۃ او الذال المعجمۃ کسفرجل ہو السید الکریم الشریف السخی والشجاع وجمعہ سمادع ۱۲۔ طاب من ضرب، یقال طاب الشیٔ طیبا وطابا وطیبۃ اذا لذ وحلا وحسن وجاد وطابت النفس ای انشرحت وطاب عیشہ ای رغد ۱۲۔ یحلو من الحلو بمعنی شیریں گردید من نصر ۱۲۔ رفعہما مصدر من فتح، بمعنی برداشتن وحرکت پیش دادن کلمہ را ۱۲۔ الفرض تعین کردن ووقت چیزے مشخص کردن وعطا دادن واندازہ کردن من نصر۔

فائدہ:۔ لا یخفی لطف ہذا البیت لان الموضوع ہو المبتداء والمحمول ہو الخبر فی المنطق ورفعہما واجب وبین ہذہ الالفاظ الثلاثۃ مراعاۃ النظیر وجاء فیہ بصیغۃ الایہام حیث اراد بالرفع رفع المرتبۃ وفیہ ایہام ان المبتداء والخبر مرفوعان عند النحویین وفیہ من البدائع المعنویۃ التضاد وہو الجمع بین المعنیین المتقابلین فی الجملۃ لان المؤلف جمع بین الاماتۃ والاحیاء والعلم والجہل ومن البدائع اللفظیۃ الاشتقاق بین العلم والعلامۃ ۱۲۔ قدر بمعنی مبلغ الشیٔ والطاقۃ والقوۃ وتعلق الارادۃ بالاشیاء فی اوقاتہا والجمع اقدار من ضرب وسمع ونصر جز کفل من نصر یقال جاز الموضع وبالموضع جوزا ومجازا بمعنی گذاشت از جائے وپس انگند آنرا برفتن وے ۱۲۔ نسیم مصدر بمعنی الروح والعرق والریح واللغۃ والجمع نسام والمراد ہہنا معناہ الاخیر ۱۲۔ البارع صیغۃ اسم الفاعل من نصر وسمع وکرم، یقال برع الرجل براعۃ وبروعا ای فاق علماً وفضیلۃ او جمالاً ۱۲۔ الشہم بالفتح الذکی الفؤاد والجمع شہام ۱۲۔ النبیل بفتح النون علی وزن فعیل بمعنی ذو النجابۃ والفضل ۱۲۔ الحبر بالکسر بمعنی العالم الصالح والرئیس من رؤساء الدین والجمع احبار ۱۲۔ ممیت۔ صیغۃ اسم الفاعل من الاماتۃ ...... یقال اماتہ اماتۃ ای جعلہ یموت ۱۲۔ الجہل بالفتح مصدر من (سمع) بمعنی نادانی ونادانستن ۱۲۔ احیاء۔ مصدر من الافعال بمعنی زندہ کردن ۱۲۔ عصر مثلثۃ الدہر والجمع اعصر وعصور وعصر واعصار وجمع الجمع اعاصر واعاصیر ۱۲

واخبرہ عن مدحی لہ وما تری ؛ من در نظمتہا فی شعری ؛ فہو حری بالذی نفحت بہ ؛ من مدحۃ اریجہا کالعطر ؛ لعلہ یکرمہا فانہا ؛ عزیزۃ الوجود فی ذا المصر ؛ واللہ یحمیہ ویبقیہ علی ؛

علی خیر ولا زال جمیل الذکر، فالمقصود من کافۃ الاخوان الجہابذۃ الاعیان ان یتفضلوا

(الضمیر راجع الی المتنی وخبرہ جمیل الذکر ۱۲) (جمیع ۱۲) (جمع اخ ۱۲) (جمع جہبذ ۱۲) (الرؤساء ۱۲)

بالصفح عن زلات الحقیر ویقیلوا عثراتہ جبراً للخاطرۃ الکسیر۔

(درگذر کردن ۱۲) (لغزشہا ۔) (لغزشہا ۱۲) (شکستہ ۱۲)

الترجمۃ والمطالب

اے باد نسیم اس کو میری مدح کی خبر دے دے اور ان تمام چیزوں کی جن کو تو دیکھ رہی ہے۔ یعنی ان موتیوں کو جن کو میں نے اپنے اشعار میں پرو دیا ہے۔ اس لئے کہ وہ متنی اس تعریف کا لائق ہے جن کو میں نے کہا ہے۔ ایسی تعریف جس کی مہک عطر کی طرح ہے۔ شاید کہ وہ ممدوح اس مدح کو عزت کی نگاہ سے دیکھے، اس لئے کہ وہ مدح اس شہر میں نادر الوجود ہے۔ اللہ اس ممدوح کی حفاظت کرے اور اس کو بھلائی پر باقی رکھے اور ہمیشہ اس کا عمدہ ذکر جاری رہے۔ پس تمام سرداروں اور بات کے پرکھنے والے بھائیوں سے گذارش ہے کہ اس حقیر کی لغزشوں سے برائے مہربانی درگذر فرمائیں اور اس کے دل شکستہ کی دلجوئی کے لئے اس کی خطاؤں کو معاف فرمائیں ۱۲۔

اللغات

اخبرہ صیغۃ الامر من الافعال بمعنی خبر دادن یقال اخبرہ بمعنی خبر داد اورا۔ قولہ اخبرہ عطف علی جزء عطف الجملۃ علی الجملۃ یقول للنسیم بعد النداء زر ممدوحی و اخبرہ ان الشاعر الیمنی قد مدحک مدحاً بلیغاً و نظم لک قصیدۃ مدحیۃ تشتمل علی کلمات عزّ کأنہا عقود ۱۲۔ تری علی صیغۃ الخطاب من الرؤیۃ بمعنی بچشم دیدن و ایں متعدی بیک مفعول است و بمعنی دانستن ایں متعدی بدو مفعول و الفعل من فتح، واصل تری ترأی ولا تستعمل علی اصلہا الا نادراً ۱۲۔ درر جمع در بمعنی اللؤلؤ ۱۲۔ نظمتہا من ضرب یقال نظم اللؤلؤ نظماً بالفتح ونظاماً بالکسر بمعنی برشتہ کشید آنرا ۱۲۔ شعری بالکسر قول منظوم وانما سمی بہ لشرفہ بالوزن والقافیۃ وان کان کل علم شعراً والجمع اشعار۔ فہت علی زنۃ قلت متکلم من فاہ فوہاً یقال فاہ بالکلام ای سخن گفت ۱۲۔ مدحۃ مصدر بالکسر الاسم من مدح بمعنی ما یمدح والجمع مدح ۱۲۔ اریجہا علی وزن الفعیل بوئے خوش یقال ارج الطیب اذا فاح و بابہ سمع والضمیر راجعۃ الی مدحۃ ۱۲۔ عطر بالکسر الطیب وبوئے خوش، والجمع عطور ۱۲۔ لعل محرکۃ وتشدید الاخیر حرف لترجی اصلہا علّ واللام زائدۃ للتاکید وتدخل علیہا ما الکافۃ نحو لعلما اضاءت لک النہار ۱۲۔ عزیز نادر الوجود و یقال عز الشیٔ اذا قل فلا یکاد یوجد و بابہ ضرب، ولہ معان اخری مثلاً الشریف والقوی والنادر والصعب وغیرہ وعزیز لقب من تولی مصر والاسکندریہ ۱۲۔ المصر المکان المعمور والجمع امصار ومصور ومصر ایضاً مدینۃ القاہرۃ شمالی افریقیۃ وتطلق علی ما یلیہا من البلاد ۱۲۔ یحمیہ من ضرب یقال حمی الشیٔ حمیاً وحمایۃ بمعنی نگاہ داشت آنرا وحمایت کرد وفی النسخۃ العدیدۃ یحییہ من الافعال یقال احیاہ ای جعلہ حیاً ۱۲۔ یبقیہ من الافعال مصدرہ الابقاء یقال ابقی علیہ ای رحمہ شفقۃ علیہ ۱۲۔ الخیر بالفتح نیکوئی وانچہ دراں ہمہ رغبت نمایند والجمع اخیار وخیار وخیری می آید ۱۲۔ لازال من الافعال الناقصۃ وحرف لا للنفی لازمہ من زال یزال کخاف یخاف لا من زال یزول فانہ تام ای لا یزال یذکرہ الناس ذکراً جمیلاً بالمدح والثناء۔ جمیل بمعناہ الاحسان والمعروف ۱۲۔ ذکر بکسر الذال المعجمۃ مصدر معناہ الثناء والشرف ۱۲۔ المقصود صیغۃ اسم المفعول من نصر بمعنی آہنگ کردہ شدہ ۱۲۔ کافۃ بمعنی ہمہ یقال

جاء الناس كافة اى كلهم واعلم ان لفظ الكافة لا يضاف بل يكون منصوبًا على الحال نصبا لازمًا ولا يجوز ان يثنى ولا يجمع كما فى عامة وخاصة اولها وكذلك وقع فى القرآن المعجز قاتلوا المشركين كافة ادخلوا فى السلم كافة فاستعمالها بالاضافة كما فعله المصنف او بدخول ال لا يصح عند المحققين من اهل اللغة ۱۲۔ الاخوان۔ جمع اخ ويجمع على اخوة وآخاء۔ الاَخُ والاَخّ والاخُو والاَخْو من جمعك واياه صلب او بطن۔ الصاحب الصديق ... اَخَوَان والجمع اِخوة واُخوة واِخوان واُخوان واُخُون وآخاء۔ وقيل والاخوان جمع اخ من الصداقة والاِخوة جمع اخ من النسبة ماخوذ من المنجد ۱۲۔ الجهابذة۔ جمع جهبذ بمعنى الناقد العارف ۱۲۔ الصفح۔ مصدر من (فتح) يقال صفح عنه اى اعرض عنه وترك واعرض عن ذنبه اى صفح من حاجته ورده عنها ۱۲۔ زَلَّات۔ بالفتح جمع زَلَّة بمعنى لغزش پائے ولغزش درسخن وخطائے بے ارادہ الحقير من كرم يقال حقر الرجل حقارة اى صغر وذلّ ۱۲۔ يقيلوا۔ صيغة جمع مذكر من مضارع الاقالة يقال اقال الله عثرتك صفح عنك و اقال البيع نسخه واصله من قال يقيل قيلولة ومقيلا من (ضرب)، نام فى نصف النهار ومنه قال رجل تحت الشجرة فانتقض وضوءه اى نام عنده الظهيرة والنوم ناقض للوضوء ۱۲۔ عثرات۔ جمع عثرة بمعنى الزلة اى لغزش عثرًا وعثارًا من (نصر وضرب وسمع) سقط والفرس زل وعثر عثورًا من (نصر) على السر اطلع ۱۲۔ جبرا۔ جبر العظم جبورًا وجبرًا من (نصر) اصلحه من كسر (لازم ومتعد) وجبر الفقير اغناه بعد فقر او احسن اليه وجبره على الامر واجبره اكرهه ومنه الجبرية خلاف القدرية اى الذين يقولون ان الانسان لا قدرة له على ان يفعل الشئ او يترك بارادته بل هو مجبور على احد الامرين ۱۲۔ خاطر كصاحب ما يخطر بالقلب ومعنى القلب ايضا والجمع خواطر ۱۲۔ الكسير كامير بمعنى المكسور والجمع كسرى وكسارى ۱۲

فانه معترف بجهله غير مفتخر بما مَنَّ الله به عليه من فضله ورتّبتُ كتابى هذا على خمسة ابواب مراعيا فيه الايجاز (الاختصار) لا الاطناب (التطويل) وسمّيتهُ نفحة (خوشبو) اليمن فيما يزول بذكره الشجن (حالى ز غمہا ۱۲) (غم ۱۲) و الله المسئول (خواستہ شدہ ۱۲) ان يوفقنى للصواب انه كريم رحيم وهاب۔

الباب الاول فى الحكايات

حكاية: قيل ان عبد الملك بن مروان (موصوف) خطب يومًا (صفت ۱۲) بالكوفة فقام اليه رجلٌ من آل سمعان (ایک جماعت ۱۲) (خاندان) فقال مهلا يا امير المؤمنين۔

الترجمة والمطالب اس لیئے کہ وہ اپنے جہل کا اقرار کرنے والا ہے اور ان مہربانیوں کی وجہ سے جو اللہ نے اس پر انعام کی ہیں غرور کرنے والا نہیں ہے اور میں نے اپنی اس کتاب کو پانچ بابوں پر مرتب کیا ہے جس میں

ایجاز کی رعایت کی گئی ہے اور میں نے طول کلام سے اجتناب کیا ہے اور اس مجموعہ کا نام میں نے نفحۃ الیمن فیما یزول بذکرہ الشجن رکھا ہے اور خدا تعالیٰ سے درخواست ہے کہ وہ مجھے صحیح لکھنے کی توفیق دے کہ وہ بڑا کریم رحیم اور وہاب ہے (پہلا باب حکایتوں کے بیان میں ہے)۔

حکایت کہا جاتا ہے کہ عبدالملک بن مروانؒ نے کوفہ میں ایک دن تقریر کی دوران تقریر میں ایک سمانی شخص اس کے سامنے آن کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔ اے امیر المؤمنین ذرا توقف فرمایئے۔

حل مغلقات الترکیب قیل اِنّ او بکسر الہمزۃ تجیٔ بعد القول والنداء والقسم والموصول وابتداء الکلام وورا ہاان بفتح الہمزۃ ۱۲۔ فقام۔ الفاء للمفاجاۃ او للعطف ۱۲۔ وما ذاک۔ الواؤ زائدۃ قبل الاستفہام کما جاء قولہ تعالیٰ قال فرعون وما رب العالمین ۱۲۔ فلان۔ یکنی بہ من العلم الذی مسماہ من یعقل ولا تدخل علیہ لام التعریف وان کنی بہ من العلم لغیر العاقل فتدخل علیہ لام التعریف ۱۲۔

اللغات معترف۔ صیغۃ اسم الفاعل من الافتعال بمعنی اقرار کنندہ یقال اعترف الشیٔ اذا اقر بہ علی نفسہ ۱۲۔ بجہلہ۔ مصدر من (سمع) بمعنی نادانستن ۱۲۔ مفتخر من الافتعال بمعنی ناز کنندہ ۱۲۔ مَنّ۔ بتشدید النون صیغۃ الماضی من (نصر) یقال مَنّ علیہ کذا ای انعم علیہ بہ ۱۲۔ مراعیا۔ صیغۃ اسم الفاعل من المفاعلۃ (ناقص یائی) بمعنی نگاہ دارندہ یقال راعی الامر اذا حفظہ ۱۲۔ الایجاز مصدر من الافعال یقال اوجز الکلام اذا قل واوجز الکلام وفی الکلام اذا اختصرہ بمعنی کوتاہ کردن سخن واختصار نمودن ۱۲۔ الاطناب مصدر من الافعال بمعنی دراز کشیدن عبارت والفاظ را ۱۲۔ نفحۃ۔ المرۃ من النفخ۔ یقال نفحۃ الطیب۔ رائحۃ النفحۃ ایضا العطیۃ والجمع نفحات۔ الیمن۔ بلدۃ عظیمۃ معروفۃ۔ ہو مسکن المؤلف ولہذا انسب الکتاب الیہ ۱۲۔ الشجن۔ معناہ الحزن والہم والجمع اشجان وشجون ۱۲۔ واسئلہ۔ المسئول۔ وللاستیناف واعلم ان لفظۃ السوال اذا کان بمعنی الطلب اوالاستعطاء اوالاستدعاء یتعدی بنفسہ الی المفعولین کقولک سألت اللہ نعمتہ واذا کان بمعنی الاستخبار یتعدی الی الاول بنفسہ والی الثانی بعن نحو سالتہ عن حالہ (منجد) یوفقنی من التفعیل التوفیق فی اللغۃ چیزے را با چیزے برابر کردن وفی الاصطلاح توجیہ الاسباب للمطلوب الخیر یقال وفقہ اللہ للخیر ای الہمہ واہداہ ووفقہ اللہ ای سددہ للصواب۔ صدالخطا بمعنی راست ودرست ۱۲۔ کریم۔ ذوالکرم والجمع کرام وکرماء ۱۲۔ رحیم۔ الراحم والمرحوم والجمع رحماء وہو من اسماء الحسنیٰ ایضا من (سمع) ۱۲۔ وہاب۔ مبالغۃ الواہب بمعنی بسیار عطا کنندہ ۱۲۔ الاول۔ ضد الآخر والجمع اوائل واولون واوال ۱۲۔ الحکایات۔ فی الاصل مصدر من ضرب بمعنی نقل الکلام والخبر وقد یطلق بمعنی المفعول ای المحکی وہو المراد ہہنا فمعناہ الخبر المنقول ۱۲۔ قیل۔ من (نصر) اجوف واوی من قال قولاً وقالاً وقیلاً ومقالاً ومقالۃ تکلم وتلفظ الا ان القول یستعمل فی الخیر والشر والقیل والقال فی الشر خاصۃ واعلم ان معنی القول یختلف باختلاف الصلات یقال قال علیہ افتری قال عنہ روی قال بکذا احکم بہ ۱۲۔ عبدالملک ابن مروانؒ۔ من الخلفاء الامویۃ (نسبۃ الی بنی امیہ) ولد سنۃ ۲۶ من الہجرۃ وکان فی اول امرہ متغلبا علی مصر والشام باغیاً علی ابن الزبیرؓ ثم صحت خلافتہ بعد قتل عبداللہ بن الزبیرؓ وکان رجلاً متبحراً فی العلوم ۱۲۔ بن مروانؒ۔ سقطت الہمزۃ من الابن لوقوعہا بین العلمین من

غیر فصل فان کان ہو فیہما فصل او وقعا فی سطرین فلا تسقط ۱۲۔ خطب۔ یقال خطب خطبۃ وخطابۃ وعظ وقرأ الخطبۃ علی الحاضرین بابہ (نصر) وخطب الفتاۃ خطبۃ وخطیبٰی بابہ (نصر) طلبہا التزوج وخطُب خطابۃ من (کرم) صار خطیبًا۔ الخطبۃ الکلام المنثور المسجع ۱۲۔ الکوفۃ۔ مدینہ العراق الکبریٰ وقبۃ الاسلام ودار ہجرۃ المسلمین وکان منزل نوح وبنی مسجد ہا سمیت لاستدارتہا واجتماع الناس بہا ۱۲۔ رجل۔ خلاف المرأۃ والجمع رجالٌ وارجُلٌ ورَجْلَۃٌ ۱۲۔ مہلًا۔ مفعول مطلق لفعل محذوف وہو امہل ای قف (رباش)، ویستوی فیہ المذکر والمؤنث والتثنیۃ والجمع ۱۲۔ امیر المؤمنین۔ لقب للخلفاء ۱۲۔

اقض لصاحبی ھذا بحقہ۔ ثم اخطب فقال وما ذاک فقال ان الناس قالوا لہ۔ ما یخلص ظلامتک عن عبد الملکؒ الا فلان فجئت بہ الیک لانظر عدلک الذی کنت تعدنا بہ۔ قبل ان تتولیٰ (یعنی بہ نفسہ ۱۲) ھذہ المظالم فطال بینہ وبینہ الکلام فقال لہ الرجل یا امیر المؤمنین انکم تامرون ولا تأتمرون وتنھون ولا تنتھون (بازنمی آیید ۱۲) وتعظون ولا تتعظون (عمل بہ نصیحت نمی کنید ۱۲) افنقتدی بسیرتکم فی انفسکم ام نطیع امرکم بالسنتکم فان قلتم اطیعوا امرنا واقبلوا نصحنا فکیف ینصح غیرہ (حاکم ۱۲) من غش نفسہ وان قلتم خذوا الحکمۃ حیث وجدتموھا واقبلوا العظۃ من سمعتموھا۔

الترجمۃ والمطالب

اور میرے اس ساتھی کو اس کا حق دلایئے اور اس کے بعد تقریر کیجئے۔ عبد الملکؒ نے کہا وہ کیا ہے۔ اس نے جواب میں یہ کہا لوگوں نے اس سے (یعنی مجھ سے) کہا ہے کہ تیرے حق کو عبد الملکؒ سے نہیں دلوائے گا۔ مگر فلاں شخص (یعنی میں) پس میں اس کو لے کر تیرے پاس آیا ہوں۔ تاکہ میں تیرے عدل وانصاف کو دیکھوں جس کا کہ تو ہم سے وعدہ کرتا تھا ان حقوق کے مالک ہونے سے پہلے۔ عبد الملکؒ اور اس شخص کے درمیان بات زیادہ طول پکڑ گئی۔ پس کہا عبد الملکؒ سے اس شخص نے۔ اے امیر المومنین (آپ حضرات لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے ہیں اور خود عمل نہیں کرتے۔ لوگوں کو برائی سے روکتے ہیں لیکن خود نہیں رکتے اور لوگوں کو نصیحت کرتے ہیں لیکن خود نصیحتوں پر عمل نہیں کرتے۔ کیا ہم لوگ آپ کے ان اخلاق کی اقتدا کریں جو آپ لوگوں میں پائے جاتے ہیں یا آپ کے ان حکموں کو مانیں جن کا حکم آپ اپنی زبانوں سے کرتے ہیں۔ اگر تم یہ کہو کہ ہمارے حکم کو مانو اور ہماری نصیحتوں کو قبول کرو پس کس طرح نصیحت کر سکتا ہے اپنے غیر کو وہ شخص جو خیانت کر رہا ہو اپنے نفس سے اور اگر تم کہو کہ لے لو حکمت کو جہاں بھی پاؤ اور قبول کر لو خیر خواہی کی بات کو جس سے بھی تم سنو۔

اللغات

اقض۔ صیغۃ الامر من ضرب یقال قضی الشیٔ قضاءً ای صنعہ باحکام وقدّرہٗ وقضی حاجتہ ای انہاہا وفرغ منہا وقضی

وطرہ ای بلغ مرادہ وقضی الدَّین ای وفاہ ۱۲۔ لمعاجیً۔ ای مظلوم فلاحق لک الخطبۃ حتی تخلصہ عن الظلم ۱۲۔ بحقہٖ۔ الحق ضد الباطل والجمع
حقوق یقال ہو حق بکذا ای جدیر ۱۲۔ سیخلص۔ صیغۃ المضارع من التفعیل یقال خلّصہ ای نجاہ ویقال خلّص الشیٔ ای صفّاہ ومیّزہ من غیرہ ۱۲
ظلامتک۔ بضم الظاء المعجمۃ ما اخذ منک ظلما والظلیمۃ والمظلمۃ مثلہ والجمع مظالم واصل الظلم وضع الشیٔ فی غیر موضعہ بابہ ضرب۔ جئتُ علی
صیغۃ المتکلم من المجی آمدن از ضرب، وہو لازم وطریق تعدیتہ بادخال الجر علی مفعولہ او بہمزۃ الافعال تضعیف العین ۱۲۔ عدلک۔ العدل
ضد الظلم بمعنی برابر کردن چیزے را بچیزے ۱۲۔ تعدنا۔ علی صیغۃ المخاطب من ضرب، بمعنی وعدہ کردن ۱۲۔ قبلُ۔ من الظروف الزمانیۃ ۱۲۔
ولّی۔ علی صیغۃ المخاطب من باب التفعیل یقال ولّی فلانا الامر ای جعلہ والیا علیہ ۱۲۔ المظالم۔ جمع مظلمۃ بکسر اللام وہو ما تطلبہ عند الظالم
واسم ما اخذ منک ظلما من حقک فالمراد بہ ہہنا الحقوق التی غصبہا الناس بعضہم من بعض ۱۲۔ فطال۔ صیغۃ الماضی من نصر، نقیض
قصر یقال طال الکلام ای دراز شد وطویل شد ۱۲۔ تامرون۔ من نصر، یقال امرہ امرا ای حکم کرد اورا ۱۲۔ لا تأتمرون۔ من الافتعال یقال
ائتمر الامر وبہ ای امتثل بمعنی حکم پذیرفتن ۱۲۔ تنہون۔ من فتح، یقال نہاہ عن کذا نہیا ای زجرہ عنہ بالفعل او بالقول ومنعہ عنہ بمعنی
باز داشت اورا از کار ۱۲۔ لا تنتہون۔ من الافتعال یقال انتہی عن الشیٔ ای کف یعنی باز ایستادن از کار ۱۲۔ تعظون۔ من ضرب،
ل وعظہ وعظۃ وعظا ای نصح لہ وذکرہ ما یحملہ علی التوبۃ الی اللہ واصلاح السیرۃ ۱۲۔ لا تتعظون۔ من الافتعال یقال اتّعظ ای قبل الموعظۃ
عمل بہا یعنی عمل بر نصیحت می کنید ومنہ الحدیث یقال السعید من وعظ بغیرہ والشقی من اتعظ بہ غیرہ ۱۲۔ افتقتدی۔ الہمزۃ
للاستفہام من الافتعال یقال اقتدی بفلان فی ای تسنن وفعل فعلہ والمعنی ان بین قولکم وفعلکم تناقضا فبایہما نقتدی ۱۲۔ سیرتکم۔
الاسم من سار السنۃ والطریقۃ والمذہب والہیئۃ یقال سیرۃ الرجل ای صحیفۃ اعمالہ وکیفیۃ سلوکہ بین الناس والجمع سیر ۱۲۔ انفسکم۔
جمع نفس بمعنی الروح والدم والجسد وغیرہا والنفس مؤنث ان ارید بہا الروح نحو خرجت نفسہ ویذکر ان ارید بہا الشخص نحو عندی
خمسۃ عشر نفسا ۱۲۔ السنتکم۔ جمع لسان آلۃ النطق والذوق والبلع او تناول الغذاء یذکر ویؤنث والتذکیر اکثر ۱۲۔ اقبلوا۔ من الافعال
یقال اقبل علی الشیٔ ای اخذ فیہ ولزمہ ۱۲۔ نصحا۔ مصدر من فتح، یقال نصح نصحا ونصحا ونصیحۃ ونصاحۃ ای وعظہ واعطاہ نصیحۃ ۱۲۔ غش۔
صیغۃ الماضی من نصر بمعنی خیانت کرد یقال غشّ فلان غشا ای اظہر لہ خلاف ما اضمرہ وزین لہ خلاف المصلحۃ ۱۲۔ الحکمۃ۔ اختلف
تفسیرہا الکلام الحق النافع وقیل الفقہ فی الدین وبالہندیہ کام کی باتیں، واجودہ ما قیل انہا اذا نسبت الی الانسان فہی معرفۃ
الموجودات وفعل الخیرات والجمع الحکم ۱۲۔ العظۃ۔ نصیحۃ والجمع عظات۔

فعلی ما قلّدناکم ازمۃ امورنا وحکّمنا فی دمائنا واموالنا او ما تعلمون ان منا من ہو اعرف منکم

(الہمزۃ للاستفہام ۱۲)

بصنوف اللغات وابلغ فی العظات فان کانت الامامۃ قد عجزتم عن اقامۃ العدل فیہا فخلّوا

(خلافۃ ۱۲) (حرف تنبیہ ۱۲)

سبیلہا واطلقوا عقالہا یبتدرہا اہلہا الذین قاتلتموہم فی البلاد وشتتم شملہم بکل واد اما

واللّٰه لئن بقيت في ايديكم الى بلوغ الغاية واستيفاء المدة لتضمحلّ حقوق اللّٰه

حقوق العباد فقال له كيف ذلك فقال لان من كلمكم في حقه زُجر ومن سكت عن

حقه قُهر فلا قوله مسموع ولا ظلمه مرفوع ولا من جار عليه مردوع۔

الترجمۃ والمطالب

پس کس واسطے ہم نے اپنے تمام امور کی باگیں تمہاری گردن میں ڈالی ہیں اور کس لیئے ہم نے اپنی جان اور مال کا حاکم بنایا ہے۔ کیا تم نہیں جانتے ہو کہ ہم میں وہ لوگ بھی ہیں جو اقسام لغات کے جاننے میں آپ سے زیادہ ماہر ہیں اور وعظ گوئی میں آپ سے زیادہ بلیغ ہیں۔ پس اگر آپ خلافت کے معاملات انصاف کرنے سے عاجز ہوگئے تو اس خلافت کے راستہ سے ہٹ جایئے اور خلافت کی رسّی کو اپنے ہاتھ سے چھوڑ دیجیے۔ تاکہ خلافت کے اہل لوگ اس کو جلدی سے سنبھال لیں۔ مگر تم نے ان سے جگہ جگہ قتال کیا ہے اور ان کی جماعت کو جنگلا میں منتشر کر دیا۔ خوب جان لو کہ اگر یہ خلافت اپنی انتہا تک تمہارے ہاتھوں میں باقی رہی تو یقیناً حقوق اللہ اور حقوق العباد پامال ہو جائیں گے۔ عبد الملک نے کہا کہ یہ کس طرح؟ تو اس شخص نے کہا اس طرح کہ جو اپنے حق کے بارہ میں تم سے کچھ کہتا ہے تو اس کو جھڑک دیا جاتا ہے اور جو اپنے حق سے سکوت کرتا ہے وہ مغلوب کر دیا جاتا ہے۔ پس نہ اوس کی بات سنی جاتی ہے اور نہ اوس کا ظلم اٹھایا جاتا ہے اور نہ ظالم کو اس پر ظلم کرنے سے روکا جاتا ہے۔

اللغات

علی ما۔ ما فی القاموس بسبب حذف الفہا ای ما الاستفہامیہ اذا ضمت الیہا حرف جاز والقاء الفتحۃ دلیلاً علیہا کما وعلام اقول وکذلک فی لسان العرب ومنہ قولہ تعالیٰ لم تؤذوننی وقولہ تعالیٰ۔ بم یرجع المرسلون وقولہ تعالیٰ عم یتساءلون ومنہ قول الحریری (مقامہ) الام تستمر فی غیک وحام الخ۔ قلدنا کم۔ صیغۃ المتکلم من التفعیل۔ التقلید فی الاصل القاء القلادۃ فی العنق وہو کنایۃ من السیادۃ والامارۃ فانہم کانوا یعلقون القلائد فی اعناق امرائہم ولذا صار المراد من التقلید ہو التسوید وتفویض الامور الیہ منہ قلدہ العمل بمعنی کسے را عہدہ سپرد کرد ۱۲۔ الازمۃ۔ جمع زمام بمعنی اللجام ۱۲۔ دمائنا۔ جمع دم معناہ السائل الاحمر الذی یجری فی عروق الحیوان ۱۲۔ بصنوف۔ علی وزن فعول جمع صنف والمعنی النوع والضرب ۱۲۔ اللغات۔ جمع لغۃ معناہ الکلام المصطلح علیہ بین کل قوم ۱۲۔ الامامۃ۔ بمعناہا الریاسۃ العامۃ ۱۲۔ عجزتم۔ من (ضرب) یقال عجز فلان من کذا ای لم یقتدر علیہ ۱۲۔ فخلوا۔ امر من التخلیۃ خل سبیلہ اطلقہ وترکہ ویقال اطلق الاسیر خلی سبیلہ ۱۲۔ العقال۔ بالکسر حبل یشد بہ البعیر فی وسط ذراعہ وجمعہ عُقُل ومنہ العقال الذی یشد علی الراس والمراد انہ قال للخلیفۃ ان عجزتم من اقامۃ العدل فی الخلافۃ والقیام بحقوقہا فعلیکم ان تعزلوا وتخلوا سبیلہا لمن یستاہلہا ۱۲۔ یبتدر من الافتعال یقال ابتدرہ ای سبقہ والابتداء۔ اذا کان صلتہ الی کان معناہ الاسراع الی واخذہ بسرعۃ ۱۲۔ اہل العشیرۃ وذو القربی والجمع اہلون واٰہال واٰہال واہلات۔ اہل الرجل۔ زوجتہ واہل الامر ولاتہ واہل المذہب

من یدین بہ واہل الوبر سکان الخیام واہل المدر والحضر سکان الابنیۃ ۱۲۔ البلاد۔ جمع بلد او بلدۃ معناہ کل مکان من الارض عامرا کان او خلاءً والمدینۃ ایضاً ۱۲۔ شتتم علی وزن ضربتم لمن التفعیل وہو التفریق یقال شتتت الاشیاء اذا فرقتہا ۱۲۔ شمل۔ بمعنی الجماعۃ والمراد من ہذہ الجماعۃ ان ہناک رجال ہم اولیٰ واحری بالخلافۃ منکم الا انکم قاتلتموہم وفرقتم جمعہم ۱۲۔ واد۔ اصلہ الوادی وقد تحذف الیاء کقولہ تعالیٰ جابوا الصخر بالواد وہو منفرج بین جبال وآکام یکون منفذا للسیل یقال سال بہم الوادی ان ہلکوا ویقال انت بواد ونحن بواد مثلٌ یضرب فی اختلاف المقاصد والجمع اَوْدِیَۃٌ واَوَادِیَۃٌ وآوَادٌ واَوْدَاۃٌ ۱۲۔ غایۃٌ۔ نہایۃ الشیٔ والرایۃ والفائدۃ المقصودۃ یقال غایتک ان تفعل کذا ای نہایۃ طاقتک وجہد ما تقدر علیہ ہو کذا ۱۲۔ المدۃ۔ قطعۃ من الزمان یقع علی القلیل والکثیر والجمع مُدَدٌ ۱۲۔ قہر صیغۃ الماضی المجہول من فتح، یقال قہرہ قہرا ای غلبہ ۱۲۔ جار۔ صیغۃ الماضی من نصر، یقال جار علیہ ای علیہ ظلمہ ۱۲۔ مردوع۔ من فتح، یقال ردعہ ردعا ای کفّہ وردّہ ۱۲۔

وبينك وبين رعيتك مقام تذوب فيه الجبال حيث ملكك هناك خامل وعزك زائل وناصرك خاذل والحاكم عليك عادلٌ فاكبّ عبد الملكِ على وجهه يبكي ثم قال له فما حاجتك فقال عاملك بالسماوة ظلمني وليله لهو ونهاره لغوٌ ونظره زهوٌ فكتب اليه باعطائه ظُلامتَه ثم عَزَلَه.

حكاية: عن بعض الادباء قال حضر رسول ملك الروم عند المتوكل فاجتمعتُ به فقال لمّا أُحضر الشراب ما لكم معاشر المسلمين قد حُرِّم عليكم في كتابكم الخمر ولحم الخنزير فعملتم باحدهما دون الاخر فقلت له اما انا فلا اشرب الخمر فسل من يشربها

الترجمۃ والمطالب

اور تیرے اور تیری رعیت کے درمیان ایک ایسا مقام ہے (یعنی روز قیامت) کہ پگھل جائیں گے اس مقام میں پہاڑ، جہاں تیری بادشاہت گمنام ہے اور تیری عزت نابود ہے اور تیرا مدد کرنے والا ساتھ چھوڑنے والا ہے اور اس روز تجھ پر حاکم عدل کرنے والا ہوگا۔ پس عبدالملک اپنے چہرے کے بل روتا ہوا اوندھا ہوگیا۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد عبدالملک نے مظلوم مرد سے کہا کہ تیری حاجت کیا ہے۔ تو مظلوم نے کہا کہ آپ کا گورنر جو شہر سماوہ میں ہے۔ اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے۔ اس کی پوری رات لہو اور غفلت ہے۔ اس کا پورا دن ضائع

اور بے کار ہے اور اس کی غور و فکر (یا اس کا دیکھنا) باطل اور نکمی ہے۔ پھر عبد الملک نے اس گورنر کے پاس خط لکھا جس میں اس کے حق دیئے جانے کا ذکر تھا۔ پھر کچھ دنوں بعد اس گورنر کو معزول کر دیا۔

حکایت

ایک ادیب سے منقول ہے اس نے کہا کہ شاہِ روم کا قاصد خلیفہ متوکل باللہ کے پاس آیا۔ میں اس قاصد کے ساتھ ایک جگہ ہو گیا۔ رومی قاصد نے کہا جب شراب لائی گئی۔ اے مسلمانوں کی جماعت تم کو کیا ہو گیا کہ تمہاری کتاب میں تم پر شراب اور سور کا گوشت دونوں حرام کیے گئے تو ایک پر تم نے عمل کیا دوسرے پر نہیں کیا۔ میں نے رومی ایلچی سے کہا میں تو شراب نہیں پیتا ہوں۔ اس سوال کا جواب اس مسلمان سے دریافت کرو جو شراب پیتا ہو۔ رومی قاصد نے کہا اگر تم چاہو تو میں اس کا جواب بتلاؤں۔ میں نے کہا ہاں بتلایئے۔

اللغات

رعیتک القوم وعامۃ الناس الذین علیہم راع والجمع رعایا ۱۲۔ مقام۔ بفتح المیم معناہ المنزلۃ والجمع مقامات وبضم المیم معناہ الاقامۃ وموضعہا وزمانہا والمراد ہہنا معناہ الاخیر ۱۲۔ تذوب۔ من (نصر) یقال ذاب الشیٔ ذوبًا ای ضد جمد گداختہ شود ۱۲۔ الجبال۔ جمع جبل بفتحتین ارتفع من الارض اذا اعظم وطال یعنی کوہ ۱۲۔ ملک۔ بضم المیم مایملکہ الانسان ویتصرف بہ ۱۲۔ خامل۔ من (نصر) یقال خمل خمولاً ای خفی وضعف ۱۲۔ الخمول ضد الشہرۃ ویطلق بمعنی الضعف وہو المراد ہہنا ۱۲ عزۃ۔ بکسر العین مصدر خلاف الذل بمعنی ارجمندی وعزت ۱۲۔ خاذل۔ صیغۃ اسم الفاعل من (نصر) یقال خذلہ وخذل عنہ ای ترک نصرتہٗ واعانتہٗ والخاذل ہو تارک النصرۃ لا المنفتح کما زعم بعض الناس ۱۲۔ الحاکم۔ القاضی ومنفذ الحکم والجمع حکام وحاکمون ۱۲۔ عادل۔ یقال عدل فلان عدلاً وعدالۃً اذا انصف فہو عادل والجمع عُدُولٌ (لہ الفائدہ) یقال بین یدیک یوم عسیر تضطرب فیہ القلوب وتشخص العیون ویفزع الناس حتی الانبیاء والمقربین ویکون الملک فیہ للہ الواحد القہار فکون ایدی رعیتک بذیلک فتیقظ وتنبہ ان بطش ربک لشدید ۱۲۔ اکب۔ من الافعال یقال کب فلانًا اذا صرعہ واکب الرجل اذا انصرع بمعنی بر روئے افگندن ۱۲۔ وجہہ۔ معناہ مایبدو للناظر من البدن وفیہ العینان والانف والفم والجمع اَوْجُہٌ ووُجُوْہٌ واجوہٌ ۱۲۔ حاجتک۔ الحاجۃ مایحتاج الیہ والجمع حاجٌ وحِوَجٌ وحاجاتٌ وحوائجُ ۱۲۔ عاملک۔ ہو والی البلدۃ وحاکمہا الذی یکون تحت الامیر الاعظم والجمع عُمّالٌ وعاملون وعَمَلَۃٌ ۱۲۔ بالسماوۃ۔ بفتح السین والواو موضع بین الکوفۃ والشام ۱۲۔ لیلۃ۔ من غروب الشمس الی طلوع الفجر او الی طلوع الشمس مذکر ومؤنث والجمع اللیالی بزیادۃ الیاء علی غیر القیاس ویقال ایضا لیائل وقیل اللیل واحدٌ بمعنی جمع واحدتہ لیلۃ مثل تمرۃ وتمر وقیل اللیل مثل اللیلۃ کما یقال العشی والعشیۃ ۱۲۔ لہو۔ بمعنی بازی کردن معناہ الہوت بہ وشغلک من ہوتی وطرب ونحوہما والشیٔ الذی یتلذذ بہ الانسان فیلہیہ ۱۲۔ نہارہ۔ مابین طلوع الفجر الی غروب الشمس او من طلوع الشمس الی غروبہا وشرعًا من الصبح الی المغرب وہو ضد اللیل والجمع اَنْہُرٌ ونُہُرٌ ۱۲۔ لغو۔ مصدر مالا یعتد بہ من کلام او غیرہ ۱۲۔ زہو۔ مصدر الباطل والکذب یقال زہی الرجل فہو زہوٌ تکذا یتکلم بانہا للمجہول وان کان بمعنی الفاعل ۱۲۔ کتب۔ صیغۃ الماضی من (نصر) یقال کتب الکتاب ای صور فیہ اللفظ بحروف الہجاء بناء المجہول ۱۲۔ ظلامۃ۔ بمعنی احتملتہ من الظلم وما اخذ منک ظلمًا والجمع مظالم ۱۲۔ عزلہ۔ من

ضرب یقال عزل الشی من غیرہ ای نحاہ عنہ وعزلہ عن منصبہ ای رفعہ منہ وعزل الرجل عن عملہ ای صرفہ ۱۲۔ الادباء۔ جمع ادیب یعنی زیرک ونگاہ دارندہ حد ہر چیز ۱۲۔ رسول۔ المرسل والرسالۃ والجمع رُسُلٌ ورُسْلٌ وَاَرْسُلٌ وَرُسَلاء ۱۲۔ مَلِکٌ۔ بفتح المیم وکسر اللام اللہ تعالیٰ و صاحب الملک۔ صاحب الامر والسلطنۃ علی امۃ او قبیلۃ او بلاد والجمع ملوکٌ و املاکٌ۔ ومَلْکٌ بفتح المیم واللام وحداً لارواح السماوی مَلْکٌ۔ بفتح المیم والسکون اللام مصدر صاحب الملک والجمع مُلوکٌ وَاَملاکٌ۔ ومَلَکٌ۔ الروم جیل من الناس یسکنون شمالی البحر المتوسط المتوکل۔ اسمہ جعفر وہو خلیفۃ من خلفاء العباسیہ ولد سنۃ خمس ومائتین وکان من تقو السنۃ واہلہا ۱۲۔ الشراب۔ کل مایشرب الایستعمل فی الخمر کثیراً والجمع اشربۃٌ۔ الخمر۔ معناہا عصیر العنب اذا اختمر وکل مسکر ۱۲۔ لحم۔ جمعہ لحامٌ ولحومٌ ولحمانٌ ولحمانٌ و اَلحُمٌ ۱۲۔ الخنزیر۔ حیوان معروف والجمع خنازیر ۱۲

فقالَ ان شئتَ اخبرتک قُلتُ لہ قُلْ فقال لما حرم علیکم لحم الخنزیر وجدتم بدلہ ما ھو خیرٌ منہ لحم الطیور واما الخمر فلم تجدوا ما یقاربہ فلم تنتھوا عنہ قال فخجلت منہ ولم ادرِ ما اقول لہ۔

حکایۃ۔ عن محمد بن ابراھیم الموصلی قال اِجْتَزْنَا فی بعض اسفارنا بحیٍّ من العرب فاذا رجل منھم قبیح الوجہ فی الغایۃ احول وذو لحیۃ طویلۃ بیضاء یضرب زوجۃ لہ وھی جاریۃ حسناء کاعبٌ کانھا البدر فقمنا الیہ نمنعہ عن ضربھا فقالت دعوہ انہ اسدیٰ الی اللہ حسنۃً وَاَذْنَبْتُ انا ذَنْباً فجعلَنِیَ اللہ ثوابہ وجعلہ عِقَابِی۔

الترجمۃ والمطالب رومی قاصد نے کہا جب تم پر سور کا گوشت حرام کیا گیا تو تم نے اس کے عوض میں اس سے بہتر چیز کو پالیا، یعنی پرندوں کا گوشت۔ رہی شراب تو تم کو اس کے لگ بھگ بھی کوئی چیز نہیں ملی اسی لئے تم شراب سے نہیں رکے۔ میں اس بات سے شرمندہ ہوگیا اور میں نہ سمجھ سکا کہ اس کو کیا جواب دوں۔

حکایت محمد بن ابراہیم موصلی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمارا ایک سفر میں عرب کے ایک قبیلہ پر گزر ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص اُن میں سے جو نہایت بد صورت، بھینگا، لمبی سفید ڈاڑھی والا اپنی بیوی کو مار رہا ہے حالانکہ وہ بیوی نوعمر حسین صورت، ابھرے ہوئے سینہ والی، چودھویں رات کے چاند کی طرح تھی۔ ہم اس عربی

کی طرف تیار ہوئے تاکہ اس کو بیوی کے مارنے سے منع کریں تو بیوی بولی کہ اس میرے شوہر کو چھوڑ دو کہ اس نے اللہ کے لئے ایک نیک کام کیا ہے اور میں نے ایک گناہ، پس اللہ نے مجھ کو اس کا ثواب بنا دیا اور اس عربی کو میرے لیے سزا۔

اللغات

وجدتم صیغۃ المخاطب من ضرب وسمع، یقال وجدت المطلوب ای اصابہ وادرکہ وتاتی وجد بمعنی علم فتکون من افعال القلوب وتنصب مفعولین ومصدرہا الوجود نحو وجدت کلامک صادقا ۱۲۔ بدلۃ۔ محرکۃ بکسر الباء وسکون الدال معناہ العوض والخلف والجمع ابدال وبُدَلاء ۱۲۔ الطیور۔ جمع طیر معناہ کل ذی جناح من الحیوان ۱۲۔ فخجلت۔ من سمع، یقال خجل خجلاً ای اضطرب من الحیاء ۱۲۔ حاصل قول الرسول۔ التعریض بالمسلمین بانہم صاروا عبید الاہوائہم لایبالون بشیٔ من دینہم امرا ونہیاً بل کل ما وجدوہ موافقا لاہوائہم اتقدوہ واتبعوہ وما وجدوہ مخالفا لاہوائہم نبذوہ وراء ظہورہم وترکوہ نسیاً منسیاً کان لم یسمعوا شیئا کان فی اذنیہم وقرا ہداہم اللہ سواء الطریق واعاذہم من النار الحریق ۱۲۔ الموصل۔ الیاء للنسبۃ بفتح الاول وکسر الثالث بلد بین العراق والجزیرہ ۱۲۔ اجتزنا۔ من الافتعال یقال اجتاز بالمکان ای مر اصلہ اجتوزنا ابدلت الواو الفا لتحرکہا وانفتاح ماقبلہا وحذفت الالف لاجتماع الساکنین مجردہ جاز یجوز من نصر، الحی ضد المیت ومحلۃ القوم البطن من العرب والجمع احیاء ۱۲۔ فاذا۔ اذا تکون للمفاجاۃ فتختص بالجملۃ الاسمیۃ ولا یحتاج الی الجواب ولا تقع فی الابتداء ومعناہا الحال کقولک خرجت فاذا الاسد بالباب وقولہ تعالی فالقٰہا فاذا ہی حیۃ تسعیٰ قال الاخفش حرفٌ والمبرد ظرف مکان والزجاج ظرف زمان بدل علی زمان المستقبل ولم تستعمل الا مضافۃ الی جملۃ تقول اجیئک اذا احمر البسر واذا قدم فلان ویجی للماضی کقولہ تعالیٰ اذا رأوا تجارۃ او لہواً انفضوا الیہا وللحال وذلک بعد القسم واللیل اذا یغشیٰ والنجم اذا ہویٰ وناصبہا شرطہا او مافی جوابہا من فعل او شبہہ ۱۲۔ قبیح۔ من (فتح وکرم)، ضد حسن یقال قبح الشیٔ قبحاً ای صار قبیحاً والقبیح ذو القبح والجمع قباحٌ وقبحیٰ وقباحیٰ ۱۲۔ احول۔ صیغۃ اسم التفضیل من (سمع)، یقال حَوِلَ حَوَلاً کان بعینہ حولٌ فہو احول الحول ان تمیل احدی الحدقتین الی الانف والاخریٰ الی الصدغ ۱۲۔ لحیۃ۔ شعر الخدین والذقن والجمع لحیٌ ولُحیٰ ۱۲۔ جاریۃ۔ النفس والسفینۃ والجمع جاریات وجوار ۱۲۔ حسناء۔ فعلاء من الحسن وہو الجمال بابہ (نصر وکرم) والجمع حسان فی القرآن خیراتٌ حسانٌ اعلم ان العرب قالوا امرأۃ حسناءُ وحسینۃٌ ولم یقولوا رجل احسن فہو اسم تانیث من غیر تذکیر کما قالوا غلام اَمرَدُ ولم یقولوا جاریۃ مرداء فذکر من غیر تانیث ۱۲۔ کاعب۔ معناہ الناہد یعنی پستان برآمدہ والجمع کواعب ۱۲۔ البدر۔ معناہ القمر التلی یقال لیلۃ البدر ای ہی لیلۃ اربع عشرۃ والقمر ماسوی الہلال والجمع بدور ۱۲۔ فقمنا۔ صیغۃ المتکلم من (نصر) یقال قام قوماً وقیاماً وقامۃ ای انتصب وقام علی الامر ای دام وثبت وقام بالامر ای تولاہ وقام فی الصلوٰۃ ای شرع فیہا وقام یفعل کذا ای اخذ وطفق یفعلہ ۱۲ دعوہ۔ صیغۃ الامر من ودع یدع (فتح) یقال ودع الشیٔ اذا ترکہ ۱۲۔ اسدیٰ۔ صیغۃ الماضی من الافعال یقال اسدیٰ وسدّیٰ الی فلان اذا احسن الیہ والمراد ہہنا از عمل نیکو قال عملاً صالحاً ۱۲۔ ذنبا۔ معناہ الجرم والجمع ذنوب وذنوبات ۱۲۔ ثوابہ۔ معناہ الجزاء علی الاعمال خیرہا وشرہا واکثر استعمالہ فی الخیر ۱۲۔ عقاباً۔ معناہ الجزاء علی الشر ۱۲۔

حکایة : قیل ان کریم الملك کان من اھل الظرف والادب فعبر یوما تحت جوسق بستان فرای جاریة ذات وجه زاھر وکمال باھر لا یستطیع احد وصفھا فلما نظر الیھا ذھل عقله وطار لبّه فعاد الی منزله وارسل ھدیّة نفیسة مع عجوز کانت تخدمه وکانت الجاریة قارئة فکتب الیھا رقعة یعرض علیھا الزیارة فی جوسقھا فلما رأت الرقعة قبلت الھدیة ثم ارسلت مع العجوز عنبرا علی زرّ ذھب وربطت ذلك فی المندیل وقالت ھذا جواب رقعته۔

الترجمۃ والمطالب

حکایت : بیان کیا گیا ہے کہ کریم الملک نامی شخص عقل اور ادب والوں میں سے تھا۔ اتفاقاً اس کا گزر ایک باغ کے محل کے نیچے سے ہوا تو اس نے ایک نوعمر لڑکی روشن چہرہ والی اور بڑے کمال والی جس کے اوصاف کوئی نہیں بیان کر سکتا دیکھا۔ جونہی نظر کریم الملک کی اس جاریہ پر پڑی عقل چلی گئی اور سمجھ غائب ہو گئی۔ فوراً اپنے مکان پر واپس آیا اور اس جاریہ کے پاس عمدہ ہدیہ ایک بڑھیا کے ہاتھ بھیجا اور لڑکی پڑھی لکھی تھی تو ایک پرچہ بھی اس کی طرف لکھا جس میں اسے درخواست کی تھی کہ وہ اس کے باغ کے محل میں آکر ملاقات کرے۔ جب لڑکی نے اس پرچہ کو پڑھ لیا تو ہدیہ کو قبول کر لیا۔ کچھ دیر بعد اس بڑھیا کے ہاتھ سونے کی گھنڈی کو عنبر لپیٹ کر اور ایک رومال میں باندھ کر واپس کر دیا اور لڑکی نے کہا کہہ دینا کہ یہی تیرے رقعہ کا جواب ہے۔

اللغات

الظرف۔ مصدر من کرم یقال ظَرُفَ ظَرفًا وظرافةً اذا کان کیّسًا حسن الھیئة وکان ذکیًا بارعًا فھو ظریفٌ والجمع ظُرَفاءُ وظِرافٌ وظُرُفٌ وظُرُوفٌ وظریفون ۱۲۔ عبر۔ صیغة الماضی من نصر، یقال عبر الرجل عَبْرًا وعُبُورًا ای معنی وگذشت ۱۲۔ جوسق۔ معرب کوشک بمعنی القصر (محل)، والجمع جواسق وجواسیق ۱۲۔ یوما۔ الوقت من طلوع الفجر الی غروب الشمس والوقت مطلقًا والجمع ایام وجمع الجمع ایاویم ۱۲۔ بستان۔ معرب بوستان ارض ادیر علیھا جدرانٌ وفیھا شجرٌ وزروعٌ والجمع بساتین ۱۲۔ ذات۔ مؤنث ذو بمعنی صاحب (خداوند)، تستعمل فی المذکر والمؤنث والجمع ذوات یقال وجدته ذات یوم او لیلة او ذات مرة ای یومًا او مرة ما ۱۲۔ زاھر۔ اسم الفاعل معناه الحسن من النبات والمشرق من الالوان ۱۲۔ باھر۔ صیغة اسم الفاعل من فتح یقال بھره اذا غلبه ۱۲۔ وصفھا۔ مصدر من ضرب، یقال وصف الشیٔ وصفًا وصفةً اذا نعته بما فیه ۱۲۔ ذھل۔ من سمع، بمعنی تدلہ ای ذھب فؤاده من الحزن وغاب عن رشده منه یقال ذھل ذھولًا ای غاب عن رشده ۱۲۔ عقل۔ مصدر نورٌ روحانیٌ به تدرک النفس ما لا تدرکه بالحواس والقلب ایضًا والجمع عقول ۱۲

لُبّ. اللب خالص کل شئ والعقل الذکی والعقل ایضاً والجمع الباب والبُّ والبُب ۱۲۔ فعاد صیغۃ الماضی من نصر بمعنی باز گشتن ۱۲ ہدیۃ. مؤنث الہدی ما اُتحف بہ ای بعث بہ اکراماً او توددًا والجمع ہدایا وہداوی وہداو ۱۲۔ نفیسۃ۔ ہی المال الکثیر یقال شئ نفیس ای فاخر کریم یرغب ویتنافس فیہ ویقابلہ الخسیس ۱۲۔ مع. بسکون العین وفتحہا اسم یستعمل مضافاً فیکون ظرفاً ولہ حینئذ ثلثۃ معان الاجتماع او المصاحبۃ نحو اللہ معکم افعل ہذا مع ہذا. زمان الاجتماع نحو جئتک مع العصر بمعنی عند تقول جئت من مع القوم ای من عندہم ویستعمل غیر مضاف ویکون حالاً وہو بلفظ واحد للجماعۃ کما للاثنین جئنا معاً جاء زید وعمرو معاً ۱۲۔ عجوز. ہی المرأۃ المسنۃ والجمع عُجُز وعجائز ۱۲۔ تخدم. من نصر وضرب، یقال خدم اذا اعمل لہ ۱۲۔ رقعۃ. بضم الراء المہملۃ القطعۃ من الورق (نوشتہ) والجمع رُقَع ورقاع ۱۲۔ یعرض. من ضرب، یقال عرض عرضاً اذا ظہر وبدا والمعنی لیظہر لہا انہ سز دوریا فی قصرہا ۱۲۔ عنبر. کجعفر الطیب والزعفران والجمع عنابر ۱۲۔ زر. بکسر الاول وتشدید الثانی الذی یجعل فی القمیص والجمع ازرار وزرور والمعنی ارسلت عنبرًا کان فی جوفہا وداخلہا زر من ذہب مغطی من سائر الجوانب مربوطۃ بالمندیل ۱۲۔ ذہب معناہ التبر والجمع اذہاب وذہوب وذہبان ۱۲۔ ربطت. صیغۃ الماضی من نصر وضرب یقال ربطہ ربطاً اذا شدّہ ۱۲۔ المندیل. والمندیل والمندل نسیج یتمسح بہ من العرق وغیرہ والجمع منادل ومنادیل ۱۲۔ جواب. معناہ الرد علی سوال او خطاب او رسالۃ او دعاء او اعتراض والجمع اجوبۃ ۱۲۔

فلما رأی کریم ذلک لم یفہم معناہ وتحیّر فی امرہ (ای مرادہ ۱۲) وکانت لہ ابنۃ صغیرۃ السن فرأتہ متحیرًا فی ذلک فقالت یا ابت انا فہمت معناہ قال وما ہو للہ درّک فانشدت تقول: (حال من ضمیر المؤنث ۱۲)

اہدت لک العنبر فی جوفہ زر من التبر خفی الحکام

فالزر والعنبر معناہما زرہ کذا مختفیا فی الظلام (منصوب علی الحالیۃ من ضمیر المخاطب المستتر فی زرہ ۱۲)

قال الراوی فعجب من فصاحتہا وفطانتہا.

حکایۃ: قیل ان الرشید حصل لہ فی بعض اللیالی قلق فوقع فی نفسہ ان ینظر حُجَر الجواری ویتنزہ فیہن ففتح مقصورۃ فوقع نظرہ علی جاریۃ ووجدہا نائمۃ مغطاۃ بشعرہا

الترجمۃ والمطالب | جب کریم الملک نے اس کو دیکھا تو اس کا مطلب نہ سمجھ سکا اور اس بارے میں حیران رہا۔ کریم کی ایک کم عمر بچی تھی، جب اس نے باپ کو متحیر دیکھا تو کہا اے اباجان میں اس کا مطلب سمجھ گئی ہوں۔ کریم

نے کہا کیا: تیری تمام خوبیاں اللہ کے لیئے ہیں (یعنی تیرے کمالات خداداد ہیں) پھر یہ شعر وہ بچی پڑھنے لگی۔ **شعر**: اس لڑکی نے تیرے لیے ہدیہ بھیجا عنبر کا جس کے درمیان خالص سونے کی گھنڈی ہے، جیسے کہ بادل تانبے کے اندر مخفی ہو جاتا ہے۔ یہ سونے کی گھنڈی اور عنبر دونوں کا مطلب یہ ہے کہ اس طرح اندھیرے میں مجھ سے چھپ کر ملاقات کر۔ راوی کہتا ہے میں نے اس بچی کی عقل اور سمجھ پر بڑا تعجب کیا۔

حکایت: بیان کیا جاتا ہے کہ ایک رات ہارون رشید بڑا بے چین ہوا اور اس کے دل میں آیا کہ لونڈیوں کے کمرے کھلوائے اور ان میں رہ کر دل بہلائے۔ پس اس نے ایک حجرہ کھولا تو اچانک اس کی نظر ایک لونڈی پر پڑی اور اس کو سوتا ہوا پایا جس نے اپنے بدن کو بالوں میں چھپا رکھا ہے۔

اللغات

معناہ۔ المعنی ما یقصد بشیءٍ یقال معنی الکلمۃ ای مدلولہا ویقال معنی الکلام ای مضمونہ والجمع معانٍ ویراد بالمعانی ایضا ما للانسان من الصفات المحمودۃ ۱۲۔ ابنۃ۔ بمعنی دختر در اصل ابنٌ بود تاء تانیث در آں لاحق کردند والجمع بنات ۱۲۔ السن۔ مقدار العمر یقال ہو سنہ یعنی او ہم زاد و ہم عمر است ۱۲۔ یا آبت۔ گاہے یائے متکلم را در ندا بتاء فوقانیہ بدل نمایند و گویند یا ابت و ایں افصح لغات است۔ ومنہ قولہ تعالیٰ حکایۃ عن اسماعیلؑ یا ابت افعل ما تؤمر و یا ابتُ بالضم والفتح و یا ابہ و یا ابتاہ و یا اباہ ہم مستعمل شود ۱۲۔ للہ درک۔ یستعمل فی المدح الدر فی الاصل اللبن ویستعمل بمعنی الخیر فالمعنی للہ ما خرج منک من خیر کثیر وقال فی لسان العرب قال اہل اللغۃ الاصل فیہ ان الرجل اذا اکثر عطاءہ وخیرہ قیل للہ درہ ای عطاءہ وما یؤخذ منہ فشبہوا عطاءہ بدر الناقۃ ثم کثر استعمالہ حتی صار والفقر لونہ لکل متعجب منہ ۱۲۔ جوف۔ معناہ البطن بالفتح زمین پست و ہموار و شکم و درون ہر چیزے والجمع اجواف ۱۲۔ التبر بالکسر الذہب والفضۃ او ما استخرج من المعدن فی ترابہ او مختص بالذہب ۱۲۔ خفی۔ کغنی ضد العلانیۃ من خفی خفاءً بمعنی نہاں و پوشیدہ والجمع خواف ۱۲۔ اللحام۔ علی ما قال بعض الادباء معناہ لحمۃ الثوب و یا تام علی ما قال البعض مصدر من الملاحمۃ یقال لاحم الحبل اذا شد فتلہ فالمعنی ان الزر شدہ و بالخیوط الذہبیۃ الدقیقۃ الخفیۃ او انہ مستورٌ فی العنبر بحیث خفی فیہ الزر المشدود ۱۲۔ زر۔ علی وزن قل صیغۃ الامر من نصر مصدرہ الزیارۃ یقال زارہ ای اتی بقصد اللقاء والزیارۃ ۱۲۔ الظلام۔ بفتح الظاء المعجمۃ ذہاب النور (تاریکی) یقال لیلۃ ظلماء ای شدیدۃ الظلام ۱۲۔ دفائنۃ۔ تقول اشارت بارسال العنبر (وہی سوداء) الی سواد اللیل وظلامہ واشارت بستر الزر الذہبی فی جوف العنبر ثم ربطہا ایاہا بالمندیل الی کثرۃ الستور والتزاح الحجاب ترید زرنی فی ظلام اللیل مختفیاً ومحتجباً باشد ما یمکن بحیث لا یطلع علیہ احد ۱۲۔ فصاحتہا۔ مصدر من (کرم) یقال فصح فصاحۃ ای زبان آور شد وصار فصیحاً ۱۲۔ فطانتہا۔ مصدر من (سمع وکرم) بمعنی دانائی وزیرکی یقال فطن فطانۃ للامر وبہ والیہ ای ادرکہ وفہمہ وحذق فیہ ۱۲۔ الرشید۔ ہو ہارون الرشید من خلفاء العباسیۃ وکان امیر الخلفاء واجل ملوک الدنیا وکان کثیر الغزو والحج لہ نظرٌ فی العلم والادب وکان یصلی فی خلافتہ کل یوم مائۃ رکعۃ الی ان مات لا یترکہا الا لعلۃ ویتصدق من صلب مالہ کل یوم بالف درہم وکان یحب العلم واہلہ ویعظم حرمات الاسلام ویبغض المراء فی الدین والکلام فی معارضۃ النص وکان یبکی علی نفسہ علی اسرافہ وذنوبہ ۱۲۔ حصل۔ من (نصر) یقال حصل الشیء اذا ثبت وبقی ۱۲۔ بعض۔ پارۂ از ہر چیز والجمع ابعاض ولا یدخلہ اللام خلافاً لابن درستویہ ۱۲۔ قلق۔ مصدر من سمع یقال قلق قلقاً ای اضطرب ۱۲۔ وقع۔ صیغۃ الماضی من

وفتح یقال وقع الحق علیہ ای ثبت ووقع الکلام فی نفسہ ای اثر فیہا ووقع الامر ای حصل ۱۲۔ حجر: بضم الحاء وبفتح الجیم جمع حجرۃ بالضم بمعنی خورد وقد یجمع علی الحجرات بفتحتین وبرفع الجیم وسکونہا ۱۲۔ یتنزہ: صیغۃ المضارع من التفعل یقال نزہ من (سمع)، وتنزہ اذا تباعد من کل مکروہ او خرج الی البساتین لتنشیط الطبع (اقرب الموارد) والمراد ہہنا ہو تنشیط الطبع وتطییب النفس وازاحۃ القلق بالملاعبۃ مع الجواری والمحادثۃ لہن ۱۲۔ مقصورۃ: سرائے فراخ استوار و نہایا خانہ کہ اندر کوچک باشد و دراں جز خداوندش در نیاید و خانہ آراستہ بجہت عروس یقال امرأۃ مقصورۃ زنے کہ بخانہ بازداشتہ باشند و براد و بیروں نگذارند والجمع مقاصیر ۱۲۔ نائمۃ: صیغہ اسم الفاعل من (سمع)، بمعنی زن خوابیدہ و بخواب شدہ مصدر ہا النوم یقال نام ینام نوماً ونیاماً اذا نعس اواَرَقَدَ والجمع نُوَّمٌ و نُیَّمٌ ۱۲۔ مغطاۃ: صیغہ اسم المفعول من التفعیل (ناقص یائی) یقال غطی الشیئ تغطیۃ اذا سترہ و واراہ ۱۲۔ شعر ہا: بسکون العین وفتحہا ما ینبت من مسام البدن لیس بصوف ولا وبر والجمع اَشعَارٌ و شُعُورٌ و شِعَارٌ الواحدۃ شعرۃ وجمعہا شعرات۔

فایقظہا فلما اَحَسَّت بہ فتحت عینہا فرأت الخلیفۃ فقالت لہ یا امین اللّٰہ ما ہذا الخبر فاجابہا ؎

ہو ضیف طارقٌ فی ارضکم	ہل تضیفوہ الی وقت السّحر
بسرور سیدی اخدمہ	ان رضی بی وبسمعی والبصر

فلما اصبح قال من الباب من الشعراء قیل ابو نواس فقال عَلَیَّ بہ فدخل فقال اَجِز یا امین اللّٰہ ما ہذا الخبر۔ فاطرق ساعۃً ورفع راسہ وانشد بقول ؎

ما استفہامیہ وہذا اسم اشارہ ۱۲

طال لیلی حین وافانی السہر	فتفکرت فاحسنت الفکر

الترجمۃ والمطالب

پس ہارون رشیدؒ نے اس کو بیدار کیا۔ جب اس نے خلیفہ کو جان لیا تو آنکھیں کھول دیں اور خلیفہ کو دیکھا تو بے ساختہ بول اٹھی (یا امین اللّٰہ ما ہذا الخبر) امین اللّٰہ ہارون رشیدؒ کا لقب ہے۔ اے ہارونؒ رشید کیا معاملہ ہے بے وقت کیسے تشریف آوری ہوئی، ہارونؒ رشید نے اس کو جواب دیا تمہارے پاس رات کو آنے والا ایک مہمان ہے کیا صبح تک تم اس کی مہمانی کروگی۔ اس لونڈی نے جواب دیا اے میرے آقا نہایت خوشدلی سے بسروچشم میں خدمت بجالاؤں گی، اگر آپ میری خدمت کو پسند فرمالیں۔ جب صبح ہوئی تو ہارونؒ رشید نے معلوم کرایا کہ فی الوقت شعراء میں سے دروازہ پر کون حاضر ہے۔ بتلایا گیا کہ ابو نواس حاضر ہے۔ خلیفہ نے کہا اس کو میرے پاس لاؤ۔ ابو نواس حاضر ہوا خلیفہ نے فرمایا کہ امین اللّٰہ ما ہذا الخبر پر گرہ لگاؤ۔ ابو نواس نے کچھ دیر سر جھکایا اور پھر سر اٹھایا اور یہ شعر پڑھنے لگا ؎ میری رات دراز ہوگئی جب

مجھ کو بیداری نے پکڑ لیا تو میں نے سوچا اور خوب میں نے سوچا۔

حل مغلقات الترکیب

بسرور بتنوین سرور واصل العبارۃ علی ہذا یا سیدی اخدم الضیف بسرور ان رضی بی وبسمعی وبصری فحرف النداء محذوف وبسرور متعلق بقولہ اخدم والجملۃ الفعلیۃ دالۃ علی الجزاء وشرطہ بعدہ ان رضی ویکون ایضاً بسمعی وبصری بقولہ اخدم معطوفاً علی بسرور فیکون حینئذ قولہ ان رضی بی جملۃ معترضۃ ۱۲۔ ان رضی اسکنت الیاء لضرورۃ الشعر ۱۲۔

اللغات

ایقظہا۔ صیغۃ الماضی من الافعال یقال ایقظ فلاناً اذا انتبہ وجعلہ یتیقظ ۱۲۔ عینہا۔ مؤنثۃ والجمع اَعْیُنٌ وعُیُوْنٌ و عِیُونٌ واَعْیَانٌ و جمع الجمع اعینات ۱۲۔ الخلیفۃ۔ من یخلف غیرہ ویقوم مقامہ والامام الذی لیس فوقہ امام والجمع خلفاء وخلائف ۱۲۔ امین۔ امانت دار و قوی وکسے کہ بروئے اعتماد کنند وازو امین باشند وایضاً لقب ہارون الرشید و ہو المراد ہہنا ۱۲۔ ضیف۔ معناہ التنزیل للمفرد والجمع اَضْیَافٌ وضُیُوفٌ وضِیفَانٌ واَضَائف ۱۲۔ طارق۔ کصاحب اسم فاعل من الطرق یقال طرق القوم اذا اتاہم باللیل وہو الآتی لیلاً والجمع طُرَّاق ۱۲۔ ارحلکم۔ والجمع ارحلون واَرَاضٍ وآرَاضٍ واُرُوضٌ ۱۲۔ تضیفوہ بصیغۃ الجمع علی وجہ التعظیم من الافعال حذفت النون لضرورۃ الشعر یقال اضاف فلاناً علی فلان ای انزلہ علیہ ضیفاً۔ السحر۔ قبیل الصبح والجمع اسحار ۱۲۔ اجابت۔ صیغۃ الماضی من الافعال یقال اجاب سوالہ واجابۃ واجاب عن سوالہ والی سوالہ ای ردلہ الجواب ۱۲۔ بسرور الفرح۔ بسرور بتنوین سرور واصل العبارۃ علی ہذا یا سیدی اخدمہ والضیف بسرور ان رضی بی وبسمعی وبصری بحرف النداء ہو محذوف وبسرور متعلق بقولہ اخدم والجملۃ الفعلیۃ دالۃ علی الجزاء وشرط بعدہ ان رضی بی ویکون ایضاً بسمعی وبصری بقولہ اخدم معطوفاً علی بسرور فیکون حینئذ قولہ ان رضی بی جملۃ معترضۃ۔ ان رضی سکنت الیاء لضرورۃ الشعر ۱۲۔ سیدی۔ ذو السیادۃ وقد یخفف فیقال سَیْدٌ والجمع اَسْیَادٌ وسَیَائد وسادۃ ۱۲۔ بسمعی۔ مصدر الاذان والجمع اَسْمَاعٌ واَسْمُعٌ و جمع الجمع اسامیع واَسَامِیْعُ ۱۲۔ البصر جاسۃ النظر والعین والجمع اَبْصَار ۱۲۔ اصبح۔ صیغۃ الماضی من الافعال یقال اصبح اذا دخل فی الصباح مجردہ من فتح ۱۲۔ الباب۔ المدخل والجمع اَبْوَابٌ وبِیبَانٌ ۱۲۔ ابو نواس۔ اسمہ حسن بن ہانی شاعرٌ معروفٌ ۱۲۔ ہَلُمَّ بہ۔ اسم فعل بمعنی ہات بیا ۱۲۔ اجز۔ صیغۃ الامر من الافعال مصدرہ الاجازۃ ومعناہ تضمین البیت بالبیت بان ینشد بیتاً علی وزنہ وقافیتہ وردیفہ ۱۲۔ فاطرق۔ صیغۃ الماضی من الافعال یقال اطرق زید اذا سکت ولم یتکلم ۱۲۔ ساعۃ۔ الوقت الحاضر والجمع ساعات ۱۲۔ وافانی۔ صیغۃ الماضی من المفاعلۃ یقال وافیٰ الرجل حتفہٗ اذا ادرکہ۔ الرجل۔ ای اتاہ فاجاءہ۔ وافاہ الحمام او الکتاب۔ ای ادرکہ ۱۲۔ السہر۔ بفتحتین مصدر معناہ عدم النوم یقال سہر سہراً ای لم ینم بابہ سمع، ہہنا مترادفات لابد من بیان الفرق بینہا فالارق اذا کان عدم النوم لعلۃ ومرض و والسہر اذا کان فی انتظار المحبوب او المکروہ والتہجد للعبادۃ والاستیقاظ بعد النوم وقبلہ کما فی قولک کنت یقظان ۱۲۔ فاحسنت یقال احسن الشیء اذا جعلہ حسناً او فعل الحسن واحسن الیہ وبہ (احسان کردن) ۱۲۔ الفکر۔ بکسر الاول وفتح الثانی جمع فکرۃ معناہا اعمال الخاطر فی الامر ۱۲۔

قمت امشی فی مجالی ساعۃ ثم اخری فی مقاصیر الحجر
(حال، جولانگاہ، جمع مقصورۃ، جمع حجرۃ)

واذا وجہ جمیل حسن زانہ الرحمٰن من بین البشر
(زینت داد)

فلمست الرجل منہا موقظا فرنت نحوی ومدت لی البصر
(مفعول بہ مت)

واشارت وھی لی قائلۃ یا امین اللہ ما ھذا الخبر
(منقول)

قلت ضیف طارق فی ارضکم ھل تضیفوہ الی وقت السحر

فاجابت بسرور سیدی اخدم الضیف بسمعی والبصر

قال فنظر الیہ الخلیفۃ وقال اللہ کنت معنا قال لا وحیاتک یا امیر المؤمنین وانما
(ای لیعنی، الواو للقسم ای اقسم بحیاتک)

الشعر الذی الجأنی الی ذلک فتعجب منہ واحسن صلتہ۔

حکایۃ۔ عن بعض الادباء انہ قال کان خالد الکاتب مغرما بالملاح وقد کان
توسوس فی اخر عمرہ فرأیتہ یخاطب غلاما ملیحا ویقول لہ وھو راکب علی قصبۃ ما ان

الترجمۃ والمطالب پس اٹھ کھڑا ہوا میں کہ ٹہل رہا تھا میں گھومنے کی جگہ میں تھوڑی دیر کے لیئے اور کبھی میں چلا جاتا تھا لونڈیوں کے حجروں میں تو اچانک ایک حسین جمیل چہرہ کہ خدائے رحمٰن نے اس کو انسانوں میں سے سجاوٹ بخشی ہے۔ پھر میں نے اس کے پیر کو چھو دیا بیدار کرنے کے لیئے تو اس نے میری طرف دیکھا اور ٹکٹکی باندھ کر دیکھا اور اشارہ سے اس نے مجھے کہا یا امین اللہ ما ہذا الخبر اے ہارون رشید یہ کیا بات ہے (بیوقت کیسے تشریف آوری ہوئی) میں نے جواب دیا کہ تمہارے یہاں رات کو آنے والا مہمان ہوں۔ کیا تم اس کی مہمانی کروگی دن نکلنے تک۔ لونڈی نے خوش ہوکر جواب دیا اے میرے آقا میں بسر وچشم اپنے مہمان کی خدمت کروں گی۔ راوی کہتا ہے کہ خلیفہ نے ابونواس کی طرف دیکھا اور کہا کہ بخدا تو یقیناً رات ہمارے ساتھ تھا۔ ابونواس نے جواب دیا آپ کی زندگی کی قسم میں آپ کے ساتھ نہیں تھا۔ ہاں مصرع نے مجھے ان اشعار کے کہنے پر مجبور کر دیا۔ خلیفہ نے بڑی حیرت کا اظہار کیا اور خوب انعام دیا۔

حکایت۔ ایک ادیب سے منقول ہے کہ خالد نامی پیشکار حسینوں پہ بڑا لٹو تھا اور آخر عمر میں کچھ سٹھیا گیا تھا۔ میں نے اس کو

دیکھا کہ وہ ایک نمکین حسن والے لڑکے سے جب کہ وہ ایک بانس کو سواری بنائے پھر رہا تھا کہہ رہا تھا کیا اب بھی وقت نہیں آیا۔

اللغات

مجالی۔ بفتح المیم معناہ محل الجولان ۱۲۔ مقاصیر۔ جمع مقصورۃ مر تحقیقہ ۱۲۔ الحجر۔ جمع حجرۃ مر تحقیقہ ۱۲۔ ثم اخرتی۔ مفعول بہ بفعل محذوف ای امشی ۱۲۔ مقاصیر الحجر۔ ہو من قبیل الاضافۃ احد المراد فین الی الآخر ۱۲۔ وجہ۔ بمعنی چہرہ والجمع وجوہ ۱۲۔ جمیل۔ من کرم بمعنی حسن الخلق والخُلُق ۱۲۔ حسن۔ من (کرم) بمعنی الجمیل والجمع حسان ۱۲۔ زانہ۔ صیغۃ الماضی من (ضرب) یقال زان الشیٔ اذا احسنہ ضد شانَ والمعنی زانہ اللہ تعالیٰ ممتازًا او منفضلا من بین سائر الناس ۱۲۔ البشر۔ معناہ الانسان ذکرا کان او انثیٰ واحدا وجمعا والمراد ہہنا منتخبا او ممتازا فی الجمال من سائر البشر ۱۲۔ لست۔ من نصر وضرب یقال لسہ اذا امسہ ۱۲۔ الرجل۔ القدم والجمع ارجل ای رجلہا فقطعت الاضافۃ واظہر حرف الجر لضرورۃ الشعر ۱۲۔ فرنت۔ صیغۃ الماضی من نصر یقال رنا الیہ ورنا اذا ادام النظر الیہ بسکون الطرف ۱۲۔ نحوی۔ الجانب والجہۃ والجمع انحاء ۱۲۔ البصر۔ العین والحاسۃ النظر والجمع ابصار ۱۲۔ اشارت۔ صیغۃ الماضی من الافعال یقال اشار الیہ او مار ۱۲۔ لی قائلۃ۔ اللام متعلق بقائلۃ والجملۃ حال من الضمیر المتصل ۱۲۔ والخبر۔ ما ینقل ویتحدث بہ والجمع اخبار واخابیر ۱۲۔ واللّٰہ۔ الواو للقسم ای اقسم باللّٰہ ۱۲۔ کنت من (نصر) یقال کان الشیٔ اذا حدث ووجد وخیار تاتی ناقصۃ فتدخل علی المبتداء والخبر فترفع المبتداء وتنصب الخبر وتفید وقوع الخبر من المبتداء وتاتی تامۃ وقد تفید معنی الدوام والاستمرار ۱۲۔ معا۔ مع اسم یستعمل مضافا فیکون ظرفا ویستعمل غیر مضاف فینون ویکون حالا وبلفظ واحد للجماعۃ ۱۲۔ قال لا۔ ای لا انا موجود معک ۱۲۔ الجأنی۔ صیغۃ الماضی من الافعال یقال الجأ فلانا اذا اضطر واکرہ ومجردہ من (فتح وسمع) ۱۲۔ الکاتب۔ صیغۃ اسم الفاعل معناہ العالم ومن علمہ الکتابۃ والجمع کاتبون وکتبۃ وکتّاب ۱۲۔ مغرما۔ من الافعال یقال اغرم الشیٔ اذا اولع بہ وصار سیرا فی حبہ والغریم الدائن والمدیون (ضد) والغرام شدۃ الحب اللازم لہ والہلاک والعذاب ۱۲۔ بالملاح۔ الملاح علی زنۃ کرام جمع ملیح یقال ملح ملوحۃ وملاحۃ من باب (کرم) حسن وبہج منظرہ فلیح ذو الملاحۃ والظرف (سائر الامثال) ما ملیح ومالح ضد العذب ۱۲۔ توسوس۔ صیغۃ الماضی یقال وسوس الرجل وتوسوس واصیب فی عقلہ وتکلم بغیر نظام او اصابتہ الوساوس والمراد الاول فان کلامہ الآتی ایضا وقع علی غیر نظام کما ستری ۱۲۔ غلاما معناہ الطار الشارب والعبد والاجیر والجمع اغلمۃ وغلمان وغلمۃ وقد بیّن صاحب کفایۃ المتحفظ الولد مادام فی البطن امہ جنینا فاذا ولد سمی صبیا فاذا فطم سمی غلاما الی سبع سنین ثم یصیر یافعا الی عشر حجج ثم یصیر حزورا الی خمسۃ عشر ۱۲۔ ملیح۔ بمعنی ذو الملاحۃ والظرف والجمع ملاح واملاح ۱۲۔ راکب۔ اسم الفاعل من (سمع) یقال رکب الدابۃ اذا علاہا ۱۲ قصبۃ۔ القصب کل نبات یکون ساقہ انابیب وکعوبا در ایں جا کلک رشتے است ۱۲۔ ماآن۔ صیغۃ الماضی کباع من (ضرب) منہ الآن والاوان معناہ الوقت والحین وقت نہ رسید)

ان یرحمنی قلبک فقال لہ الغلام لا فقال خالد حتی متی یلعب بی حبک فقال الغلام ابدا فقال

خالدٌ وكم اقاسی بينك جهد البلاء فقال الغلام حتى الموت فقال خالدٌ لا اعدمك الله فوا

(متعلق بفعل محذوف)

الهوى فقال الغلام امين فقال خالدٌ ولا ابلىٰ به قلبك فقال الغلام فعل الله ذٰلك فقال خالد

(مفعول به لابلى)

ان كان ربي قد قضى بالهوىٰ فقال الغلام ما علىّ اباءٌ فقال خالدٌ وشِدّةُ الحُبِّ فما ذنبه

(المشار إليه خبر مقدم)

فقال الغلام سل نفسك قال فقلت للغلام اما تستحي من هذا الرجل مع جلالة قد

(الراوي هو بعض الادباء)

فقال الغلام كل من يلقاه مثلي يقول له هكذا۔

الترجمة والمطالب

کیا اب بھی وقت نہیں آیا کہ تمہارا دل مجھ پر ترس کھائے لڑکے نے اس سے کہا کہ نہیں۔ خالد نے کہا کہ تیری محبت میرے ساتھ کب تک کھیل کرتی رہے گی۔ لڑکے نے کہا ہمیشہ۔ خالد نے کہا کہ میں کب تک تمہاری محبت میں مشقتیں جھیلتا رہوں گا۔ لڑکے نے کہا مرتے دم تک۔ خالد نے کہا کہ خداوند تعالیٰ تیری محبت کو میرے دل سے ناپید کرے لڑکے نے کہا آمین۔ پھر خالد نے کہا کہ اللہ تیرے دل کو عشق میں مبتلا نہ کرے۔ لڑکے نے کہا اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے (یہ جملہ آمین کا ہم معنی ہے)، خالد نے کہا کہ اگر میرے رب نے عشق کا فیصلہ تیرے حق میں کر دیا ہو (کہ تو کسی پر عاشق ہو)، لڑکے نے کہا تو مجھ انکار نہیں ہے۔ خالد نے کہا مجھ کو عشق کی شدت نے پکڑ لیا۔ پیارے لڑکے تیرا کیا گناہ ہے۔ لڑکے نے کہا کہ تو اپنے دل سے دریافت کر (یعنی مجھ کو مجرم قرار دینا غلط ہے)، راوی کہتا ہے میں نے لڑکے سے کہا کہ تو اس شخص سے کہ جو جلالت قدر کا مالک ہے شرماتا نہیں ہے۔ لڑکے نے کہا کہ جو کوئی انسان مجھ جیسا خوبصورت اس کو ملے گا تو اس سے اسی طرح کی باتیں کرے گا۔

اللغات

قلبک۔ معدۃ عضو صنوبری الشکل مودع فی الجانب الایسر من الصدر والجمع قلوب منہ استدل علی قول الشاعر وما سمی الانسان الا لانسہ ÷ وما القلب الا انہ یتقلب ۱۲۔ ابدا الدہر۔ والازلی والدائم والجمع آباد والوجود وفرق بعضہم بین الابد والازل الابد ہو الزمان الغیر المتناہی فی الاستقبال والازل ہو الزمان الغیر المتناہی فی الماضی ۱۲۔ کم الکم والکمیۃ معناہ المقدار وکم تاتی استفہامیۃ بمعنی ای عدد نحو کم درہما لک وخبریۃ بمعنی کثیر نحو کم عبد وکم عبید ملکت ای کثیرا ۱۲۔ صیغۃ المتکلم من المفاعلۃ یقال قاسی الالم مقاساۃ اذا کابدہ (رنج کشیدن) جہد۔ بالفتح المشقۃ (جہد بلاء از حالتے کہ براں موت را بر زندگانی اختیار نمایند) ۱۲۔ الموت۔ زوال الحیاۃ ومن کانت فیہ منہ موت الاحمر ہو الموت قتلا والموت الابیض ہو الموت اجلا او ہو الموت فجاءۃ۔ والموت الاسود۔ ہو الموت خنقا ۱۲۔ لا اعدم۔ لا حرف نفی واعدم من الافعال یقال اعدم اللہ اعداما ای نیست گردانید او را خداے تعالیٰ واعدمہ ای افقدہ ایاہ وقد یتعدی الی مفعولین فیقال اعدم اللہ فلانا الشیٔ ای افاجعلہ عادما لہ وہو ہاہنا فالمعنی لا یجعل اللہ فوادی عدیم العشق ولا یسلبہ حبک ۱۲۔ فوادی۔ القلب وربما اطلق علی العقل والجمع افئدۃ ۱۲۔ الہوی۔ معہ

یکون فی الخیر والشر وارادۃ النفس ۱۲۔ آمین۔ مبنی علی الفتح بمد الہمزۃ وبدونہ اسم فعل بمعنی استجب او فلیکن کذلک ۱۲۔ ولا ابلی۔ الماضی من الافعال یقال ابلی فلانا اذا اختبرہ ۱۲۔ فعل الشر۔ ذلک المراد بہ ہو الذی اراد بقولہ آمین ای قبل الشر دعائک ولا بالعشق ۱۲۔ ان کان ربی الخ یعنی ان من قضائہ تعالیٰ ابتلیت بحبک ان ہہنا المخففۃ من المثقلۃ وحذف ضمیر الشان فاصل ان ربی قد قضی وان کان من حروف الشرط فجزاءہ فما ذنبک وشدۃ الحب عطف علی قولہ ہوی فالاول ہو الاصح ۱۲۔ قد قضی۔ ان اللہ تعالیٰ قدر لی الحب فی سابق قضائہ ۱۲۔ اباۃٌ۔ مصدر من ابی یابی یقال ابی اباۃ اذا لم یرض وکرہ بمعنی انکار کردن ۱۲ ما یحل بالانسان من مکارہ الدہر والجمع شدائد ۱۲۔ ذنبک۔ معناہ الجرم والجمع ذنوب وذنوبات ۱۲۔ شدۃ الحب۔ ان ترکیب لۃ من مزلۃ الاقدام فقال البعض ان قولہ شدۃ الحب علی الفاعلیۃ من فعل محذوف والتقدیر فعلتْ بی شدۃ الحب ما فعلت نک صورتہ الاستفہام ولکن المعنی معنی النفی ای لیس لک فیہ ذنب وقال مولانا احسن ؒ انا نری ان شدۃ الحب مبتداء وف الخبر وتقدیر العبارۃ وشدۃ الحب اقبح شیٔ فما ذنبک ۱۲۔ سل۔ امر من سأل یقال سأل سؤالا اذا طلب واستعطی واستدعیٰ بالسؤال من نفسہ مع ان الغرض من الاستفہام لم یکن ہو الاستفہام عن الذنب استہزاء بہ ۱۲۔ اما تستحی۔ الہمزۃ للاستفہام وما الاستفعال یقال استحی واستحی منہ اذا خجل ۱۲۔ جلالۃ۔ مصدر من ضرب۔ یقال جلّ جلالا وجلالۃ ای عظم قدرہ والجلالۃ القدر ۱۲۔ قدرہ۔ مصدر مبلغ الشیٔ وکون الشیٔ مساویا بغیرہ والطاقۃ والقوۃ والحرمۃ والوقار والغنی والجمع اقدار ۱۲۔ یلقاہ۔ من لقاء لقی فلانا اذا استقبلہ وصادفہ ۱۲۔ شکل۔ معناہ الشبیہ والنظیر والجمع اشکال والمعنی انہ لکونہ مغریا بالسلاح والصباح یسمع من امثال ولا یبالی فکل ملیح یلقاہ یقول لہ مثل ما قلت۔

کایۃ۔ قیل ان بعض البخلاء استاذن علیہ ضیف وبین یدایہ خبزٌ وقدح فیہ سل فرفع الخبز واراد ان یرفع العسل ظن البخیل ان ضیفہ لا یاکل العسل بلا خبز ال تری ان تاکل عسلا بلا خبز قال نعم وجعل یلعق لعقۃً بعد لعقۃ فقال لہ البخیل للہ یا اخی انہ یُحرِق القلب فقال صدقت ولکن قلبك۔

کایۃ۔ اخبر ابو بکر بن للخاضبۃ انہ کان لیلۃً من اللیالی قاعدا اینسخ شیئا من الحد ل ان مضی وھن من اللیل قال وکنت ضیق الید فخرجت فارۃ کبیرۃ وجعلت تعدو البیت واذا ابعد ساعۃ خرجت اخری وجعلا یلعبان بین یدی۔

الترجمۃ والمطالب

حکایت: بیان کیا جاتا ہے کہ ایک بخیل کے یہاں کسی مہمان نے آنے کی اجازت چاہی بخیل نے سامنے ایک روٹی اور پیالہ تھا جس میں شہد تھا۔ بخیل نے روٹی اٹھالی اور شہد اٹھانے کا بھی ارادہ کیا اور گمان کیا کہ اس کا مہمان خالی شہد کو بغیر روٹی کے نہیں کھائے گا۔ بخیل نے مہمان سے کہا کہ کیا تم پسند کرتے ہو کہ تم شہد کو گے بغیر روٹی کے۔ مہمان نے کہا جی ہاں اور اس کے بعد لگاتار چاٹنے لگا۔ بخیل نے مہمان سے کہا سبحان اللہ بھائی شہد دل کو جلاتا ہے۔ مہمان نے جواب دیا آپ نے سچ فرمایا۔ لیکن تیرے دل کو۔

حکایت: ابو بکر بن خاضبہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات بیٹھا ہوا حدیث نبوی میں سے کچھ لکھ رہا تھا دیا نئی بالترا میں ہے، جب کہ رات کا کچھ حصہ گزر چکا تھا۔ ابو بکر نے کہا کہ میں اس وقت تنگدست تھا۔ تو اچانک ایک بڑا چوہا نکلا اور گھومنے دوڑنے لگا اور تھوڑی دیر کے بعد ایک اور برآمد ہوا اور وہ دونوں میرے سامنے کھیلنے لگے۔

حل مغلقات التراکیب

ترئ۔ ای اتری فحذفت ہمزۃ الاستفہام ای تراہ مناسبا ولا تقابشانک فحذف المفعول الثانی ولکن قلبک۔ مفعول لفعل محذوف ای یحرق قلبک غما وہما ۱۲۔ ولکن۔ اصلہ لکنہ فحذف اسم لکن الذی ہو ضمیر الشان ۱۲۔ قاعدا۔ حال من ضمیر کان ۱۲۔ وہن۔ فاعل لمضی ۱۲۔ فارۃ۔ فاعل خرجت ۱۲

اللغات

البخلاء۔ جمع بخیل وہو ضد السخی ۱۲۔ ضیف۔ معناہ النزیل والجمع اضیافٌ وضیوفٌ وضیفانٌ واضائف ۱۲۔ قدح۔ اناء یشرب فیہ والجمع اقداحٌ اعلم ان التبن ہو اعظم القداح یروی العشرین ثم الصحن مقارب لہ ثم العُسّ یروی الثلاثۃ والاربعۃ ثم القدح ثم القعب یروی الرجل ثم الغُمَر ہو اصغرہا۔ ولا یقال قدح الا اذا کان فارغا فاذا کان فیہ شراب قیل لہ کاسٌ ۱۲۔ عسل۔ مصدر معناہ لعاب النحل والجمع اعسال وعُسُلٌ وعُسْلٌ وعُسُولٌ وعُسْلانٌ ۱۲۔ نعم یقال ایضا نَعِمْ بفتح الاول وکسر الثانی نِعِمْ بکسرہما ونَعَمْ بالمدّ حرف جواب ولہا اربعۃ معان فاذا وقعت بعد الخبر کانت حرف تصدیق نحو قام زید جوابہ نعم واذا وقعت بعد الامر او النہی کانت حرف وعد نحو اضرب زیدا جوابہ نعم ای اَعِدُک بضربہ واذا وقعت بعد الاستفہام کانت حرف اعلام نحو اقام زید جوابہ نعم ای اُعلِمُک بقیامہ واذا وقعت صدر الکلام کانت للتاکید نحو نعم ان ربی قادرٌ ۱۲۔ یلعق۔ من سمع، یقال لعق العسل لَعْقا ولُعْقَۃً ای لحسہ وتناولہ بلسانہ او باصبعہ ۱۲۔ صدقت۔ من نصر ضد کذب یقال صدق فی وعدہ ای انفذہ وصدقہ الحدیث انباہ بالصدق ۱۲۔ قاعدا۔ من نصر یقال قعد فلان اذا جلس ویاتی بمعنی صار وطفق نحو قعد یشتمنی ۱۲۔ ینسخ۔ من فتح، یقال نسخ الکتاب نسخا اذا نقلہ حرفا بحرف والمنقول منہ النسخۃ بالضم ونسخ الآیۃ بالآیۃ ازالہ مثل حکمہا والتناسخ انتقال النفس من بدن الی بدن والذین یعتقدون ذلک تناسخیۃ ۱۲۔ حدیثا۔ ہو علم یعرف بہ اقوال النبیؐ وافعالہ واحوالہ والجمع احادیث ۱۲۔ وہن۔ بفتح الواو وسکون الہاء قریب النصف من اللیل ای قبلہ بساعۃ او بعدہ بساعۃ۔ قال الاصمعی ہو حین یدبر اللیل ویقال وہن وہنا بابہ ضرب الضعف فی العمل یتعدی ویلزم ۱۲۔ ضیق۔ من ضرب ضد اتسع یقال ضاق الرجل اذا بخل ۱۲۔ الید۔ معناہا الکف او من اطراف الاصابع الی الکتف والجمع اَیْدٍ وَیُدِیٌّ وجمع الجمع ایادٍ ۱۲۔ فارۃ۔ للمذکر وللمؤنث مصدر دویبۃ فی البیوت معروفۃ تقطع الاشیاء

فیران وغیرۃ ۱۲۔ تعدو۔ کنصر من نصر، یقال عدا عدوا وعدوانا وتعداءً وعداءً اذا جری دوڑکش ۱۲۔ البیت فیما اخص بالاشراف سکن والجمع بیوت وابیات والیضا بیوتات واباییت ۱۲۔ یلعبان۔ من سمع یقال لعب فلان اذا مزح وفعل فعلا لا یقصد اللذۃ لتنزہ نبہنا بصیغۃ المذکر مع انہ یستعمل لہا صیغۃ المؤنث قبل ہذا وبعدہ فی قولہ دنتا وذلک لان الفارۃ فی اللغۃ یطلق للمذکر والمؤنث مثل التمر والتمرۃ والکلم والکلمۃ والضابطۃ ان کل لفظ یؤتی فی مفردہ بالتاء ویجمع بحذفہا یکون بمنزلۃ الجنس یذکر ویؤنث کسماء جمع سماوۃ ففی قولہ تعالی والسماء منفطر بہ ذکرہ وفی قولہ تعالی اذا السماء انشقت انثہ والدلیل علی ان الفارۃ کذلک ما صرح بہ صاحب الصحاح من ان الفار جمع فارۃ وما صرح فی القاموس ان الفارۃ یجوز للمذکر والانثی ۱۲

يتقافزان (عطف على قوله يلعبان ۱۲) الى ان دنتا (نزدیک شدند ۱۲) من ضوء السراج وتقدمت احداهما وكانت بين يدي طاسة (طشت ۱۲)
فأكببتها عليها فجاءت (فاعل جاءت ۱۲) صاحبتها وشمت الطاسة (مفعول به شمت ۱۲) وجعلت تدور حوالي الطاسة وتضرب
بيدها عليها وانا (مبتدا ۱۲) ساكت (خبر اول ۱۲) انظر (خبر ثانی ۱۲) مشتغل (خبر ثالث ۱۲) بالنسخ فدخلت سربها واذا بعد ساعة خرجت
وفيها دينار صحيح وتركته بين يدي فنظرت اليها وسكتُّ واشتغلتُ بالنسخ وقعدت ساعة
بين يدي تنظر اليّ فرجعت وجاءت بدينار آخر وقعدت ساعة اخرى وانا ساكت
انظر وانسخ وكانت تمضي وتجيءُ الى ان جاءت باربعة دنانير او خمسة الشك مني (جملہ معترضہ ۱۲) وقعدت
زمانا طويلا اطول من كل نوبة ورجعت ودخلت سربها وخرجت واذا في فيها جُلَيدَةٌ كانت
فيها الدنانير وتركتها فوق الدنانير فعرفت انه ما بقي معها شيءٌ (فاعل بقی ۱۲) فرفعت الطاسة فقفزتا
ودخلتا البيت واخذت الدنانير وانفقتها في مهمّ لي وكان في كل دينار دينارٌ وربعٌ۔

الترجمۃ والمطالب اور کودنے لگے یہاں تک کہ وہ دونوں چراغ کی روشنی کے قریب ہوئے اور ان دونوں میں سے ایک آگے بڑھا میرے سامنے ایک بڑا تسلہ رکھا ہوا تھا۔ میں نے اس کو چوہے پر الٹ دیا کر اتنے میں دوسرا چوہا جو اس کا جوڑی دار تھا آیا اور طشت کو سونگھا اور طشت کے ارد گرد گھومنے لگا اور اپنے آپ کو اس طشت پر مارنے لگا اور میں خاموش (یہ منظر) دیکھ رہا تھا اور لکھنے میں مشغول تھا۔ پھر یہ چوہا اپنے بل میں داخل

ہوا اور اچانک تھوڑی دیر کے بعد نکلا اور اس کے منہ میں پُورا دینار تھا۔ اس کو میرے سامنے رکھ دیا۔ میں نے اس کی طرف دیکھا اور خاموش ہوگیا اور لکھنے میں مشغول ہوگیا۔ چوہا تھوڑی دیر بیٹھ کر میری طرف دیکھتا رہا اور چلا گیا اور ایک اور اشرفی لے آیا اور تھوڑی دیر بیٹھا رہا۔ میں خاموش اس کی طرف دیکھ رہا تھا اور لکھ رہا تھا۔ چوہا جا رہا تھا اور آ رہا تھا۔ یہاں تک کہ وہ چار یا پانچ اشرفی لے آیا۔ راوی کہتا ہے کہ یہ شک میری طرف سے ہے۔ اور اب کی مرتبہ ہر دفعہ سے زیادہ دیر تک بیٹھا رہا اور پھر لوٹا اور اپنے بل میں چلا گیا اور پھر نکلا تو اس کے منہ میں ایک تھیلی تھی۔ جس میں پہلے جیسے دینار تھے۔ اس کو دیناروں کے اُوپر لاکر رکھ دیا۔ تو میں نے سمجھ لیا کہ اس کے پاس اب کچھ باقی نہیں رہا۔ اس کے بعد میں نے طشت کو اٹھا دیا پھر وہ دونوں گھومنے لگے اور اپنے بل (سوراخ) میں چلے گئے۔ میں نے دینار اٹھا لیئے اور اپنی سخت ضرورت میں صرف کر دیئے۔ وہ ایک دینار پُوری ایک اشرفی اور چوتھائی اشرفی کے برابر تھا (یعنی وزن میں زائد تھا)

اللغات

یتعافزان۔ اصلہ قفز قفزاناً وقفوزاً من ضرب اذا وثب ویتعافزان من (التفاعل) یقال تعافز القوم ای تواثبوا (کودتے تھے) ۱۲۔ دَنَا۔ کدعا من (نصر) یقال دنا دُنُوًّا ودناوۃً اذا قرب ۱۲۔ السراج۔ انا یجعل فیہ زیت اونحوہ یصعد فی فتیلۃ ویحلل الی مواد مشتعلۃ فی طرفہا عند ماستہ النار فیستضاء بہ (چراغ) والجمع سُرُج ۱۲۔ طاسۃ۔ در اصل فارسی تاس است بتاء قرشت وہی اناء یشرب فیہ (بڑا طشت۔ تھال) والجمع طاسات ۱۲۔ فاکبتہا۔ صیغۃ المتکلم الماضی من الاکباب یعنی سرنگوں ساختن ومجردہ الکب ایضاً بہذا المعنی ۱۲۔ صاحبتہا۔ مؤنث الصاحب والجمع صاحبات وصواحب ۱۲۔ شممت۔ صیغۃ الماضی المتکلم من (نصر) یقال شم الورد ای اخذ رائحتہ بحاسۃ الشم ۱۲۔ تدور۔ من (نصر) یقال دار حولہ اذا طاف بہ ۱۲۔ ہو مثنی الحوال بالفتح والحوال کالسحاب بمعنی الحول وحیال واطلاق المثنی ہہنا علی معنی الجمع فالمراد حوالی الشئ الجہات المحیطۃ بہ صرح بہ الاقرب ومن الجوہری انہ مفرد مقصور اعنی حوالی تنقلب الفہ یاءً عند الضمیر ولکن کلام المصنف ہہنا یأبی اشتراط الاضافۃ الی الضمیر کما تری وبالجملۃ فقد علمت خطاء من یقرأ بکسر اللام حوالیہ فاتقنہ ۱۲۔ سربہا۔ بفتحتین جحر الوحش والحفیر تحت الارض وفی الہندیۃ (بل) والسرب بکسر الاول وسکون الثانی القطیع من الظباء والطیر ۱۲۔ فی فیہا۔ کلمۃ فی الاولی حرف جار والثانیۃ اسم من الاسماء الستۃ المکبرۃ بمعنی دہن۔ فی اصلہ۔ فوہ کما دل علیہ جمعہ افواہ ۱۲۔ دینارٌ۔ ضرب من قدیم النقود الذہبیۃ والجمع دنانیر (اشرفی) وفی القاموس والمفردات للراغب الدینار اصلہ دِنّار فابدل من احدی النونین یاءً لئلا یلتبس بالمصادر ککذّاب وقیل اصلہ بالفارسیۃ دین آر ای الشریعۃ جاءت بہ ۱۲۔ صحیح۔ معناہ ذو الصحۃ والسالم من العیب والجمع اصحاء وصحاح واصحۃ وصحائح ۱۲۔ سکتُّ۔ صیغۃ المتکلم من (نصر) یعنی خاموش شدم ۱۲۔ زماناً۔ الوقت طویلاً کان او قصیراً والجمع ازمنۃ ۱۲۔ نوبۃ۔ مصدر معناہ المرۃ والفرصۃ و اسم من المناوبۃ والجمع نوب ودریں جا معنی وقت چیزے ومرتبہ است ۱۲۔ جلیدۃ۔ تصغیر جلدۃ بکسر الجیم وہی القطعۃ من الجلد والمراد ہہنا الکیس الصغیر منہ ۱۲۔ فوق۔ مصدر نقیض تحت وہو ظرف مکان ویستعمل للزمان نحو اتیت فوق شہر ۱۲۔ عرفت۔ صیغۃ المتکلم من (ضرب) یقال عرف الشئ اذا علمہ وعرف بذنبہ اذا اقر ۱۲۔ بقی۔ صیغۃ الماضی من (سمع) یقال بقی بقاءً اذا دام وثبت ۱۲

دینار ور بع دینار۔ کانت الدنانیر مختلفۃ الاوزان والاثمان فتلک الدنانیر کانت لجودۃ ذہبہا وزیادۃ وزنہا یساوی کل دینار منہا دینارا کاملا وربع دینار من المروجۃ فی السوق ۱۲۔

حکایۃ۔ عن ابی الحسن البغدادی الادیب انہ قال کان المتنبی جالسا بواسط وعندہ ولدہ المحسد قائما وجماعۃ یقرؤن فورد الیہ بعض اناس فقال ارید ان تجیز لنا ھذا البیت ؎

زارنا فی الظلام یطلب سترا ۔۔۔ فافتضحنا بنورہ فی الظلام

فرفع راسہ وقال یا محسد قد جاءک بالشمال فاتہ بالیمین فقال ؎

فالتجانا الی حنادس شعر ۔۔۔ سترتنا عن اعین اللوام

قال الرئیس ابو الجوائز معنی قولہ لولدہ جاءک بالشمال فاتہ بالیمین ان الیسری لاتیم بہا عمل وبالیمنی تتم الاعمال فاراد ان المعنی یحتمل زیادۃ فاوردھا وقد اجاد المتنبی فی الاشارۃ واحسن ولدہ فی الاخذ۔

حکایۃ اخبر السقطی قال دخلت المقابر فرأیت بہلول المجنون قد ادلی رجلیہ فی قبر محفور

الترجمۃ والمطالب

حکایت۔ ابوالحسن بغدادی ادیب بیان کرتے ہیں کہ متنبی شاعر شہر واسط میں بیٹھا ہوا تھا اور اس کے پاس اس کا بیٹا محسد کھڑا ہوا تھا اور اس کے پاس ایک جماعت پڑھ رہی تھی۔ اسی اثنا میں بعض آدمی اس کے پاس آئے اور کہا کہ ہماری یہ خواہش ہے کہ آپ متنبی کے اس شعر پر اشعار کہیں ؎ ترجمہ۔ محبوب ہم سے اندھیرے میں ملا اور وہ پردہ کا خواہشمند تھا (خفیہ ملاقات کرنا چاہتا تھا) پس وہ اور ہم اس کے چہرہ کی روشنی کی وجہ سے رسوا ہو گئے۔ اردو کے شاعر نے بھی متنبی کی ترجمانی کی ہے ؎ شب وصال میسر ہوئی مگر نہ ہوئی ۔ کہ تاب حسن سے تھا وقت دوپہر کا سا متنبی نے سر اٹھایا اور محسد کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ تیرے پاس بایاں ہاتھ لائے ہیں تم داہنا ہاتھ لاؤ۔ اس کے بیٹے محسد نے فوراً کہا ؎ پس ہم نے محبوب کے سیاہ بالوں میں پناہ لی ۔ وہ اس کثرت سے تھے کہ انہوں نے ہم کو ملامت کرنیوالوں کی نگاہوں سے چھپا لیا (ہم ان میں چھپ گئے تو ہمارا مقصد حاصل ہو گیا) ابوالجوائز رئیس نے کہا ہے کہ متنبی نے جو یہ کہا تھا کہ وہ بایاں ہاتھ لائے ہیں

تم دایاں ہاتھ لاؤ تو اس کا مطلب یہ تھا کہ بائیں ہاتھ سے کوئی کام پورا نہیں ہوتا اور دائیں ہاتھ سے کام پورے ہوتے ہیں جس کی غرض یہ تھی کہ اس شعر کے معنی میں زیادتی کا احتمال ہے تو اس زیادتی کو اپنے شعر میں لے آؤ اور متنبی نے اس اشارہ میں کمال ہی کیا اور اس کے بیٹے نے اس کو سمجھنے میں کس خوبی سے کام لیا۔

حکایت سقطی نے بیان کیا ہے کہ میں قبرستان میں گیا تو دیکھا کہ بہلول مجذوبؒ اپنے دونوں پیروں کو ایک کھدی ہوئی قبر میں لٹکائے ہوئے بیٹھے ہیں۔

اللغات ابی الحسن الخ۔ رجل معروف من اجلۃ الادباء ۱۲۔ المتنبی۔ شاعر معروفؒ یکنی باب الطیب ولہ دیوان یدرس فی اکثر المدارس العربیۃ۔ یقال تنبأ النبوۃ ادعاہا ومنہ المتنبی احمد بن الحسین (صاحب الدیوان) خرج الی بنی کلب وادعی انہ حسنی ثم ادعی النبوۃ فشہد علیہ بالشام وحبس وبرائم استتیب (طلب منہ التوبۃ) واطلق ۱۲۔ واسط۔ علی وزن فاعل اسم بلدۃ فی العراق ۱۲۔ تجیز۔ من الاجازۃ وہی انشاد شعر علی وفق شعر غیرہ وزنا وردیفا وقافیۃ ۱۲۔ زارنا۔ صیغۃ الماضی من نصر یقال زارہ زورا ای اتاہ بقصد اللقاء والمراد ان المحبوب زارنا فی ظلمۃ اللیل مختفیا ومحتجبا عن اعین الناس کیلا یراہ احد ولکن نور وجہہ ذہب بظلمۃ اللیل وتورۃ حتی راہ الناس فافتضحنا ۱۲۔ الظلام۔ کسحاب۔ بفتح الظاء المعجمۃ ذہاب النور یقال لیلۃ ظلماء ای شدیدۃ الظلام ۱۲۔ ستر۔ ما یستر بہ والجمع ستور واستار ۱۲۔ افتضحنا۔ صیغۃ الجمع المتکلم من الافتعال یقال افتضح الامر اذا اشتہر وانکشفت مساوئہ ۱۲۔ بالشمال۔ بالکسر وبالفتح ضد الیمین والجمع اشمل وشمول وشمائل ۱۲۔ فاتہ۔ صیغۃ الامر من (ضرب) مصدرہ الاتیان ہہنا متعد بالباء ۱۲ بالیمین۔ ضد الیسار والجمع ایمن وایمان وایامن وایامین ۱۲۔ التجأنا۔ صیغۃ جمع المتکلم من الافتعال یقال التجاء الیہ وبہ اذا فزع الیہ یعنی پناہ گرفت ۱۲۔ حنادس۔ جمع حندس بکسر الحاء والدال الظلمۃ واللیل شدید الظلمۃ والمعنی مارأینا نفتضح بنور وجہہ ابتغینا الستر عن اعین الناس فاضطررنا وفزعناہ الی ظلمات شعرہ الاسود کحدقۃ الحسان فسترنا من ان یرانا اللائمون الذین ہم بصدد العذل فی ۱۲۔ شعر۔ محرکۃ وبالسکون ما ینبت من مسام البدن لیس بصوف ولا وبر والجمع اشعار وشعار وشعور الواحدۃ شعرۃ والجمع شعرات ۱۲ الاعین۔ جمع عین مصدر الباصرۃ وتطلق علی الحدقۃ او علی مجموع الجفن وما فیہ من الحدقۃ ۱۲۔ اللوام۔ جمع لائم بمعنی ملامت کنندگان ۱۲۔ ابوالجوائز۔ لقب لسید الادیب لبیب ۱۲۔ فاوردہا۔ صیغۃ الامر من الافعال یقال اورد الکلام ای اخذ فیہ واورد الشیء اذا ذکرہ ۱۲۔ اجاد۔ یقال اجاد فلان اذا اتی بالجید ۱۲۔ السقطی۔ من اکابر اولیاء اللہ ۱۲۔ المقابر۔ جمع مقبرۃ بمعنی موضع القبور ۱۲ بہلول بضم الباء واللام ہو الضحاک من الرجال والسید الجامع لکل خیر والجمع بہالیل وہو ہہنا اسم مجذوب مغلوب الحال ۱۲۔ المجنون الذی زال عقلہ والجمع مجانین ۱۲۔ ادلی۔ صیغۃ الماضی من الافعال یقال ادلی فلان اذا ارسل الدلو فی البئر والمراد ہہنا ارسال الرجلین ۱۲ محفور۔ من ضرب یقال حفر الارض فلان ای احدث فیہا حفرۃ بمعنی کندہ شدہ ۱۲۔

وھو یلعب بالتراب فقلت ما تصنع ھھنا قال انا عند قوم لا یؤذون جیرانھم وان

غبت عنهم لا يغتابوني فقلت اجائع انت قال لا والله قلت له إنَّ الخُبْزَ قد غلا فقال لا بالي علينا ان نعبده كما امرنا وعليه ان يَرْزُقَنا كما وعدنا۔

حكاية۔ قيل ان انوشيروان وضع الموائد للناس في يوم نيروز وجلس ودخل وجوه مملكته الايوان فلما فرغوا من الطعام جاؤا بالشراب واحضرت الفواكهة والمشموم في اوان من الذهب والفضة فلما رفعت آلة المجلس اخذ بعض من حضر جام ذهب وزنه الف مثقال۔

الترجمہ والمطالب اور ہم سے کھیل رہے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ تم اس جگہ کیا کر رہے ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں ایسے لوگوں کے پاس بیٹھا ہوں جو اپنے ہمسایوں کو تکلیف نہیں دیتے اور اگر میں ان سے غائب ہو جاتا ہوں تو وہ میری غیبت نہیں کرتے۔ پھر میں نے ان سے کہا، آپ بھوکے ہیں۔ انہوں نے فرمایا بخدا میں بھوکا نہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ روٹی گراں ہو گئی ہے۔ بہلول نے کہا مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے۔ ہمارے ذمہ ہے کہ ہم خداوند تعالیٰ کی عبادت جس طرح کہ اس نے ہم کو حکم دیا ہے کیا کریں اور اللہ کے ذمہ ہے کہ وہ ہم کو روزی دے جیسا کہ اس نے ہم سے وعدہ کر رکھا ہے۔

حکایت۔ بیان کیا گیا ہے کہ نوشیروان عادل بادشاہ نے نوروز کے دن لوگوں کے لیے دستر خوان بچھائے اور خود بھی بیٹھ گیا اور اس کے ارکان دولت بھی شاہی محل میں داخل ہوئے۔ جب سب لوگ کھانے سے فارغ ہوئے تو ان کے سامنے شراب اور پھل میوے اور ہر قسم کی خوشبو سونے چاندی کے برتنوں میں اس کے سامنے لائی گئیں۔ پس مجلس کا سامان اٹھایا گیا اور حاضرین میں سے کسی ایک نے سونے کا پیالہ جس کا وزن ایک ہزار مثقال تھا اٹھا لیا (مثقال ۴½ ماشہ کا ہوتا ہے۔ جس کے اعتبار سے پیالہ کا وزن تقریباً تین سیر سے زائد ہوتا ہے)

اللغات التراب۔ معناه الارض والجمع أتربة وتربانٌ ۱۲۔ قوم۔ الجماعة من الناس والجمع اقوام واقاوم واقاويم وغير ذلك ۱۲ انا عند قوم۔ مبتدأ و لا يؤذون خبره ۱۲۔ جيرانهم۔ جمع جار بمعنى المجاور والمعنى ان هؤلاء الاموات قوم لا يوصلون الاذى الى من سجاورهم ولا يذكرون احدًا بسوءٍ في الغيبة فهم احسن جوارًا من الاحياء ۱۲۔ غبت۔ صيغة المتكلم من ضرب يقال غاب عنه اذا بعد ۱۲۔ لا يغتابوني۔ جمع مذكر من الاغتياب افتعال من الغيبة حذفت نون الجمع لوقوعها في جواب الشرط على انه يجوز حذف احدى النونين اذا اجتمعا في مثل هذا الموضع ۱۲۔ اجائع۔ همزة للاستفهام جائع صيغة اسم الفاعل من (نصر) عكس شبع يقال جاع اذا

اشتاق الی اکلہ ۱۲۔ غلا۔ صیغۃ الماضی من (نصر) یقال غلا غلاءً بالفتح ممدودًا ای گران گردید نرخ ۱۲۔ اجائع۔ الہمزۃ للاستفہام وہو خبر مقدم انت مبتداء والمؤخر او فاعل لقولہ جائع کما قال فی اقائم زید ۱۲۔ لاابالی۔ صیغۃ المتکلم المضارع من المفاعلۃ مصدرہ المبالاۃ وہو الاہتمام بالامر والاعتناء بہ لایستعمل الا منفیا۔ واذا قالوا لم ابل حذفوا الالف تخفیفا لکثرۃ الاستعمال کما حذفوا الیاء من قولہم لا ادر کذا فی الصحاح ۱۲۔ یرزقنا۔ من (نصر) یقال رزق فلانًا اذا اوصل الیہ الرزق ۱۲۔ والمراد ان الرزق مفوض الی اللہ تعالیٰ فانہ وعدنا بہ فلا علینا غلاء الخبز ورخصہ ۱۲۔ علینا۔ متعلق بفعل محذوف ای وجب ۱۲۔ علیہ۔ خبر مقدم لمبتداء ان یرزقنا بتاویل المصدر ۱۲۔ انوشیروان ہو اسم ملک من ملوک الفرس کان معروفا بالجود والکرم وقصۃ عدلہ جاریۃ علی السنۃ العوام حتی الیوم وقصۃ عدلہ مع عجوز عند بناء الایوان معروفۃ۔ واعلم ان نوشیروان لفظ فارسی مرکب من "نوشین" وہو الحلو و "روان" بمعنی الروح والمعنی روح حلوۃ سمی بہ لکمال عدلہ و عذوبۃ خلقہ کانہ شیء حلو تمیل الیہ الطباع او مرکب من "نو" بمعنی الجدید "وشیر" وہو الاسد و "روان" حرف التشبیہ والمعنی کالاسد الجدید ای الشاب الجری ہذا فافہم ۱۲۔ الموائد۔ جمع مائدۃ بمعنی خوردنی طعام کہ در دستر خوان باشد فاذا لم یکن علیہ طعام یقال لہ خوان ۱۲۔ نیروز۔ معرب نوروز وہو اول یوم من ایام السنۃ الشمسیۃ وہو یوم الفرح والسرور عند الفرس والنصاری ۱۲۔ وجوہ۔ جمع وجہ بمعنی مہتر قوم وللوجہ معان منہا سید القوم والجہۃ والنوع واشرف اعضاء فی الانسان ولہ المراد ہہنا من وجوہ القوم اعیان الدولۃ وارکانہا ۱۲۔ الایوان بکسر الالف کالدیوان لفظا ومعنی معرب ایوان بالفتح وہو فی الاصل لفظۃ فارسیۃ ای المکان المتسع ومنہ ایوان کسری بمعنی قصر وجمعہ ایوانات واواوین ۱۲ منہ۔ فرغوا۔ من (ن) یقال فرغ منہ ای خلا منہ ۱۲۔ الشراب۔ معناہ کل مایشرب والجمع اشربۃ ۱۲۔ الفواکہ۔ جمع فاکہۃ وہی الثمار کلہا وقد یطلق علی کل ماینعم بہ والفاکہ ای بالنعمۃ والفاکہ ہو صاحبہا والفکاہۃ بالضم المزاح ۱۲ منہ۔ المشموم۔ صیغۃ اسم المفعول کل مایشم من الروائح الطیبۃ والمسک ایضا ۱۲۔ اوان۔ جمع آنیۃ وہی جمع اناء بمعنی الظرف والوعاء ۱۲۔ الذہب۔ التبر والجمع اذہاب وذہوب وذہبان ۱۲۔ الفضۃ۔ جوہر ثمین تضرب منہ النقود وتصنع انواع من الحلی والاوانی ۱۲۔ بعض من حضر فاعل اخذ ۱۲۔ جام۔ الکاس او اناء من فضۃ وبلد من ممالک نیسابور والجمع جامات واجوام واجوم وجوم وزنہ۔ مصدر والجمع اوزان یقال ہذا درہم وزن ای موزون ۱۲۔ المثقال۔ مایوزن بہ قلیلا کان او کثیرا والجمع مثاقیل و المثقال عرفا یساوی درہما ونصف درہم وربما زاد من ذلک او نقص شیئا وبحساب الاوزان المروجۃ فی الہند وزنہ یساوی ۴½ ماشہ کذا فی الغیاث ۱۲۔

خَبَأَہٗ تحت ثیابہ وانوشروان یراہ فلما فقدہ الساقی قال بصوتٍ عالٍ لا یَخْرُجَنَّ اَحَدٌ حتّٰی یُفَتَّشَ فقال کسریٰ وَلِمَ فاخبرہٗ بالقصۃ فقال قد اخذہ من لا یردہ ورأہ من لا ینم علیہ فلا یفتش احدٌ فاخذہ الرجل ومضی فکسرہ وصاغ منہ منطقۃ وحلیۃ لسیف وجدّد لہ

کسوۃ فاخرۃ فلما کان فی مثل جلوس الملک دخل ذلک الرجل بتلک الحلیۃ فدعا کسریٰ وقال لہ ھذا من ذاک فقبّل الارض وقال نعم اصلحک اللہ تعالیٰ۔

حکایۃ ۱۲: قیل لما ھرب موسیٰ بن عمران علیہ السلام من فرعون و بلغ ارض مداین اخذتہ الحُمّیٰ وقد اصابہ الجوع بعد ذلک فشکی الی ربہ جل شانہ فقال یارب انا الغریب و انا المریض وانا الفقیر

الترجمۃ والمطالب

اور اُس کو اپنے کپڑوں میں چھپالیا اور نوشیروان اس ماجرے کو دیکھ رہا تھا۔ جب ساقی شراب نے اس پیالہ کو نہ پایا تو بلند آواز سے یہ کہا کہ کوئی شخص اس وقت تک باہر نہ جائے جب تک کہ تلاشی نہ دے۔ تو کسریٰ نوشیروان نے کہا کہ یہ کیوں؟ ساقی نے پوری بات اس کو بتلائی۔ کسریٰ نے کہا کہ پیالہ ایسے شخص نے لیا ہے جو اس کو واپس نہیں کرے گا اور اس کو ایسے شخص نے لیتے ہوئے دیکھا ہے جو اس کی چغلی نہیں کھاسکتا۔ اس لیے تلاشی نہ لی جائے چور نے اس کو لے لیا اور چل دیا اور اُس کو توڑ دیا اور اس سے ایک پٹکا اور اپنی تلوار کی سجاوٹ بنوائی (زیور تلوار) اور اپنے لیے عمدہ نئے کپڑے لباس فاخرہ بنوالیا۔ پھر جب سالِ آئندہ اسی قسم کا شاہی جلوس ہوا تو وہ شخص اس ساز و سامان کے ساتھ داخل ہوا۔ کسریٰ نے اس کو بلایا اور اس سے کہا کہ یہ تمام سامانِ زینت اسی پیالہ کی وجہ سے ہے تو اس نے زمین کو بوسہ دیا اور کہا کہ جی ہاں خدا آپ کے حالات بہتر سے بہتر بنائے۔

حکایت: بیان کیا گیا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام فرعون کے پاس سے بھاگے اور شہر مدین میں پہنچے تو آپ کو بخار آگیا اور اس کے بعد آپ کو بھوک کی خواہش ہوئی تو خداوند تعالیٰ کے دربار میں فریادی ہوئے کہ اے خدا میں غریب ہوں بیمار ہوں اور محتاج ہوں۔

اللغات

فخبأہ۔ صیغۃ الماضی من فتح یقال خبأ الشیٔ اذا سترہ واخفاہ ۱۲۔ ثیابہ۔ معناہ اللباس جمع ثوب ۱۲منہ۔ ففقد صیغۃ الماضی من ضرب یقال فقد الشیٔ اذا غاب عنہ ۱۲۔ الساقی۔ اسم فاعل الذی یعطی الناس ماءً لیشربوا والجمع سقاۃ وساقون وسُقّاء وسُقّیٌ ۱۲۔ لصوت۔ جمع اصوات ۱۲۔ کسریٰ۔ بالکسر والفتح یقال لملک الفرس کسریٰ ولملک الروم قیصر ولملک الحبشۃ نجاشی ولملک العرب التبع ولملک الہیطل النیمروذ وملک القبط فرعون وملک الصین خاقان وملک الیمن قارب وملک مصر عزیز والجمع اکاسرۃ وکساسرۃ واکاسر وکسورٌ ۱۲۔ بالقصۃ۔ الحدیث والاحدوثۃ والامر الحادث والجمع قِصَصٌ وقصائصٌ ۱۲۔ لِمَ۔ اللام جارۃ وما استفہامیۃ ۱۲۔ فحذفت۔ الالف تخفیفا ۱۲۔ لا تنمّ۔ صیغۃ المضارع من ضرب ونصر یقال نمّ الحدیث ای اظہرہ بالوشایۃ ورفعہ علی وجہ الاشاعۃ والافساد مصدرہ النمیمۃ بمعنی غمازی وسخن چینی کردن ۱۲۔ فلا تفتش۔ مجزوم بجواب النہی۔ صاغ۔ من نصر یقال صاغ الذہب والفضۃ سبک والشیٔ خلقہ او ہیأہ علی مثال مستقیم ۱۲۔ منطقۃ۔ النطاق وما ینطق بہ والجمع مناطق (پٹکا)۔ حلیۃ جمعہا حلی بمعنی زیور عرّ تفصیلہ ۱۲۔ لسیفہ۔

سلاح معروف والجمع اَسْیَافٌ وسُیُوفٌ وأَسْیُفٌ ومَسِیْفَۃٌ ۱۲۔ جدد صیغۃ الماضی من التفعیل یقال جدد الشیٔ اذا صیرہ جدیدا ۱۲۔ کسوۃ بضم الکاف وکسرہا اللباس والجمع کُسًی بضمہا وکسرہا وکساء ۱۲۔ فاخرۃ۔ من فتح یقال فخر فخرا ای باہی وتمدح بالخصال والمناقب والمکارم اما فیہ او فی اہلہ ۱۲۔ الملک۔ صاحب الامر والسلطنۃ علی امۃ او قبیلۃ او بلاد والجمع املاک وملوک ۱۲۔ بذا۔ کلمۃ مرکبۃ من ذا اسم الاشارۃ وہاء التنبیہ وذاک اسم اشارۃ للمتوسط ومع ہاء التنبیہ تقول ہذاک والمراد انہ یقول قال انوشیروان لہذہ الاشیاء من النطقۃ والحلیۃ والالبسۃ الفاخرۃ صنعتہا من ذلک الجام ۱۲۔ کسریٰ۔ فاعل فدعا ۱۲۔ فقبل صیغۃ الماضی من التفعیل یقال قبل فلان اذا اشمہ ۱۲ ہرب من نصر یقال ہرب ہربا اذا فر ۱۲۔ موسیٰ۔ گرامی نام حضرت کلیم اللہ است وہو موسیٰ بن عمران بن یصہر بن قاہت بن لاوی بن یعقوب ۱۲۔ فرعون۔ بکسر الفاء وبفتح العین وفرعون بضم الفاء والعین وفرعون بضم الفاء وبفتح العین کان لقبا لکل من ملوک مصر قدیما والجمع فراعنۃ ۱۲۔ مدین۔ قریۃ شعیب غیر منصرف للعلمیۃ والعجمۃ او التانیث المعنوی ۱۲۔ الحمّٰی۔ بمعنی تپ داء معروف ترتفع فیہ درجۃ حرارۃ الجسم والجمع حمیات ۱۲۔ اصابۃ۔ صیغۃ الماضی من الافعال یقال اصابت المصیبۃ فلانا اذا احلت بہ ۱۲۔ الجوع۔ نقیض الشبع گرسنگی فاعل اصاب ۱۲۔ رب۔ المالک والسید والمصلح والجمع ارباب وربوب والرب من اسمائہ تعالیٰ الخ ولا یطلق باللام لغیر اللہ ولا یقال لغیرہ الا بالاضافۃ وکانوا یقولون فی الجاہلیۃ للملک قال الحارث بن حلزۃ فی معلقتہ ؎ وہو الرب والشہید علی یوم الحیارین والبلاء بلاء ۱۲۔ جل۔ صیغۃ الماضی من ضرب یقال جل جلالا وجلالۃ اذا اعظم قدرہ ۱۲۔ شانہ۔ معناہ ما عظم من الامور والاحوال والامر والجمع شئون و شئان ۱۲۔ الغریب۔ ہو البعید عن وطنہ والجمع غرباء ۱۲۔ المریض۔ من بہ مرض والجمع مرضیٰ ۱۲

وانا الفقیر فاوحی اللہ تعالیٰ الیہ اما تعرف من الغریب ومن المریض ومن الفقیر قال لا قال الغریب الذی لیس لہ مثلی حبیب والمریض الذی لیس لہ مثلی طبیب والفقیر الذی لیس لہ مثلی وکیل۔ **حکایۃ** ۱۳ اخبر ابن داب عن رباح بن حبیب العامری انہ سألہ عن لیلیٰ و مجنون فقال کانت لیلیٰ من بنی الحریش وھی بنت مہدی بن سعد بن مہدی بن ربیعۃ بن الحریش وکانت من اجمل النساء واحسنہن جسما وعقلا وافضلہن ادبا واملحہن شکلا وکان المجنون کلفا محادثۃ النساء صبّا بہن فبلغہ خبر لیلیٰ ونعتت لہ فصبا الیہا وعزم علی زیارتہا فتاھب لذلک فارتحل الیہا واتاھا وسلم علیہا فردت علیہ السلام وتحفت فی المسئلۃ وجلس الیہا فحادثتہ وحادثہا وکل واحد منہما۔

الترجمۃ والمطالب

خداوند تعالیٰ نے اس کے پاس وحی بھیجی کہ تم جانتے ہو کہ غریب کون ہے اور مریض کون ہے اور محتاج کون ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ مجھ کو علم نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ غریب (اجنبی) وہ ہے جس کو مجھ جیسا حبیب نہ ملے اور بیمار وہ ہے جس کے لیے مجھ جیسا معالج نہ ہو اور محتاج حقیقۃً وہ ہے جس کے لیے میرے جیسا کارساز نہ ہو

حکایت

۔ ابن وابہ نے رباح بن جیب عامری سے لیلیٰ اور مجنوں کا واقعہ دریافت کیا تو جواب دیا کہ لیلیٰ بنی حریش سے تھی اور اس کا سلسلۂ نسب یہ ہے لیلیٰ بنت مہدی بن سعد بن مہدی بن ربیعہ بن حریش۔ اور لیلیٰ حسن وجمال اور عقل وبدن میں سب عورتوں سے زیادہ خوبصورت تھی اور اخلاق میں سب سے افضل اور صورت وشکل میں سب سے زیادہ حسین تھی اور مجنوں ہمیشہ سے عورتوں سے بات چیت کرنے کا دلدادہ اور ان پر فریفتہ تھا۔ مجنوں کو لیلیٰ کی خبر ملی اور اس کے سامنے لیلیٰ کی تعریف کی گئی تو وہ لیلیٰ کی طرف مائل ہوا اور اس کی زیارت کا قصد کیا اور ملاقات کے لیے سامان تیار کیا اور لیلیٰ کے پاس چل دیا اور لیلیٰ کے پاس آیا اور اس کو سلام کیا تو لیلیٰ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور اچھی طرح اس سے حالات دریافت کیے مجنوں لیلیٰ کے پاس جا بیٹھا لیلیٰ نے مجنوں اور مجنوں نے لیلیٰ سے بات چیت کی

اللغات

الفقیر۔ ہو المحتاج والجمع فقراء ۱۲۔ اوحیٰ۔ صیغۃ الماضی من الافعال یقال اوحیٰ الیہ مکذا اذا الہمہ بہ معنی الوحی کل ما القیتہ الی غیرک لیعلمہ ثم غلب۔ فی ما یلقیہ اللہ الی انبیائہ ۱۲۔ قال لا۔ ای قال لا اعرف انما انکر النبی موسیٰ علیہ السلام معرفۃ ہذہ الالفاظ مع کونہا معروفۃ مشہورۃ یعرفہ کل احد تادبا وحیاء مما یاتی بعدہ من کرم الحق تبارک وتعالیٰ ۱۲۔ لیس لہ مثلی والمراد انک لست بغریب ولا مریض ولا فقیر فانی حبیبک وطبیبک وکفیل جملۃ امورک اینما کنت ۱۲۔ الحبیب المحب والمحبوب ۱۲۔ طبیب۔ صاحب علم الطب وحکیم، وکل ماہر حاذق بعملہ والجمع اطبۃ واطباء ۱۲۔ وکیل۔ من یعتمد علیہ فی تدبیر امر او یفوض الیہ امر عاجزا والجمع وکلاء ومتی یوصف بہ اللہ تعالیٰ یکون بمعنی الرازق الکافی ۱۲۔ لیلیٰ۔ بالفتح والمقصور اسم معشوق مجنوں ۱۲۔ مجنون۔ صیغۃ اسم المفعول بمعنی جنون زدہ ودیوانہ والجمع مجانین ولقب قیس است کہ عاشق لیلیٰ بود من لیلیٰ الاصلۃ لقولہ سالہ فان السوال قد یاتی بمعنی الاستخبار اذا کان یتعدی الی المفعول الاول بنفسہ والی الثانی بعن یقال سألتہ عن حالہ ای استخبرتہ ۱۲۔ الحریش۔ بالحاء المہملۃ والشین المعجمۃ کامیر قبیلۃ الیست از بنی عامر ۱۲۔ اجمل۔ صیغۃ اسم التفضیل بمعنی خوب تر وحسین تر ۱۲۔ النساء۔ والنسوۃ والنُّسوۃ والنسوان جموع للمرأۃ من غیر لفظہا بمعنی زن ۱۲۔ جسما۔ البدن وما لہ طول وعرض وعمق، والجمع اجسام وجسوم واجسم ۱۲۔ عقلا۔ نور روحانی بہ تدرک النفس ما لا تدرکہ بالحواس والجمع عقول ۱۲۔ ادبا۔ ملکۃ تعصم من کانت فیہ عما یشینہ والجمع آداب والمراد ہہنا التہذیب والاخلاق ۱۲۔ املح۔ صیغۃ اسم التفضیل من فی لونہ الملحۃ والجمع ملح ۱۲۔ شکلا۔ صورۃ الشیء المحسوسۃ او المتوہمۃ والجمع اشکال وشکول ۱۲۔ کلفا۔ بکسر اللام کلکتف شدید الحب یقال اکلف بہ اذا احبہ حبا شدیدا بابہ (س)، محادثۃ مصدر من باب المفاعلۃ بمعنی باہم سخن گفتن ۱۲۔ صبا۔ صب صبابۃ (س) اذا عشق فہو صبٌّ وہی صبۃ وصبۃ والصبابۃ الشوق او رقۃ الہویٰ واول مراتب العشق الصبابۃ واخرہا الہیام ویقال صب صبا (ن) اذا اراق واسال والجمع صبون ۱۲۔ نعتت۔ صیغۃ الماضی المجہول من فتح یقال نعتہ ای وصفہ واکثر ما یستعمل للوصف بما حسن وطاب ۱۲۔ فصبا۔ من نصر یقال صبا صبوا وصبوۃ وصبا وصباء اذا مال الی الصبوۃ ای جہلۃ الصبیان صبا صبوۃ اخرج من دین الی دین آخر والصابئون قوم کانوا یعبدون النجوم ۱۲۔ عزم۔ من ضرب یقال عزم الامر وعزم علیہ اذا عقد

ضمیرہ علی فعلہ وجدّ فی الامر ۱۲۔ فتأہّب۔ صیغۃ الماضی من التفعّل یقال تأہّب اذا اتہیّأ واستعدّ ۱۲۔ سلّم۔ صیغۃ الماضی من التفعیل یقال سلّم وسلّم علیہ اذا قال السلام علیک ۱۲۔ فردّت۔ من نصر یقال ردہ ردّا اذا ارجعہ ۱۲۔ تحفّت۔ ماض من التفعّل للواحدۃ الغائبۃ یقال تحفّی اذا اکثر السوال من حالہ او بالغ فی اکرامہ واظہر السرور والفرح والحفی المبالغ فی السوال وہو ماخوذ من الحفاوۃ بمعنی مہربانی ۱۲۔ المسئلۃ بمعنی الحاجۃ والمطلب والجمع مسائل ۱۲۔

مُقْبِلٌ عَلٰی صَاحِبِہٖ مُعْجَبٌ بِہٖ فَلَمْ یَزَالَا کَذٰلِكَ حَتّٰی مَسَا فَانْصَرَفَ اِلٰی اَہْلِہٖ فَبَاتَ بِاَطْوَلِ لَیْلَۃٍ شوقًا الیہا حتّٰی اذا اصبح عاد الیہا فلم یزل عندہا حتّٰی امسٰی ثم انصرف الی اہلہ فبات باطول من اللیلۃ الاُولٰی واجتہد ان یہجع فلم یقدر علی ذلك فانشأ یقول شعر ؎

نَہَارِیْ نَہَارُ النَّاسِ حَتّٰی اِذَا بَدَا ۔۔۔ لِیَ اللَّیْلُ ہَزَّتْنِیْ اِلَیْكَ الْمَضَاجِعُ
اَقْضِیْ بِالْحَدِیْثِ وَبِالْمُنٰی ۔۔۔ وَیَجْمَعُنِیْ وَالْہَمَّ بِاللَّیْلِ جَامِعٌ
لَقَدْ نَبَتَتْ فِی الْقَلْبِ مِنْكَ مَوَدَّۃٌ ۔۔۔ کَمَا نَبَتَتْ فِی الرَّاحَتَیْنِ الْاَصَابِعُ

(حواشی: خوش ۱۲۔ ای حین یقول ۱۲۔ مبتدا۔ خبرہ۔ فاعل ہزت ۱۲۔ فاعل نبتت ۱۲)

حکایۃ: نقل انّ الرشید کانت عندہ جاریۃ یحبّہا۔
(ای الخلیفۃ ہارون الرشید ۱۲)

الترجمۃ والمطالب

دورانِ گفتگو میں وہ دونوں باہم متوجہ تھے اور ایک دوسرے کی طرف راغب تھے اور یہ گفتگو اسی طرح جاری رہی۔ یہاں تک کہ شام ہوگئی۔ مجنوں شام کے وقت اپنے گھر چلا آیا اور اس کی رات لیلٰی کے شوق میں زیادہ طویل گزری۔ جب صبح ہوئی تو پھر لیلٰی کے یہاں پہنچا اور شام تک اس کے پاس رہا پھر شام کو اپنے گھر واپس آگیا۔ یہ رات (شوق ومحبت کی وجہ سے) پہلی رات سے بھی زیادہ طویل گزری اور ہرچند چاہا کہ سو جائے مگر سونے پر قادر نہ ہوا (نیند نہیں آئی) تو یہ اشعار پڑھنے لگا۔ میرا دن تو لوگوں کی طرح گزر جاتا ہے (کٹ جاتا ہے) جب رات کے آثار نمودار ہو جاتے ہیں تو مجھ کو خوابگاہیں تیری طرف چلنے کے لئے مجبور کرتی ہیں۔ میں اپنا دن تو آرزوں اور بات چیت میں گزار دیتا ہوں جب رات ہوتی ہے تو مجھے اور غم کو کوئی جمع کرنے والا ایک جگہ جمع کر دیتا ہے۔ میرے دل میں تیری محبت ایسی جم گئی ہے۔ جیسے کہ ہتھیلیوں میں انگلیاں جمی ہوئی ہیں (انگلیوں کا ہتھیلیوں سے جدا ہونا محال ہے۔ ایسا ہی تیری محبت کا میرے دل سے نکلنا دشوار ہے)۔ **حکایت**: بیان کیا گیا ہے کہ ہارون رشید کے پاس ایک کنیز تھی جس سے ہارون رشید کو۔

اللغات

مقبل. صيغة اسم الفاعل من الافعال يقال اقبل عليه نقيض ادبر عنه واقبل اليه اذا اتى واقبل على الشئ اذا اخذ فيه والزمه ۱۲
صاحب. اسم الفاعل بمعنى الملازم والمعاشر والجمع صَحْبٌ واَصْحَابٌ وصُحْبَةٌ وصِحَابٌ وصُحْبَانٌ وصِحَابَةٌ وصَحَابَةٌ ۱۲. اهله. العشيرة
ذو القربى والجمع اَهْلُوْن واَهَالٍ وآهالٌ واَهْلَاتٌ واَهَلَاتٌ يقال اهل الرجل اى زوجته ۱۲. فبات. من الافعال انا قصد من ضرب يقال
بات بَيْتًا وبَيْتُوْتَةً فى المكان اذا اقام فيه الليل شوقًا نزوع النفس وحركة الهوى والجمع اشواق ۱۲. اصبح من الافعال يقال اصبح زيدٌ اذا
دخل فى الصباح ۱۲. عاد. من نصر يقال عاد اليه عَوْدًا ومعادًا اذا صار اليه وارتد اليه بعد ما اعرض عنه ۱۲. فلم يزل. من سمع ونصر، يقال زال زوالًا وزوالًا
ذهب وتنحى وتحول وهلك ۱۲. باطول من الليلة الاولى اى كلما ازداد شوقه شوقه الى ستار ليل وزيارتها ازداد طول الليل والسهر وشق
الهجر وكانت هذه الليلة لشدة اشتياقه اليها اطول الليالى واكثرها طولًا وامتدادًا ولهذا المعنى قال الشاعر واحسن ؎ لقد طال النوى
زداد شوقى ÷ واحرق بهجتى لهيب الغرام. فيوم لا اراك فيه كالف شهرٍ ÷ وشهر لا اراك كالف عام ۱۲. يهجع. من فتح يقال هجع هجوعًا
سماعًا اونام ليلًا ۱۲. فانشأ. نهنا الفاظ فالتاليف هو جمع كلام لغيره والانشاء تحقيق بما كان من عند نفسه والتصنيف ماخوذ من الصنف
بيان انواع المضامين سواء كانت لنفسه او لغيره فهو عام والانشاء وهو قراءة الشعر سواء كان له او لغيره ۱۲. نهارى. النهار ما بين
طلوع الفجر الى غروب الشمس او من طلوع الشمس الى غروبها وشرعًا من الصبح الى المغرب وهو ضد الليل والجمع اَنْهُرٌ ونُهُرٌ ۱۲. بدا. بدوًّا اذا
من (ن)، وبدأ مهموزًا شرع من (ف) ۱۲. هزتنى. صيغة الماضى من نصر وضرب يقال هز الشئ وهز بالشئ اذا حركه ۱۲. المضاجع. جمع
مضجع بمعنى خواب گاه. ضجع ضجوعًا واضطجع وضع جنبه على الارض معنى البيت ان نهارى ينقضى مثل نهار سائر الناس واما ليلى فلا تسأل عن
نهاره وقلقها وسهرها فانى اشتد على معنى ساعاتها اراقب النجم فيها كانت المضاجع تحركنى اليك فلا يدركنى النوم والرقاد ۱۲. الحديث.
الخبر والجمع احاديث وحدثان ۱۲. بالتمنى. كهدى. جمع منية بضم الميم وكسرها ماتمنى (آرزو) ۱۲. الهم. بالهم والتشديد الحزن والجمع هموم ۱۲.
نبتت. صيغة الماضى من نصر، يقال نبت المكان اذا صار وانبت ونبت البقل اى نشأ وخرج من الارض ۱۲. الراحتين تثنية الراحة
هى باطن اليد والجمع راحات ۱۲. الاصابع. جمع اصبع معناها عضو مستطيل يتشعب من طرف الكف والقدم فيها لغات لانها اما بفتح الهمزة
تثليث الباء وكذا بضم الهمزة مع تثليثها او بكسرها مع تثليثها فهذه تسع لغات اَلْاَصْبَعُ والْاَصْبِعُ والْاَصْبُعُ والْاُصْبَعُ والْاُصْبِعُ والْاُصْبُعُ و
الْاِصْبَعُ والْاِصْبِعُ والْاِصْبُعُ والعاشرة اصبوع بضم الهمزة على زنة الاخدود ۱۲. والمراد ان محبتها استحكمت فى قلبه مثل استحكام الاصابع فى
الكف ۱۲.

محبة شديدة فكانت سوداء واسمها خالصة جالسة عنده وعليها من الجواهر والحُلَل
ماشاء الله تعالى وكان لا يفارقها ليلًا ولا نهارًا فدخل عليه ابونواس ومدحه
بابيات بليغة فلم يلتفت اليه وهو مشغول بالجارية فحصل لابى نواس غضبٌ

فِي نَفْسِهٖ فَخَرَجَ وَكَتَبَ عَلٰى بَابِ الرَّشِيْدِ ؎

لَقَدْ ضَاعَ شِعْرِيْ عَلٰى بَابِكُمْ كَمَا ضَاعَ عِقْدٌ عَلٰى خَالِصَةٍ

فَقَرَأَهٗ بَعْضُ حَاشِيَةِ الْمَلِكِ ثُمَّ دَخَلَ وَاخْبَرَهٗ بِذٰلِكَ فَقَالَ عَلَيَّ بِاَبِيْ نُوَاسٍ فَلَمَّا د

عليه من الْبَابِ مَحَا تَجْوِيْفَ الْعَيْنِ من الْمَوْضِعَيْنِ من لَفْظِ ضَاعَ وَاَبْقٰى اَوَّلَهُمَا عَلٰى صُو

الْهَمْزَةِ ثُمَّ اقبل عَلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهٗ مَا كَتَبْتَ عَلَى الْبَابِ قَالَ كَتَبْتُ ؎

لَقَدْ ضَاءَ شِعْرِيْ عَلٰى بَابِكُمْ كَمَا ضَاءَ عِقْدٌ عَلٰى خَالِصَةٍ

فَاَعْجَبَ الرَّشِيْدَ ذٰلِكَ وَاَجَازَهٗ بِاَلْفِ دِرْهَمٍ وَقَالَ بَعْضُ مَنْ حَضَرَ هٰذَا شِعْرٌ قُلِعَتْ عَيْنَاهُ فَاَبْصَ

الترجمۃ والمطالب

انتہائی محبت تھی۔ اس کا رنگ سیاہ تھا اور نام خالصہ تھا۔ ہارون رشید کے پاس بیٹھی رہا کرتی اور ہارون رشید رات دن میں کسی وقت اس کے پاس سے جدا نہ ہوتا تھا اور خالصہ کی گردن میں قیمتی موتیوں کا ہار اور جواہر بیش بہا پڑے ہوئے تھے۔ ابو نواس شاعر ہارون رشید کے پاس آیا اور اس کی مدح میں چند اشعار کہے مگر ہارون رشید نے اس کی طرف التفات نہ کیا اور کنیز کی طرف متوجہ رہا۔ ابو نواس شاعر کو اس کا صدمہ اور رنج ہوا جانے لگا تو ہارون رشید کے دروازے پر یہ شعر لکھ گیا ؎ میرا شعر تمہارے دروازے پر ایسا ضائع ہو گیا جیسا کہ تمہاری کنیز پر ہار ضائع ہوا (یعنی ہار نے اس کے حسن میں کوئی اضافہ نہیں کیا) بادشاہ کے خدمتگاروں نے یہ شعر پڑھا اور بادشاہ کو جا کر خبر دی۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ ابو نواس شاعر کو بلاؤ۔ جب ابو نواس دروازے سے داخل ہوا تو دونوں مصرعوں میں (ضاع لفظ کے) عین کے دائرہ کا اور اس کے ابتدائی حصہ کو ہمزہ کی صورت میں چھوڑ دیا (ضاع کا ضاء رہ گیا اور اس کے معنی روشن کے ہو گئے) پھر بادشاہ کی طرف متوجہ ہوا۔ بادشاہ نے کہا کہ تم نے دروازہ پر کیا لکھا تھا۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے یہ شعر لکھا تھا ؎ میرا شعر تمہارے دروازہ پر روشن ہوا جیسا کہ تمہاری کنیز خالصہ پر ہار روشن اور عمدہ معلوم ہوتا ہے۔ ہارون رشید نے اس کی اس بات کو پسند کیا اور ایک ہزار درہم اس کو انعام میں دیئے۔ بعض حاضرین دربار نے کہا کہ یہ ایسا عجیب شعر ہے کہ اس کے دونوں عین نکال لیئے گئے تو بینا ہو گیا۔

اللغات

جالسۃ عندہ منصوب علی انہ حال من الجاریۃ فی قولہ عندہ جاریۃ ۱۲۔ لا یفارقہا۔ صیغۃ المضارع من المفاعلۃ فارقہ فراقا و مفارقۃ اذا باینہ وانفصل عنہ ۱۲۔ لیلا۔ منصوب لانہ مفعول فیہ ونہارا منصوب لانہ معطوف ۱۲۔ ماشاء اللہ۔ ہی کلمۃ تقال فی التعجب وتداتی بہا حیثما یقصد المبالغۃ والابہام فیما قبلہ کما تقول واقام ہہنا ماشاء اللہ ای ما

سمعة وقوله عليها من الجواهر ماشاء الله اى كثيرة لاتحصى والمشية اخص من الارادة ١٢. بَقِيَ صيغة الماضي من سمع وضرب يقال بَقِيَ بَقَاءً وبَقِيَ بَقْيًا اذا دام ١٢. مَشْغُوْلاً من فتح يقال شغله شَغْلاً وشُغُلاً اى الهاه وجعله فى شغل مشغولاً حال من ضمير بقى ١٢. غَبَن. بفتح الغين وضمها وبفتحتين ضعف الرای وبابه سمع والخديعة فى البيع والشراء وبابه نصر والمقام يحتمل كلا المعنيين والمراد انه اخس ضعف رأيه حيث انشأ القصيدة البليغة ثم لم يلتفت اليه ولم يعرف قدرها او انه احس الخديعة فى بيعه الذى باعه من هذه القصيدة غبن فاعل جعل ١٢. نفسه. بمعنى روح و دم وقلب والجمع انفس ونفوس ١٢. باب. المدخل والجمع اَبْوَابٌ وبِيْبَانٌ ١٢. ضاع. من ضرب يقال ضاع ضياعًا وضيعة اذا فقد وتلف ١٢. عقد. القلادة والجمع عقود ١٢. خالصة. اسم جارية ١٢. حاشية. فى اللغة طرف الشئ ولما كان محل الخدام اطراف البساط سمت الخدام حاشية تسمية الحال باسم المحل والجمع حواشى ١٢. علىّ. اسم فعل بمعنى الامر يقال علىّ به اى احضره عندى ١٢. محا. واوى ويائى اذا كان واويا فهو من نصر وفتح ويكون لازمًا ومتعديا يقال محا الشئ يمحو ويمحى محوًا اذا ذهب وزال اثره ومحا فلان الشئ يمحو ويمحى محوًا اى ازال واما اذا كان يائيا فمن ضرب وفتح متعديا يقال محاه يمحيه ويمحاه محيًا اذا ذهب اثره قال فى الاقرب وهو (اى اليائى) لغة فى وى ١٢. تجوّف. يقال تجوّفه اذا صيره اجوف وقعره يعنى اخرج ما فى جوفه ١٢. المِصْرَعين. اى المصرعين ١٢. القى. من الافعال يقال القى عليه اذا رحمه وشفق عليه بمعنى باقى گذشت ١٢. صورة. الشكل وكل مايصور والجمع صُوَرٌ وصِوَرٌ ١٢. ضاء. من نصر يقال ضاء ضوءًا وضياءً اذا انار واشرق (روشن شد) ويفرق بين الضوء والنور بان الضوء ماكان من ذات الشئ والنور ماكان مستعارًا من غيره ١٢. خالصة. صارت التاء فى حالة الوقف هاء ١٢. فاعجب الرشيد. من الافعال يقال اعجبه ذلك الشئ اذ احمله على العجب والرشيد بالنصب مفعول اعجب تقديمه للتعظيم ولان ذكره اهم كقولك قتل الخارجى فلان بتقديم المفعول لان المقصود الاهم قتل الخارجى ليتخلص الناس من شره ١٢. اجازه. صيغة ماض من الاجازة بمعنى اعطاء الجائزة وهى الصلة والعطية يقال اجاز الشئ اجازة اذا جعله جائزًا ١٢. قلعت. من فتح يقال قلع الشئ قلعا اى انتزعه من اصله وقلع الوالى اى عزله ظاهره مشتمل على امر غريب يخالف العادة وذلك لان قلع العين لايكون سببا للابصار فى العادة بل يفضى ذلك الى العمى ولكن القائل ابدع واتى بصيغ الايهام فاراد بالعين حرف العين وبالقلع محو تجويفها اى دائرتها، وبالابصار كونه بمعنى البصر والضياء، والمعنى هذا شعر به محى جوف عينيه من المصرعين فصار ذا البصر وضياء.

حكاية. قيل إنّ الرّشيد حلف أنْ لَايدخل على جارية له ايّاما وكان يحبّها فمضت الأيام ولم تسترضه فقال شعر ؎

صدّ عني إذ رأني مفتتن | واطال الصبر لمّا ان فطن
كان مملوكي فاضحى مالكي | ان هذا من اعاجيب الزمن

ثمّ احضر ابا العتاهية وقال له اجزها فقال ؎

عِزَّةُ الحُبِّ اَرَتْهُ ذِلَّتِی (مبتداء، خبر ۱۲) فِی هَوَاهُ وَلَهُ وَجْهٌ حَسَنٌ (متعلق لقولہ ذلتی ۱۲)

فَلِهٰذَا صِرْتُ مَمْلُوكًا لَهُ (خبر صرت ۱۲) وَلِهٰذَا شَاعَ مَا لِي وَعَلَنْ (مصدر لہ ۱۲، من الحب ۱۲)

الترجمۃ والمطالب

حکایت: کہا جاتا ہے کہ ہارون الرشیدؒ نے یہ قسم کھالی کہ وہ اپنی جاریہ کے لیے نہیں جائے گا۔ حالانکہ وہ اس کا عاشق تھا۔ اسی حالت پر کچھ دن گزر گئے۔ تو جاریہ نے ہارون رشیدؒ کو نہ منایا۔ اس پر ہارون رشیدؒ نے یہ اشعار کہے سہ منہ موڑ لیا اس نے مجھ سے اس لیئے کہ سمجھ مجھ کو عاشق اپنا اور دراز کیا اس نے مجھ سے صبر کرنے کو جب سمجھ لیا اس نے میرے عشق کو۔ تھا وہ میرا مملوک، بن گیا یقیناً یہ انقلاب زمانہ کے عجائبات میں سے ہے ؛ پھر ابوالعتاہیہ شاعر کو دربار میں حاضر کرایا اور اس سے ان اشعار کے لیئے کہا تو ابوالعتاہیہ نے یہ شعر کہے سہ محبت کے غلبہ نے سمجھا دیا اس کو میری ذلت کو اس کی محبت میں۔ اور اس کا چہرہ خوب صورت ہے۔ اس وجہ سے میں اس کا غلام بن گیا اور اسی وجہ سے میرے حالات کھل گئے اور گگئے ۱۲۔

اللغات

حلف۔ من ضرب یقال حلف باللہ حَلْفًا وحِلْفًا ای اقسم بہ ۱۲۔ لم تترضہ۔ صیغۃ الواحدۃ الغائبۃ الواحدۃ من الا ای لم تطلب الجاریۃ من الرشید ان یرضیٰ عنہا ۱۲۔ صَدّ۔ من نصر وضرب یستعمل لازمًا ومتعدیا یقال صدًّا وصُدُودًا ای اعرض عنہ ۱۲۔ اذرأنی۔ مرکب من اذ زمانیۃ او تعلیلیۃ ورأی فعل ماض من الرؤیۃ بمعنی عینی من الافتعال یقال افتتن ای وقع فی الفتنۃ ای المبتلی فی فتنۃ العشق ومفتتن مفعول ثان لحسبنی الذی ہو معنی رأنی والا المحبوب صبر معنی اذا فطن بی من شدۃ الحب الملجئۃ الیہ واصل مفتتن مفتتنًا بالالف فحذفت الالف للضرورۃ من نصر وکرم وسمع یقال فطن الامر وبہ والیہ فَطْنًا وفِطْنَةً وفَطَانَةً اذا ادرکہ وفہمہ وحذق فیہ وکلمۃ ان حرف مع ینصب المضارع نحو ان تصوموا خیر لکم ای صیامکم ومخففۃ من المثقلۃ نحو علم ان سیکون منکم مرضیٰ ای انہ ومفسرۃ ای نحو فاوحینا الیہ ان اصنع الفلک وتکون زائدۃ للتوکید ولما ان جاءت رسلنا ومنہ قولہ ہہنا لما ان فطن ۱۲۔ کان صیغۃ اسم المفعول معناہ العبد والجمع ممالیک ۱۲۔ کان مملوکی تذکیر الضمائر مع کونہا راجعۃ الی الجاریۃ فی الحقیقۃ علی تاد الحبیب وہو المذکر او المذکور یقول کان الحبیب من ممالیکی وجواری ولکنہ الیوم لحسنہ وجمالہ صار بمنزلۃ مالکی یملک ویتصرف فیّ کیف ماشاء ولعمری ان ہذا لمن عجائب الدہر ۱۲۔ مالکی۔ صیغۃ اسم الفاعل بمعنی صاحب الملک والجمع ملاک اعاجیب۔ اسم لما یتعجب منہ جمع اعجوبۃ کاحدوثۃ ۱۲۔ ابالعتاہیۃ۔ لقب لابی اسحاق اسماعیل بن ابی القاسم بن لا کنیۃ ۱۲۔ عزۃ الحب۔ بالکسر وتشدید الزاء المعجمۃ ہو الشدۃ ۱۲۔ ذلتی۔ مصدر معناہ الذلیل ۱۲۔ بین العزۃ والذ یقول عزۃ الحب وشدۃ اقامنی ذلیلا عندہ وحقیرا فی نظرہ حیث انی لا اقدر علی خلاف ما یرید فی شیء وذلک

حسن ۱۲۔ حسَن۔ والجمع حسان معناه الجميل ۱۲۔ علَن۔ صيغة الماضي من نصر وضرب وكرم و سمع يقال علن الامر اى خلاف
ظهر الامر ۱۲

كاية۔ قيل انّ اَمرأُ القيس اودع السَّمَوْأل بن عَاديًا قبل مَوْتِهٖ دُرُوعًا وسلاحًا
ل مَلِكُ كِنْدَة يطلب الدُّرُوع والسلاح المُودَعة عندہ فقال السَّمَوْألُ
معهٗ الّا لمستحقِّهٖ وابىٰ ان يدفع اليه شيئًا منها فعاوده فابىٰ وقال لا اغدرُ
مى ولا اخُونُ اَمَانَتِيْ ولَا اَترِكُ الوفاء الواجبَ علىّ فَقَصَدَہٗ ذٰلك المَلِكُ بِعَسكرٍ
ل السَّمَوْالِ فى حصنه وَامتنع به فحاصَرَہٗ ذلك المَلِكُ وكان ولد
ل خارج الحِصن فظفِرَ به ذٰلك المَلِكُ فاخذہٗ اسيرًا ثمّ طاف حول
ن وصَاحَ بالسَّمَوْال فلمّا اشرف عليه من اَعْلَى الحِصْنِ قال له ان
ل قد اَسرتُهٗ وها هو معى فان سَلَّمْتَ الى الدُّروع والسلاح
لامرء القيس۔

والمطالب

حکایت، بیان کیا گیا ہے کہ امراء القیس شاعر نے سموآل بن عادی کے پاس اپنے مرنے سے پہلے کچھ ہتھیار اور زرہیں امانت رکھوائے۔ بادشاہ کندہ نے (جب اس کو شاعر کی موت کا
سموآل بن عادی کے پاس پیغام بھجوایا۔ جس میں اس نے سموآل کے پاس ہتھیار اور زرہیں رکھی ہوئی کا مطالبہ
سموآل بن عادی نے جواب دیا کہ میں اس امانت کو اسی کو دوں گا جو اس کا حق دار ہے اور ملک کندہ کو کچھ دینے
انکار کر دیا۔ ملک کندہ نے دوبارہ سموآل کے پاس قاصد بھیجا۔ تب بھی اس کو دینے سے انکار کر دیا اور کہلا
اپنے ذمہ کو نہیں توڑوں گا اور نہ میں اپنی امانت میں خیانت کروں گا اور اپنے عہد کی وفا جو مجھ پر واجب ہے
یا چھوڑوں گا۔ اس پر ملک کندہ نے سموآل پر اپنے لشکر سے چڑھائی کا ارادہ کر لیا۔ یہ خبر پاکر سموآل ابن عادی
د میں چلا گیا اور قلعہ کی وجہ سے اس سے محفوظ رہا۔ اس پر ملک کندہ نے اس قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ سموآل کا بیٹا قلعہ

سے باہر رہ گیا تھا۔ ملک کندہ اس کے پکڑنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس لڑکے کو پکڑ کر قید کر لیا۔ پھر ملک کندہ نے قلعہ لگایا اور سموآل کو چیخ کر بلایا۔ جب سموآل بن عادی نے اس کو اوپر سے جھانک کر دیکھا تو سموآل سے کہا کہ میں نے بیٹے کو قید کر لیا ہے اور دیکھ یہ ہے میرے ساتھ۔ پس اگر تو مجھ کو وہ ہتھیار اور زرہیں جو امرء القیس کی تیرے ہیں مجھ کو دے گا۔

اللغات

امرء القیس بن حجر (بضم الحاء) بن الحارث بن عمرو بن اکل المرار بن معاویۃ بن ثور بن کندہ۔ ہذا اول رجل علق على رکن الکعبۃ الشریفۃ وابلغ الشعراء فی الجاہلیۃ ولذلک کان یلقب بملک الشعراء ۱۲۔ السموءل۔ ہو شاعر جاہلی من آل ہارون معروف بالوفاء حتی انہ یضرب بہ المثل فی وفاء العہد و اداء الامانات الی اہلہا ولہذہ القصۃ المذکورۃ فی الکتاب صارت لہ شہرۃ کبیرۃ فی العالم ۱۲۔ موتۃ۔ الموت زوال الحیاۃ عمن کانت فیہ وعندہم للموت القاب فالموت الاحمر ہو القتل والموت الابیض ہو الموت الطبعی او ہو الموت فجاءۃ والموت الاسود ہو الموت خنقاً ۱۲۔ دروعاً۔ جمع درع بالکسر قمیص من زرد الحدید یلبس وقایۃ من سلاح العدو والجمع دُرُوعٌ وأَدْرُعٌ ودِرَاعٌ ۱۲۔ سلاحاً۔ بکسر السین اسم جامع لآلات القتال والجمع اَسْلِحَۃٌ وسِلَحٌ وسُلحان ۱۲۔ کندۃ۔ بالضم قریۃ بسمرقند وبالفتح ناحیۃ بخجند یوصف نساء ہا بالحسن والجمال وبکسر الکاف من الجبل وابو قبیلۃ والنسبۃ کندی ۱۲۔ شیئاً۔ مصدر معناہ ما یصلح ان یعلم ویخبر عنہ والجمع اشیاء وجمع الجمع اشاوی واشاوٰی ۱۲۔ عاودہ۔ من المفاعلۃ یقال عاودہ بالسئلۃ ای حدثہ بہا مرۃ بعد اخریٰ ۱۲۔ لا اغدر۔ من نصر وضرب وسمع واصل الغدر الترک منہ الغدیر (تالاب)، سمی لانہ ترکہ السیل فہو بمعنی المفعول او بمعنی الغادر فان الغدیر یترکک ویغدر بک حینما تحتاج الیہ اکثر وہو زمان الصیف فان الماء یقل فیہ لاشتداد الحر ومنہ الغدر (بے وفائی) کان فیہ من مشارکۃ المفترق وتناسبہا الغدیرۃ للناقۃ التی ترکہا الراعی ۱۲۔ والذمۃ۔ والعہد والامان والضمان والجمع ذِمَمٌ والذمی الذی اعطی الذمۃ ای الامان لہ امن علی مالہ وعرضہ ودمہ فاعطی الجزیۃ ۱۲۔ اماناتی۔ الامانۃ ضد الخیانۃ ایضاً الودیعۃ وما فرضہ اللّٰہ علی العباد والجمع امانات فقصدہ۔ من ضرب یقال قصد الرجل قصداً وقصد لہ وقصد الیہ اذا توجہ الیہ والقصد والاقتصاد ضد الافراط ۱۲۔ بعسکرہ والجمع عساکر ۱۲۔ حصنہ۔ کل مکان محمی منیع والسلاح والجمع حُصُونٌ واَحْصَانٌ وحِصَنَۃٌ ۱۲۔ امتنع بہ ای بالحصن والباء اولِلسببیۃ ای احتمی بہ وتقوٰی بحیث تعسر الوصول الیہ ۱۲۔ فحاصرہ۔ من المفاعلۃ یقال حاصر العدو حصاراً اذا ضیق علیہ ومنعہ الامداد ۱۲۔ ولد۔ کل ما ولدہ شیئ ویطلق علی الذکر والانثی والمثنی والجمع وہو مذکر وقد جمعوا فقالوا اولادٌ و وِلْدَۃٌ و وُلْدٌ والولید ہو الصبی والعبد والجمع ولدان ۱۲۔ فظفر بہ۔ من سمع یقال ظفر بہ وظفر علیہ ظفراً ای فاز بہ والملک فاعل ظفر ۱۲۔ اسیراً۔ من قبض علیہ واخذ والجمع اُسراء واُساری وأساریٰ واسریٰ ۱۲۔ اشرف۔ من الافعال یقال اشرفہ ای علاہ واشرف علیہ ای اطلع علیہ من فوق۔ الاشراف النظر من العلو الی الاسفل ۱۲۔ اسرتہ۔ من ضرب یقال اسرتہ اسراً واسارۃ ای شدہ بالاسار ۱۲۔ ہا۔ بالقصر حرف للتنبیہ بمعنی آگاہ باش ۱۲۔

مدك رحلتُ عنك وسلّمتُ اليك وان امتنعت من ذلك ذبحتُ ولدك وانت تنظر فاختر ايهما شئت فقال له السموأل ماكنت لأخفر ذمامي وابطل وفائي فاصنع ماشئت فذبح ولده وهو ينظر ثم لمّا ان عجز عن الحصن رجل خائبًا واحتسب السموأل ذبح ولده وصبر محافظةً على وفائه فلما جاء الموسم وحضرت ورثة امرأ القيس سلم اليهم الدروع والسلاح ورأى حفظ ذمامه ورعاية وفائه احبّ اليه من حيات ولده وبقائه فصارت الامثال بالوفاء تضرب بالسموأل فاذا مدحوا اهل الوفاء في الانام ذكر والسموأل في الاول.

ترجمہ والمطالب تو میں یہاں سے کوچ کر جاؤں گا اور تیرا لڑکا تجھ کو سپرد کر دوں گا اور اگر تو نے اس کے دینے سے انکار کیا تو میں تیرے بیٹے کو ذبح کر دوں گا اور تو یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھے گا ان دونوں باتوں میں سے جس کو تیرا دل چاہے اختیار کر لے۔ سموآل نے کہا کہ میں تو اپنے عہد کو نہیں توڑوں گا اور نہ اپنی وفا کو باطل کروں گا جو تیرا جی چاہے وہ کر لے۔ ملک کندہ نے سموآل کے بیٹے کو اس کی آنکھوں کے سامنے ذبح کر پھر جب ملک کندہ قلعہ کے محاصرے سے عاجز ہو گیا تو ناکام ہو کر وہاں سے کوچ کر دیا اور سموآل نے اپنے بیٹے کے ذبح کر دینے کو ثواب سمجھا اور اپنے عہد کی وفا کے لئے بیٹے پر صبر کیا جب موسم حج آیا اور امرؤ القیس کے ورثاء آ موجود ہوئے ان کو وہ تمام ہتھیار اور زرہیں سونپ دیں اور اپنے عہد کی حفاظت اور اپنے وفائے وعدہ کی رعایت کو اپنے بیٹے کی زندگی سے زیادہ محبوب جانا۔ اسی وجہ سے عرب میں وفا کی مثال سموآل کے نام سے مشہور ہو گئی۔ اہل عرب جب وفاداری کہیں مخلوق میں تعریف کرتے ہیں تو سموآل کا نام سب سے اول ذکر کرتے ہیں۔

للغات رحلت ۱۲ من فتح يقال رحل من المكان رحلا ورحيلا اذا انتقل عنه ۱۲۔ ذبحت۔ من فتح يقال ذبحه ذبحا وذباحا اذا شقه ونحره ۱۲۔ ايهما۔ اى ذبح الولد او تسليم الدروع۔ ايّ بفتح الهمزة وتشديد الياء وتكون شرطية جازمة و استفهامية وموصولة ودالّة على معنى الكمال فتكون صفة للنكرة ووصلة لنداء ما فيه ال ملحقة بهاء التنبيه نحو يا ايها الرجل ويا ايتها المرأة لاخفر۔ اللام المكسورة وهي لام الجحود المقدرة بعدها كلمة ان وهي جارة عند البصريين واما عند الكوفيين فحرف زائد لتاكيد النفي بعد كان مثل قوله تعالى ماكان الله ليعذبهم۔ من الافعال يقال اخفره اى نقض عهده وغدر به۔ الخفر بفتحتين من باب (س)، شدة

المیار ۱۲۔ رحل۔ رحل رحیلا و ترحالا من باب فتح انتقل من مکان الی مکان ومنہ الرحل (کجاوہ و منزل) والراحلة سواری ومنہ الرحال بالکسر الارتحال ومنہ الرحلة بالضم عالم یرتحل الیہ من الآفاق ۱۲۔ خائبا۔ من ضرب یقال خاب یخیب خیبا فخیبة اذا لم یظفر بالطلب انقطع عملہ فالخائب ہو المحروم ۱۲۔ احتسب۔ من الافتعال یقال احتسبہ ای اعتدہ واختبرہ واصلہ من نصر، حسبا وحسابا وحسبانا شمار کرنا ومن سمع وحسب، حِسبانا ومَحسبة ومَحسِبا گمان کرنا ومن کرم، حسبا وحسابة حسب نسب والا ہونا ۱۲۔ الموسم۔ بفتح الاول وکسر الثالث مجتمع الناس واکثر استعمالہ بوقت اجتماع الحاج وسوقہم فی مکة ویطلق علی الاعیاد والکبیرة والجمع مواسم ۱۲۔ تضرب یقال ضرب بہ المثل ای بین واشتہر، ضرب فی الارض سار فیہا لابتغاء الرزق والضرب الصنف من الشیٔ والضرب بفتحتین العسل والاضراب عنہ الاعراض الضربة اسم المرة الدفعة الواحدة ۱۲۔ الانام۔ والانیم الخلق والجن والانس او جمیع ما علی وجہ الارض ۱۲۔ ذکر والسوال الخ جواب اذا۔

حِکَایَةٌ، عَنِ الاَصْمَعِیِّ قَالَ دَخَلْتُ البَادِیَةَ وَاِذَا اَنَا بِعَجُوْزٍ بَیْنَ یَدَیْہَا شَاةٌ مَقْتُوْلَةٌ وَاِلٰی جَانِبِہَا جِرْوُ ذِئْبٍ فَقَالَتْ اَتَدْرِیْ مَا ہٰذَا فَقُلْتُ لَا قَالَتْ ہٰذَا جِرْوُ ذِئْبٍ اَخَذْنَاہُ صَغِیْرًا وَاَدْخَلْنَاہُ بَیْتًا وَرَبَّیْنَاہُ فَلَمَّا کَبِرَ فَعَلَ بِشَاتِیْ مَا تَرٰی وَاَنْشَاَتْ تَقُوْلُ شِعْرًا ؎

بَقَرْتَ شُوَیْہَتِیْ وَفَجَعْتَ قَوْمِیْ	وَاَنْتَ لِشَاتِنَا اِبْنٌ رَبِیْبٌ
غُذِیْتَ بِدَرِّہَا وَغَذَرْتَ فِیْہَا	فَمَنْ اَنْبَاکَ اَنَّ اَبَاکَ ذِیْبٌ
اِذَا کَانَ الطِّبَاعُ طِبَاعَ سُوْءٍ	فَلَا اَدَبٌ یُفِیْدُ وَلَا اَدِیْبٌ

وَقَرِیْبٌ مِنْ ہٰذَا قَوْلُ القَائِلِ۔

الترجمة والمطالب اصمعیؒ سے منقول ہے کہ میں ایک جنگل میں گیا تو اچانک میں نے ایک بڑھیا کو دیکھا جس کے سامنے ایک مری ہوئی بکری ہے اور اس کے ایک طرف بھیڑیے کا چھوٹا سا بچہ ہے۔ بڑھیا نے مجھ سے کہا تم کو معلوم ہے کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ میں نے عرض کیا نہیں۔ بڑھیا نے کہا ہم نے اس بھیڑیے کے بچے کو چھوٹا سا پکڑ لیا تھا اور اس کو اپنے گھر لے آئے اور اس کی پرورش کی۔ جب بڑا ہوا تو اس نے میری بکری کے ساتھ وہ معاملہ کیا جس کو تم دیکھ رہے ہو۔ یعنی اس نے بکری کو پھاڑ ڈالا پھر یہ اشعار پڑھنے لگی ؎ تو نے میری پیاری بکری (چھوٹی بکری) کو پھاڑ ڈالا اور میری قوم کو سخت صدمہ پہنچایا۔ تو میری بکری کا لے پالک بیٹا تھا۔ اسی کے دودھ سے تو نے غذا پائی اور اسی سے تو نے بیوفائی کی۔ تجھے کس نے بتلا دیا کہ تیرا باپ بھیڑیا ہے۔ جب کسی کی طبیعت

سی بری واقع ہو تو نہ اس کو ادب ہی فائدہ دیتا ہے اور نہ ادب دینے والا اور اسی کے قریب قریب یہ اشعار کسی شاعر کے ہیں:

اللغات

الاصمعی وہو بصری احد ائمۃ اللغۃ والغریب والاخبار والملح والنوادر کان بحراً محیطاً للعلوم العربیۃ ولہ مصنفات جلیلۃ الشان وہو منسوب الی جدہ اصمع مات سنۃ ۲۱۶ھ۔ البادیۃ۔ بکسر الدال الصحراء خلاف الحضر والجمع بادیات وبوادٍ ۱۲۔ عجوز۔ ہی امرأۃ مسنۃ یقال لہا العجوز لعجزہا من اکثر الامور وہو وصف خاص بہا والجمع عُجُزٌ وعجائز ۱۲۔ شاۃ۔ الواحدۃ من الغنم للذکر والانثی واصل الشاۃ شاہۃ لان تصغیرہا شُوَیْہَۃ والجمع شاء وشیاہ وشواہ واشاوہ وشِیَہٌ وشُیَیْہٌ وکُثیۃ۔ الشاۃ تقع علی غیر الذکور والاناث ویقال للذکر خاصۃ من المعز تیس والانثی عنزۃ ویقال للذکر من الضأن کبش والانثی نعجۃ فافہم واحفظ ۱۲۔ جانب۔ کصاحب والجمع جوانب بمعنی پہلو ۱۲۔ جرو۔ تثلیث الجیم صغیر کل شیء حتی البطیخ والقثاء وولد الکلب والاسباع والجمع جِراءٌ واَجْرٍ وجمع الجمع اَجْرِیَۃٌ ۱۲۔ ذئب۔ حیوان یشبہ الکلب کثیر الخبث والدہاء والجمع ذئاب واذؤبٌ وذؤبانٌ ومنہ ذؤبان العرب ای لصوصہم ۱۲۔ صغیرا۔ من سمع وکرم یقال صغر صِغَراً وصغارۃً وصُغراناً فہو صغیر ۱۲۔ ربیناہ۔ من التربیۃ یقال ربّی الولد تربیۃ اذا غذاہ وجعلہ یربو واصلہ من ربا یربو ربواً وربوّاً نشأ والمال زاد ۱۲۔ شُوَیْہَتی۔ اصلہا شاہۃ تصغیر شاۃ والاصل فیہ الہاء فحذفت الہاء تخفیفاً والتصغیر بہا لاظہار المحبۃ والشغف بہا لا لاجل صغرہا فی نفسہا ۱۲۔ فجعت۔ من فتح یقال فجعہ ای اوجعہ باعدام ما یتعلق بہ من اہل او مال والفجع ان یوجع الانسان بشیء یکرم علیہ فیعدمہ ۱۲۔ ابن۔ ہو الولد الذکر والجمع ابناء وبنون والمتبنی (لے پالک) یقال ابن السبیل للمسافر وابن ذکاء للصبح وابن الوقت لمن کان قائماً بحقوقہ مشتغلاً بہ وابن بطنہ من کان ہمہ مصروفاً الیہ وابن ثلثین لمن وصل عمرہ الی ثلثین سنۃ ۱۲۔ ربیب۔ بمعنی اسم المفعول وہو الذی اتخذہ الرجل ولداً وما ہو لولدہ یقال لہ بالہندیۃ (لے پالک) تقول یا ولد الذئب قد قتلت شاتی المحبوبۃ العزیزۃ واوجعت بقتلہا اہلی وعیالی وقومی فانہم کانوا یستقون لبنہا والحال ان تربیتک کانت بلبنہا فانت ابنہا المربوب ۱۲۔ غذیت۔ فی الصحاح غذوت الصبی باللبن من باب عدا ای ربیتہ ومنہ الغذاء والجمع اغذیۃ ۱۲۔ غدرت۔ من نصر وضرب یقال غدر الرجل وغدر بہ ای خانہ ونقض عہدہ ۱۲۔ انباک۔ ای اخبرک من الانباء وہو الاخبار والنبأ الخبر قال تعالی عم یتساءلون عن النبأ العظیم والمراد انک کیف علمت انک من نسل الذئب حتی فعلت فعلہ مع انک قد نشأت بین الشیاہ واغتذیت بالبانہا ولقد صدق من قال ؎ عاقبت گرگ زادہ گرگ شود۔ گرچہ با آدمی بزرگ شود ۔ وفی المثل الولد سر لابیہ ۱۲۔ ان اباک۔ الجملۃ بتاویل المفرد مفعول ثان للانباء۔ الاب اصلہ ابو لان جمعہ اباء فالذاہب منہ واو لانک تقول فی التثنیۃ ابوان والاب یطلق علی الاب والجد بقولہ تعالی کما اخرج ابویکم من الجنۃ حیث اطلق الاب علی سیدنا آدم وہو جدنا ۱۲۔ الطباع۔ جمع طبع وہو الطبیعۃ والسجیۃ التی جبل علیہا الانسان وقیل ما ہو یقع من الانسان بغیر ارادۃ ۱۲۔ سوء۔ بالضم اسم من ساءہ فعلناہ ما یسوءک ونحکہ بہ والجمع اسواء ومساوی علی غیر قیاس واضافۃ الطباع الی السوء من قبیل اضافۃ الموصوف الی الصفۃ ومعنی البیت ان من ساءت طبیعتہ وجبل علی الاخلاق السیئۃ فلا یفیدہ الاصلاح ولہذا المعنی قال الشاعر ؎

چو تو نیکاں نگیرد ہر کہ بنیادش بد است — تربیت نااہل را چوں گردگاں بر گنبد است

وَمَنْ یَّصْنَعِ الْمَعْرُوْفَ فِیْ غَیْرِ اَہْلِہٖ — یُلَاقِیْ کَمَا لَاقٰی مُجِیْرُ اُمِّ عَامِرٍ

وعنہ ایضاً قال کنتُ عندَ الرَّشیدِ اِذ دخل علینا رجلٌ ومعہٗ جاریۃٌ لِلبیعِ فتأمَّلھا الرَّشیدُ ثمّ قال خُذ بیدِ جاریتِکَ فلولا کلفٌ فی وجھِھا لاشتریناھا منکَ فلمّا بلغ السِّترَ قالتْ یا امیرَ المؤمنینَ ذرنی انشدُکَ بیتینِ قد حضرانی فردّھا فانشأت تقول شعراً ؎

ماسلمَ الظّبی علیٰ حُسنِہٖ ۔۔۔ کلّا ولا البدرُ الذی یُوصفُ

فالظّبی فیہ خنسٌ بیّنٌ ۔۔۔ والبدرُ فیہ کلفٌ یُعرفُ

فاعجبتہ بلاغتُھا فاشتراھا وقرّب منزلتَھا وکانت اعزّ وصائفہٖ عندہٗ۔

الترجمۃ والمطالب

جو غیر مستحق کے ساتھ بھلائی کرے گا تو اس کو ایسے ہی حالات سے دوچار ہونا پڑے گا جیسا کہ بجو کے پناہ دینے والے کو (ایک بجو آگ میں جل رہا تھا ایک شخص کو اس پر رحم آیا اور اسے آگ سے نکال دیا جب اس کی جان بچ گئی تو بجو نے پناہ دینے والے کو تکلیف پہنچائی)

یہ حکایت بھی اصمعیؒ سے منقول ہے۔ اصمعیؒ نے فرمایا کہ میں ہارون رشیدؒ خلیفہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ دفعۃً ہمارے پاس ایک شخص آیا جس کے ساتھ ایک لونڈی فروخت کے لئے تھی۔ ہارونؒ رشید نے اس لونڈی کو بغور دیکھا اور کہا اپنی لونڈی کا ہاتھ تھام اس لئے کہ اگر اس کے چہرے میں چھائیاں نہ ہوتیں تو ہم تجھ سے خرید لیتے۔ جب ہارونؒ اپنے محل کے دروازے کے پردہ تک پہنچا تو جاریہ نے کہا اے امیر المؤمنین مجھے اس کا موقعہ دیجئے کہ میں آپ کے سامنے دو شعر پڑھوں جو ابھی میرے ذہن میں حاضر ہوئے ہیں تو ہارونؒ رشید نے اس کو اثبات میں جواب دیا۔ پس لونڈی نے یہ شعر پڑھے ؎ ہرن باوجود اپنے حسن کے عیب سے نہ بچ سکا اور یقیناً وہ چودھویں رات کا چاند جس کی تعریف کی جاتی ہے وہ بھی عیب سے نہ بچ سکا۔ پس یہ ہرنی اس کی ناک میں کھلا ہوا چپٹا پن ہے اور یہ چاند اس میں کھلی ہوئی سیاہ چھائیاں ہیں جو پہچانی جاتی ہیں۔ ہارونؒ رشید کو اس کی فصاحت و بلاغت بہت پسند آئی اور اس کو خرید لیا اور اس کے مقام کو اپنے سے نزدیک کرلیا اور وہ تمام باندیوں میں ہارون کے نزدیک زیادہ پیاری ہوگئی۔

اللغات

یصنع۔ یقال صنع الیہ معروفاً قدّمہ واحسن الیہ، وصنع بہ قبیحاً فعلہ وصنع الشئ عملہ باب الکل فتح وتصنّع الرجل تظہر بالیس فیہ والصنیعۃ الاحسان جمعہا صنائع ۱۲۔ المعروف۔ اسم مفعول معناہ المشہور والخیر والرزق والاحسان ۱۲۔ یلاقی۔ یقال لاقی الرجل ای صادفہ وقابلہ وقولہ من یصنع شرط و یلاقی جزاء ۱۲۔ مجیر علی صیغۃ اسم الفاعل من الافعال بمعنی پناہ دہندہ ۱۲۔ ام عامر کنیۃ الضبع (کفتار)، ان ذکر الواقعات التی تتعلق بقدر الضبع فی ہذا المقام اللطف واحسن منہا ان ضبعاً کانت فی وسط نار وقد احاطت بسائر جوانبہا فرآہ رجل فرق لہا والقی عصاہ فتعلقت بہا وخرجت عن النار فکافت ہذا الاحسان بان رکبت عنقہ تریدافتراسہ فقال

الرجل ما هذا يا ام عامر فقالت افرسك واشرب من دمك فقال ليس هذا من المروة والعدل انقذتك من لهيب النار تفترسيني فتحاكما الى الشجرة فقالت انما جزاء الحسنة السيئة اولا ترى ان الناس يجيئون تحت ظلي ويستريحون في الا انهم عند الارتحال يجاوزني سيئاً فمنهم من يكسر غصني ومنهم من يرميني بالحجارة ثم تحاكما الى البقرة فاجابت مثل ما مر وقالت لا يزالون يحلبونني ويشربون من لبني طرة العمر ويجرمون ولدي عنه حتى اذا لم يبق فيّ اللبن لكبر السن ذبحوني ثم تحاكما الى الثعلب وهي مشهورة بالعقل والحيل فاحتالت في استخلاص الرجل من شرها فقالت كيف يمكن ان يكون احد وسط لهيب النار وينقذه الآخر بعصاه لا اصدق حتى اراه بعيني فاوقدت النار حول الضبع بحيث احاطتها من سائر الجهات فاراد الرجل ان ينقذها بعصاه فقالت الثعلب ما تفعل يا هذا انما اردت ان اخلصك من شرها بهذه الحيلة وتريد ان تلقي بايديك الى التهلكة ثانيا فاحترقت الضبع ونجا الرجل ومنها ان فتية قصدوا صيد ضبعة فلجأت الى بيت اعرابي قد خلته فخرج الاعرابي عليهم بالسيف صلتاً فقال لا تتعرضوا ضيفي (يعني الضبع) وقد استجار بي فقالوا له يا هذا لا تحل بيننا وبين صيدنا فقال والله لا اسلمها وقد جعل يغذيها فتجرد الاعرابي يوماً ليغتسل فلما ابصرت به عرياناً عدت عليه فبقرت بطنه وولغت في دمه هكذا في نفحات الازهار وفي ازالة المحن قصته ان رجلا من العرب اجار جرو ضبع صغيرة من القتل ثم رباها باللحم وكانت تبيت معه ومع اولاده فلما كبرت فرسته واولاده هذا فصارت الامثال تضرب به ۱۲۔ وبهذا المعنى قال العارف السعدي ؎

یکے بچۂ گرگ می پرورید چو پرورده شد خواجہ را ہم درید

ولله در القائل ؎

اَعَدَّ لها لما استجارت ببيته	اجاليب البان اللقاح الدوائر
واسمنها حتى اذا ما تمكنت	فرته ما ناب لها واظافير
فقل لذوي المعروف هذا جزاء من	يجود بمعروف على غير شاكر

كلف بفتحتين هو البهق ويقال له بالهندية (جھائیں) وهي حمرة كدرة تعلو الوجه يقال كلف الوجه اذا تغير بالبهق وبابه من سمع ۱۲۔ التستر ما يستتر به والخوف والحياء والجمع ستور واستار ۱۲۔ ذرني۔ ذر على وزن دع امر من ضرب بمعنى ترك يترك ۱۲۔ انشدك۔ مجزوماً لكونه جواب الامر والمعنى اجزني ان اسمعك بيتين انشأته الآن في البديهة من غير تفكر۔ فردها۔ اي ارجعها الرشيد وسمع نشيدتها وقيل معناه اجازها بالانشاد ۱۲۔ فانشأت۔ من الافعال وهو تصنيف الكلام من عند نفسه واما الانشاد فهو اعم من ان يكون لنفسه او لغيره ۱۲۔ كلا۔ حرف معناه الردع والزجر وتنبيه المخاطب على بطلان كلامه وقد يكون بمعنى حقاً كقوله تعالى كلا لئن لم ينته الآية والمعنى الاستفهام ۱۲ ۔ ما سلم۔ نافية حاصل معناه ان شيئاً من المخلوقات لا يخلو من عيب وانما ذات الله سبحانه هو الذي تنزه عن كل سوء ...... فالظبي مع الاعتراف بحسنه وكذا البدر مع الاجماع على وصف جماله يعابان ببعض العيوب ۱۲۔ الظبي۔ الغزال للذكر والانثى والجمع ظباء واظب وظُبِيٌّ وظبيات ۱۲۔ خنس۔ هو تأخر الانف عن الوجه مع ارتفاع قليل في الارنبة (یعنی تشنگی سر بینی) ومصدر من سمع والخناس الشيطان والخنس الكواكب كلها ۱۲۔ البدر۔ مبتدا وكلف۔ خبر والمعنى ان الظبي مع شهرته في الحسن اخنس وفي انفه انخفاض وكذلك البدر

مع بلوغہ الغایۃ فی الحسن والجمال یزی وجہہ شیٔ من السواد ۱۲۔ وصائف۔ جمع وصیفۃ وہی فی الاصل الجاریۃ دون المراہقۃ وجمعہا الوصائف و الوصفاء والمراد ہہنا الجواری مطلقا ۱۲۔

حکایۃ: قیل ان الهثیم بن الربیع کان فصیحا جبانا کذابا وکان لہ سیف یسمّی لعاب المنیۃ لیس بینہ وبین الخشب فرق قال ظہر لی ظبی رمیتہ فراغ عن سہمی فعارضہ السہم فراغ فعارضہ السہم فما زال واللہ یروغ ویعارضہ حتی صرعہ وحدث جار لہ قال دخل الی بیتہ کلب فی بعض اللیالی فظنہ لصا فانتضی سیفہ ووقف فی وسط الدار وقال ایہا المغتر بنا والمجترئ علینا بئس واللہ ما اخترت لنفسک خیر قلیل وسیف صقیل اخرج بالعفو عنک قبل ان ادخل بالعقوبۃ علیک ان ادع۔

الترجمۃ والمطالب

حکایت، بیان کیا گیا ہے کہ ہثیم ابن ربیع بڑا خوش بیان، بزدل اور جھوٹا تھا۔ اس کی ایک تلوار تھی جس کا نام اس نے لعاب المنیۃ رکھا تھا۔ اس تلوار اور لکڑی میں کوئی فرق نہ تھا۔ ہثیم نے بیان کیا میرے سامنے ایک ہرن نمودار ہوا میں نے اس کو تیر مارا وہ میرے تیر سے ایک طرف کو بچ گیا۔ تیر نے پھر اس کا مقابلہ کیا ہرن پھر بچ گیا سہ بارہ پھر مقابلہ کیا پھر بچ گیا۔ خدا کی قسم وہ ہرن برابر بچتا رہا اور تیر برابر مقابلہ کرتا رہا۔ یہاں تک کہ تیر نے ہرن کو پچھاڑ دیا۔

ہثیم کے پڑوسی نے اس کا ایک اور واقعہ بیان کیا۔ پڑوسی نے کہا اس کے گھر میں ایک رات کتا گھس آیا۔ اس کو وہ سمجھا کہ چور ہے فوراً اپنی تلوار کو سونت لیا اور مکان کے صحن میں کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا اے وہ انسان جو ہم سے دھوکے میں پڑ گیا ہے اور ہم پر جری بن گیا ہے۔ قسم اللہ کی وہ بات بری ہے جس کو تو نے اپنے لئے اختیار کر لیا مال تھوڑا ہے اور تلوار منجھی ہوئی ہے۔ گھر سے نکل جا میں تیری خطاؤں کو معاف کرتا ہوں۔ اس سے پہلے کہ تجھ کو کوئی سزا دوں۔

اللغات

جبانا۔ کسحاب الجبان والجبین بفتح المیم ضعیف القلب وبابہ کرم ۱۲۔ کذابا۔ بتشدید الذال المعجمۃ ای الکثیر الکذب ۱۲ لعاب۔ ما سال من الفم ومنہ لعاب النحل ای العسل ومنہ لعاب الحیۃ ای سمہا ۱۲۔ المنیۃ۔ کغنیۃ الموت والجمع منایا والمنیۃ کمدیۃ آرزو والجمع منی وان منیٰ موضع بمکۃ ویذکر معروف قال ابن عباسؓ سمیت ہذا المقام بمنیٰ لان جبرئیل لما اراد ان یفارق آدم قال لہ تمن قال اتمنی الجنۃ فسمیت منی لامنیۃ آدم ولعل وجہ تسمیۃ السیف بلعاب المنیۃ بناء علی انہ ینفث السم فی المقتول بہ ۱۲۔ الخشب۔ محرکۃ ما غلظ من العیدان والجمع خُشُب وخُشْب وخُشْبان ۱۲۔ فرق۔ مصدر من ضرب ونصر یقال فرق

بینہما فرقا ای فصل ۱۲۔ راغ۔ من نصر یقال راغ عن الشئ اذا مال عنہ واعرض والمعنی ان الظبی تنحی عن السہم وفر ۱۲۔ سہمی بمعنی تیر والجمع اسہم وسہمۃ وسہمان ۱۲۔ فعارضہ۔ من المفاعلۃ یقال عارضہ معارضۃ واعراضا ای عدل عنہ ویقال عارض الکتاب بالکتاب ای قابلہ بہ وعارضہ ای ناقص کلامہ وقاومہ وباراہ وفعل مثل فعلہ والمراد انہ لما تنحی واعتزل عن سہمی الذی رمیتہ ایاہ قابلہ ذلک السہم ثم وثم حتی طرحہ علی الارض فی آخر الامر وہذا من کذبہ الصریح فان السہم لیس من ذوی العقول والحس یفعل ماذکرہ وکانہ دلیل قال او لا من کونہ کذابا واستدل علی کونہ جبانا بحدیث الجار الآتی وکونہ فصیحا ظاہر من بیانہ ۱۲۔ جار۔ المجاور والمجیر والمستجیر والجمع جیران وجیرۃ۔ کلب۔ معناہ کل سبع یعقر وغلب علی الحیوان النابح المعروف والجمع کلاب واکلب وجمع الجمع اکالب وکلابات ۱۲۔ لصا بکسر اللام ہو السارق یقال لص لصاصۃ ولصوصۃ اذا صار سارقا بابہ سمع والجمع لصوص والصاص ولصصۃ۔ انتضی۔ من الافتعال یقال انتضی السیف انتضاء ای استلہ من غمدہ ۱۲۔ وسط۔ متحرکۃ للمذکر والمؤنث والواحد والجمع بمعنی المعتدل ووسط الشئ ما بین طرفیہ وہو منہ و یقال کل موضع یصلح فیہ بین عوضا من وسط فہو بالتسکین والا فبالتحریک وعلیہ تقول وسط القوم لسکون الاوسط ووسط الحبل بتحرکہ فافہم ۱۲۔ المغتر۔ علی صیغۃ اسم الفاعل من الافتعال یقال اغتر فلان ای خدع فالمراد یا ایہا الغافل عن حالنا وشجاعتنا ۱۲۔ ما اخترت فاعلہ والمخصوص بالذم محذوف ای بئس الاختیار اختیارک ۱۲۔ خیر۔ ہہنا اما بمعنی الفائدہ او المال وکلاہما یصح لغۃ والجمع اخیار وخیار فخیر قلیل ای مال یسیر عندنا وسیف صقیل ہہنا فی یدنا فخیر قلیل مبتدا ومحذوف الخبر وکذا قرینہ والصقیل ما جلاہ وکشف صداہ ۱۲۔ ادع۔ اصلہ ادعو بصیغۃ المتکلم من الدعوۃ بمعنی خواندن والواو حذفت من الآخر علامۃ للسکون ۱۲۔

اِنْ اَدْعُ واللهِ لَكَ تَيْسًا لَا تَقُمْ لَهَا وقيس تَمْلَأْ واللهِ لَكَ الفَضَاءَ خَيْلًا (اسپ ۱۲) ورِجَالًا فخرج الكَلْبُ فقال الحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي مَسَخَكَ (صورت بگردانید ۱۲) كَلْبًا وكَفَانَا حَرْبًا۔

حکایۃ: عن مُخَارِقِ المُغَنِّي تَطَفَّلْتُ تَطْفِيلَةً قامت على امير المؤمنين المعتصم بمائة الف درهم فقيل له كيف ذاك قال شربت مع المعتصم ليلة الى الصبح فلما اصبحنا قلت له يا سيدي ان رأى امير المؤمنين ان يأذن لي فاخرج فاتنسم (ہوا کے سیر ۱۲) في الرصافة الى وقت انتباه امير المؤمنين قال نعم فامر البوابين فتركوني قال فجعلت امشي في الرصافة فبينما انا امشي اذ نظرت الى جارية كان الشمس تطلع من وجهها۔

الترجمۃ والمطالب خدا کی قسم اگر میں تیرے واسطے قبیلۂ قیس کو بلالوں تو تو اس کے سامنے ٹھہر بھی نہیں سکتا۔ قسم اللہ کی قبیلہ قیس ایسا بڑا قبیلہ ہے کہ وہ تیری تباہی کے لیئے میدان کو گھوڑوں اور پیادوں سے بھر دے گا۔ اس کے بعد گویّے کا نکلا تو شیخ نے کہا کہ اللہ کا ہزار ہزار شکر جس نے تیری صورت مسخ کرنے کی بنا دی اور ہم کو لڑائی سے بچادیا۔

حکایت۔ مخارق گویّے سے منقول ہے کہ طفیلی تھا میں ایک مرتبہ جس کی وجہ سے امیر المؤمنین معتصم باللہ پر ایک لاکھ درہم کا تاوان پڑا۔ لوگوں نے مخارق سے اس کی وجہ دریافت کی تو اس نے یہ واقعہ بیان کیا کہ میں ایک رات معتصم باللہ کے ساتھ مجلسِ شراب میں صبح تک شریک رہا۔ جب ہم نے صبح کی تو میں نے امیر المؤمنین سے کہا کہ اے میرے آقا اگر آپ مجھ کو اجازت دیں تو میں رصافہ محلہ میں آپ کے بیدار ہونے تک ٹہل آؤں۔ امیر المؤمنین نے کہا بہت اچھا۔ اس نے دربانوں کو میرے بارہ میں فرمادیا تو دربانوں نے مجھ کو چھوڑ دیا اور جانے دیا۔ مخارق گویا کہتا ہے کہ میں رصافہ میں ٹہل رہا تھا۔ اسی درمیان میں میں نے ایک حسین جاریہ کو دیکھا۔ وہ ایسی حسین تھی گویا آفتاب اس کے چہرے سے طلوع کر رہا ہے۔

اللغات واللہ۔ والواو فی واللہ للقسم لک ای لمدافعتک ومعارضتک قیس ابو قبیلۃ والمراد قبیلۃ وقیس غیلان اسمہ الیاس بن مضر وقیس بنی عامر اسم المجنون صاحب لیلیٰ ۱۲۔ لاتقم لہا۔ بالجزم للواحد المخاطب جواب الشرط وسقطت الواو لاجتماع الساکنین عند الجزم وضمیر لہا یرجع الی قیس علی انہا جمع قیسی بترک الیاء کالروم جمع رومی فہی اسم جمع تذکر وتؤنث والمعنی ان ادع قبیلۃ قیس المعروفۃ بالشجاعۃ والجراءۃ لمعارضتک لاتمکن وتستقیم بین یدیہا فضلا عن المعارضۃ وقولہ لاتقم لہا جزاء و لکن الفاء فیہ لیست بواجبۃ لانہ ان کان الجزاء مضارعا مثبتا او منفیا فیجوز فیہ الوجہان الاتیان بالفاء کما فی قولہ تعالیٰ ومن عاد فینتقم اللہ منہ وترکہا کما فی قولہ تعالیٰ ان یکن منکم الف یغلبوا الفین ۱۲۔ تملأ۔ یقال ملأہ افعمہ وملأ الاناء ماءً وبالماء ومن الماء وضع فیہ الماء قدر ما یأخذہ ۱۲۔ الفضاء۔ ما اتسع من الارض والساحۃ والجمع افضیۃ یقال مکان فضاء ای واسع ۱۲۔ الخیل۔ جماعۃ الافراس والجمع خیول واخیال والخیل ایضا تستعمل علی المجاز للفرسان ورکاب الخیل یقال اتی بخیلہ ورجلہ ای بفرسانہ ومشاتہ ۱۲۔ رجالا۔ جمع رجل بسکون الجیم وراجل ضد فارس (پا پیادہ) ومنہ قولہ تعالیٰ فرجالا او رکبانا وتجمع علی رجیل ومنہ علی قولہ تعالیٰ واجلب علیہم بخیلک ورجلک ۱۲۔ مسختک۔ المسخ ہو تحویل الصورۃ الی صورۃ اخری اقبح منہا ۱۲۔ کفانا۔ الکفایۃ لازم مثل کفی الشیٔ ومتعد الی مفعول نحو کفی فلانا والی مفعولین مثل کفاہ اللہ ہم دنیاہ وفی کلام اللہ تعالیٰ کفی اللہ المؤمنین القتال فالمعنی ان اللہ تعالیٰ قد کفانا الحرب معک ۱۲۔ المغنّی۔ من التفعیل یقال غنّٰی ای صوّت وغنّی الشعر وبالشعر ای ترنم بہ بالغناء وغنّی بالمرأۃ ای تغزل بہا وغیر ذلک ۱۲۔ تطفلت من التفعل ای صرت طفیلیا وہو الذی یدخل ولیمۃ ولم یدع الیہا (ناخواندہ مہمان) وہو فی الاصل منسوب الی رجل اسمہ طفیل و کان معتادا بدخول الولائم بلا دعوۃ فنسب الیہ کل من سلک مسلکہ واشتقت منہ بصیغۃ التطفل وتطفلیۃ مفعول مطلق من غیر بابہ و التاء للوحدۃ ۱۲۔ قامت۔ یقال قام المتاع بکذا اذا تعدلت وتساوت قیمتہ بہ فالمراد ہہنا ان تطفلی ہذا قد الزم علیہ مائۃ الف درہم ۱۲۔ المعتصم ہو ابو اسحٰق محمد ابن الرشید لقب بالمعتصم باللہ ولد سنۃ ۱۸۰ھ وہو ثامن خلیفۃ من بنی العباس بویع بالخلافۃ بعد المامون ۱۲ منتخب۔

من الافعال یقال اصبح فلان ای دخل فی الصباح ۱۲۔ فاتنسم من التفعل یقال تنسم الرجل ای تنفس وتنسمت الریح ای ہبت ہبوبا رویداً اصلہ من النسیم وہو الریح اللین (ہلکی ٹھنڈی ہوا) والتنسم ما یقال بالہندیۃ ہوا کھانا۔ فالمراد منہ التفرج والتنزہ ۱۲۔ الرصافۃ کل منبت فی سواد البلدۃ او فناء المصر یتنزہ فیہ وقد غلب علی محلۃ ببغداد ۱۲۔ فبینا۔ یقال بینا وبینما نحن ضرب ای بین اوقات ضربنا فیعوض بالالف او بما عن کلمات اوقات المحذوفۃ عند الجمہور وروی الاصمعی یرفع ما بعد بینا وبینما علی الابتداء والخبر ۱۲۔ الشمس۔ ہذا الکوکب النہاری المعروف تصغیرہا شمیسۃ والجمع شموس والمراد ان وجہہا کان اصلا ومزجا للنور الشمس تستنیر بوجہہا ۱۲۔ تطلع۔ من وجہہا خبر کان ۱۲

فتبعتها ومعها زنبيل فوقفت على صاحب فاكهة فاشترت منه سفرجلةً بدرهم ورمانةً بدرهم وكمثراةً بدرهم فتبعتها فالتفتت فرأتني خلفها اتبعها فقالت لي ارجع يا ابن الفاعلة لا يراك احد فتقتل قال ثم التفتت فنظرت اليَّ وشتمتني ضعف ما شتمتني في المرة الأولى ثم جاءت الى باب كبير فدخلت فيه وجلست بجنب الباب وذهب عقلي ونزلت الشمس وكان يوما حارًا فلم البث ان جاء فتيان على حمارين فاذن لهما صاحب المنزل فدخلا ودخلت معهما فظن رب المنزل اني جئت مع صاحبيه وظن الرجلان ان صاحب المنزل قد دعاني وجيء بالطعام فاكلوا وغسلوا ايديهم.

الترجمة والمطالب

میں اس کے پیچھے چل دیا اور اس کے ساتھ ایک زنبیل (جھولی یا تھیلی) تھی۔ وہ میوہ فروش کے پاس جاکر ٹھہری۔ اس نے اس سے بہی انار اور ناشپاتی ایک ایک درہم کے خریدے۔ میں اس کے پیچھے ہولیا۔ اس نے مجھ کو کنکھیوں سے دیکھا کہ میں اس کے پیچھے چل رہا ہوں۔ پس اس نے مجھ سے کہا اے حرامی (حرامزادے) تو لوٹ جا کہیں تجھ کو میرے قبیلہ کا کوئی نہ دیکھ لے پس تو مار دیا جائے۔ مخارق بیان کرتا ہے پھر وہ کنیز میری طرف متوجہ ہوئی۔ اس نے مجھے دیکھ کر پہلی مرتبہ سے زائد مجھے گالیاں دیں۔ پھر وہ ایک مکان کے بڑے دروازہ پر پہنچ کر اندر چلی گئی۔ میں دروازہ کے ایک کونہ پر بیٹھ گیا۔ میری عقل (اس کی مفارقت سے جاتی رہی) اور میرے ہوش و حواس گم ہوگئے اور آفتاب ڈھل گیا اور اس دن بہت گرمی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد دو جوان دو حمار پر سوار ہو کر آئے۔ ان دونوں کو صاحب خانہ نے اجازت دے دی پس وہ دونوں اندر چلے گئے۔ میں بھی ان کے ساتھ اندر چلا گیا۔ صاحب مکان نے یہ گمان کیا کہ میں اس کے دونوں

دو بیتوں کے ہمراہ آیا ہوں اور ان دونوں نے یہ گمان کیا کہ میزبان نے مجھے بُلایا ہے۔ کھانا لایا گیا، سب نے کھانا کھایا اور سب نے ہاتھ (بعد فراغت طعام کے) دھوئے۔

اللغات

زَنبِیل۔ بفتح الزاء المعجمة وکسرها القُفّۃ والوعاء والجمع زنابیل ۱۲۔ سفرجلۃ۔ بفتح الاول والثانی یقال لہ فی الفارسیۃ (بہی)، والجمع سفارج ۱۲۔ کُمّثراۃ۔ فاکہۃ یشبہ امرود الہندی توجد فی بلاد کشمیر وایبٹ آباد کثیرا ۱۲۔ لا یراک احد فتقتل ۱۲ ہذہ الجملۃ خبر صورۃ وانشاء بمعنی الدعاء ای لا یمکن ان یراک احد فتقتل ۱۲۔ ضِعف۔ بکسر الضاد المعجمۃ بمعنی دوگنا والجمع اضعاف وذکر الخلیل ان التضعیف ان یزاد علی اصل الشیٔ فیجعل مثلین او اکثر وکذلک المضاعفۃ والاضعاف والضَّعف ضد القوۃ من باب کرم ۱۲۔ المَرّۃ۔ بفتح المیم وتشدید الراء المہملۃ یکبار یقال لقیتہ ذات مرۃ یعنی یکبار ولا تستعمل الا ظرفا ویقال لقیتہ ذات المرار (یعنی بارہا) ۱۲۔ کانَ۔ من الافعال الناقصۃ اسمہ الضمیر الذی یرجع الی الیوم الذی وقع فیہ ذلک ۱۲۔ فلم ألبث ان جاء الزای ما ابطأت عن مجیٔ فتیین فلفظۃ ان ہنا مصدریۃ وقولہ لم البث بمعنی ما ابطأت وعن الجارۃ مقدرۃ او محذوفۃ واصل استعمالہ علی صیغۃ الغائب یقال ما لبث ان فعل کذا فعلا ایاہ او ما تأخر عنہ ہکذا ذکرہ اہل اللغۃ ۱۲۔ فتیانِ۔ تثنیۃ فتی محرکۃ جوان مرد نیکو خوئے وسخاوۃ فتوان ایضا والجمع فِتیانٌ وفِتیۃٌ وفُتوّۃٌ وفُتوٌّ وفُتیٌّ ۱۲۔ حمارین۔ تثنیۃ حمار (حیوان معروف) والجمع حَمِیرٌ واَحْمِرۃ وحُمُرٌ والمؤنث حمارۃ والجمع حمائر ۱۲۔ صَدِیقَیْہِ۔ تثنیۃ الصدیق بمعنی الخلیل والحبیب یستوی فیہ المذکر والمؤنث والجمع اصدقاء وصدقاء وصدقان وجمع الجمع اصادق ۱۲۔ الطعام۔ مصدر ما یؤکل والجمع اطعمۃ وجمع الجمع اطعمات ۱۲۔

ثُمَّ قَالَ لَہُمْ رَبُّ الْمَنزِلِ ہَلْ لَکُمْ فِی فُلَانَۃَ قَالُوا اِنْ تَفَضَّلْتَ فَخَرَجَتْ تِلْکَ الْجَارِیَۃُ بِعَیْنِہَا وَقُدَّامَہَا وَصِیفَۃٌ تَحْمِلُ عُودًا لَّہَا فَوَضَعَتْہُ فِی حِجْرِہَا فَغَنَّتْ فَطَرِبُوْا وَشَرِبُوْا وَقَالُوا لَہَا لِمَنْ ہٰذَا یَا سِتَّنَا قَالَتْ لِسَیِّدِی مُخَارِقٍ ثُمَّ غَنَّتْ صَوْتًا اٰخَرَ فَطَرِبُوْا وَشَرِبُوْا وَہِیَ تَلَاحَظُنِی وَتَشُکُّ فِیَّ فَقَالُوا لِمَنْ ہٰذَا یَا سِتَّنَا فَقَالَتْ لِسَیِّدِی مُخَارِقٍ قَالَ فَلَمْ اَصْبِرْ فَقُلْتُ لَہَا یَا جَارِیَۃُ ہَاتِ الْعُوْدَ فَنَاوَلَتْنِیْہِ فَغَنَّیْتُ الصَّوْتَ الَّذِیْ غَنَّتْہُ اَوَّلًا فَقَامُوْا فَقَبَّلُوْا رَأْسِیْ قَالَ بَعْضُ الْاُدَبَاءِ وَکَانَ اَحْسَنَ النَّاسِ صَوْتًا ثُمَّ غَنَّیْتُ الثَّانِیْ وَالثَّالِثَ فَکَادَتْ عُقُوْلُہُمْ تَذْہَبُ فَقَالُوْا مَنْ اَنْتَ یَا سَیِّدَنَا قُلْتُ اَنَا مُخَارِقٌ۔

ترجمہ والمطالب

پھر میزبان نے دریافت کیا کہ کسی کو فلاں گانے والی کا شوق ہے (تو اس کا انتظام شروع کیا جائے) سب نے جواب میں کہا کہ یہ کیا ہی عمدہ بات ہے اگر آپ احسان وکرم فرمائیں۔ وہی کنیز نکل کر آئی (جس پر میں فریفتہ ہو چکا تھا) اس کنیز کے سامنے (آگے) ایک اور لونڈی تھی جو اس کے ستار کو اٹھائے ہوئے تھی۔ اس لونڈی نے اس ستار کو اس کنیز کی گود میں لاکر رکھ دیا۔ اس کنیز نے گانا شروع کر دیا۔ سب لوگ مدہوش ہو گئے اور سب نے شراب پی۔ ان لوگوں نے اس کنیز سے دریافت کیا کہ اے ہماری مالکہ تم نے یہ گانا کس کے راگ ولب ولہجہ پر شروع کیا تھا۔ اس نے جواب دیا میں نے اپنے آقا مخارق گویے کے راگ پر۔ پھر اس نے دوسرے راگ ولہجے سے گانا شروع کیا۔ پھر اسی طرح مدہوش ہو گئے اور شراب پی۔ وہ کنیز مجھے گھور رہی تھی اور میرے بارہ میں شک کر رہی تھی۔ پھر لوگوں نے اس سے دریافت کیا کہ تم نے یہ گانا کس کے راگ ولہجہ پر شروع کیا۔ پھر اس نے وہی جواب دیا مخارق گویے کے راگ پر۔ مخارق بیان کرتا ہے کہ مجھ سے صبر نہ ہو سکا۔ میں نے اس کنیز سے کہا کہ اے کنیز! ستار مجھے دے۔ اس نے مجھے ستار دے دیا۔ میں نے اس راگ ولہجے سے گانا شروع کیا جو کہ اس کنیز نے اول مرتبہ گایا تھا (وہ لوگ میرے گانے کو سن کر) کھڑے ہو گئے اور میرے سر کے بوسے لینے شروع کر دیئے۔ بعض ادباء نے بیان کیا ہے کہ مخارق لوگوں میں بہت اچھی آواز کا تھا۔ پھر میں نے دوسری اور تیسری مرتبہ گایا۔ ان لوگوں کی یہ حالت تھی کہ کہیں وہ دیوانے نہ ہو جائیں۔ ان لوگوں نے پوچھا کہ تم کون ہو۔ میں نے جواب دیا کہ میں ہی مخارق ہوں۔

حل مغلقات التركيب

ہل لکم فی فلانۃ۔ ہل حرف استفہام ای ہل لکم فی غناء فلانۃ رغبۃ فحذف المضاف والخبر وحذف الخبر فی مثلہ عام شائع یقال ہل لک الی ان تزکّٰی او فی ان تزکّٰی ۱۲۔ ان تفضلت ای نعمت علینا فتفضل منک فحذف الجزاء ۱۲۔ لمن ہذا۔ ای ہذا البیت الذی تغنیت بہ او ہذہ الاسلوب للغناء الذی اطربتنا بہ ۱۲۔ تشک فیّ ای فی معرفتی ۱۲۔ فناولتنیہ۔ فیاء المتکلم مفعولہ الاول وہاء الضمیر مفعولہ الثانی فان الاعطاء وما ہو بمعناہ یتعدی الی مفعولین ۱۲۔ احسن منصوب لانہ خبر کان ۱۲۔ صوتا منصوب علی التمیز ۱۲۔ من انت۔ استفہامیۃ ۱۲۔

اللغات

صدیقۃ۔ تانیثۃ الصدیق بمعنی الخلیل والحبیب یستوی فیہ المذکر والمؤنث والجمع أصدقاء وصُدقاء وجمع الجمع اصادق ۱۲۔ فلانۃ۔ بضم الفاء کنایۃ من اسماء الناس وبالالف واللام لغیر الانسان خاصۃ واداۃ الحمول ۱۲۔ ان تفضلت۔ صیغۃ المخاطب وصیغۃ الغائب ایضا من التفضل ہو الاحسان والانعام ۱۲۔ قدامہا۔ کزنار نقیض خلف یعنی پیش او ۱۲۔ وصیفۃ۔ الوصیف الغلام دون المراہق ای المقارب البلوغ والوصیفۃ انثاہ والجمع وصائف ۱۲۔ عودا۔ بالضم آلۃ من المعازف یضرب بہا والجمع عیدان واعواد واعوُدٌ ۱۲۔ تحجر۔ بالضم والکسر کنار مردم ۱۲۔ غنّت۔ علی صیغۃ الغائبۃ من التفعیل یقال غنّی بالشعر ای ترنم بہ بالغناء (بربط وستار وسرائیدن) ۱۲۔ فطربوا۔ من سمع یقال طرب طربا ای اہتز واضطرب فرحا او حزنا ۱۲۔ یا ستنا۔ اصلہ یا سیدتنا فادغمت الدال والتاء وحذفت الیاء ایضا فصار ستنا وخفف لکثرۃ الاستعمال ۱۲۔ تلاحظنی۔ من المفاعلۃ یقال لاحظ

ای راقبہ ولفظ کل منہما الآخر (دگر شد چشم نگریستن) ۱۲۔ ہات۔ وہاتی کلاہما اسم فعل بمعنی اعطنی یقال ہات یارجل وہاتی یا امرأۃ وہاتیا یارجلان ویا امرأتان وہاتوا یارجال وہاتین یانساء ۱۲۔ فناولتہ۔ علی صیغۃ الغائبۃ من المفاعلۃ یقال ناولہ اذا اعطاہ وتناولہ ایضا بمعناہ ومجردہ نصر ۱۲۔ الصوت۔ معروف وکل ضرب من الغناء والجمع اصوات ۱۲۔

قالُوا فما سببُ مجیئك فقلت طفیلیٌّ اصلحکم اللہ تعالیٰ واخبرتہم خبری فقال صاحب
(بے تقریب آمدہ ۱۲۔ ناخواندہ مہمان ۱۲۔ نیکو کند ۱۲۔ قصتی ۱۲۔)

البیت لصدیقیہ قد تعلمان انی اُعطیتُ بہا ثلاثین الف درہم فابیت ان ابیعہا

اردتُ الزّیادۃ وقد نقَصتُ من ثمنہا عشرۃ آلاف درہم فقال الرجلان علینا عشرون
(الزاد الحالیۃ ۱۲)

الفًا وملّکونی الجاریۃ وقعد المعتصم وطلبنی فی الرصافۃ فلم اصب وتغنّظ علیّ
(یافتہ نشدم ۱۲۔ خشم گرفت ۱۲)

فعدت عندہم الی العصر وخرجت بہا فکلّما مررت بموضع شتمتنی فیہ قلت
(ای الی وقت العصر ۱۲)

لہا یا مولاتی اعیدی شتمك علیّ فتأبی واخذت بیدہا حتی جئتُ الی باب امیر
(الباء زائدۃ ۱۲۔ لاختیار الغایۃ ۱۲)

المومنین ویدای فی یدہا۔

الترجمۃ والمطالب

ان لوگوں نے آنے کا سبب دریافت کیا۔ میں نے کہا میں طفیلی ہوں (بغیر بلائے آیا ہوں) خدا تمہارا بھلا کرے۔ پھر میں نے اپنا تمام حال بیان کیا۔ پھر میزبان نے اپنے دوستوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ تم جانتے ہو کہ اس کنیز کے مجھے تیس ہزار درہم ملتے رہے۔ مگر میں نے اس کے فروخت کرنے سے انکار کر دیا۔ اور یہی خواہش رہی کہ اس کی قیمت بڑھ جائے۔ اب میں اس کی قیمت میں سے دس ہزار درہم کم کرتا ہوں۔ اس کے دونوں دوستوں نے کہا۔ اب ہم اس کا بیس ہزار درہم دیں گے (یعنی ہم دونوں اس کی قیمت کے کفیل اور ذمہ دار ہیں)، اور ان سب نے مجھ کو اس کنیز کا مالک بنا دیا (اُدھر کا واقعہ سُنیئے) معتصم باللہ جب سو کر اُٹھا (اٹھ کر بیٹھا)، اس نے مجھ کو رصافہ محلہ میں تلاش کروایا۔ میں وہاں نہ ملا۔ تو وہ خلیفہ مجھ پر بیحد غصہ ہوا۔ میں ان لوگوں کے پاس عصر کے وقت تک بیٹھا رہا۔ جب وہاں سے چلا تو اس کنیز کو اپنے ہمراہ لایا۔ جب میں اس جگہ گزرا جہاں اس نے مجھے گالی دی تھی۔ میں نے اس سے کہا کہ اپنی گالی کو پھر لوٹاؤ۔ اس نے انکار کیا۔ میں اس کا ہاتھ پکڑ کر امیر المومنین معتصم باللہ کے پاس آیا اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیئے ہوئے۔

حل مغلقات التركيب

طفیلی۔ خبر مبتدا محذوف ای انا۱۲۔ اعطیت لہا۔ ای بمقابلتہا وہہنا الباء للمقابلۃ کما فی اشتریت العبد بالفرس۱۲۔ علینا۔ ای وجب علینا ای علی کل واحد منا۱۲۔ تغیظ علیّ۔ قولہ علیّ مرکب من علی حرف الجار ویاء المتکلم۱۲۔ فتأبی۔ ای فکانت تأبی۱۲۔

اللغات

سبب بحرکۃ وسیلہ حصول چیزے والجمع اسباب۱۲۔ طفیلی۔ بضم الطاء المہملۃ وفتح الفاء والیاء للنسبۃ الذی یدخل ولیمۃ ولم یدع الیہا وہو منسوب الی رجل اسمہ طفیل بن زلال الکوفی نسب ذلک الفعل الی اول من فعلہ۱۲۔ اعطیت بصیغۃ المتکلم من الماضی المجہول من الاعطاء بمعنی دادن والمعنی کان الناس یعطوننی فی ثمنہا ثلاثین الف درہم فما رضیت بہا بل طلبت زیادۃ علیہا فالآن انقص منہا۱۲۔ نقصت۔ من التفعیل یقال نقص الشیٔ ای ذہب منہ شیٔ بعد تمامہ وصیّرہ ناقصا وبابہ نصر، ونقص بالفتح کم کردن در بہرہ وکم شدن لازم ومتعد۱۲۔ ثمنہا۔ ما کان عوض المبیع والجمع اثمان واثمنۃ واثمن۱۲۔ ملکوتی۔ علی صیغۃ الماضی من التفعیل یقال ملّکہ الشیٔ ای جعلہ ملکا لہ (ملک گردانیدن)۱۲۔ فلم اصب۔ علی صیغۃ المتکلم المجہول من الافعال یقال اصاب الشیٔ اذا ادرکہ ومصدرہ الاصابۃ بمعنی یافتن۱۲۔ تغیظ۔ صیغۃ الماضی من التفعل یقال تغیظ اذا انقاد للغیظ (الغضب)۱۲۔ بموضع۔ بفتح الضاد المعجمۃ وکسرہا مصدران بمعنی مکان الوضع والجمع مواضع۱۲۔ یا مولاتی۔ مؤنث مولی بمعنی سیدہ اعلای۔ بفتح الہمزۃ علی صیغۃ امر المخاطبۃ من الافعال یقال اعاد الامر او الکلام اذا کررہ۱۲۔ اعیدی۔ اعودی بکسر الواو وسکون قبلہا فنقلت الکسرۃ الیہ وابدلت الواو یاء لسکونہا وکسر ما قبلہا۱۲۔ شتمتک۔ مصدر من ضرب ونصر یقال شتمہ شتما ومشتمۃ ومشتمۃ اذا شتمہ۱۲۔ بیدہا۔ الکف او من اطراف الاصابع الی الکتف مؤنثۃ والجمع اید ویدی وجمع الجمع ایاد۱۲۔

فلما رأنی المعتصم سبّنی فقلت یا امیر المؤمنین لا تعجل علیّ فحدّثته فضحك وقال لی أفأ کافِئهم عنك یا مخارق قلت نعم فاصر لکل رجل منهم بثلاثین الف درهم وامر لی بعشرة آلاف درهم۔

حکایة۔ کان بعض العبّاد مقیمًا فی بعض الجبال وکان یاتیه رزقه کل یوم من حیث لا یحتسب رغیف یسُدّ به جوعه ویشُدّ به صُلبه فلم یاته فی یوم من الایام ذلك الرغیف فطوی لیلتهٗ ذلك فلمّا اصبح زاد جوعه وکان فی اسفل الجبل قریة سکّانها نصاریٰ فنزل العابد من الجبل یلتمس قوتا من القریة فوقف علی باب وطلب طعاما

من اهله یسدّ به جوعه فدفع الیه ربّ المنزل ثلاثة ارغفة فاخذها وتوجه قاصدًا للجبل

(ربّ المنزل: صاحب خانہ ۱۲ — ارغفة: نان ۱۲)

الترجمة والمطالب

جب مجھ کو معتصم باللہ نے دیکھا تو مجھ کو بُرا بھلا کہنا شروع کیا، میں نے کہا اے امیر المؤمنین ذرا (سن لیجیے). ان سے میں نے اپنا کل قصہ بیان کیا۔ میرے قصے کو سن کر امیر المؤمنین ہنس پڑا اور اس نے مجھ سے کہا کیا میں تمہاری طرف سے ان کو بدلہ دوں اور ان کے ساتھ سلوک کروں؟ میں نے کہا جی ہاں۔ امیر المؤمنین نے ایک کو (یعنی میزبان) اور اس کے دونوں دوستوں کو، تیس تیس ہزار درہم دینے کا حکم فرمایا اور مجھ کو بھی دس ہزار درہم (دینے) کا حکم فرمایا (ان تینوں کے ۹۰ ہزار درہم ہوئے، اور میرے دس ہزار۔ کل ایک لاکھ درہم ہوئے)۔

حکایت :۔ ایک عابد کسی پہاڑ پر مقیم تھا اور اس کے پاس روزانہ رزق پہنچتا تھا۔ اس جگہ سے جس کا اس کو وہم و گمان بھی نہیں تھا۔ روٹی آتی تھی جس سے اپنی بھوک کو روک (تھام) لیتا تھا اور اس کے کھانے سے اس کی قوت بنی ہوئی تھی۔ ایک روز اس کے پاس وہ روٹی نہ آئی۔ وہ اس رات بھوکا رہا۔ پس جب صبح ہوئی اس کی بھوک بڑھی اور پہاڑ کے نیچے ایک گاؤں آباد تھا جس کے رہنے والے نصرانی لوگ تھے۔ عابد پہاڑ سے اُترا تاکہ وہ اس گاؤں والوں سے روزی طلب کرے۔ ایک مکان کے دروازے پر پہنچ کر روٹی مانگی۔ تاکہ اس کے ذریعہ بھوک کو روکے۔ مکان والے نے اس کو تین روٹیاں دیں۔ اس نے وہ روٹیاں لے لیں اور پہاڑ کی طرف چل دیا۔

حل مغلقات التركيب

رغیف بدل من رزقه ۱۲۔ حیث۔ مبنی علی الضم حکایة ۱۲۔ لیلة۔ مفعول فیه لطوی ۱۲۔ موصوف ۱۲۔ سکانها۔ صفت ۱۲۔ من اهله متعلق لیطلب ۱۲۔ یسد به جوعه۔ الجملة صفة لطعاما ۱۲۔

اللغات

سبّنی۔ ای قال لی ما اکره ۱۲۔ لاتعجل۔ من سمع یقال عجل فلان عَجَلًا وعجلةً اذا اسرع ۱۲۔ افاکافیهم بهمزة الاستفهام ثم فاء التعقیب واکافیهم صیغة المتکلم من المفاعلة بمعنی پاداش وجزا دادن والمراد انهم قد احسنوا الیک انت لاتقدر علی مکافات احسانهم فنحن نجازیهم عنک ۱۲۔ منهم۔ ای من رب المنزل وصدیقیه ۱۲۔ العبّاد۔ بضم العین وتشدید الباء جمع عابد ۱۲۔ الجبال۔ ما ارتفع من الارض اذا اعظم وطال جمع جبل ۱۲۔ رزقه۔ بالکسر کل ما تنتفع به (روزی) ۱۲۔ لایحتسب من الافتعال یقال احتسبه ای ظنّه واعتدّه واختبره فالمعنی لهنا بمعنی من حیث لایظن ۱۲۔ رغیف۔ کامیر الخبز الرقیق (روٹی)۔ ارغفة ورُغف ورغفان وتراغیف یقال رغف العجین بمعنی جمعه وکتّله ای جعله کتلة (پیڑا)، بابه فتح ۱۲۔ یسد من نصر یقال سدّ الباب اذا اغلقه وسد الثلمة اذا اصلحها بمعنی بندمی کرد بآں نان گرسنگی خودرا ۱۲۔ یشد۔ من نصر وضرب یقال شدّ الشئ ای اوثقه یعنی قوی می کرد بآں پشت خودرا ۱۲۔ صلبه۔ عظم فی الظهر ذو فقار یمتد من الکاهل الی اسفل الظهر والجمع اصلاب وصلبة ویقال هو من صُلب فلان ای من نسله ۱۲۔ فطوی۔ صیغة الماضی من سمع یقال طوی زید ای جاع (گرسنہ ماند)

لیلة واحدة اللیل وقیل بها واحد واذا اضیف الیوم او اللیل او شیٔ من اجزاء الزمان الی شخص بعینه کان المراد ہو الوقت الحاضر وجود فلیلة تلک المراد بہا اللیلة الحاضرة للعابد حین الطوی ۱۲۔

کان لصاحب البیت کلب فاتبع العابد وجعل ینبح علیه فالقی علیه رغیفا وانطلق فاکل الکلب ذلك الرغیف ثم اتبع العابد واخذ فی النباح حتی کاد ان یعقرہ فالقی رغیفا اٰخر فتشاغل به وذهب العابد الی ان توسط الجبل فاکل الرغیف الاٰخر اقتفی اثر العابد فالقی الیه الرغیف الثالث فاکله ثم اتبع العابد واخذ فی النباح فالتفت العابد الیه فقال یا عدیم الحیاء اخذت من بیت صاحبك ثلاثة ارغفة قد اطعمتك ایاها فما ترید منی فانطق الله الکلب فقال ما عدیم الحیاء الا انا اعلم اننی مقیم بباب هذا النصرانی منذ سنین وربما اطوی الیومین والثلاثة بلا شیٔ ولم تحدثنی نفسی بالذهاب عن بابه الی باب غیره وانت قد انقطع قوتك یوما واحدا فلم تصبر وتوجهت من بابه الی باب نصرانی تطلب منه قوتا فقل لی انا اقل حیاء فخجل العابد وندم علی فعله ولم یعد الی ذلك۔

حکایة: اخبرنی بعض المحبین ان رجلا سنیا ارسل الی رجل شیعی شیئا من الحنطة وکانت عتیقة فردها علیه ثم ارسل الیه عوضها جدیدة لکن فیها تراب فکتب الیه بعد قبولها هذا الشعر

بعثت لنا بدال البر برا ۔ رجاء للجزیل من الثواب

الترجمة والمطالب گھر والے کا ایک کتا تھا جو عابد کے پیچھے لگ گیا اور بھونکنے لگا۔ اس پر عابد نے اس کتے کی طرف

ایک روٹی ڈالی اور چل دیا۔ کتے نے یہ روٹی کھالی اور پھر عابد کے پیچھے لگ گیا اور بھونکنے لگا۔ قریب تھا کہ کتا عابد کو کاٹ لے تو عابد نے اس کی طرف دوسری روٹی ڈالی۔ کتا روٹی میں لگ گیا اور عابد پہاڑ کے درمیان تک چلا گیا۔ کتے نے دوسری روٹی کھالی اور عابد کے نشانِ قدم کے پیچھے پڑ گیا۔ اس پر کتے کی طرف عابد نے تیسری روٹی ڈال دی۔ کتے نے روٹی کھالی پھر عابد کے پیچھے لگ گیا اور بھونکنے لگا۔ عابد کتے کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ ارے بے شرم میں نے تیرے مالک کے گھر سے تین روٹیاں لی تھیں۔ بس نے تینوں روٹیاں تجھ کو کھلادیں۔ پس تو اب مجھ سے کیا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کتے کو گویا بنایا۔ کتے نے کہا کہ بے شرم تو تو ہی ہے۔ سمجھ لے کہ میں اس نصرانی کے یہاں چند سال سے رہتا ہوں اور اکثر دو دو تین تین دن بلا کسی چیز کے کھائے بھوکا رہتا ہوں اور میرا دل اس کے دروازہ کو چھوڑ کر کسی دوسرے دروازہ پر جانے کا مشورہ نہیں دیتا اور تو ہے کہ تیری روزی صرف ایک دن رُکی تو تُو نے صبر نہیں کیا اور متوجہ ہو گیا تو خدا کے دروازہ کی بجائے نصرانی کے دروازہ کی طرف اور مانگتا ہے اس سے روزی کو۔ پس تو مجھے بتا کہ ہم دونوں میں کون حیا کے اعتبار سے کم ہے۔ عابد شرما گیا اور اپنے کیئے پر نادم ہوا اور اس فعل کی طرف دوبارہ نہیں لوٹا۔

حکایت:۔ دوستوں میں سے کسی ایک دوست نے مجھ کو بتایا کہ ایک سُنّی مرد نے شیعی مرد کو کچھ گیہوں بھیجے اور وہ گیہوں پرانے تھے۔ لہٰذا شیعی مرد نے ان گیہوؤں کو واپس کر دیا۔ پھر سُنّی مرد نے اس کے بدلے نئے گیہوں بھیجے مگر اس میں مٹی تھی۔ پس شیعی مرد نے ان گیہوؤں کو قبول کرنے کے بعد یہ شعر سنی مرد کو لکھے سہ

تو نے گیہوں کے بدلے گیہوں بھیجے ؛ بہت ثواب کی اُمید کرتے ہوئے

اللغات

النصرانی من یتبع دین المسیح بن مریم منسوب الی نصران قریۃ بالشام تنسب الیہا النصاریٰ ویقال لہا ناصرۃ الیٰ والنصاری جمع نصران کالندامیٰ جمع ندمان والنصرانیۃ دین نصاریٰ وقیل سموا بالنصاریٰ لانہم نصروا سیدنا عیسیٰ بن مریم ۱۲۔ مُنذ و مُذ۔ لہا ثلاث حالات الاولیٰ ان تکونا حرفی جر فان کان الزمان ماضیا کانتا بمعنی من نحو ما رأیتہ مذ یوم الاحد وان کان حاضرا کانتا بمعنی فی نحو رأیتہ مذ شہرنا ای فی ہذا الشہر الحاضر وان کان المعنی معدودا کان بمعنی من الی نحو ما رأیتہ مذ ثلاثۃ ایام ای من ثلاثۃ ایام او الی ثلثۃ ایام والحالۃ الثانیۃ ان یقع الاسم بعدہما مرفوعا نحو ما رأیتہ مذ یومان والحالۃ الثالثۃ ان یکون بعدہما جملۃ فعلیۃ او اسمیۃ نحو ما زالت ابتغی المال مذ انا والمشہور انہما حینئذ ظرفان مضافان الی الجملۃ و مذ ہی مخففۃ من منذ ۱۲۔ سنین۔ جمع سنۃ العام والقحط والجدب وفی مانقص منہا قولان احدہما الواو والآخر الہاء واصلہا السنہۃ لوزن الجبہۃ فاذا جمعتہا بالواو والنون کسرت السین نحو مضت علیہ السنون ۱۲۔ لم تحدثنی نفسی الخ ای لم تکلمنی نفسی یعنی انہ لم یقع فی نفسی ولم یخطر ببالی قط ان اترک بابہ واحتاج الی غیرہ ۱۲۔ سُنّیًا۔ منسوب الی السنۃ واہل السنۃ او السنیۃ فرقۃ کبیرۃ من المسلمین القائلون بخلافۃ ابی بکرؓ ۱۲۔ شیعی۔ منسوب بالشیعۃ الی علی ابن طالب کرم اللہ وجہہٗ ۱۲۔ منہ۔ الحنطۃ۔ بکسر الحاء المہملۃ البُرّ والجمع حِنط ۱۲۔ عتیقۃ۔ کہنہ یقال قنطرۃ عتیقۃ وقنطرۃ جدید بلا تاء و بالتاء ایضا لانہ بمعنی المفعول مؤنث عتیق

لمع او آتی ١٢۔ لکنّ۔ ساکنۃ النون مخففۃ من المثقلۃ حرف ابتداء لا حرف عطف لانہا لا تستعمل بدون النفی وہی لا تعمل لانہا تقع علی الاسماء والافعال خلافًا للاخفش ویونس ١٢۔ تراب۔ الارض والجمع اَتْرِبَۃٌ وتربانٌ ١٢۔ بدال۔ بالکسر مصدر بمعنی المبادلۃ ١٢۔ البُرّ۔ بضم الباء وتشدید الراء المہملۃ القمح (گیہوں) الوحدۃ بُرَّۃٌ وبالکسر العطیۃ والطاعۃ وبالفتح ضد البحر (خشکی) ومن الاسماء الحسنیٰ ایضًا ١٢۔ الجزیل۔ بالجیم والزاء المعجمۃ کامیر من کرم یقال جزل الشیٔ جزالۃً ای عظم وجزل الرجل ای صار جید الرائے ١٢۔ رجاء۔ مفعول لہ لقولہ بعثت ١٢۔

رفضناہ عتیقا وارتضینا بہ اذ جاء وھو ابو تراب

حکایۃ[٢٣]۔ قال الاصمعی حججت مرۃ فبینما انا اسیر فی جماعۃ من العرب اسمعت ھودج قریب منی قائلۃ تقول شعر

وحیاتِ حاجتہٖ الیّ وفقرہٖ فلاُبْدِلَنَّ نعیمہ بعذابہٖ

ولامنعن جفونہ طیب الکریٰ ولامزجن دموعہ بشرابہٖ

ل فدنوتُ من الھودج وقلت بم استحقَّ ھٰذا العقاب فبرزالیّ وجہٌ کانہ القمر وقالت شعر

کم باح باسمی بعد ما کتم الھویٰ زمنا وکان صیانتی اولیٰ بہٖ

وحیاتہ لوانہ کتم الھویٰ بلغ المنیٰ ویداہ تحت ثیابہٖ

الترجمۃ والمطالب شعر۔ چھوڑ دیا ہم نے اس کو اس حال میں کہ پرانا تھا اور راضی ہوئے ہم اس کے بدلہ پر جب کہ آیا وہ حالانکہ وہ مٹی والا تھا۔

حکایت۔ اصمعیؒ نے کہا ایک مرتبہ میں نے حج کیا تو جس وقت کہ میں عرب کے ایک قافلہ میں چل رہا تھا۔ تو میں نے اپنے قریبی محمل سے کسی کہنے والی کو سنا جو کہہ رہی تھی سہ قسم کھاتی ہوں اس کی حاجت اور اس کی ضرورت کی بقا کی اپنی طرف۔ ضرور بالضرور بدل دوں گی اس کی راحتوں کو مصیبتوں سے اور روک دوں گی اس کی پلکوں کو میٹھی نیند سے اور ملا دوں گی

اس کی شراب میں اس کے آنسوؤں کو۔ کہا اصمعیؒ نے میں ہودہ (محمل) کے قریب ہوا اور میں نے کہا کس بناء پر وہ اس علاج کا مستحق بنا۔ پس ظاہر ہوا میرے سامنے ایک چہرہ مثل چاند کے اور کہا ہے کتنی ہی مرتبہ میرے غم کو اس نے ظاہر کیا۔ ایک زمانے تک محبت کو چھپانے کے بعد۔ حالانکہ میرے راز کو چھپانا زیادہ بہتر تھا ظاہر کرنے سے اور قسم اس کی زندگی کی اگر وہ محبت کو چھپاتا تو نہ پہنچتا وہ آرزو کو۔ درآنحالیکہ اس کے دونوں ہاتھ اس کے کپڑے کے نیچے ہوتے۔

اللغات

رفضناه۔ من نصر وضرب یقال رفض الشیٔ رماه وترکه والرافضة من الشیعة والنسبة رافضی قال الاصمعیؒ سمو بذلک وترکهم زید بن علی توضیحه انهم تابعوا زید بن علی ثم قالوا اتبرأ من الشیخین ابی بکرؓ وعمرؓ فابی وقال کانا وزیری جدی فترکوه ورفضوه ۱۲۔ عتیقا۔ حال من الضمیر المنصوب عتق عتاقة قدم من کرم ویعتق عتقا خرج من العبودیة العتیق القدیم والخیار من کل شیٔ ولقب ابی بکرؓ الصدیق لجماله او لقوله من اراد ان ینظر الی عتیق من النار فلینظر الی ابی بکرؓ او سمته به امه والبیت العتیق الکعبة لانه اول بیت وضع فی الارض فتقدمه ظاهرا او اعتق من الغرق او من الجبابرة او لانه حر لم یملکه احد ۱۲۔ ارتضینا۔ ارتضاه اذا اختاره ورضیه فیه تلمیح الی لقب سیدنا علی رضی اللہ عنہ (المرتضیٰ) ۱۲۔ ابو تراب۔ الجملة حال من فاعل جاء وابو تراب کنیت علی کرم اللہ وجهه ومعنی هذا البیت انا ترکناه بهذه الحنطة حال کونها قدیمة ورضینا بالحنطة الجدیدة حینما جاءتنا حال کونها مخلوطة بالتراب واعلم ان فیه من الصنائع البدیعیة الادماج علی ما قال مولانا عظم اللہ وهو ان الضمن کلام سیق لمعنی آخر لان فیه ایماء الی انه ترک العتیق ای الصدیق الاکبرؓ ورضی بابی تراب ای علیؓ ابن ابی طالب فقد اظهر الشاعر الشیعی عقیدته ومذهبه فی اسلوب عجیب ۱۲۔ هودج۔ بالفتح والدال المهملة المفتوحة والجیم المعجمة محمل له قبة کانت ترکب فیه النساء (ہودہ) والجمع هوادج ۱۲۔ وحیات۔ الواو قسمیة والحیوٰة بمعنی البقاء ذو لغة الی الحاجة والی متعلقة لحاجته وقفره بالجر عطفا علی حاجته وقلا بد لن جواب القسم والضمائر الغائبة راجعة الی العاشق تقول اقسم ببقاء احتیاج المحب العاشق الی وافتقاره نحوی لا بدلن نعمته وراحته بالنقمة والکربة ولاقلبن عیشه الحلو مرا ۱۲۔ لامنعن ولامزجن معطوفان علی ابدلن ۱۲۔ جفونه۔ جمع جفن (پلک)، (نیام شمشیر) والمراد الاول والجفنة القصعة الکبیرة والجمع جفان ومنه قول الشاعر

ولوانی حبیت بقدر شوقی ؛ ولاحییت الجفان من الجفان ۱۲۔ الکری۔ النوم والنعاس (خواب شیریں)، من باب سمع الکرا طائر اغبر اللون طویل المنقار وهو المراد فی توهم الطرق کرا ان النعامة فی القری ۱۲۔ لامزجن۔ صیغة المتکلم من نصر یقال مزج الشراب بالماء ای خلطه به والمراد من خلط المدامع بالشراب وهو کثرة البکاء حتی وقت شرب الماء ۱۲۔ کم۔ اسم مبهم مبنی علی السکون یکون للاستفهام بمعنی ای عدد فتنصب بعده علی التمیز کم رجلا عندک ویکون للخبر فتقول کم درهم انفقت تریک التکثیر فتجر ما بعده کما تجر برب لانه فی التکثیر نقیض رب فی التقلیل وهی ههنا خبریة والتمیز محذوف ای کم مرة باح او کم بوجه باح۔ من نصر علی وزن باح من البواح بمعنی الظهور (ء)۔ صیانتی۔ المحافظة من نصر ای صیانة اسمی وسری فحذف المضاف وجملة وکان صیانتی الخ حال من فاعل باح فالمراد انه باح باسمی واظهر سری وکان اولی به ان یصونه ویکتمه ۱۲۔ ودیاه۔ جملة حالیة من

فاعل بلغ ۱۲۔ ثیاب۔ جمع ثوب معناہ اللباس والمراد من کون الیدین تحت الثیاب عدم السعی وتحمل المشقۃ فالمعنی انہ لو کتم سری لاوصلہ الی المراد من غیر تحمل مشقۃ وسعی منہ ۱۲

حکایة ۔ عن ابن مریم قال کنت حاجًا فی بعض السنین فاتیتُ مسجدَ رسول الله صلی الله علیه وسلم فاذا انا باعرابی یرکُضُ بعیرہٗ حتی اتی مسجد رسول الله صلی الله علیه وسلم فعقل بعیرہٗ ثم دخل یَؤُمّ القبر فلما نظر الی قبر رسول الله صلی الله علیه وسلم قال بابی انت وامی لقد بعثك الله بشیرًا ونذیرًا وانزل علیك کتابًا مستقیمًا اَعْلمك فیه علم الاولین والاٰخرین فقال وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا وانی لاعلم ان ربك منجزلك ما وعدك وها انا قد اتیتك مقرًا بالذنب مستشفعًا بك عند ربك عز وجل ثم مضی وانشاء یقول شعرًا ؎

یا خیر من دُفِنت بالقاع اعظمهٗ ... فطاب من طیبهن القاع والاکم

نفسی الفداء لقبر انت ساکنه ... فیه العفاف وفیه الجود والکرم

الترجمة والمطالب

حکایت۔ ابن مریم سے منقول ہے اس نے بیان کیا کہ میں ایک سال حج بیت اللہ کے ارادہ سے سفر کر رہا تھا کہ میں مسجد نبوی میں حاضر ہوا۔ میری ملاقات اچانک ایک بدوی سے ہوئی جو اپنے اونٹ کو ایڑھ لگا کر بھگا رہا تھا۔ یہاں تک وہ مسجد نبوی تک پہنچا اور اس نے اپنے اونٹ کی عقال باندھی پھر مسجد نبوی میں داخل ہوا تاکہ قبر نبوی کی زیارت کرے۔ جب اس نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو دیکھا تو کہنے لگا میرے ماں باپ قربان ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے۔ آپ پر ایسی مستقیم کتاب نازل فرمائی ہے۔ جس میں آپ کو اولین و آخرین کا علم سکھلایا اور فرمایا اور اگر وہ جس وقت اپنا نقصان کر بیٹھے تھے۔ اس وقت آپ کی خدمت

میں حاضر ہو جاتے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے اور رسولؐ بھی ان کے لیئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے تو ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ کا قبول کرنے والا اور رحمت کرنے والا پاتے اور میں خوب جانتا ہوں کہ یقیناً آپؐ کا پروردگار آپؐ سے اس وعدہ کو پورا کرے گا جو اس نے آپؐ سے کیا ہے اور میں اب آپؐ کی خدمت میں گناہوں کا اقرار کرتے ہوئے حاضر ہو گیا ہوں۔ اپنے پروردگار بزرگ و برتر کے سامنے آپؐ کی سفارش چاہتا ہوں۔ پھر آگے بڑھا اور یہ اشعار پڑھے سے اے وہ ذات جوان تمام میں بہتر ہے جن کی ہڈیاں اس میدان میں دفن ہیں۔ جن کی خوشبو کی وجہ سے سارے میدان اور ٹیلے مہک رہے ہیں۔ میری جان قربان ہو اس قبر پر جس کے آپؐ رہنے والے ہیں۔ جس قبر میں پاکدامنی ہے اور سخاوت و کرم ہے۔

اللغات یرکض۔ من نصر یقال رکض اذا عدا واسرع فی سیرہ او حرک رجلیہ ویقال رکضہٗ اذا رفعہ و رکض برجلیہ اذا حث الدابۃ علی سرعۃ السیر والمراد ہہنا ہو سرعۃ السیر ۱۲۔ بعیرہ۔ بمنزلۃ الجنس یشمل الجمل والناقۃ کالانسان یشمل الرجل والمرأۃ وہو الجمل البازل للذکر والانثی والجمع بُعران وأبعرۃ وجمع الجمع اباعر واباعیر ۱۲۔ والآبل۔ بکسرتین تقع علی الجمل لا واحد لہا من لفظہا مؤنثۃ واذا قالوا ابلان فانما یریدون قطیعین من الابل والناقۃ انثی من الابل والجمل الذکر منہا ۱۲۔ فعقل۔ من نصر وضرب یقال عقل الدابۃ ای ربطہا وعقل البعیر ای ثنی وظیفۃ مع ذراعہ فشد ہما بحبل ہو العقال ۱۲۔ یؤم۔ من نصر یقال امہ اَمّا وامّما اذا قصدہ والیضاام القوم امامۃ واَمّا اذا صار امامالہم والمراد ہو الاول ۱۲۔ بابی انت وامی۔ جملۃ دعاء تستعمل عند شدۃ المحبۃ واصلہ انت مفدی بابی وامی ای جعل ابوائی فداک (پدر و مادر فدائے تو باد) ولو انہم۔ اتی بہذہ الآیۃ تمہیدا لما بعدہ حیث ان فیہا ذکر قبول التوبۃ باستغفار الرسول وشفاعۃ للمذنبین قولہ تعالیٰ ولو انہم الآیۃ شرط و الجزاء فقولہ لوجدوا اللہ الخ وقولہ اذ ظلموا ظرف مقدم لقولہ تعالیٰ جاءوک وجملۃ جاءوک مع الجمل المعطوفۃ اعنی قولہ تعالیٰ فاستغفروا اللہ وقولہ واستغفر لہم الرسول خبر ان المذکور فی قولہ انہم ۱۲۔ مستشفعا۔ حال من المرفوع ۱۲۔ یاخیر۔ الخیر ہہنا اسم التفضیل المستعمل بالاضافۃ وجواب النداء فی البیت الثانی ۱۲۔ القاع۔ الارض المستویۃ المطمئنۃ المنفرجۃ عنہا الجبال والآکام (زمین پست و نرم کہ در آں جبال نہ باشد) والجمع اقواع واقوُع وقیعٌ وقیعانٌ ۱۲۔ اکم۔ جمع اکمۃ معناہا التل (ٹیلہ) وجمعہ اکم واکمات وجمع الجمع آکام ۱۲۔ العفاف۔ مصدر من عفّ من (ضرب) یقال عفّ ای کفّ وامتنع عما لا یحل او لا یجمل ۱۲۔

حکایۃ عن الاصمعیؒ قال بینما انا اطوف حول الکعبۃ اذا برجل علی قفاہ کارۃٌ وھو یطوف فقلت لہ اتطوف وعلیک کارۃ فقال ھذہ والدتی التی حملتنی فی بطنہا تسعۃ اشھر ارید ان اؤدی حقہا فقلت لہ الا ادلک علی ما تؤدی بہ

حقہا قال لی وما ہو قلت تتزوجہا فقال یا عدو اللہ تستقبلنی فی امی بمثل ھذا قال فرفعت یدہا فصفعت قفا ابنہا وقالت لم اذا قیل لک الحق تغضب۔

حکایۃ۔ عن القاضی یحیٰی بن اکثم قال بت لیلۃ عند المامون فعطشت فی جوف اللیل فقمت لاشرب ماءً فرأنی المامون فقال مالک یا یحیٰی قلت یا امیر المؤمنین انا واللہ عطشان قال ارجع۔

الترجمۃ والمطالب اصمعیؒ امام لغت سے منقول ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں بیت اللہ کے ارد گرد طواف کر رہا تھا کہ میری ملاقات ایسے شخص سے ہوئی کہ جس کی گُدّی پر ایک گٹھڑی تھی اور وہ طواف میں مشغول تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ تم طواف ایسی حالت میں کر رہے ہو کہ تمہاری گردن پر گٹھڑی رکھی ہوئی ہے۔ اس شخص نے جواب دیا کہ یہ میری والدہ ہیں۔ جنہوں نے مجھ کو نو ماہ تک اپنے پیٹ میں اٹھائے رکھا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کا کچھ حق تو ادا کر دوں۔ تو میں نے کہا کہ میں تم کو ان کے حق کی ادائیگی کی صورت کیوں نہ بتلا دوں۔ اس نے مجھ سے دریافت کیا کہ وہ صورت کیا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ تم ان کا نکاح کر دو۔ اس شخص نے کہا کہ اے اللہ کے دشمن تم میری ماں کے بارہ میں ایسی باتوں سے پیش آتے ہو۔ راوی نے کہا کہ اس عورت نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور اپنے بیٹے کی گدی پر رسید کیا اور کہنے لگی جب تیرے سامنے حق بات کہی جاتی ہے تو کیوں غصہ ہوتا ہے۔

حکایت۔ یحیٰی بن اکثم قاضی سے منقول ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ایک رات مامون رشید کے پاس گزاری۔ درمیانِ شب مجھ کو پیاس لگی۔ میں پانی پینے کے لیے کھڑا ہوا تو مجھ کو مامون رشید نے دیکھ لیا اور فرمایا کہ تمہیں کیا بات ہے۔ میں نے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین بخدا میں پیاسا ہوں۔ مامون نے فرمایا تم اپنی جگہ لوٹ جاؤ۔

للغات الکعبۃ۔ کل بیت مربع والبیت الحرام بمکۃ زادہ اللہ شرفا وعظما وہو المراد ہہنا والجمع کعابٌ وکعباتٌ ۱۲ قفاہ۔ مؤخر العنق مذکر وقد یؤنث والجمع اقفٍ واقفیۃٌ واقفاءٌ وقُفِیٌّ وقِفِیٌّ بکسر القاف ۱۲۔ کارۃ۔ من الثیاب ما یکورہ القصار منہا ویحلہ فیکون بعضہ فوق بعض ومقدار معلوم من الحنطۃ (پشتوارہ) والجمع کارات ۱۲۔ تزوجہا ای ان تزوجہا والتزویج ان تجعل للمرأۃ زوجًا وللرجل زوجۃً ۱۲۔ بطن۔ خلاف الظہر وجوف کل شیٔ والجمع بطونٌ وابطنٌ وبطنانٌ ۱۲۔ تستقبلنی۔ ای تقول علی وجہی فی شان امّی مثل ہذا الکلام الشنیع ۱۲۔ فصفعت۔ من فتح یقال صفعہ صفعًا ای ضرب قفاہ بکفہ مبسوطۃ (طمانچہ مارنا) ۱۲۔ الحق۔ مفعول مالم یسم فاعلہ لقیل واصل العبارۃ ہکذا لم تغضب اذا قیل لک الحق والمراد

ان ہذا الرجل صدق ان قضا رحق فی تزویجی ۱۲۔ بت۔ علی صیغۃ المتکلم کبعت اصلہ بیتُّ فحذف الیاء وکسر ما قبلہا دلالۃ علی حذف الیاء فصار بتُّ یقال بات بیتوتۃ فی المکان ای اقام فیہ اللیل ۱۲۔ مالک۔ یایحییٰ ای ما الحاجۃ لک یا یحییٰ او مالک یا یحییٰ قمت فی جوف اللیل ۱۲۔ عطشان۔ جمع عطاش وعَطْشیٰ وعطاشیٰ ۱۲۔

الی موضعك فقال واللہ الی محل الماء فجاءنی بکوز ماء وقام علی راسی فقال اشرب یا یحییٰ فقلت یا امیر المؤمنین ھلا وصیف او وصیفۃ قال انھم نیام قلت کنت انا اقوم لشربی فقال لی لئام بالرجل الذی یستخدم ضیفہ ثم قال یا یحییٰ فقلت لبیك یا امیر المؤمنین قال لا احدثك قلت بلی یا امیر المؤمنین قال حدثنی الرشید قال حدثنی المھدی قال حدثنی المنصور عن ابیہ عن عکرمۃ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید القوم خادمھم۔

الترجمۃ والمطالب

پس قسم خدا کی مامونؒ رشید پانی کی جگہ کی طرف کھڑا ہوا اور ایک پیالہ میں پانی لایا اور میرے سر اپنے آکر کھڑا ہو گیا اور کہا کہ اے یحییٰ پانی پی لو۔ میں نے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین کیا کوئی خادم اور خادمہ موجود نہیں ہے۔ تو جواب دیا کہ وہ سب سو رہے ہیں۔ میں نے کہا میں خود پانی پی لوں گا تو امیر المؤمنین نے جواب دیا کہ انسان کے لئے یہ عیب کی بات ہے کہ وہ اپنے مہمان سے خدمت چاہے۔ پھر کہا اے یحییٰ۔ میں نے کہا جی حضرت! امیر المؤمنین نے فرمایا میں تم کو ایک حدیث کیوں نہ بتلا دوں۔ میں نے عرض کیا ضرور بتلائیے تو بیان کیا کہ مجھ سے رشید نے بیان کیا اور رشید نے کہا کہ مجھ سے مہدی نے بیان کیا اور مہدی نے منصور سے نقل کیا منصور نے اپنے والد بزرگوار سے بیان کیا ان کے والد نے حضرت عکرمہؓ سے عکرمہؓ نے حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ سے اور ابن عباسؓ نے کہا کہ فرمایا جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لوگوں کا سردار ان کا خدمت گزار ہوتا ہے ۱۲۔

اللغات

ماء۔ بالہمزۃ (آب)، والہمزۃ فیہ بدل من الہاء، اصلہ مَوَہٌ بالتحریک فابدلت الواو الفا لتحرکہا وانفتاح ما قبلہا وتصغیرہ مُوَیْہٌ والنسبۃ الیہ مائیٌّ وماویٌّ وماہیٌّ والجمع میاہٌ وامواہٌ ۱۲۔ بکوز۔ اناء کالابریق لکنہ اصغر منہ والجمع اکوازٌ وکیزانٌ وکوزۃٌ ۱۲۔ وصیف۔ ہو العبد دون المراہق ای المقارب البلوغ والجمع وصفاء وہلا بالتشدید

من حروف التحضیض مرکبۃ من ہل ولا کما فی المفتاح واصلہ ہلا یوجد وصیف لانہ یلزمہا الفعل ولو تقدیرًا فمعناہا اذا دخلت علی الماضی التوبیخ واللوم علی ترک الفعل کقولک ہلا آمنت ومعناہا فی المضارع الحض علی الفعل والطلب لہ کقولک تصلی مع الجماعۃ قال فی ازالۃ المحن وقد تکون فی المضارع من غیر تحضیض وتوبیخ بل بتادب فیکون بمعنی العرض ۱۲۔ وصیفۃ۔ الجاریۃ والجمع وصائف وقولہ ہلا وصیف ای ہلا قام وصیف او وصیفۃ فحذف الفعل تخفیفا والمراد منہ انک لم قمت للخدمۃ ولم تأمر خادمًا من خدامک ۱۲۔ نیام۔ جمع نائم بمعنی خوابندہ ۱۲۔ لذم۔ اللام فیہ مفتوح للتاکید وقولہ ذم مبتداء والتنوین فیہ للتعظیم ای لذم عظیم شدید ثابت بالرجل الذی یستخدم ضیفہ ۱۲۔ لبیک۔ معناہ اقبل الی امرک واحضر فی جنابک قال فی الصحاح معناہ انا مقیم فی طاعتک ونصب علی انہ مفعول مطلق کقولک حمدًا للہ وشکرًا وکان حقہ ان یقال لبا لک وثنی علی معنی التاکید ای البابا بعد الباب واقامۃ بعد اقامۃ او قیل اصلہ البُّ لک البابین فاضیف الیابین بعد اسقاط النون الی الکاف وحذف الفعل واسقط الالفان لکثرۃ الاستعمال ۱۲۔ قال۔ فاعلہ ابن عباس ۱۲۔ القوم۔ الجماعۃ من الناس والجمع اقوام واقارم واقائم واقاویم ۱۲۔

حکایۃ۔ قیل ان الرشید ھجر جاریۃً ثم لقیہا فی بعض اللیالی فی القصر سکری وعلیہا رداء خز وھی تسحب اذیالہا من التیہ فراودھا فقالت یا امیر المؤمنین ھجرتنی فی ھذہ المدۃ ولیس لی علم بموافاتک فانظرنی حتی اتہیأ للقائک واتیک بالغداۃ فلما اصبح قال للحاجب لا تدع احدًا یدخل علیّ وانتظرھا فلم تجئ فقام ودخل علیہا وسألہا انجاز الوعد فقالت یا امیر المؤمنین کلام اللیل یمحوہ النہار فخرج واستدعی من بالباب من الشعراء فدخل علیہ الرقاشیؒ ومصعبؒ وابو نواس فقال اجیزوا الکلام اللیل یمحوہ النہار فقال الرقاشی۔

الترجمۃ والمطالب

حکایت۔ بیان کیا گیا ہے کہ رشید نے اپنی ایک جاریہ سے ملنا چھوڑ دیا۔ پھر رشید کی ملاقات اس جاریہ سے محل شاہی میں ہوئی جب کہ وہ بدمست تھی۔ اس پر ایک ریشمی چادر تھی جس کے کناروں کو وہ زمین پر ناز کی وجہ سے گھسیٹ رہی تھی۔ تو رشید نے اس سے مائل کرنے کی بات چیت کی (پھسلایا) اس جاریہ نے کہا اے امیر المؤمنین آپ نے مجھ کو اس مدت میں چھوڑے رکھا اور مجھ کو آپ کے پالینے کا کوئی علم نہ تھا۔ مجھے مہلت دیجیے

تاکہ میں آپ کے لئے تیار ہو جاؤں، اور صبح آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ جب صبح ہوئی تو رشید نے دربان سے کہا کہ کسی کو بیرے پاس آنے کے لئے مت چھوڑو۔ رشید اس جاریہ کے آنے کا برابر انتظار کرتا رہا مگر وہ نہیں آئی تو امیر کھڑا ہوا اور اس کے پاس پہنچا اور اس سے وعدہ پورا کرنے کا مطالبہ کیا۔ تو جاریہ نے کہا کہ رات کی بات کو دن کا سماں ختم کر دیتا ہے (رات گئی اور رات کی بات گئی) امیر المؤمنین باہر آیا اور دروازہ پر جو شعراء میں سے موجود تھے ان کو بلایا تو رقاشی اور مصعب اور ابونواس حاضر دربار ہوئے۔ امیر المؤمنین نے فرمایا کہ کلام اللیل یمحوہ النہار پر گرہ لگاؤ۔ تو رقاشی نے کہا۔

اللغات ہجر۔ ہجرا وہجرانا من نصر ضد الوصل یقال ہجر زوجتہ اعتزل عنہا ولم یطلقہا وہاجر من البلد خرج منہ الی آخر۔ سکریٰ۔ حال من الضمیر المنصوب فی لقیہا من سمع یقال سکر سکرانا وسکرا من الشراب ضد صحا وسست شدہ فہو سکران وہی سکریٰ ولغۃ فی بنی اسد سکرانۃ ۱۲۔ رداء۔ ما یلبس فوق الثیاب کالعباء (چادر) والجمع اردیۃ ۱۲۔ خزّۃ۔ المریر وما نسج من صوف وحریر والجمع خزوز وفی قولہ رداء خزۃ اضافۃ بیانیۃ ۱۲۔ تسحب۔ من فتح یقال سحب الذیل او الثوب اذا جرّہ وبعضہ لاحق بالارض یقال جاء یسحب ذیلہ ای یمشی متبختراً ۱۲۔ اذیالہا۔ جمع ذیل وہو آخر الشیٔ وذیل الثوب ما جرّ منہ ۱۲۔ التیہ۔ ای الکبر من ضرب یقال تاہ یتیہ تیہا وتیہانا ذہب متحیراً ومنہ التیہ للمفازۃ التی یتحیر فیہا الرجل ویضل وقد طاف فیہ التیہ بنو اسرائیل اربعین سنۃ ۱۲۔ راود ہا۔ اعلم ان الرود التردد فی طلب شیٔ برفق ومنہ الارادۃ ومنہ المراودۃ وہی ان تنازع غیرک فی الارادۃ فترید غیر ما یرید ویقال راودہ من نفسہ وعلی نفسہ خادعہ وطلب منہ المنکر (پھسلانا) ۱۲۔ ہو آفاتک۔ ای ملاقاتک وہو ماخوذ من الوفی یقال وافی الرجل حقہ اذا اعطاہ کاملا ویقال وافاہ ای آتاہ مفاجاۃ ۱۲۔ اتہیا۔ صیغۃ المتکلم من التفعل یقال ہیّأہ تہیئۃ وتہیأ ای اصلحہ واعدہ ۱۲۔ کلام۔ القول وہو اسم الجنس یطلق علی القلیل والکثیر وقیل فی حدہ انہ صفۃ یتمکن بہا الحی من الاعلام فی نفسہ تارۃ بواسطۃ اصوات المقطعۃ وتارۃ بواسطۃ الکتابۃ وتارۃ بواسطۃ الاشارۃ وقولہ کلام اللیل منصوب بتقدیر یمحو الذی یفسرہ بعدہ لانہ مما اضمر عاملہ علی شریطۃ التفسیر ومرفوعۃ علی الابتداء والجملۃ التی بعدہ خبر الا انہ یختار الرفع لعدم قرینۃ النصب وایضا لسلامۃ عن الحذف ۱۲۔

اتسلوها وقلبك مستطار (حالیہ ۱۲، پراگندہ شدہ ۱۲) — وقد منع القرار فلا قرار

وقد ترکتك صبًّا مستهامًا (عاشق ۱۲، سرگشتہ ۱۲) — فتاةٌ لا تزور ولا تزار (زن جوان ۱۲)

اذا ما زرتها وعدت وقالت — کلام اللیل یمحوه النهار

وقال مصعبٌ شعرًا ؎

اما والله لو تجدين وجدي — لما وسعتك في بغداد دار

اما یکفیک ان العین عبریٰ — وفی الاحشاء من ذکراک نارٗ
واین الوعد سیدتی فقالت — کلام اللیل یمحوہ النہارٗ

وقال ابونواس واجاد ؎

ولیلۃ اقبلت فی القصر سکریٰ — ولکن زین السکر الوقارٗ
وقد سقط الرداء عن منکبیہا — من التجمیش واغل الازارٗ
وھز الریح اردافا ثقالاً — وغصنا فیہ رمانٌ صغارٗ
فقلت لہا عدینی منک وعداً — فقالت فی غد منک المزارٗ
ولما جئت مقتضیا اجابت — کلام اللیل یمحوہ النہارٗ

الترجمۃ والمطالب تو محبوبہ کی محبت سے بے فکر ہے۔ حالانکہ تیرا دل اس کی محبت میں پڑاں ہے۔ میرا چین مجھ سے روک دیا گیا ہے۔ پس ذرہ برابر چین نہیں ہے اور بنا دیا مجھ کو ایک جوان لڑکی نے پریشان حال عاشق۔ ایسی لڑکی جو نہ آتی ہے نہ اس کے پاس جایا جاتا ہے۔ جب میں اس سے ملا تو اس نے وعدہ کیا اور کہا رات کی بات دن کا سماں مٹا دیتا ہے۔

شاعر مغتصب نے یہ اشعار کہے ؎ سنو قسم خدا کی اگر اے محبوبہ تو میرے جیسا عشق اپنے اندر پاتی تو بغداد کا کوئی گھر تیری سمائی نہ رکھتا۔ کیا تیرے یقین دلانے کے لیئے یہ بات کافی نہیں ہے کہ میری آنکھ آنسو بہا رہی ہے اور میرے باطن میں تیری یاد کی وجہ سے ایک زبردست آگ ہے۔ اے میرے آقا تمہارا وعدہ کہاں ہے تو جواب دیا کہ کلام اللیل یمحوہ النہار۔

ابو نواس شاعر نے بھی کلام کہا اور خوب کہا ہے اور ایک رات سامنے سے وہ بدمست محل میں آئی۔ لیکن اس کے وقار نے اس کی مستی کو سجا دیا تھا اور اس کے دونوں شانوں سے اس کی چادر سرک گئی تھی اور چھیڑ چھاڑ کی وجہ سے اس کا ازار بھی کھل گیا تھا۔ اس کے بھاری بھاری سرینوں کو ہوا نے حرکت دی اور ایک تانہ شاخ کو جس میں چھوٹے انار لگے ہوئے تھے۔ میں نے اس جاریہ سے کہا مجھ سے ملاقات کا وعدہ کیجئے تو اس نے کہا کہ میری ملاقات تم سے کل ہوگی۔ جب میں اس کے پاس وعدہ کو پورا کرنے کے لیئے پہنچا تو اس نے جواب دیا کلام اللیل یمحوہ النہار۔

اللغات

اتسلوہا. الہمزۃ للاستفہام الانکاری والضمیر الغائب فی تسلوہا یرجع الی المحبوبۃ وہی من الاشیاء التی لایحتاج فی ارجاع الضمیر الیہا الی ذکر المرجع کالقرب والارض وذاتہ سبحانہ وتعالی وتسلو من نصر وسمع یقال سلا الشیٔ وعنہ سلوًا وسُلُوًّا وسُلِیًّا وسَلْوَی اذا انسیہ وذہل من ذکرہ (بے غم شدن) ۱۲۔ وقلبک۔ لمستطار جملۃ حالیۃ من المخاطب ومستطار علی صیغۃ المفعول من الاستفعال مصدرہ الاستطارۃ یقال استطار ای تفرق وانتشر واستطار الطیر ای طیرہ ۱۲۔ وقد منع القرار۔ القرار مفعول بہ لمنع والضمیر الراجع الی القلب نائب فاعلہ ۱۲۔ ولاقرار۔ فلامشبہۃ بلیس فی النفی والعمل تعمل فی لغۃ اہل الحجاز فی النکرۃ فقط اما بنو تمیم فلایثبتون لہا العمل وتقدیر قولہ فلاقرار ای لاقرار موجود فحذف الخبر ۱۲۔ ترکتک بہا بمعنی جعلت وصیرت فکاف الخطاب مفعولہ الاول وصبا مستہاما مفعولہ الثانی وفاعلہ المؤنث فتاۃ فی المصرع الثانی ۱۲۔ المستہام۔ من ذہب فؤادہ وسلب عقلہ من الحب او غیرہ وہام ہیمانا احب امرأۃ ورجل ہائم متحیر وہیمان عطشان و الہیام بالضم کالجنون من العاشق ۱۲۔ فتاۃ۔ مؤنث الفتی المرأۃ الشابۃ والجمع فتیات وفتوات ۱۲۔ قولہا کلام اللیل الخ معناہ ان الکلام الذی یکون فی وقت لایبقی اثرہ الی وقت آخر علی مایزعمہا فانا کنت وعدتک فی اللیل باللقاء فلما صار النہار صار الوعد نسیا منسیا وانعدم اثر الکلام ۱۲۔ اما واللہ۔ اما حرف تنبیہ وواللہ قسم جوابہ فی المصرعۃ التالیۃ اعنی کما وسعتک الخ ۱۲۔ لوتجدین۔ یحتمل معنیین احدہما ان یکون من الوجدان بمعنی الاحساس وبابہ ضرب فالوجد بعدہ بمعنی العشق والحزن مفعول بہ لہ فالمعنی لوتحسین عشقی وحزنی والثانی ان یکون من الوجد بالفتح وقولہ وجدی مفعول مطلق لہ ومعنی البیت انک لوتحزنین مثل حزنی وتعشقین مثل عشقی لضاقت علیک بلدۃ بغداد مع جہہا لشدۃ الاضطراب والقلق ۱۲۔ بغداد۔ بمہملتین ومعجمتین مدینۃ بالعراق وتلقب بمدینۃ الاسلام وبالزوراء معرب یذکر ویؤنث واصلہ باغ داد بمعنی الروضۃ وداد بمعنی العدل فی الفارسیۃ سمیت بہ لان الملک نوشیروان کان یاتی الیہا فی کل اسبوع ویعدل فیہا بین الظالم والمظلوم ویؤتی کل ذی حق حقہ ثم حذفت الالف لکثرۃ الاستعمال ۱۲۔ دار۔ المحل والمسکن والجمع دور ودیار وادؤر ودیارۃ ودوارۃ ودیارات قولہ دار فاعل وسعت ۱۲۔ اما یکفیک۔ الہمزۃ الاستفہامیۃ داخلۃ علی المضارع المنفی وقولہ ان العین الخ بتاویل المفرد فاعل یکفی ۱۲۔ عبری۔ صیغۃ صفۃ کسکری بمعنی پر اشک یقال عبرت عینہ عبرا بابہ نصر جرت عبرتہا ای دمعہا فہی عبری ۱۲۔ الاحشاء جمع حشا بمعنی الاعضاء الداخلیۃ مثل القلب والکبد وغیرہما ومعنی البیت الم یکفیک فی صدق محبتی ان عینی معززۃ ومثلۃ بالدموع وفی القلب والکبد نار من ذکراک ۱۲۔ ولیلۃ۔ الواو بمعنی رب ولاتدخل الا علی منکر وتکون للتقلیل والتکثیر جمیعا یستفاد من سیاق الکلام والانسب بالمقام ہو ان یکون للتقلیل واقبلت بمعنی توجہت صفۃ لیلۃ ۱۲۔ التجمیش۔ الملاعبۃ والمغازلۃ وفی الہندیۃ (چھیڑ چھاڑ) والازار کل ماستر یذکر ویؤنث (پاجامہ۔ لنگی) ۱۲۔ اردافا۔ جمع ردف بکسر الاول وسکون الثانی بمعنی سرین ۱۲۔ ثقالا۔ جمع ثقیل بمعنی گراں وثقل الردف محبوب عند العرب ۱۲۔ وغصنا عطف علی اردافا موصوف والجملۃ الظرفیۃ صفت واراد بالغصن قد الحبیبۃ والتشبیہ بالغصن فی الاستقامۃ واللینویۃ وجمع الغصن غصون واغصان و

۱۱۔ والزمان۔ جمع الزبانۃ اسم جنس ۱۲۔ والصغار۔ جمع صغیر ککریم وکرام والمراد بالزمان ثم بہا القریۃ النہود ۱۲

ل الرشید قاتلك الله تعالىٰ يا ابا نواس كانك كنت ثالثنا وامر لكل واحد بخمسة الاف درهم ولابي نواس بعشرة الاف درهم وخلعة سنية.

حکایة. عن ابی الحسن بن اذین البصیر النحوی رحمه الله تعالىٰ قال حضرت والدی مجلس كافور الاخشیدی وهو غاص بالناس فدخل الیه رجل وقال فی دعائه ادام الله ایام سیدنا فکسر المیم من الایام وفطن بذلك جماعة من الحاضرین احدهم صاحب المجلس حتی شاع ذلك فقام من اوساط الناس رجل نشأ یقول شعراً ؎

ترجمۃ والمطالب امیر المؤمنین رشیدؒ نے کہا اے ابونواس اللہ تجھ کو قتل کرے۔ تُو تو ایسا معلوم ہوتا ہے گویا کہ تو تیسرا شخص ہمارے ساتھ تھا اور ہر شاعر کو پانچ ہزار درہم دینے کا حکم دیا اور ابونواس کے لئے دس ہزار درہم دینے کا اور ایک قیمتی اعلیٰ درجہ کی خلعت کا۔

حکایت۔ ابوالحسن بن آذین نحوی سے منقول ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں اپنے والد صاحب کے ہمراہ کافور اخشیدی کی مجلس میں حاضر ہوا جب کہ وہ مجلس لوگوں سے بھری ہوئی تھی ایک شخص کافور اخشیدی کے پاس آیا اور اس نے اپنی دعا میں یہ الفاظ کہے "اَدَامَ اللہُ اَیَامِ سیدنا" پس ایام کی میم کو اس نے کسرہ دے دیا۔ اس غلطی کا احساس حاضرین میں سے ایک جماعت کو ہو گیا جن میں سے ایک میر مجلس (کافور اخشیدی) بھی تھا یہاں تک کہ یہ بات سب میں پھیل گئی تو لوگوں کے درمیان میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور یہ اشعار پڑھنے لگا

اللغات قاتلک۔ یقال قاتلک اللہ لعنہ، ویقال فی الاستحسان قاتلہ اللہ ما اسعرہ والمراد مدحہ لا الدعاء علیہ بالقتل ۱۲۔ خلعۃ۔ بکسر الخاء المعجمۃ وسکون اللام ہی الثوب الذی یعطی منحۃ ۱۲۔ کافور الاخشیدی۔ کافور کان عبدا اسود خصیا مثقوب الشفۃ العلیا لبطنا قبیح القدمین حلب الی مصر فی سنۃ ۳۱۰ من الہجرۃ فلما دخل الی مصر تمنی ان یکون امیرہا ووصل الی خدمۃ الامیر ابی بکر محمد ابن طغج الاخشید وہو یومئذ امیر مصر فترقی عندہ حتی صار من اخص خدمہ ولما مات الاخشید بدمشق تغلب الکافور علی مصر بانواع الحیل والمکر ۱۲۔ غاص۔ یقال غص غصصا بالطعام وبالماء اعترض فی حلقہ شئی منعہ

التنفس من باب سمع دا چھو لگنا، وغص المکان بہم امتلأ وضاق علیہم المجلس غاصٌّ بالقوم ای ممتلی بہم ۱۲۔ وہو مبتدأ وضمیرہ راجع ال المجلس وغاص خبر ای غاص مجلسہ بالناس ۱۲۔ فکسرہٗ مصدرہ الکسر من ضرب ہو حرکۃ تجعل تحت الحرف وہذہ علامتہا، لغا کسر الحروف ای الحقہ الکسرۃ ۱۲۔

لاغرو ان لحن الداعی لسیدنا	او غصّ من دہش بالریق او بہر
فمثل ہیبتہ حالت جلالتہا	بین الادیب وبین القول بالحصر
وان یکن خفض الایام عن غلط	فی موضع النصب لا عن قلۃ البصر
فقد تفاءلت من ہذا لسیدنا	والفال ماثورۃ عن سید البشر
بان ایامہ خفض بلا نصب	وان اوقاتہ صفو بلا کدر

منقولۃ ۱۲

الترجمۃ والمطالب

اگر ہمارے آقا کو دعا دینے والے نے اپنی دعا میں غلطی کی یا دہشت یا گلے میں تھوک کی وجہ سے اچھو لگ گیا یا سانس چڑھ گیا تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ پس امیر کی دہشت مثل آڑے آئی۔ اس ہیبت کی جلالت ادیب اور اس کے قول کے درمیان کلام سے بندش کو۔ اگر ایام کو کسرہ دے د غلطی کی وجہ سے نصب کی جگہ تو فال لی میں نے اس سے اپنے سردار کے لیئے (اور فال کا لینا منقول ہے سید البشر صل اللہ علیہ وسلم سے) کہ امیر کے ایام خوش عیش ہیں بلا کسی مصیبت کے اور امیر کے اوقات صاف ہیں بغیر کسی کدورت کے

اللغات

لاغرو۔ بالغین المعجمۃ وسکون الراء الغَرْوُ والغرو بمعنی العجب ولا یستعمل الا مع النفی فمعنی لاغرو ای لا عجب لا لنفی الجنس وغرو اسمہ لسیدنا متعلق بقول الداعی وقولہ او غص عطف لحن وبالریق متعلق بغص و او بہر عطف علی دہش یقول ان اخطاء الرجل الذی دعا لسیدنا کا قرالاخشیدی فی الاعراب ۱۲۔ لحن۔ من فتح یقال لحن فی کلامہ او فی قراءتہ لحنا ولحنا ولحونا اذا اخطأ فی الاعراب وخالف وجہ الصواب ۱۲۔ الریق۔ بکسر الراء وسکون الیاء ماء الف والجمع اریاق ۱۲۔ بہر۔ بضم الباء المعجمۃ وسکون الہاء وہو تتابع النفس وانقطاعہ من الاعیاء وہو یعتری الانسان بعد السعی الشدید والشقۃ المتبعۃ فمعنی البیت ان الرجل الذی قام یدعو للسید الامیر ان اخطأ فی بعض الاعراب او امتلأ فمہ بالریق لاجل الدہشۃ التی عرتہ من رعب الملک او لاجل تتابع نفسہ وانقطاعہ ۱۲۔ بالحصر۔ بفتحتین وہو العی فی النطق بحیث لا یقدر علی التکلم وقد یطلق بمعنی ضیق الصدر ایضا وبابہ سمع یقال حصر حصرا ای عیی فی النطق فمعنی البیت ان جلالۃ ہیبۃ الامیر قد منع

بین الادیب و بین التکلم بحیث لم یقدر علی التلفظ و فیہ ان الرجل ما کان حصر عن التکلم بل لحن فی الکلام فکیف قال بالحصر و الجواب انہ یمکن وقوع کلیہما اعنی اللحن فی الاعراب ثم الحصر ولامنافاۃ فیہ او یقال انہ اراد بالحصر عن الکلام الصحیح ۱۲۔ تفاءلت۔ صیغۃ التکلم من التفاعل یقال تفاءل ضد تشاءم والفال ضد الشوم کان یسمع مریض کلمۃ یا سالم فتوجہ لہ انہ یبرأ لما سمع ۱۲۔ البشر الانسان ذکرا او انثی واحدا او جمعا والمراد من سید البشر نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲۔ بلا نصب۔ بفتحتین بمعنی البلاء والمشقۃ و بابہ سمع فالمعنی ان ایامہ کلہا ذات فرح وطیب عیش و لابلاء فیہا ولاحزن ۱۲۔ صفو۔ مصدر من نصر بمعنی ذات صفو یقال صفا صفوا وصفوا نقیض کدر ۱۲۔ کدر۔ بمعنی کدورت مصدر من سمع یقال کدر کدرا نقیض صفا وعنہ خذ ما صفا ودع ما کدر ۱۲۔

حکایة[۲۹]. عن عبد السلام بن الحسین البصری رحمہ اللہ تعالیٰ فَصَدَ (من ضرب ۱۲) الحسن بن سہلٍ یومًا فتنافس الناسُ الیہ فی الہدایا وکان رجلٌ من اہل الادب من الکتاب قد قعد بہ الزمان فقال لاہلہ قد تنافس الناس الی ہذا الرجل (ای حسن بن سہل ۱۲) فی الہدایا ولو جمعت جمیع ما تحوی علیہ یدای ما بلغ الف دینارٍ ولکن سا تلطف (حیلۂ لطیف خواہم نمود ۱۲) لہم فی الہدیۃ. فعمد الی اشنانٍ وملحٍ مطیّب فجعلہا فی جونۃٍ وختمہا وکتب الیہ واللہ یا سیدی لو کانت الجِدۃُ علی قدر الہمۃ لکنت احد المتنافسین فی برّک المسارعین الی ودّک لکن الجِدّات قعدت بالہمۃ فقصرت عن مساوات اہل النعمۃ وخشیت (من سمع ۱۲) ان تُطوٰی (من ضرب ۱۲) صحیفۃ البرّ (ای القرطاس المکتوب ۱۲) ولیس لی فیہا ذکرٌ.

الترجمة والمطالب

حکایت۔ عبدالسلام بن حسین بصری کہ اللہ ان پر رحم کرے، منقول ہے کہ حسن بن سہل نے فصد کرائی تو لوگوں نے ہدایا اور تحفے اس کے پاس بھیجے۔ ایک مرد انشاء پرداز جس کو زمانہ نے مفلس و عاجز کر رکھا تھا۔ اس نے اپنے گھروالوں سے کہا کہ لوگوں نے حسن بن سہل کے پاس تحفے بھیجے ہیں۔ اگر میں بالفرض اپنی تمام چیزوں کو اکٹھا کر لوں جو میرے قبضہ و ملک میں ہیں۔ تب بھی وہ ایک ہزار کی قیمت کو نہ پہنچے۔ لیکن میں ایک لطیف

حیلہ اس کے پاس تحفہ بھیجنے میں کروں گا۔ اس نے گھاس اشنان اور نمک خوشبودار منگوایا اور ان دونوں کو ایک ڈبیا میں بند کر دیا اور اوپر سے ایک مہر لگادی اور ایک خط حسن بن سہل کے پاس لکھا۔ جس کا مضمون یہ تھا۔ خدا کی قسم اے میرے آقا اگر میری مالداری اور تونگری میری ہمت اور ارادے کے موافق ہوتی تو میں بھی تیرے پاس ہدیہ دینے میں رغبت کرنے والوں میں سے ایک ہوتا۔ جو تیری محبت کو حاصل کرنے میں سبقت کرنے والے ہیں۔ لیکن میری یافت نے میری ہمت کو بٹھادیا۔ اس لیئے میں نے مال داروں کی برابری کرنے سے کوتاہی کی اور میں اس بات سے ڈرا کہ بھلائی کے رجسٹر کو لپیٹ دیا جائے اور اس میں میرا ذکر نہ ہو۔

اللغات

فصد۔ من ضرب یقال فصد المریض ای شق عرقہ (فصد گرفت) ۱۲۔ الحسن بن سہل۔ ہو من امراء الخلیفۃ المتوکل باللہ من الخلفاء العباسیۃ وقیل کان وزیرا فی عہد مامون الرشید علی ما قال مولانا عظمت اللہ ۱۲۔ تنافس یقال تنافس القوم فی الامر ای بالغوا فیہ وتفاخروا فیہ ۱۲۔ الہدایا۔ جمع ہدیۃ وجمعہ ایضا ہداو مؤنث الہدی ما اتحف بہ ای بعث بہ اکراما او تودداً ۱۲۔ الکتّاب۔ جمع کاتب بمعنی انشاء پرداز ۱۲۔ قعدبہ۔ الباء فیہ للتعدیۃ من نصر یقال قعد بہ ای اقعدہ یعنی اعجزہ عن حاجاتہ وتنفیذ ما یرید ۱۲۔ ساتلطف۔ السین للاستقبال القریب صیغۃ المتکلم یقال تلطف بہ ای احتال لہ حتی اطلع علی اسرارہ ۱۲۔ اشنان۔ بضم الہمزۃ وکسرہا ما تغسل الایدی من الحمض (نام گیاہے) ۱۲۔ مُطیّب۔ یقال طیّب الشیٔ اذا وجدہ طیبا (خوشبودار) ۱۲۔ جونۃ۔ بضم الجیم وسکون الواو وہی سلیلۃ مغشاۃ بالادم تکون عند العطارین (کپی وڈبیا) ۱۲۔ ختمہا۔ من ضرب یقال ختم الشیٔ وعلیہ ای وضع علیہ الخاتم ۱۲۔ الجِدۃ۔ اصلہ الوجد مثل العدۃ من الوعد بکسر الجیم وفتح الدال مصدر معناہ الغنی والقدرۃ والیسار والسعۃ ۱۲۔ قدر۔ مصدر مبلغ الشیٔ والطاقۃ والقدرۃ وکون الشیٔ مساویا لغیرہ والحرمۃ والوقار والغنی والجمع اقدار ۱۲۔ الہمۃ۔ بکسر الہاء وتشدید المیم ما ہم بہ من امر لیفعل والعزم والقوی ۱۲۔ بِرّ۔ بکسر الباء وتشدید الراء معنا العطیۃ والطاعۃ والصلاح والصدق ۱۲۔ تطوی۔ من طوی الثوب ضد نشر ۱۲۔

فوجّہتُ الیک اعزک اللہ تعالیٰ شیئاً حقیرًا وصبرتُ علی اَلَمِ العجز والتقصیر وکان المعتبر عندی قول اللہ عز وجل لَیْسَ عَلَی الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَی الْمَرْضٰی وَلَا عَلَی الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ مَا یُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ مَا عَلَی الْمُحْسِنِیْنَ مِنْ سَبِیْلٍ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ وکتب فی اسفلہا شعرًا ؎

تنافس فی الہدیۃ کل قوم
الیک غداۃ فصد الباسلیق

اسم عرق ۱۲

فلم ار کالدعاء اعم نفعاً	وابلغ فی مکافاۃ الصدیق
	مجازاۃ ۱۲
فوجہت الدعاء وقلت ربی	نقیک شرورافات العروق
متوجہ کردانیدم ۱۲	جمع عرق دربیار ۱۲

الترجمۃ والمطالب میں ایک حقیر شئے آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں خدا آپ کی عزت کو زیادہ کرے، اور میں اپنی عاجزی کے دکھ پر اور خدمت کی کوتاہی پر صابر ہوں اور حق تعالیٰ کا یہ فرمان میرے حال کا پورا پورا ترجمان ہے۔ (ترجمہ آیت) کمزوروں اور بیماروں پر اور وہ لوگ جن کو کچھ میسر نہیں ہے کوئی تنگی نہیں ہے۔ جب کہ خدا اور اس کے رسولؐ کی خیر خواہی کریں۔ احسان کرنے والوں کے لئے کوئی صورت اور موقع ملامت کا نہیں ہے اللہ مغفرت کرنے والا اور رحمت کرنے والا ہے" اور اس خط کے نیچے یہ اشعار لکھ دیئے۔ (ترجمہ اشعار) جس صبح کہ اس نے فصد باسلیق کھلوائی اس روز ہر قوم نے تحفے اور ہدیے۔ بھیجنے میں ایک دوسرے سے بڑھنا چاہا میں نے جیسی عام نفع دینے والی کوئی چیز نہیں دیکھی اور دعا ہی ایسی چیز ہے جو دوست کی دوستی کا بدلہ ہو سکتی ہے میں دعا کو تیرے پاس بھیجتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اے میرے پروردگار اس حسن بن سہل کی رگوں کو بری آفتوں سے محفوظ رکھیئے۔

اللغات صبرت۔ من ضرب یقال صبر علی الامر ای شجع وتجلد وصبر علیہ شکیبائی نمودبراں وثبات ودوام ورزید ۱۲ حرج۔ محرکۃ المکان الضیق ۱۲۔ نصحوا۔ من فتح یقال نصح فلانا نصحا ونصحا ونصیحۃ ای وعظہ ۱۲ سبیل۔ کامیر کرویونث جمعہ سبل ککتب فالمعنی ان الذین یحسنون فی نیاتہم واعمالہم فلاسبیل للملامۃ علیہم وان قصروا عن بعض الاعمال للاعذار ۱۲۔ غداۃ۔ ظرف لتنافس وقت الصباح او وقت بین طلوع الفجر وطلوع الشمس جمعہ غدوات ۱۲۔ الباسلیق۔ ہو عرق فی الذراع لہ تعلق بالقلب والکبد ۱۲۔ مکافاۃ۔ بمعنی المجازاۃ اصلہ مکافئۃ بالہمزۃ ثم قلبت الہمزۃ الفا ومعناہا فی الاصل المماثلۃ ولما کان الجزاء علی طبق العمل قیل للمجازاۃ المکافاۃ ۱۲۔ الصدیق۔ الحبیب الذی یکون صادقا فی ودہ والجمع اصدقاء و صدقاء وجمع الجمع اصادق ۱۲۔ العروق۔ جمع عرق بکسر العین المہملۃ وسکون الراء وجمعہ ایضا اعراق وعراق معناہ اصل کل شیء والعرق من البدن احد اوردۃ التی یجری فیہ الدم ۱۲۔

فکتب الیہ الحسن بن سہل واللہ یاسیدی ما وردت الیّ ہدیۃ احسن من ہدیتک ولا تحفۃ اجمل من تحفتک وقد بعثت الیک بالف دینار لتصرفہا فی مہماتک واخذ

الرقعہ ودخل بہا علی المتوکل فلما قرأھا علیہ قال لہ لا ام لک کم حملت الی ھذا الرجل قال الف دینار قال فاحمل الیہ من خزانتی مائۃ الف درھم۔

مضروب المثل مقدر ای قلت ۱۲

حکایۃ۔ عن الاصمعی رحمہ اللہ تعالیٰ قال خرجتُ ھارباً من البصرۃ من والٍ بہا فصرتُ الی البادیۃ فاقمتُ بہا ما شاء اللہ ثم قدم اعرابیٌّ من البصرۃ فسألتُہٗ عن اخبارھا فقال مات والیہا فقلت بشّرک اللہ بخیرٍ فانّی کنت ھارباً منہ فقال لی کُفِیتَ المغمّ ثم انشد شعراً ؎

الترجمۃ والمطالب

حسن بن سہلؒ نے اس انشاء پرداز کو یہ لکھا کہ اے میرے بزرگ قسم خدا کی نہیں آیا میرے پاس کوئی ہدیہ جو زیادہ اچھا ہو تیرے ہدیہ سے اور نہ کوئی تحفہ جو زیادہ عمدہ ہو تیرے تحفہ سے۔ میں تیرے پاس ایک ہزار دینار بھیج رہا ہوں تاکہ تم ان کو اپنی ضروریات میں صرف کرو۔ حسن نے اس خط کو لیا۔ اور اس کو لیئے ہوئے متوکل کے پاس آیا۔ جب حسن نے اس خط کو متوکل باللہ کے سامنے پڑھا تو متوکلؒ نے حسنؒ سے کہا کہ تیرا خدا بھلا کرے تو نے اس شخص کے پاس کتنا بھیجا ہے۔ حسنؒ نے کہا ایک ہزار دینار۔ خلیفہؒ نے فرمایا کہ اس انشاء پرداز کے پاس میرے خزانے سے ایک لاکھ درہم اور بھیج دو۔

حکایت۔ امام لغت اصمعیؒ سے اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے منقول ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں بھاگ کر نکلا بصرہ سے وہاں کے والی کی وجہ سے اور ایک جنگل میں منتقل ہوگیا اور وہاں ٹھہرا جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر آیا ایک گاؤں والا بصرہ سے تو میں نے اس سے بصرہ کے حالات پوچھے۔ اعرابی نے بتلایا کہ بصرہ کا حاکم (گورنر) فوت ہوگیا ہے۔ میں نے کہا اللہ تجھ کو بھلائی کی خوشخبری دے۔ میں تو اس گورنر کی وجہ سے بھاگ کر یہاں مقیم تھا۔ اس بدوی نے کہا کہ تجھ کو غم سے چھٹکارا دلا دیا گیا۔ پھر اس نے یہ شعر پڑھے۔

اللغات

مادرت۔ ماتا فیہٗ وردت من ضرب یقال ورد الماء ای صار الیہ وبلغہ ضد صدر من الماء ۱۲۔ الرقعۃ۔ القطعۃ من الورق وقطعۃ الشیٔ التی یرقع بہا الثوب والجمع رقعٌ ورقاعٌ ۱۲۔ لَا امّ لک۔ اصل معناہ اللفظی بالفارسیۃ مادر تو مباد وہو دعا علیہ بہلاک امہ الا ان ہذہ الجملۃ وامثالہا من قولہم لا ابالک او ویحک کلہا تستعمل فی موضع الترحم والدعاء علی خلاف معناہا اللفظیۃ ۱۲۔ خزانۃ۔ جمعہ خزائن من الخزن بمعنی الجمع ۱۲۔ الاصمعی۔ وہو عبد الملک بن قریب بن علی بن

صمع منسوب الی جدا صمع وہو بصری احد ائمۃ اللغۃ العربیۃ والغریب و الاخبار والملح والنوادر کان بحراً محیطاً للعلوم العربیۃ وکان یقول حفظۃ ستۃ عشر الف ارجوزۃ ای نظم فی اللغۃ ولہ مصنفات جلیلۃ الشان مات سنۃ ۲۱۶ھ کذا فی البغیۃ الوعاۃ للسیوطی ص ۳۱۳۔ والٍ۔ صیغۃ اسم الفاعل بمعنی الآمر والحاکم والجمع وُلاۃ ۱۲۔ فصرت۔ ای تحولت وانتقلت اعلم ان لفظۃ صار اذا جاء متعدیا بالی یکون تامۃ ومعنا ہا اذ ذاک تحول وانتقل او انتہی الیہ ۲۔ البادیۃ۔ الصحراء والجمع بادیات وبوادی ۱۲۔ بشرک۔ من التفعیل یقال بشرہ ای فرحہ وبلغہ ۱۲۔ کفیت۔ علی صیغۃ المجہول من ضرب یقال کفیتہ شر عدوہ ای منعت ذلک الشر عنہ ۱۲۔ الہم۔ الحزن والجمع ہموم ۱۲۔

صبّر النفس عند کلّ مُہمٍّ ان فی الصّبر حیلۃ المحتال

لاتضیقنّ فی الامور فقد تفرج غماؤھا بغیر احتیال

ربما تجزعُ النفوسُ من الامر لہ فرجۃ کحلّ العقال

حکایۃ۔ عن الجاحظ قال مرّ ابو علقمۃ ببعض طرق البصرۃ وھاجت بہ مرۃ فسقط فظن من راٰہ انہ مجنونٌ فاقبل رجل یعصر اصل اذنہ ویؤذّن فیہا فاق فنظر الی الجماعۃ حولہ فقال مالکم تکأکأتم علی کتکأکئکم علی ذی جنۃ افرنقعوا عنی قال جاحظ فقال بعضھم لبعض دعوہ فان شیطانہ یتکلّم بالھندیۃ۔

ترجمۃ والمطالب (ترجمہ اشعار) سختی کے آنے کے وقت نفس کو صبر دلا۔ اس لیئے کہ مصیبت جھیلنے میں ہی حیلہ گر کے لیئے تدبیر ہے۔ کاموں کے اندر تنگ دل نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ کبھی مصیبت کی تاریکی کھل جاتی ہے بغیر حیلہ کرنے کے۔ لبا اوقات لوگوں کے دل بعض کام سے گھبرا جاتے ہیں۔ حالانکہ ان کاموں کے لیئے کشادگی اور فرحت ہوتی ہے مثل کشادگی اونٹ کی رسی کے دیعنی جیسے اونٹ اپنے بندھن سے کھل کر خوش ہوتا ہے۔ اسی طرح انسان بھی بعض مصیبتوں سے چھٹکارا پاکر خوشی حاصل کرتا ہے۔

حکایت۔ امام لغت جاحظ سے منقول ہے کہ ابو علقمہ شہر بصرہ کے ایک راستہ سے گزرا اور اس پر صفراء کا غلبہ ہوا۔ جس کی وجہ سے وہ زمین پر گر گیا۔ جس نے اس کو دیکھا اس نے سمجھا کہ وہ دیوانہ ہے۔ ایک آدمی آیا اور اس کے

کان کی لو کو مروڑنے لگا اور کان میں اذان دینے لگا تو ابو علقمہ ہوش میں آیا تو دیکھا کہ اس کے اردگرد ایک جماعت ہے (آسیب زدہ کے کان میں اذان دینا جن اور آسیب کے بھگانے کے لیے مجرب سمجھا جاتا ہے) ابو علقمہ نے کہا کہ تم کو کیا ہوا کہ تم اکٹھے ہوگئے میرے اوپر، مثل تمہارے جمع ہونے کے کسی جنون والے پر۔ ہٹ جاؤ تم میرے پاس سے۔ جاحظ کہتے ہیں کہ وہ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے۔ چھوڑ دو اس کو اس لیئے کہ اس کا جن اور شیطان ہندی میں بات چیت کرتا ہے۔

اللغات حیلۃ۔ الحذق وجودۃ النظر والقدرۃ علی التصرف والجمع حِیَل وحِوَل ۱۲۔ المحتال۔ صیغۃ اسم الفاعل من الاحتیال یقال احتال احتیالا ای اتی بالحیلۃ ۱۲۔ لاتضیقن۔ صیغۃ النہی معناہ تنگ دل نہ شو من اضاق ضد اوسع تفرج۔ من ضرب یقال فرج اللہ الغم عن فلان ای اذا کشفہ واذہبہ ۱۲۔ عقاقرھا۔ علی زنۃ فعلاء بمعنی النطلۃ ۱۲۔ تجزع من سمع یقال جزع منہ جزعا وجزوعا اذا اظہر الحزن ولم یصبر علیہ واذا اعدی بعلی یطلق بمعنی الخوف یقال جزعت علیہ اذا اشفقت علیہ ۱۲۔ حَلّ۔ بفتح الحاء المہملۃ وتشدید اللام مصدر من نصر بمعنی الفک والنقض ای کشادن ۱۲۔ العقال بکسر العین المہملۃ وہو حبل یشد بہ البعیر فی وسط ذراعہ والجمع عُقُل ۱۲۔ ہاجت۔ من ضرب ہاج الشیءُ ہیجا وہیاجا وہیجانا ای ثار وتحرک وانبعث (جوش زد) ۱۲۔ مِرَّۃ۔ بالکسر وتشدید الراء خلط من اخلاط البدن وہو الصفراء او السوداء والجمع مرار ۱۲۔ مجنون۔ من الجنون وہو زوال العقل والجمع مجانین ۱۲۔ یعصر۔ من ضرب یقال عصر الشیءَ عصرا اذا استخرج مادہ ویقال عصر الثوب اذا لواہ لیستخرج منہ الماء وہو المراد (مروڑنا۔ اینٹھنا) ۱۲۔ یؤذن۔ من التفعیل یقال اذن بالصلوٰۃ تاذینا اذا اعلم بہا ودعا الیہا ۱۲۔ افاق۔ من مرضہ اذا رجع من مرضہ ۱۲۔ تکاکأتم۔ من التفاعل یقال کأکأ الرجل تکاکأ اذا ضعف وجبن ونکص واذا عدی بعلی ما صار بمعنی الجمع تکاکأتم علیّ ای اجتمعتم علیّ وفی ہذا الکلام غرابۃ وہی کون الکلمۃ وحشیۃ غیر ظاہرۃ المعنی نسب ہذا القول الی عیسی ابن عمر النحوی وہو اول قائل بہذا الکلام ۱۲۔ جنۃ۔ اسم من الجنون ومنہ قولہ تعالٰی ام بہ جنۃ ۱۲۔ افرنقعوا۔ صیغۃ الامر یقال افرنقع عنہ اذا انکشف عنہ وتنحی والافرنقاع مطاوع فرقع وہو تنقیض الاصابع فی الہندیۃ انگلی چٹخانا ۱۲

حکایۃ۔ قیل ان رجلا ساقہُ اللہُ تعالیٰ الی جزیرۃ النساء فاردن قتلہٗ فرحمتہ امرأۃ منہن وحملتہ علی خشبۃ وسیّبتہ فی البحر فلعبت بہ الامواج فرمتہُ فی بعض البلاد الصین فاخبر ملک البلاد بما رائی من تلک النساء وکثرۃ الذہب فوجہ

عہ ویستعمل بمعنی طائفۃ من الجن ایضا والمقام یحتمل کلا المعنیین ۱۲۔

الملك مركبًا ورجالًا معه فاقاموا زمانًا طويلًا في البحر يطوفون على تلك الجزيرة فلم يقفوا لها على اثر والله اعلم.

حكاية.[۳] عن ابن الخريف قال حدثني والدي قال اعطيت احمد بن السبّ الدلال ثوبًا وقلت بعه لي وبيّن هذا العيب الذي فيه لمن يشتريه واريته خرقًا في الثوب فمضى وجاء في اخر النهار فدفع الي ثمنه وقال بعته على رجل اعجمي غريب بهذه الدنانير فقلت له واريته العيب.

الترجمۃ والمطالب بیان کیا گیا ہے کہ اللہ نے ایک شخص کو جزیرہ النساء کی طرف ہنکایا۔ پس وہاں کی عورتوں نے اس کے مار ڈالنے کا ارادہ کر لیا۔ ان میں سے ایک عورت نے اس پر ترس کھایا۔ اس کو ایک لکڑی کے تختہ پر بٹھایا اور سمندر میں اس کو چھوڑ دیا۔ پس سمندر کی موجیں اس سے کھیلنے لگیں اور اس کو چین کے ایک شہر میں ان موجوں نے پھینک دیا۔ اس شخص نے ان اطراف کے بادشاہ کو ان تمام باتوں کی خبر دی جو اس نے دیکھی تھیں۔ یعنی بہت سی عورتیں اور سونے کی سِہبات۔ تو بادشاہ نے ایک بڑی کشتی اور کچھ آدمی اس کے ساتھ اس طرف روانہ کر دیئے۔ یہ لوگ طویل زمانہ تک سمندر میں ٹھہرے رہے اور اس جزیرہ کا چکر لگاتے رہے۔ لیکن اس جزیرہ کے سراغ پر مطلع نہ ہو سکے۔ اللہ ہی زیادہ جاننے والا ہے۔

حکایت۔ ابن خریف بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا کہ میں نے احمد بن سبّ دلّال کو ایک تھان دیا۔ میں نے اس سے کہا کہ اس کو میرے فائدہ کے لیئے بیچ دے اور اس عیب کو جو اس کپڑے میں ہے۔ خریدار کے سامنے کھول دے اور میں نے اس کو ایک پھٹن اس تھان میں دکھلائی۔ احمد چلا گیا اور دن کے آخری حصہ میں لوٹ آیا اور اس کپڑے کی قیمت مجھ کو دی اور احمد نے کہا کہ میں نے اس کو ایک عجمی مرد جو مسافر ہے اس کے ہاتھ ان دنانیر کے بدلے بیچ دیا۔ میں نے اس سے کہا تو نے اس کو وہ عیب دکھلا دیا تھا

اللغات شیطانۃ۔ وہو روح شریرہ وکل عات متمرد من انس او جن او دابۃ یعنی انہم ظنوا انہ رجل قد صرعہ الجن و غلبہ الشیطان فہو یتعلم بالہندیۃ لان الفاظہ غیر مانوسۃ الاستعمال کما یستعمل الرجل الہندی وہو لا یعلم لسان العربیۃ یتکلم بالعربیۃ کما انا نقول نتعجب فکذا ہہنا ۱۲۔ جزیرۃ۔ وہو ارض یحیط بہا الماء من کل جہۃ وبلاد ما بین النہرین منہ جزیرۃ

العرب ای بلاد العرب ۱۲۔ خَشَبَۃ۔ غلظ من العیدان والجمع خشب وخشبان ۱۲۔ سَیَّبَہ۔ من التفعیل بمعنی گذاشتن ورہا کردن یقال سیّب الدابۃ اذا ترکہا تذہب حیث شاءت مجردہ من (ضرب) بمعنی جریان الماء ۱۲۔ فلم یقفوا۔ من ضرب، یقال وقف علی الامر ای فہمہ وبینہ واطلع علیہ ۱۲۔ مرکبًا۔ کشتی وجہاز والجمع مراکب ۱۲۔ الدلال۔ الواسطۃ بین البائع والمشتری ۱۲۔ العَیب۔ النقیصۃ من کل شئ والجمع عیوب ۱۲۔ خرقًا۔ مصدر الشقبۃ والفرجۃ والارض الواسعۃ والجمع خروق ۱۲۔ غریب۔ بعید من وطنہ ۱۲۔ اریتہ۔ من الارادۃ مجردہ رؤیۃ من فتح صیغۃ المتکلم ۱۲۔

واعلمتہ بہ فقال لا واللہ نسیت ذلک فقلت لاجزاک اللہ خیرًا امض معی الیہ فذہبتُ معہ وقصدنا مکانہ فلم نجدہ فسألنا عنہ فقیل انہ رحل الی مکۃ مع قافلۃ الحاج فاخذتُ صفۃ الرجل من الدلال واکتریتُ دآبۃ ولحقتُ القافلۃ وسألت عن الرجل فدُللتُ علیہ فقلتُ لہ الثوبُ الفلانی الذی اشتریتہ امس من فلان بلدنا وکذا فیہ عیبٌ فہاتہ فخذ ذہبک فقام واخرج الثوب واطاف علی العیب حتی وجدہ فلما راٰہ قال یا شیخ اخرج ذہبی حتی اراہ وکنت لما قبضتہ ولم امیزہ ولم انتقدہ فاخرجتہ فلما راٰہ قال ہذا ذہبی انتقدہ یا شیخ قال فنظرت فاذا ہو مغشوشٌ لا یساوی شیئًا فاخذہ ورمی بہ وقال لی قد اشتریت منک ہذا الثوب علی عیبہ بہذا الذہب ودفع الیَّ بمقدار ذلک الذہب المغشوش ذہبًا جیّدًا وعلاتٌ بہ۔

الترجمۃ والمطالب اور بتلا دیا تھا اس عیب کو اس نے کہا خدا کی قسم میں بھول گیا۔ میں نے کہا خدا تجھ کو جزائے خیر نہ دے اب تو میرے ساتھ چل۔ میں اس دلال کے ساتھ گیا اور ہم نے اس کی جگہ تلاش کی۔ وہاں ہم نے اس کو نہ پایا۔ لوگوں سے ہم نے اس کے بارے میں معلوم کیا۔ بتایا گیا کہ وہ حاجیوں کے قافلہ کے ساتھ مکہ چلا گیا۔ میں نے اس شخص کا حلیہ دلال سے حاصل کیا اور ایک سواری کرایہ پر لی اور میں قافلہ سے جا ملا اور میں نے اس شخص کے بارے میں پوچھ گچھ کی تو مجھے اس پر رہنمائی کی گئی۔ میں نے اس شخص سے کہا کہ فلاں تھان جو تم نے کل فلاں

شخص سے اتنی اور اتنی قیمت پر خریدا۔ اس میں ایک عیب ہے۔ تو اس تھان کو لا اور اپنا سونا لے۔ پس وہ شخص کھڑا ہوا اور اس تھان کو نکالا اور عیب کے لیے اس نے کپڑے کو چاروں طرف سے گھمایا۔ یہاں تک کہ اس عیب کو پالیا۔ جب اس عجمی نے اس عیب کو دیکھ لیا تو کہنے لگا کہ اے شیخ میرے سونے کو نکال۔ تاکہ میں بھی اسے دیکھ لوں اور میں نے بھی یوں ہی قبضہ میں کر لیا تھا نہ جانچا تھا نہ پرکھا تھا۔ جب میں نے اس کو نکالا تو اس عجمی نے اس سونے کو دیکھا۔ کہنے لگا کہ یہی میرا سونا ہے اے شیخ اس کو پرکھ لے۔ میں نے دیکھا کہ وہ سونا کھوٹا ہے کسی چیز کے برابر بھی نہیں۔ عجمی نے اس سونے کو لیا اور پھینک دیا اور مجھ سے کہا میں نے تجھ سے یہ تھان اس عیب کے ساتھ اس سونے کے بدلے میں خریدا تھا اور مجھ کو اس کھوٹے سونے کے برابر کھرا سونا دے دیا اور میں اس کھرے سونے کو لے کر گھر واپس ہوا۔

اللغات لاجزاک۔ لا نافیة وجزا صیغة الماضی من ضرب یقال جزی الرجل وبہ وعلیہ اذا کافاہ ۱۲۔ قافلة۔ مؤنث القافل ای جماعة قافلة اصلہ القول وہو الرجوع فالقافلة معناہ الراجعة ثم اطلق علی جماعة المسافرین سوار کانوا راجعین وذاہبین وذلک لان التفاؤل فی انہم یرجعون الی اوطانہم انشاء اللہ والجمع قوافل ۱۲۔ اکتریت۔ صیغة المتکلم ای اخذتہ لکراء ای بالاجرة مجردہ من ضرب ۱۲۔ لحقت۔ من سمع لحق فلانا اذا ادرک ۱۲۔ دللت۔ من نصر صیغة المتکلم ۱۲۔ ہات۔ بکسر التاء معناہ فی الفارسیة بیار وبدہ یقال ہات یا رجل وہاتیا وہاتوا وہاتی وہاتین قال الخلیل اصل ہات من اتی یاتی قلبت الہمزة ہاء ۱۲۔ مغشوش۔ غیر خالص فی الہندیة کھوٹا یقال غشہ غشا ای اظہر لہ خلاف ما اضمرہ وزین لہ غیر المصلحة وخدعہ ۱۲۔ لم انتقدہ۔ مجردہ من نصر وضرب ردیة الجودة والغش بطریق المعروف ۱۲۔

حکایة۔ عن منصور کاتب الرشید قال حججت مع یحیی بن خالد البرمکی وانا بالمدینة اذ رفع الینا ان رجلا یسمی حبیبا نخاسا عندہ قیان فقلت لیحیی ہل لک ان تمضی الیہ قال افعل فسرنا الیہ فعرض الینا نفا وستین جاریة لیس فیہن واحدة تصلح نمیز فی اخرہن غلام لم اظن ان مثلہ فی الارض حسنا وجمالا فقلت ہذا للبیع فقال نعم ہو کاتب حاسب مغن مطرب فقلت اعرضہ فنظرت الی خلق سوی ووجہ نقی وقد شہی فقلت ما ثمنہ قال ثلث مائة دینار علی وہو یساوی الفا فامرت الغلام فغنی ؎

ظفرتم بکتمان اللسان فمن لکم بکتمان عین دمعہا الدہر ذارف

حملتُ جبالَ الحب فرقي انني　　　　لاَ عجزُ عن حمل القميص واضعف

حالیہ ۱۲

الترجمۃ والمطالب

حکایت. منصور سے جو ہارون رشید کے کاتب ہیں منقول ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے یحییٰ بن خالد برمکی کے ساتھ حج کیا۔ جب میں مدینہ میں تھا تو اچانک ہم تک یہ بات پہنچائی گئی کہ ایک شخص جس کا نام معبد ہے جو بردہ فروش ہے اس کے پاس کچھ لونڈیاں ہیں۔ میں نے یحییٰ برمکی سے کہا کہ کیا تم رغبت رکھتے ہو کہ اس معبد بردہ فروش کے پاس چلو۔ اس نے کہا چلو۔ تو ہم اس کے پاس پہنچے۔ اس نے ہمارے سامنے کچھ اوپر ساٹھ لونڈیوں کو پیش کیا۔ جن میں کوئی بھی خریدنے کے لائق نہ تھی۔ ان کے آخر میں ایک لڑکا بھی گزرا۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ روئے زمین پر اس جیسا حسن وجمال ہوگا۔ میں نے کہا کہ کیا یہ بھی فروخت کرنے کے لئے ہے۔ بردہ فروش نے کہا کہ جی ہاں۔ یہ لڑکا منشی، حساب داں گویا اور مجلس کو مست کرنے والا ہے۔ میں نے کہا اس کو پیش کر۔ تو میں نے اس کے موزوں خلقت کی طرف اور پاکیزہ چہرہ کی طرف اور مرغوب طبع قد کی جانب نظر ڈالی۔ پھر میں نے کہا کہ اس کی کیا قیمت ہے۔ اس نے جواب دیا تین سو اشرفی میں پڑا ہے مگر وہ ہزار اشرفی کے برابر ہے۔ پھر میں نے لڑکے کو گانے کا حکم دیا تو وہ گایا۔

(ترجمہ اشعار) تم زبان کے بند کرنے پر تو کامیاب ہوگئے۔ پس کون ذمہ داری کرے گا تمہاری آنکھ کا حال چھپانے کی۔ جس کے آنسو ہمیشہ بہہ رہے ہیں۔ میں نے لوگوں کی محبت کے پہاڑ اپنے اوپر اٹھا رکھے ہیں۔ حالانکہ میں اس کرتے کے اٹھانے سے عاجز ہوں اور کمزور ہوں۔

اللغات

البرمکی۔ منسوب الی البرمک وہو اسم جد یحییٰ و یحییٰ بن خالد ہذا کان وزیرا لہارون الرشید ۱۲۔ رَفَع من فتح ضد وضع ۱۲ نخاسا۔ بیاع الرقیق بیاع الدواب ۱۲۔ قیان۔ بکسر القاف المعجمۃ جمع قینۃ بالفتح وہو العبد المغنی او القینۃ و ہی الجاریۃ المغنیۃ ۱۲۔ نیفا۔ بفتح النون المعجمۃ وسکون الیاء وایضاً بتشدید الیاء علی وزن صیب بمعنی ما زاد من العدد علی العقد الی ان یبلغ العقد الثانی ولا یستعمل لفظ نیف الا بعد عقد فیقال عشرۃ ونیف ولا یقال خمسۃ عشر ونیف ونیف اصلہ واوی ناف نیوف من نصر ای ارتفع واشرف او طال وارتفع ۱۲۔ غلام۔ المراہق او الشاب والعبد والاجیر والجمع غلمان وغلمۃ واغلمہ ۱۲۔ مغن۔ اسم الفاعل من التفعیل یقال غنی ای صوت وغنی الشعر ای ترنم بالغناء ۱۲۔ اعرضہ۔ امر من ضرب ای اظہرہ ۱۲۔ سوی۔ المستوی والمعتدل، یقال غلام سوی ای لا عیب فیہ ولا داء والجمع اسویاء ۱۲۔ ثمنہ۔ عوض المبیع والجمع اثمان ۱۲۔ نقی۔ النظیف والجمع نقاء ونقیاء ونقواء ۱۲ شہی۔ الذی یشتہی الیہ ویبتغی رویتہ ۱۲۔ ظفر۔ من سمع یقال ظفر بہ وعلیہ ای فاز بہ وغلب ۱۲۔ کتمان۔ مصدر من نصر کتم الشیٔ اخفاہ ۱۲ یذرف۔ من سمع یقال ذرف الدمع ذرفا وذریفا وذروفا وذرفانا اذا سال وجری ۱۲۔

نقلت لغلامی ارفع الیہ اربع مائۃ دینار وکسوۃ بمائۃ دینار وطیبا وارفع الی الغلام

مائةً هبةً يصلح بها شأنه واجعل مركبه قريبا من مركبي بحيث اسمع صوته وارى شخصه ففعل فلما كان يوم رحيلنا لم اسمع منه كلمةً حتى اشرفنا على المنزل الذى ننزل فيه فتنفس نفسا كاد ينزع به كبدى ثم ترنم شعراً ؎

وما كنت اخشى معبداً ان يبيعنى	بمالٍ ولو اضحت انامله صفرا
اخوهم ومولاهم وصاحب سرّهم	ومن قد نشأ فيهم وعاشرهم دهرا
حنينٌ ولم يمض لى غير ساعةٍ	فكيف اذا سار المطىّ بنا شهرا

قال فلم املك نفسى ان دعوته فقلت اتحب ان اردك الى مولاك قال انك لفاعلٌ قلت نعم قال اى والله يا مولاى قلت اذهب فانت حرٌّ.

الترجمة والمطالب

پس میں نے اپنے غلام سے کہا۔ اس معبد کو چار سو اشرفیاں دے دو اور لتنے لباس جو سو اشرفیوں کے برابر ہوں اور خوشبو اور اس لڑکے کو ایک سو دینار بطور ہبہ دے دو جن سے وہ اپنے حال کو درست کرلے اور اس کی سواری کو میری سواری سے قریب کردے۔ اتنی قریب کہ اس کی آواز میں سنتا رہوں اور اس کے وجود کو دیکھتا رہوں۔ پس غلام نے ایسا کردیا۔ جب ہمارے کوچ کرنے کا دن ہوا تو میں نے اس سے کوئی بات بالکل نہیں سُنی۔ یہاں تک کہ ہم اس منزل کے بالکل قریب ہوگئے جس میں ہم اترا کرتے تھے تو اس نے ایک لمبا سانس کھینچا۔ قریب تھا کہ اس کی وجہ سے میرا کلیجہ نکل آتا۔ پھر وہ رو رو کر گانے لگا ؎ (ترجمہ اشعار) نہیں خوف کرتا تھا میں معبد سے کہ بیچ ڈالے گا وہ مجھ کو مال کے بدلے میں اگرچہ ہو جائیں پورو سے اس کے خالی مال سے۔ میں اس کا بھائی ہوں اس کا دوست ہوں (یا میں ان کا غلام ہوں) اور میں ان کا راز دار ہوں اور میں وہ ہوں جو انہیں میں پلا اور بڑھا ہوں اور انہیں کے ساتھ ایک زمانہ تک رہا سہا ہوں۔ میرے لیئے ان کی طرف شوق ہے۔ حالانکہ ابھی ایک گھنٹہ سے زیادہ نہیں گزرا۔ پس کیا حال ہوگا میرا جب سواریاں ہم کو لے چلیں گی ایک مہینہ کی مسافت پر۔ منصور نے کہا پس مجھے اپنے نفس پر قدرت نہ رہی (یعنی میں مجبور ہوگیا) کہ بلایا میں نے اس کو اور کہا میں نے اس سے کہ کیا تو چاہتا ہے کہ میں تجھ کو تیرے آقا کے پاس روانہ کردوں۔ غلام نے کہا کہ کیا آپ ایسا کردیں گے۔ میں نے کہا جی ہاں، غلام کہنے لگا ہاں ہاں میں یہی چاہتا ہوں۔ قسم خدا کی اے میرے مولا، میں نے کہا جا پس تو آزاد ہے۔

اللغات

فقلت لغلامی۔ ای خاطبت الی الغلام ۱۲۔ شخصنہ۔ سواد الانسان وغیرہ تراہ من بعید والجمع اشخص وشخوص واشخاص ۱۲۔ ہبۃ۔ تملیک الشئ بلا عوض والشئ الموہوب والجمع ہبات ۱۲۔ کسوۃ۔ جمعہ کسی وکسی وکسوات ۱۲۔ اشرفنا۔ من الافعال یقال اشرف علیہ اذا اطلع علیہ من فوق ویقال اشرف علی الموت اذا دنا منہ ۱۲۔ فتنفس۔ ادخل النفس الی رئتہ واخرج منہا ۱۲۔ کبدی۔ یقال الکبد من الامعاء وقیل بمعنی جگر ۱۲۔ ترنم۔ ای غنی غناء حسنا ۱۲۔ اناملہ۔ جمع انملہ بمعنی رأس الاصابع وقیل المفصل الاعلی الذی فیہ الظفر وفیہ لغات ۱۲۔ صفراء۔ بکسر الصاد وضمہا وسکون الفاء بمعنی الخالی یقال صفر الاناء اذا خلی من سمع ۱۲۔ مولاہم۔ معناہ المالک والسید والعبد والمعتِق والمعتَق والمنعم والمنعم علیہ والمحب والصاحب والحلیف والجار وابن العم وابن الاخت والقریب مطلقا والجمع موالی ۱۲۔ عاشر۔ من المفاعلۃ ای خالط وصاحب ۱۲۔ حنین۔ البکاء بالفرش لاجل الشوق من ضرب ۱۲۔ المطی۔ جمع مطیۃ الدابۃ التی ترکب ۱۲۔ انک۔ اصلہ ءانک وحذفت ہمزۃ الاستفہام ۱۲۔ ای واللہ۔ بکسر الہمزۃ وسکون الیاء حرف ایجاب فالمعنی نعم احب ان تردنی الی مولای ۱۲۔

یاغلام رُدّہ واعطہ مائۃ دینار ودکّل بہ من یوصلہ فقال لی یحیی امثل ہذا یُعتق
(منادیٰ ۱۲) (الہمزۃ للاستفہام الانکاری ۱۲)

فقلت ویحک اومثل ہذا یملک فقال یحیی شعرا ؎
(الہمزۃ للاستفہام الانکاری ۱۲)

لا یوجد الجود الا فی معادنہ — والبخل حیث اردت الدہر موجود
(مبتدا) (مکانیہ) (ای فی الدہر ۱۲)

حکایۃ ۳۵۔ عن علی بن الموفّق قال سمعت حاتما وھو الاصم یقول لقینا الترک وکان بیننا جولۃ فرمانی ترکیٌّ فاقلبنی عن فرسی ونزل عن دابتہ فقعد علی صدری واخذ
(جنگ ۱۲)

بلحیتی ہذہ الوافرۃ واخرج من خفہ سکینا لیذبحنی فوحق سیدی ما کان قلبی عندہ
ولا عند سکینہ انما کان قلبی عند سیدی انظر ماذا ینزل لی القضاء منہ فقلت
(ای اللہ تعالیٰ ۱۲)

سیدی انقضیت علی ان یذبحنی ہذا فعلی الراس والعین انما انا لک وملکک فبینا
(ای نقضاءک علی الراس ۱۲)

انا اخاطب سیدی وھو قاعد علی صدری اخذ بلحیتی۔

الترجمۃ والمطالب اے میرے غلام اس لڑکے کو واپس کردے اور اس کو ایک سو دینار اور دے دے اور ان کو ایسے شخص کے سپرد کردے جو ان کو اس تک پہنچا دے۔ یحییٰ نے منصور سے کہا، کیا اس جیسا غلام آزاد

کیا جا سکتا ہے۔ یہ نے کہا افسوس تمہاری سمجھ پر کیا اس جیسا شخص غلام بنایا جا سکتا ہے۔ پھر یحییٰ نے یہ شعر پڑھا۔ (ترجمہ شعر) بخشش نہیں پائی جاتی۔ مگر بخشش ہی کی کانوں میں اور بخل جہاں چاہو تم موجود ہے زمانے میں۔

حکایت۔ علی ابن الموفق واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حاتم اصم سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہماری مڈ بھیڑ ترکیوں سے ہوئی اور ہمارے اور ان کے درمیان لڑائی چھڑی ہوئی تھی۔ میرے ایک ترکی نے تیر مارا اور میرے گھوڑے سے مجھ کو پلٹ دیا۔ ترکی اپنی سواری سے اترا اور میرے سینے پر بیٹھ گیا اور میری اس گنجان ڈاڑھی کو مٹھی میں پکڑ لیا اور اس نے اپنے موزہ سے چھری نکالی۔ تاکہ وہ مجھے ذبح کر ڈالے۔ پس قسم اپنے خدا کی میرا دل نہ اس کے پاس تھا نہ اس کی چھری کے پاس۔ میرا دل تو اپنے حقیقی آقا کے پاس تھا۔ میں سوچ رہا تھا کہ اس خدا کی طرف سے میرے لیے کیا فیصلہ ہوتا ہے۔ میں نے دل میں کہا اے میرے اللہ! اگر آپ نے میرے لیے یہی فیصلہ کیا ہے کہ یہ ترکی مجھے ذبح کر ڈالے تو سر آنکھوں پر۔ میں تیرا ہی ہوں تیرا مملوک ہوں۔

اللغات

رُدَّہ۔ بضم الراء وتشدید الدال صیغۃ امر مخاطب اصلہ اردد علی وزن اُنصر ثم علل فیہ بمعنی واپس کن او زرا ۱۲۔ ویحک۔ مرکب من ویح وکاف الخطاب معناہ بالفارسیۃ وائے بر تو کلمۃ ویح تستعمل للترحم والتوجع وقد تاتی بمعنی المدح والتعجب ایضا وقیل انہا بمعنی ویل ویجوز استعمالہا علی ثلاث طرق تقول ویح لزید او ویحا لزید او ویح زید بالاضافۃ۔ وہو علی الاخیرین منصوب باضمار فعل ۱۲۔ الاصم۔ اسم رجل من کبار اولیاء اللہ ۱۲۔ الترک جیل من اولاد یافث ابن نوح ۱۲۔ جولۃ۔ اصل الجولۃ الدوران والمراد ہہنا جولۃ الحرب ۱۲۔ سیدی۔ المراد منہ ہہنا ہو اللہ تعالیٰ جل شانہ القضاء۔ الحکم والاداء والجمع اقضیۃ ۱۲ ء قولہ او مثل ہذا یملک۔ الہمزۃ فیہ استفہامیہ وبعدہ واو العطف ومثل ہذا شائع فی التنزیل ومحاورات العرب کقولہ تعالیٰ اولم ینظروا افلم یسیروا۔ وفی ترکیبہ قولان لسیبویہ والجمہور علی انہ عطف علی الجملۃ المذکورۃ فیما سبق وقال الزمخشری ان الہمزۃ فی امثال ہذہ المواضع فی محلہا وان العطف فیہا علی الجملۃ المقدرۃ بینہا وبین العاطفۃ فیکون المعنی ہہنا اتری شرافتہ ومثل ہذا یملک ۱۲۔ فبینا۔ ہذہ محاورۃ شائعۃ اصلہا بین اوقات انا اخاطب ثم حذف لفظ الاوقات واقیم الالف عوضا عنہ ویؤتی مقامہ ما فیقال بینما انا افعل کذا والمعنی واحد ۱۲

لیذبحنی اذ رماہ بعض المسلمین بسہم فما اخطأ حلقہ فسقط عنی فقمت الیہ فاخذت السکین من یدہ فذبحتہ فانظروا الی من کان قلبہ عند سیدہ کیف ینجو من المہالک بلطفہ وکرمہ۔

حکایۃ۔ عن بعض الادباء قال رأیت رجلا من بنی عقیل فی ظہرہ شرط کشرط

الحجّام فسألته عن سبب ذلك فقال انى كنت هويت ابنة عمٍّ لى فخطبتها فقالوا لا نزوّجك (مشتہ وخون از شاخ)

الّا ان تجعل الصداق الشبكة وهى فرسٌ سابقةٌ لبعض بنى بكر بن كلاب فتزوجتها (مہر مراۃ)

على ذلك۔

الترجمہ والمطالب اچانک کسی سلمان نے ایک تیر اس کو مارا وہ سیدھا اس کے حلق میں لگا۔ فوراً وہ میرے اوپر سے گر پڑا۔ میں اس کی طرف کھڑے ہوا۔ میں نے چھری اس کے ہاتھ سے لے لی۔ پھر میں نے اس کو ذبح کر دیا۔ اے لوگو! دیکھو اس شخص کو جس کا دل اپنے مولیٰ سے لگا ہوا ہو وہ کس طرح ہلاکتوں سے نجات پاتا ہے۔ اپنے آقا کی مہربانی اور اس کے کرم سے۔

حکایت۔ ایک ادیب سے نقل کیا جاتا ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا جو بنی عقیل قبیلہ کا تھا جس کی کمر میں نشانات تھے جیسے کہ پچھنے لگانے والے کے نشانات ہوتے ہیں۔ میں نے اس شخص سے اس کا سبب دریافت کیا۔ تو اس نے کہا کہ میں اپنی چچازاد بہن پر عاشق تھا۔ میں نے اس کو پیغام نکاح کا دیا۔ اس کے گھر والوں نے کہا ہم تجھ سے اس کا نکاح نہیں کریں گے۔ مگر یہ کہ تو اس کا مہر شبکہ کو بنا دے۔ شبکہ ایک آگے نکل جانے والی گھوڑی ہے بنی بکر بن کلاب میں سے کسی کی۔ پس میں نے اس شبکہ پر نکاح کر لیا۔

اللغات سہم۔ النبل (تیر) والجمع اسہم وسہمۃ وسہمان ۱۲۔ المہالک۔ جمع مہلکۃ موضع الہلاک ۱۲۔ لطف۔ مصدر رد اللطف من قبل اللہ تعالیٰ والتوفیق والعصمۃ ایضا والجمع الطاف ۱۲۔ کرمہ۔ محرکۃ مصدر الصفح والجود والمراد ہہنا معناہ الآخر ۱۲۔ ظہر۔ بفتح الظاء المعجمۃ وسکون الہاء مصدر ما یقابل البطن یقال ظہر الانسان ای من مؤخر الکاہل الی ادنی العجز والجمع اظہر وظہور وظہران ۱۲۔ شرط۔ بضم الاول وفتح الثانی جمع شرطۃ بضم الاول وسکون الثانی وہو اثر الجراحۃ التی یقال لہ بالہندیہ (پچھنا) ۱۲۔ الحجام۔ من یتعاطی الحجامۃ (خون کشیدن از شاخ) ۱۲۔ الصداق۔ المہر والجمع اصدقۃ ۱۲۔ الشبکۃ۔ محرکۃ شرکۃ الصیاد فی الماء او البر (ہندی جال) والجمع شبک وشباک والشبکۃ ہہنا اسم الفرس ۱۲

وخرجتُ احتال فى ان اسُلّ الفرس من صاحبها لا تمكّن من الدخول بابنة عمّى فاتيت الحىّ الذى فيه الفرس بصورة جزّارٍ ومازلت اداخلهم الى ان عرفت مبيت الفرس من الخباء الذى فيه الرجل ورأيت لها مُهرةً فاحتلت حتّى دخلت البيت و

اختفيتُ تحت عِهْنٍ كانوا قد نشروه ليغزل فلما جاء الليل واتى صاحب المنزل وقد اصلحت له المرأة عشاءً نجعلا يأكلان وقد استحكمت الظلمة ولا مصباح لهم وكنت ساغبًا فاخرجت يدى واهويت الى القصعة فاكلت معهم فاحس الرجل بيدى فانكرها وقبض عليها فقبضت على يد المرأة بيدى الاخرى فقالت له المرأة ما لك ويدى فظن انه قابضٌ على يد امرأته فخلى يدى فخليت يد المرأة فاكلنا ثم انكرت المرأة يدى فقبضت عليها فقبضت على يد الرجل فقال لها ما لك فخلت يدى فخليت يده وانقض الطعام واستلقى الرجل ونام.

الترجمة والمطالب اور بنگلا میں کہ تدبیر سوچ رہا تھا میں اس بات کی کہ نکالوں میں گھوڑی کو اس کے مالک سے تاکہ میں قدرت پاؤں جماع کرنے کی اپنی چچازاد بہن پر۔ پس آیا میں اس قبیلہ میں جس میں گھوڑی تھی۔ قصائی کی صورت میں برابر آتا جاتا رہا۔ میں ان کے پاس۔ یہاں تک کہ پہچان لیا میں نے گھوڑی کے رات گزارنے کی جگہ کو یعنی اس خیمہ کو جس میں وہ شخص رہتا تھا اور میں نے اس کی بچھیری کو بھی دیکھ لیا۔ پھر تدبیر کی میں نے یہاں تک کہ میں اس کے گھر میں داخل ہوگیا اور چھپ گیا میں اس اُون کے نیچے جس کو انہوں نے کاتنے جانے کے لیئے دھن رکھا تھا۔ جب رات آئی اور گھر کا مالک بھی آیا تو اس کی بیوی نے اس کے لیئے رات کا کھانا ٹھیک ٹھاک کیا۔ پھر آیا وہ مکان والا اور میاں بیوی دونوں مل کر کھانے لگے اور رات کی تاریکی خوب ہوگئی اور چراغ ان کے پاس نہیں تھا اور بھوکا تھا۔ پس بڑھایا میں نے اپنا ہاتھ اور جھکا میں پیالے کی طرف اور کھانے لگا میں ان کے ساتھ۔ پس مرد نے میرے ہاتھ کو محسوس کرلیا اور اس کو اجنبی جانا اور قبضہ کرلیا اس نے میرے ہاتھ پر۔ تو میں نے پکڑ لیا اپنے دوسرے ہاتھ سے اس کی بیوی کے ہاتھ کو۔ پس کہنے لگی بیوی اپنے شوہر سے کہ تمہیں کیا ہوگیا یہ تو میرا ہاتھ ہے۔ پھر گمان کیا اس شخص نے کہ پکڑے ہوئے ہے اپنے بیوی کے ہاتھ کو پس چھوڑ دیا اس نے میرا ہاتھ تو فوراً چھوڑ دیا میں نے اس کی بیوی کا ہاتھ پھر ہم سب نے کھانا کھایا۔ اس کے بعد اجنبی جانا عورت نے میرے ہاتھ کو۔ پس پکڑ لیا عورت نے ۔۔را ہاتھ۔ پھر پکڑ لیا میں نے مرد کے ہاتھ کو۔ پس کہنے لگا مرد اس عورت سے کہ تمہیں کیا ہوگیا کیا بات ہے، پس چھوڑ دیا عورت نے میرے ہاتھ کو۔ پس چھوڑ دیا میں نے مرد کے ہاتھ کو اور کھانا ختم ہوگیا اور چت لیٹ گیا مرد اور سوگیا۔

اللغات احتقّ: بہیئۃ المتکلم من نصر سلّ یسُلّ سلًّا واستلّ ای انتزعہ واخرجہ برفق ۱۲۔ جزّار۔ من الجزر وہو الذبح من ان نصر ۔ البِنار۔ بکسر الباء المعجمۃ ما یعمل من وبر او صوف لیسکن فیہ والجمع اخبیۃ ۱۲۔ مُہرۃ۔ ولد الانثی للفرس او اول ما ینتج من الفرس والجمع مُہَر ومُہرات ومُہرات (بچھیرا وبچھیری) ۱۲۔ عِہْنٌ۔ بکسر العین وسکون الہاء الصوف والجمع عُہُونٌ نفش ندفہ (دُھنا) ۱۲۔ غزلہ۔ ای مدّہ وفتلہ ۱۲۔ خیطانا۔ (کاتنا) ۱۲۔ ساغبا۔ من السغب وہو الجوع بابہ نصر یقال سغب سغبا و سغوبا وسغبا اذا جاع ۱۲۔ القصعۃ۔ بفتح القاف الصفحۃ الکبیرۃ والجمع قِصَعٌ وقِصَاعٌ وقصعات ۱۲۔ انکرہا۔ من الافعال مجردۃ من سمع یقال انکرہ اذا لم یعرفہ وانکر حقہ اذا جحدہ وانکر علیہ فعلہ اذا اباہ ۱۲۔

فلما استلقی وانا مراصدھم والفرس مقیدۃٌ فی جانب البیت وبنتہا فی البیت غیر مقیدۃ ومفتاح قید الفرس تحت راس المرأۃ فوافی عبدٌ لہ اسود فنبذ حصاۃً فانتبہت المرءۃ وقامت وترکت المفتاح فی مکانہا وخرجت من الخباء الی ظہرہ ورمیتہا بعینی فاذا ھو قد علاھا فلما حصلا فی شانہما دببت فاخذت المفتاح وفتحت القفل وکان معی لجام شعر فاوجرتہ الفرس ورکبتہا وخرجت علیہا من الخباء فقامت المرءۃ من تحت الاسود ودخلت الخباء ثم صاحت

چشم والندہ ۱۲ | اذا ہم در پے او چشم خورد ۱۲ | بر آمد بر او کنایۃ عن الجماع ۱۲ | آہستہ رفتم | لگام را بدہن اسپ گردانیدم ۱۲ | چیخا ۱۲

الترجمہ والمطالب پس جب اس کا شوہر چت لیٹ گیا اور میں ان کی گھات میں بیٹھا ہوا تھا اور گھوڑی مکان کے کونے میں بندھی ہوئی تھی اور اس کی بچھیری چھٹی ہوئی ... پھر رہی تھی اور گھوڑے کے بندھن کی کنجی عورت کے سر کے نیچے تھی۔ پس آیا اس شخص کا حبشی غلام اور کنکری پھینکی۔ عورت بیدار ہوئی اور کھڑی ہوئی اور کنجی کو اپنی جگہ چھوڑ گئی اور نکل گئی وہ خیمہ سے۔ اس کی پشت کی طرف۔ میں نے اس کو اپنی دونوں آنکھوں سے گھورا تو وہ حبشی غلام اس عورت پر چڑھا ہوا ہے (یعنی اس سے جماع کر رہا ہے) جب وہ دونوں اپنے کام میں مشغول ہو گئے تو میں دبے پاؤں چلا۔ کنجی لے لی اور تالا کھول دیا اور میرے ساتھ تھی لگام بالوں کی۔ پس چڑھا دیا میں نے اس لگام کو گھوڑی کے منہ میں اور سوار ہو گیا میں اس پر اور نکلا میں خیمہ سے اس پر سوار ہو کر۔ عورت کھڑی ہوئی حبشی غلام کے نیچے سے اور گئی خیمہ میں۔ پھر چلائی۔

اللغات مراصدھم۔ من المراصدۃ وہو المراقبۃ مجردۃ من نصر ۱۲۔ مقیدۃ۔ الذی جعل القید فی رجلہ ۱۲۔ فوافی۔ من الموافاۃ

قال وافی الرجل حقہ اذا اعطاہ ایاہ تاماً وافاہ ای اتاہ وہو المراد ہہنا ۱۲۔ فی شأنہما۔ ای فی شغلہما ۱۲۔ وتیت۔ من ضرب اذا مشی علی الارض مثل الحیۃ او علی الیدین والرجلین کالطفل ۱۲۔ لجام۔ جمعہ لجمٌ ولُجُمٌ واَلجِمَۃٌ ۱۲

وذعرتِ الحيَّ واَحسّوا بي فركبوا في طلبي وانا اكدّ الفرس وخلفي خلقٌ منهم فاصبحت ولستُ أُرى الّا فارسًا واحدًا ابرمح فلحقني وقد طلعت الشمس فاخذ يطعنني فلا يصل الى اكثر ممّا تراه في ظهري لا فرسه تلحق بي فيتمكّن منّي ولا فرسي سعدني حتى لا يمسّني الرُّمح الى ان وافينا الى نهرٍ فصحت بالفرس فوثبتُها وصاح الفارس بفرسه فلم تثب فلمّا رأيت عجزها عن العبور نزلت عن فرسي استريح واريحها فصاح بي الرجل فقلت ما لك فقال يا هذا انا صاحب الفرس التي تحتك وهذه بنتها فاذا قد اخذتها فاحفظها فاني والله ما طلبتُ عليها شيئًا قطُّ الّا ادركته وكانت كالشبكة في تعلّقٍ بها۔

الترجمۃ والمطالب اور اس نے قوم کو گھبرا دیا اور ان لوگوں کو میرا احساس ہوا اور میرے تعاقب کے لیے سوار ہوئے اور میں نے گھوڑے کو خوب دوڑانا شروع کیا اور میرے پیچھے ان کی ایک مخلوق تھی۔ صبح ہوئی تو ایک سوار کو میں نے نیزہ کے ساتھ دیکھا کہ وہ میرے درپے ہے اور آفتاب نکل چکا تھا۔ اس نے مجھے نیزے مارنے شروع کیے اور مجھ کو پکڑ نہ سکا اور دور ہی دور سے نیزے مارتا رہا۔ یہ اسی کے نشانات ہیں۔ نہ اس کا گھوڑا مجھ تک پہنچ سکا کہ وہ مجھ کو قدرت پا کر پکڑ لے اور نہ میری گھوڑی ہی مجھ کو دور کر سکی۔ تاکہ نہ لگ سکتا مجھ کو اس کا نیزہ۔ یہاں تک کہ ہم نہر کے پاس پہنچے۔ میں چیخا اور میں نے گھوڑی کو کدایا اور پیچھے والا سوار بھی چیخا مگر وہ کود نہ سکا۔ جب وہ پار ہونے سے عاجز رہ گیا تو میں اپنی گھوڑی سے اتر پڑا۔ تاکہ میں آرام کروں اور گھوڑی کو بھی آرام دوں۔ اس سوار نے مجھے آواز دی۔ میں نے کہا کیا ہے؟ اس نے کہا کہ میں اس گھوڑی کا مالک ہوں جو تمہارے پاس ہے اور یہ اس کی بچھیری ہے۔ جب تم نے اسے لیا ہے تو اس کی حفاظت کرنا۔ خدا کی قسم جس مطلب کے لیے میں اس پر سوار ہو کر نکلا اس کو میں نے ضرور پایا

لیا اور وہ گھوڑی مقصد کے پورا کرنے کے لیے شکاری کے کانٹے کے مثل تھی۔

اللغات ذعرت۔ من فتح یقال ذعرہ ذعرا ای افزعہ وہو متعدی بمعنی التخویف والافزاع والمراد انہا قامت تخوف وتحرضہم علی اخذ السارق ۱۲۔ الکدّ۔ من نصر یقال کدّ الرجل فی العمل اذا اشتد وطلب الرزق او الحّ فی الطلب والمراد ہہنا ہو شدۃ العدو ۱۲۔ یطعنّنی۔ من فتح ونصر یقال طعن بالرمح ای ضربہ ۱۲۔ النّہر۔ الذی یجری فیہ الماء المتسع والجمع انہر وانہار ونہور ۱۲۔ فصحت۔ صیغۃ المتکلم من صاح یصیح صیحا وصیاحا معناہ رفع الصوت والفاء فیہ للتعقیب ۱۲۔ فوثبتُ۔ من الوثوب من ضرب فی الہندیہ (کودنا)، یقال وثب یثب وثبا ووثوبا اذا انہض وقام ہہنا من التفعیل ۱۲۔ العبور مصدر من نصر یقال عبر عبرا وعبورا ای مضیٰ ۱۲۔ الشَّبکۃ۔ بفتح الشین وہو شرکۃ الصیاد فی البحر (کانٹا)، فالمعنی انہا کانت فی تعلق الخاطر بہا کشرک الصیاد ۱۲

فقلتُ له اما اذا نصحتنی فو الله لا نصحنّك ولست بكذّاب انه كان من امری البارحة كیت وكیت حتی قصصت علیه قصة المرأة والعبد وحیلتی فی الفرس فاطرق ساعة ثم رفع رأسه الی فقال لاجزاك الله من طارق خیرا اخذت فرسی وقتلت عبدی وطلقت زوجتی۔

حكاية۔ قيل ان قيصر ملك الشام والروم ارسل رسولا الی ملك فارس كسری انوشیروان صاحب الایوان فلما وصل ورأی عظمة الایوان وعظمة ملك مجلس كسری علی كُرسیّه والملوك فی خدمته متنزا الایوان فرأی فی بعض جوانبه اعوجاجا فسئل الترجمان عن ذلك فقیل له ذلك بیتٌ لعجوزٍ كرهت بیعه عند عمارة الایوان فلم یر الملك اكراهها علی البیع فابقیٰ بیتها فی جانب الایوان فذلك ما رأیت وسألت فقال الرومی وحقّ دینه ان هذا الاعوجاج احسن من الاستقامة۔

ترجمہ والمطالب میں نے اس سے کہا لیکن جب تم نے مجھے نصیحت کی ہے تو بخدا میں بھی تم کو ایک نصیحت کرتا ہوں اور جھوٹ نہیں کہتا۔ گذشتہ رات ایسا ایسا واقعہ ہوا اس کے بعد غلام اور اس کی بیوی کا قصہ اور گھوڑے کے بارے میں اپنی تدبیر میں نے اسے سنائی۔ اس نے سن کر تھوڑی دیر تک اپنا سر جھکائے رکھا۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر کہا خدا ایسے مہمان کا بھلا نہ کرے جو رات کو آیا۔ اس نے میری گھوڑی لی اور میرے غلام کو قتل کر دیا اور میری بیوی کو طلاق دلوائی۔

حکایت۔ واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ روم اور شام کے بادشاہ نے شاہِ فارس نوشیرواں کے پاس اپنا قاصد بھیجا (شام کے بادشاہ کا لقب ہرقل ہے اور شاہِ روم کا لقب قیصر و شاہِ فارس کا لقب کسریٰ) نوشیرواں صاحب محل تھا جس نے ایوانِ کسریٰ بہت بڑا مشہور و معروف محل بنوایا تھا، جب قاصد وہاں پہنچا اور اس نے کسریٰ کی تخت گاہ پر اس کی عظمت و جلالت اور محلات کی شان دیکھی۔ بادشاہوں کو اس کی خدمت میں دیکھا اور محلوں کی سیر کی تو کسی ایک جانب اسے کجی نظر آئی تو اس نے اپنے مترجم سے معلوم کیا کہ اس کجی کا کیا سبب ہے۔ مترجم نے جواب دیا یہ مکان ایک بڑھیا کا تھا جب محلوں کی تعمیر شروع ہوئی اس بڑھیا نے اپنا مکان بیچنا مناسب نہ سمجھا۔ تو بادشاہ نے بھی بیچنے پر کوئی زبردستی نہیں کی اور اس کے مکان کو محل کی جانب میں باقی بدستور رکھا۔ یہی اس کا سبب ہے۔ جسے تم نے دیکھ کر سوال کیا۔ رومی نے کہا مجھے اپنے دین کی قسم اس محل کی کجی اور اس کا ٹیڑھا پن اس کی درستگی اور سیدھے ہونے سے زیادہ اچھا اور حسین ہے۔

للغات البَارِحۃ۔ ہی اللیلۃ التی مضت ۱۲۔ کیت وکیت۔ یکنیٰ بہما عن الحدیث والخبر ۱۲۔ طَارِق۔ ہو الضیف الذی ینزل باللیل والجمع طُرّاق ۱۲۔ قیصَر۔ کحیدر لقب کل ملک من ملوک الروم کما ان کسریٰ لقب لکل ملک الفارس والجمع قیاصرہ ۱۲۔ الشَّام۔ ملک معروف ینسب الی سام بن نوح علیہ السلام لانہ بالسریانی بالشین المعجمۃ وفی المنجد ہو بلاد تعرف سوریا موقعہا بین برّ الاناطول وبلاد العرب ونہر الفرات ۱۲۔ الرّوم جیل من الناس یسکنون شمال البحر المتوسط الواحد الرومی ۱۲۔ الاِیوان۔ بکسر الہمزۃ وسکون الیاء۔ المکان المتسع من البیت یحیط بہ ثلاثۃ حیطان ومنہ ایوان کسریٰ والجمع ایوانات واواوین ۱۲۔ مَیَّزَہ۔ المراد ان الرسول سار فی جانب الایوان وفتش من احوالہ کما ہو داب السیاحین ۱۲۔ التَّرجمان۔ المفسر فیہ اصلیۃ تغییر لغۃ بلغۃ اخریٰ ۱۲

وحقِّ دینہ انّ ہذا الذی نعلہ ملک الزّمان لم یؤرِّخُ نیما مضٰی لملکٍ فاعجب کسریٰ کلامہ فانعم علیہ وردّہٗ مسرورًا مجبورًا۔ ﴿۲۸﴾ حکایۃ۔ عن یعقوب بن اسحٰق السّراج قال لی رجلٌ من اہل رومیّۃ رکبتُ بحر الزّنج فالقتنی الرّیح فی جزیرۃ العود

فوصلت الی مدینۃ اھلھا قامتھم کلھا ذراعٌ واکثرھم عورٌ فاجتمع علیَّ منھم جمعٌ وساقونی الی ملکھم فامر بحبسی فی قفصٍ فکسرتہ فامنونی وترکوا الاحتجار علیَّ فلما کان بعض الایام رأیتھم قد استعدّوا للقتال فسألتھم عن ذلک فقالوا لنا عدوٌّ یاتینا فی کل سنۃٍ ویحاربنا وھذا اوانہ فلم البث الّا قلیلاً حتی طلع علینا عصابۃٌ من الطیور الغرانیق وکان ما بھم من العور من نقر الغرانیق۔

(برائے قید کردن من در پنجرہ ۱۲ — امن دادند ۱۲ — معروف بالالف واللام ۱۲ — یک چشمی ۱۲)

الترجمۃ والمطالب اور اپنے دین کی قسم کہ یہ جو کچھ زمانہ کے بادشاہ نے کیا ہے گذشتہ تاریخ میں کسی بادشاہ کے لیے نہیں لکھا گیا۔ پس پسند کیا کسریٰ نے اس کے کلام کو اور اس کو انعام دیا اور لوٹایا اس کو خوش خوش۔

حکایت:۔ یعقوب بن اسحٰق السراج سے منقول ہے اس نے کہا کہ مجھ سے ایک رومی مرد نے بیان کیا کہ میں جبس کے سمندر میں سوار ہوا تو ہوا نے مجھ کو پھینک دیا یک چشم لوگوں (یعنی کانوں) کے جزیرے میں۔ پس پہنچا میں ایک ایسے شہر میں کہ جہاں کے سب رہنے والوں کا قد ایک ایک ہاتھ کا تھا اور ان میں کے اکثر لوگ کانے اور یک چشم تھے پھر جمع ہوگئی ایک جماعت ان میں کی میرے اردگرد اور ہنکالے چلے وہ مجھ کو اپنے بادشاہ کی طرف تو حکم دیا بادشاہ نے میرے قید کیے جانے کا ایک پنجرہ میں۔ پس توڑ ڈالا میں نے اس کو۔ پس امن دیا انہوں نے مجھ کو اور چھوڑ دیا انہوں نے میرے بند کرنے کو۔ پھر جب ہوا ایک دن تو دیکھا میں نے ان کو کہ وہ تو تیار ہوگئے لڑنے لڑانے کے لیے میں نے ان سے اس کا سبب دریافت کیا تو کہا انہوں نے کہ ہمارا ایک دشمن ہے جو ہمارے پاس ہر سال آتا ہے اور ہم سے لڑتا ہے اور یہ اس کے آنے کا وقت ہے۔ پس نہ توقف کیا میں نے مگر تھوڑا سا۔ یہاں تک کہ نمودار ہوئی ہمارے اوپر ایک جماعت سمندری پرندوں کی اور یہ یک چشم ہونا ان کا انہیں پرندوں کے چونچ مارنے کی وجہ سے تھا۔

اللغات وحق دینہ۔ الواو للقسم ای اقسم بحق دینی ففی قولہ دینہ التفات من التکلم الی الغیبۃ ۱۲۔ لم یورخ من التفعیل یقال ارخ الکتاب وارخہ وآرخہ اذا کتب فیہ وقت الکتابۃ وسمی فن السیرۃ واحوال الناس تاریخا لکونہ مشتملا علی السنین والاوقات ومن ہذا المعنی اشتق الفعل ایہا فمعناہ انہ لم ینقل فی التاریخ واقعۃ مثلہا ۱۲۔ محبورا۔ من نصر یقال حبر حبورا اذا سر ۱۲۔ مدینۃ۔ یقال مدن بالمکان اذا اقام بہا من نصر فالمدینۃ موضع الاقامۃ ولا یطلق الا علی مصر جامع والجمع مدن ومدائن ۱۲۔ فامنونی۔ مجردہ من سمع یقال امن الاسد ومنہ اذا سلم ۱۲۔ الاحتجار۔ من الحجر من نصر معناہ المنع ۱۲۔ عصابۃ بکسر العین وکذا العصبۃ ہی جماعۃ ما بین العشرۃ الی الاربعین ویطلق علی جماعۃ الرجال والخیل والطیر ۱۲۔ الغرانیق۔ علی

وزن سراویل جمع غرنیق بضم الغین وفتح النون اوغرنوق علی وزن زنبور اوغرنوق علی وزن فردوس فیہ ثلث لغات ہو طائر مائی طویل العنق اسود وقیل ابیض والیضا یقال رجل ابیض جمیل غرنوق قیل معناہ فی الہندیۃ کلنگ ۱۲۔

فحملت الطیور علیہم وصاحت بہم فلما رأیت ذٰلک شددت وسطی واخذت عصا وشددت بما علیہا وحملت فیہا وصحت صیحۃً منکرۃً ورمیت منہم جماعۃ فصاحوا وطاروا ہاربین منی فلما رأی اہل الجزیرۃ ذٰلک اکرمونی وعظمونی واعادونی مالاً وسألونی الاقامۃ عندہم فلم افعل فحملونی فی مرکب وجہزونی و ذکر ارسطاطالیس ان الغرانیق تنتقل من بلاد خراسان الیٰ بلاد مصر حیث سیل النیل فتقاتل اولٰئک العور فی طریقہم وہم قومٌ فی طول ذراعٍ واللہ اعلم۔

حکایۃ عن بعض ادباء الشام قال لقیتُ رجلاً فی وجہہ خموش کثیرۃً فسألتہٗ عنہا فقال کنت فی بحر الزنج مع جماعۃٍ فالقتنا الریح الیٰ جزیرۃ سکسار فلم نستطع ان نخرج منہا لشدۃ الریح

الترجمۃ والمطالب پس حملہ کردیا ان پر دریائی پرندوں نے ان جزیرے والوں پر اور چیخے وہ پرندے ان پر جب دیکھا میں نے پرندوں کے حملے کو تو میں نے اپنی کمر کو کس لیا اور ڈنڈا پکڑا اور حملہ کیا میں نے ان پر اور چلایا میں ڈراؤنی آواز سے اور ان میں سے ایک جماعت کو زمین پر ڈھیر کر دیا۔ پھر چیخے وہ پرندے اور اڑتے بھاگتے ہوئے میرے پاس سے۔ جب جزیرے والوں نے میرا یہ حملہ دیکھا تو میرا بڑا اکرام کیا اور میری تعظیم کی اور مجھے مال دیا اور درخواست کی انہوں نے مجھ سے اپنے پاس ٹھہرے رہنے کی۔ لیکن میں نہیں ٹھہرا۔ پس سوار کر دیا مجھ کو ایک جہاز پر اور سفر کا سامان کر دیا۔ ارسطاطالیس نے ذکر کیا ہے کہ یہ غرانیق بلادِ خراسان سے منتقل ہوا کرتے تھے مصر کی جانب دریائے نیل بہہ رہا ہے پس مقاتلہ کیا کرتے تھے یہ ایک چشم لوگ ان کے راستہ میں اور یہ قوم ایک ہاتھ کے قد والے تھے واللہ اعلم۔

حکایت. شام کے بعض ادیبوں سے منقول ہے کہ اس نے کہا کہ میں ایک شخص سے ملا جس کے چہرے پر بہت سے خراش تھے میں نے اس سے ان خراش کا سبب دریافت کیا۔ کہنے لگا کہ میں بحر زنج میں کچھ لوگوں کے ساتھ تھا تو ہمیں ہوا نے جزیرہ سگسار کی طرف پھینک دیا۔ پس ہم اس جزیرہ سے نہ نکل سکے ہوا کی تیزی کی وجہ سے۔

اللغات شَدَّدتْ. من نصر وضرب اذا عُدّی بالباء معناه فی الفارسیة حملہ کردن واذا عدّی بنفسه معناه فی الفارسیة بستن. صحت. من ضرب مصدره صَیْحٌ رفع الصوت. فصاحوا. ای تحکّ الفرانیق وانما اُتی بلفظ المذکر العاقل وہکذا مما لا تعقل لصدور فعل العاقلین عنها من المحاربة والمقاومة مثل قوله تعالیٰ فی وصف الخیل فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا وفی قول المتنبی الخ للایام ع مضت الدهور وما اتینا بمثله. مال. وهو ما ملکته یمینک من جمیع الاشیاء وقیل کل ما یمیل الیه القلب فهو مال وعند اہل البادیة یطلق علی النعم والمواشی کالابل والغنم. جہّزونی. ہو من التجہیز ای اعطاء الجہاز وهو بکسر الجیم وفتحها ما یحتاج الیه الانسان بالبیت او المسافر للسفر او العروس وقت عرسه والجمع اَجْهِزَةٌ. ارسطاطالیس. ہو الحکیم الیونانی المعروف بارسطو وکان وزیر الاسکندر الرومی ولد قبل میلاد النبی بنحو ٣٨٤ سنة وکان طبیبًا حاذقًا فلما بلغ ثامنة عشر من عمره ذہب للتلقی من افلاطون ودعاه ملک ذالک الوقت لتهذیب ولده الاسکندر وعاش بضعا وستین سنة وانشأ مدرسة فی بلاد الیونان وقد عکف علی التعلیم فیها فلذلک لقب بالمعلم. خموش. جمع خمش الجراحة فی الوجه من نصر وضرب. سگسار. معرب سگ سار وهو مرکب من سگ وسار. وسار حرف التشبیه فی الفارسیة یعنی مانند سگ سمیت به لان اہلها صورتهم صورة الکلاب ١٢.

فاتانا قومٌ وجوهُهم وجوه الکلابِ وابدانُهم ابدان الناس فسبق الینا واحدٌ منهم بعصًا کانت معه ووقف جماعةٌ من ورائنا فساقونا الی منزلهم فراَینا فیها جماجمَ وقحوفًا وسوقًا واذرعًا واضلاعًا کثیرةً فادخلونا بیتًا فیه انسانٌ ضعیفٌ وجعلوا یاتوننا باُکلٍ کثیرٍ وطعامٍ غزیرٍ وفواکهَ طیبةٍ فقال لنا ذلک الرجل انما یطعمونکم لتسمنوا وکل من سمن اکلوه قال فجعلت اُقَلِّلُ اکلی دون اصحابی وصاروا کلما سمن واحد ذهبوا به واکلوه حتی بقیتُ وحدی وذلک الرجل الضعیف فقال لی الرجل یومًا اِنّ هٰؤلاء قد حضرهم عیدٌ یخرجون الیه ویغیبون فیه ثلثة ایام فان استطعت ان تنجو بنفسک فانجُ واما انا فکما ترانی لا استطیع الحرکة ولا اقدر علی المهرب

فانظر لنفسك فقلت جزاك الله الجنة.

جملہ دعائیہ ۱۲ — من ضرب ۱۲ — جمع جنان ۱۲

الترجمہ والمطالب

ہمارے پاس ایک قوم (گروہ) آئی جن کے چہرے کتوں جیسے تھے اور بدن آدمی جیسے ان میں سے ایک آدمی لاٹھی لے کر میری طرف بڑھا جو اس کے پاس تھی اور ان کی ایک جماعت ہمارے پیچھے ٹھہری رہی۔ وہ لوگ ہم کو اپنے مکان میں لے گئے۔ ہم نے وہاں جاکر کھوپڑیاں، سروں کی ہڈیاں، پنڈلیاں ہاتھ اور کثرت کے ساتھ پسلیاں دیکھیں۔ انہوں نے ہمیں ایک ایسے گھر میں داخل کیا جس میں ایک کمزور آدمی تھا وہ لوگ زیادہ تعداد میں عمدہ کھانے اور میوے لائے۔ اس کمزور آدمی نے مجھ سے کہا کہ یہ لوگ چیزیں تمہیں اس لیے کھلاتے ہیں تاکہ موٹے تازے ہو جاؤ۔ جس وقت تم میں کا کوئی موٹا ہو جائے گا اُسے کھا جائیں گے۔ کہا میں نے کھانے میں کمی شروع کر دی لیکن میرے ساتھیوں نے نہیں کی۔ ان کی یہ عادت ہو چکی تھی کہ جب کوئی موٹا ہو جاتا اسے لے جاتے اور کھا لیتے۔ حتیٰ کہ میں اور وہ کمزور آدمی رہ گئے۔ مجھ سے اس آدمی نے ایک دن کہا کہ ان لوگوں کے عید کے دن قریب آگئے۔ یہ لوگ اس میں چلے جاتے ہیں اور تین دن تک غائب (باہر) رہتے ہیں۔ اگر تم اپنی جان بچانی چاہو تو بچا سکتے ہو۔ رہ گیا میں تو تم دیکھ رہے ہو کہ میں حرکت بھی نہیں کر سکتا اور نہ بھاگنے پر قادر ہوں۔ تم اپنے لیے سوچ لو۔ میں نے کہا خدا تمہیں جنت دے۔

للغات

الکلاب۔ جمع کلب وہو کل سبع یعض وغلب علی الحیوان النابح المعروف ۱۲۔ فساقونا۔ ای ذہبوا یقال ساق یسوق سوقًا اذا زجرہ من خلفہ ۱۲۔ جماجم۔ علی صیغۃ منتہی الجموع جمع جمجمہ والمعنی عظم الراس او الوجہ (کاسہ سر یا چہرہ) ۱۲۔ قحوف۔ جمع قحف وہو عظم اعلی الراس خاصۃ (کاسہ سر) ۱۲۔ سُوقًا۔ جمع ساق (پنڈلی) ۱۲۔ اذرعا۔ جمع ذراع ۱۲۔ اضلاع۔ جمع ضلع (پسلی) ۱۲۔ یاکل۔ ہہنا بمعنی الماکول کالخلق بمعنی المخلوق والمراد منہ ما یوکل من الاطعمۃ والفواکہ ۱۲۔ طعام۔ جمع اطعمۃ وجمع الجمع اطعمات ۱۲۔ غزیر۔ بمعنی الکثیر یقال غزر الماء غزرًا وغزارۃ اذا کثر من باب (کرم) ۱۲۔ فواکہ۔ جمع فاکہۃ ای الثمار واشباہہا ۱۲۔ لتسمنوا۔ من سمع یقال سمن سمنا وسمانۃ ای کثر شحمہ (فربہ شدن) ۱۲۔ اقلل۔ من التفعیل یقال قلل الشئ اے جعلہ قلیلا ۱۲۔ دون۔ نقیض فوق یقال ہو دونہ ای احط منہ درجۃ ۱۲۔ عید۔ جمع اعیاد ای الموسم وکل یوم فیہ جمع وتذکار ۱۲

وخرجتُ فجعلتُ اسیرُ لیلاً واختفی نہارًا فلما رجعوا من عیدہم فقدونی فتتبعونی حتی سئموا فرجعوا فلما ایستُ منہم سرت فی تلك الجزیرۃ لیلاً ونہارًا فان تمیت لی اشجار بہا ثمرٌ وفواکہ وتحتہا رجالٌ حسان الصورالا ان سیقانہم لیس لہا عظام فقعدت لا افہم کلامہم ولا یفقہون کلامی فلما شعرالا وواحدٌ منہم قدرکب

علیٰ رقبتی وطوق رجلیہ علیّ وانہضنی فنہضتُ بہ وجعلت اُعَالِجُہٗ لِاَتَخَلَّص منہ واطرحہ عنی فلم اقدر وجعل یخمش وجہی باظفارہ المحددۃ فجعلت اُدُوْرُ بہٖ علی الاشجار وھو یاکل من فواکھہا وثمارھا ویطعم اصحابہ وھم یضحکون علیٰ نبینما انا اطوف بہ بین الاشجار اذ دخلت فی عینہ شوکۃٌ من شجرۃٍ فانخلت رجلاہ عنی۔

الترجمۃ والمطالب

اور نکلا میں اس حال میں کہ چلتا رہتا تھا رات بھر اور چھپا رہتا تھا دن بھر جب وہ لوگ اپنے میلہ سے لوٹ کر آئے تو مجھے انہوں نے نہیں پایا۔ پس پیچھا کیا انہوں نے میرا یہاں تک کہ ناامید ہوگئے وہ میرے ملنے سے تو واپس ہوگئے وہ۔ پس جب ناامید ہوگیا میں ان سے تو چلنے لگا میں اس جزیرہ میں دن رات۔ تو پہنچا میں ایسے درختوں کے پاس جن میں پھل اور میوے تھے اور ان کے نیچے کچھ لوگ تھے خوبصورت چہروں والے۔ مگر ان کی پنڈلیاں نہیں تھیں ان کے لیئے ہڈیاں۔ پس بیٹھا میں اس حالت میں کہ نہیں سمجھتا تھا میں ان کی بات کو اور نہ سمجھتے تھے وہ میری بات کو۔ پس نہ خبردار ہوا میں کسی بات سے۔ مگر ایک ان میں سے سوار ہوگیا میری گردن پر اور گھیرا ڈال لیا اس نے اپنے دونوں پیروں سے میرے اوپر اور اٹھایا اس نے مجھ کو تو اٹھا میں اس کے اٹھانے کی وجہ سے اور تدبیر کرنے لگا میں تاکہ چھٹکارا پا جاؤں میں اس سے اور پھینک دوں اس کو میں اپنے اوپر سے۔ لیکن نہ قدرت پائی میں نے اس کی اور خراش ڈالنے لگا وہ میرے چہرے پر اپنے تیز کیئے ہوئے ناخنوں سے۔ پس گھمانے لگا میں اس کو درختوں پر اور وہ کھاتا جاتا تھا ان درختوں کے پھلوں اور میووں سے اور کھلا رہا تھا وہ اپنے ساتھیوں کو اور ہنس رہے تھے میرے اوپر۔ پس اس درمیان میں کہ میں اسے گھما رہا تھا درختوں میں کہ اچانک گھس گیا اس کی آنکھ میں ایک کانٹا درخت میں سے۔ پس کھل گئے اس کے دونوں پیر میرے اوپر سے۔

اللغات

عید۔ الموسم وکل یوم فیہ جمع وتذکار قیل انہ سمی عید الانہ یعود کل سنۃ بفرح مجدد واصلہ عود والجمع اعیاد ۱۲۔ فلم اشعر۔ من نصر وکرم یقال شعر بہ شعورا اذا علم واحس ۱۲۔ رقبتی۔ مؤخر الراس او مؤخر العنق والجمع رقاب ورقبات رقب وارقب ۱۲۔ وواحد منہم۔ جملۃ حالیۃ فالمعنی فلم اطلع علی ارادتہ الرکوب علی راسی الافی حال رکوبہ علی ۱۲۔ اعالجہ۔ یقال عالج المریض معالجۃ اذا داواہ وعالج الامر مارسہ وزاولہ ۱۲۔ طوق۔ البسہ الطوق ۱۲۔ المحددۃ۔ یقال حددت السکین حدہ اذا شحذت ورقق حدہا ۱۲۔ انخلت۔ من الانفعال یقال انحل الشیٔ اذا انفک ۱۲

درمیتہ عن رقبتی وسرت فنجانی اللہ بکرمہ وھذہ الخموش منه فلا رحم اللہ عظامه.

حکایة:۔ قیل ان شابًا من عُبّاد بنی اسرائیل کان یتعبد فی صومعتہ وکان من اجمل الناس وجهًا وکان یعمل القفاف ویبیعها فی سوق بیت المقدس وکان اسمهٗ یوحنا وکان لباسه المسوح وکان لونه کلون الیاقوت فی الصفاء من کثرة العبادة ویسطع من بین عینیه النور فمرّ ذات یوم بباب مرأة من المخدّرات فنظرت الیه جاریةٌ من جواریها فقالت یاسیدتی قد مرّ ببابنا شابٌ من اجمل الناس وجهًا کانهٗ جوهرٌ منظومٌ فقالت لها ویحك ادخلیه الدار حتّٰی ننظر الیه ونشتری منه فجعل کلّما دخل بابًا اغلقوا الباب من ورائه حتّٰی بلغ المجلس فاذا فیه شابةٌ من اجمل الخلق.

الترجمة والمطالب

تو میں نے اس کو اپنی گردن سے پھینک دیا اور چل دیا۔ اللہ نے اپنے فضل سے مجھے اس بلا سے نجات دی اور یہ تمام خراش اسی وجہ سے ہیں۔ پس نہ رحم کرے اللہ تعالیٰ اس کی ہڈیوں پر۔

حکایت:۔ نقل کیا گیا ہے کہ ایک جوان بنی اسرائیل کے عابدوں میں سے عبادت کیا کرتا تھا اور وہ تمام لوگوں میں خوبصورت تھا باعتبار چہرہ کے اور زنبیل بنایا کرتا تھا اور بیت المقدس کے بازار میں اس کو بیچا کرتا تھا۔ اس کا نام یوحنا تھا اور اس کا لباس کمبل اور ٹاٹ تھا اور اس کا رنگ کثرتِ عبادت کی وجہ سے یاقوت کی طرح تھا صفائی میں اور آنکھوں کے درمیان روشنی چمکتی تھی۔ پس گزرا وہ ایک دن ایک عورت کے دروازے پر پردہ نشین عورتوں میں سے۔ پس اس کی طرف دیکھا ایک لڑکی خادمہ نے ان کی خادماؤں میں سے اور کہنے لگی وہ لڑکی کہ اے میری آقا! ہمارے دروازے سے گزرا ہے ایک جوان تمام انسانوں سے زیادہ حسین چہرے کے لحاظ سے۔ گویا کہ وہ موتی ہیں جو پرو دیئے گئے ہیں۔ پس کہنے لگی وہ عورت اس لڑکی سے کہ خدا تیرا ایسا ویسا کرے لے آ تو اس کو گھر میں۔ تاکہ دیکھ لیں اس کو اور ہم خرید لیں اس سے مال۔ پس جتنے دروازوں سے داخل ہوتا رہا وہ جوان۔ بند کرتے رہے وہ لوگ دروازوں کو پیچھے سے یہاں تک کہ پہنچا وہ ایک نشست گاہ میں۔ تو اچانک اس نشست گاہ میں ایک جوان لڑکی ہے تمام مخلوق سے زیادہ حسین

اللغات

بنی اسرائیل۔ ہم اولاد یعقوب علی نبینا علیہ السلام ۱۲۔ تعبد۔ من التفعیل یقال تعبد اذا انفرد للعبادۃ و تنسک ۱۲۔ صومعہ۔ ہی معبد النصاری والجمع صوامع وفی فرائد اللغۃ المسجد للمسلمین والکنیسۃ للیہود والبیعۃ للنصاری والصومعۃ للرہبان وبیت النار للمجوس وخانقاہ للصوفیۃ ۱۲۔ القفاف۔ بکسر القاف جمع قُفّۃ بضم القاف وتشدید الفاء وہی القرعۃ الیابسۃ (یعنی زنبیل)، وربما اتخذ من خوص ونحوہ کہیئتہا تجعل فیہ المرأۃ قطنہا وہی ظرف یشابہ الزنبیل تتخذ من ورق النخل وتضع النساء فیہا غزلہن (کتنی)، ۱۲۔ المسوح۔ جمع مسح بکسر المیم وسکون السین وہو کساء منسوج من الشعر (یعنی کمبل)، وفی المنجد وہو اللباس یقعد علیہ (ٹاٹ)، وما یلبس من نسیج الشعر علی البدن تقشفا وقہرا للجسد ۱۲۔ یسطع۔ من فتح یقال سطع الغبار او الرائحۃ او النور ای ارتفع وانتشر والمراد بہا ہو الظہور ۱۲۔ المخدرات۔ جمع مخدرۃ بفتح الدال المشددۃ اسم مفعول من التخدیر وہو القاء الستر یقال خدّ البیت واخدرہ اذا الزمہا۔ الخدر بکسر وہو الستر فالمخدرۃ ہی المستورۃ المحجوبۃ ۱۲

جالسۃٌ علی سریرٍ مرصّعٍ بالجوھر وعلیھا قمیصٌ کانہ ماءٌ مسکوبٌ فبقیت شاخصۃً تنتظر الیہ لا تقدر علی منع نفسھا من رؤیتہ فقال لھا یا امۃ اللہ اما ان تشتری واما ان اذھب فصارت تباسطہ وھو یقول لھا اما ان تشتری واما ان اذھب فقالت لہ انما ادخلتك بیتی لِاُحکّمك فی نفسی فقال ویحك انی قرأت کتاب اللہ الانجیل ان یعصیہ قالت لہ امش معی الی داخل ھذہ الخزانۃ فاذا ھی مملوّۃٌ ذھبا وجواھرَ فقالت ھذا کلّہ لك ان وافقتنی علی ما ارید فقال ائتنی بماءٍ حتّٰی اغتسل فلما اغتسل قدّمت لہ مندیلًا مضمخًا بالطیب والمسك والعنبر رجاء ان یتنشّف فیہ فلما رأی منھا الجدّ قال لھا اما ان تاذنی بالذھاب۔

الترجمۃ والمطالب

تخت پر رونق افروز ہے جو جواہرات سے مرصع تھا۔ اس پر ایک قمیص تھی گویا کہ وہ بہتا ہوا پانی تھی (یعنی چمک دار تھی) پس آنکھیں پھاڑے ہوتے اس جوان کی طرف تکتی رہی۔ نہ روک سکی وہ اپنے آپ کو اس کی طرف دیکھنے سے۔ یوحنا نے اس سے کہا اے اللہ کی بندی یا تو تجھ

ے خرید لے یا میں تیرے پاس سے جاؤں۔ تو مجھ سے مذاق اور دل لگی کی باتیں کرنے لگی۔ یوحنا نے اس سے پھر کہا یا تو مجھ سے کچھ خرید لے یا میں جاؤں۔ اس نے مجھ سے کہا کہ میں تم کو اس لیئے گھر میں لائی ہوں کہ میں تم کو اپنے آپ کا حاکم بناؤں یوحنا نے کہا بڑے افسوس کی بات ہے میں نے خدا کی کتاب انجیل پڑھی ہے اور جس نے انجیل پڑھی ہو اس کے لیئے مناسب نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے۔ اس نے کہا تم میرے ساتھ اندر کے خزانے میں چلو۔ وہ خزانہ سونے اور جواہرات سے بھرا ہوا تھا۔ اس سیدہ نے کہا یہ کل تمہارا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ تم میرا کہا مان لو۔ جو میں چاہتی ہوں۔ یوحنا نے کہا میرے واسطے پانی لاؤ۔ میں نہانا چاہتا ہوں۔ جب وہ نہا چکے تو ان کے لیئے ایک رومال لائی جو خوشبو اور مشک وعنبر سے لبا ہوا تھا۔ تاکہ اس سے وہ اپنا بدن پونچھ لے۔ جب یوحنا نے اس کی وہی کوشش دیکھی تو اس نے کہا۔ یا تو مجھے جانے دے۔

اللغات سَرِیر۔ تخت والجمع اسِرّۃٌ و سُرُرٌ ۱۲۔ مُرَصَّعٌ۔ من التفعیل یقال رصّع الذہب بالجواہر اذا انزلہا فیہ وحشّا، مسکوب۔ صیغۃ اسم المفعول من نصر یقال سکب الماء اذا اراقہ، وشبّہ القمیص بالماء فی رقّتہ وصفائہ شاخصۃ۔ من فتح یقال شخص ببصرہ الی الشیٔ اذا رفع بصرہ لینظرہ ۱۲۔ تباسط۔ من المفاعلۃ یقال باسطہ ای انبسط الیہ والمراد تنبسط لہ فی الکلام ۱۲۔ مملوءۃ۔ من فتح یقال مَلأ الاناء ماءً ومن الماء ای وضع فیہ من الماء قدر ما یسعہ فامتلأ وہو مملوءٌ ۱۲۔ المندیل۔ والمندیل والمنْدیل ہو نسیجٌ یتمسح بہ من العرق وغیرہ والجمع منادل ومنادیل ۱۲۔ مضمّخًا۔ اسم المفعول من التفعیل یقال ضمّخ جسدہٗ او ثوبہٗ بالطیب اذا لطخہٗ بہ باب نصر ۱۲۔ الطیب۔ ہو کل ذی رائحۃ عطرۃ والجمع اطیبات وطیوب ۱۲۔ المسک۔ ہو طیبٌ یخلق اللہ من دم دابّۃ کالظبی والجمع مسک ۱۲۔ العنبر۔ ہو طیب معروف ۱۲۔ یتنشّف۔ من التفعل مجردہ من سمع یقال نشّف او تنشّف اذا مسح الماء بخرقۃ عن جسدہٖ ۱۲۔ الجِدّ۔ بکسر الجیم وتشدید الدال السعی فی العمل ویطلق علی الامر المحقق ضد الہزل ۱۲

واِمّا ان اُلقی بنفسی من فوق ھذا السطح وکان علوہ ثمانین ذراعًا فی الھواء فقالت لہ لابدّ والّا الق نفسک فالقیٰ نفسہ فامر اللہ تعالیٰ الھواء ان یحبسہ فامسکہ الھواء وبقیٰ قائمًا بقدرۃ اللہ تعالیٰ ثم قال اللہ جل شانہ یاجبریلُ ادرک عبدی یوحنا یھلک نفسہ خوفًا منّی فادرکہ جبریل ووضعہ علی الارض سلیمًا فانظر یا اخی الی شدّۃ مراقبۃ ھذا الفتیٰ لربہٖ عزّ وجلّ ولولا فضل اللہ علیہ لوقع فی الفواحش والذّلل۔

الحکایۃ:۔ اخبر القزوینی اَنَّ رجلا من اصفہان رکبتہ دیونٌ کثیرۃٌ ففارق اصفہان ورَکِبَ بحر عُمّان مع تجّارٍ فتلاطمت بھم الامواج حتی وصلوا الی الدّردور المعروف ببحر فارس فقال التجّار للرّئیس۔

الترجمۃ والمطالب یا میں ڈال دوں گا اپنے آپ کو اس چھت کے اُوپر سے اور تھی اونچائی اس کی اسّی ہاتھ ہوا میں۔ پس اس حسین عورت نے یوحنّا سے کہا کہ تجھ کو میرا کہنا ماننا ضروری ہے۔ ورنہ تو اپنے آپ کو نیچے گرا دے۔ تو گرا دیا اپنے آپ کو یوحنّا نے۔ تو حکم دیا اللہ نے فوراً ہوا کو کہ روک لے ہوا اس کو۔ پس ہوا نے یوحنّا کو تھام لیا اور یوحنّا کھڑے رہے اللہ کی قدرت سے ہوا میں۔ پھر فرمایا اللہ جل شانہٗ نے اے جبرئیلؑ خبر لو میرے بندے یوحنّا کی کہ وہ ہلاک کر رہا ہے اپنے آپ کو میرے ڈر سے۔ پس پالیا ان کو جبرئیلؑ نے اور رکھ دیا ان کو زمین پر صحیح سالم۔

نتیجہ حکایت۔ اے میرے بھائی غور کر اس جوان کے انتہائی دھیان کی طرف اپنے مولیٰ سے جو تیرا پروردگار ہے۔ بزرگ و برتر ہے۔ اگر خدا کا فضل شامل حال نہ ہوتا تو وہ جوان رسوائیوں اور ذلتوں میں مبتلا ہو جاتا۔

حکایت:۔ قزوینی نے خبر دی ہے کہ ایک اصفہان کے آدمی پر مختلف قسم کے قرض سوار ہو گئے اور چھوڑ دیا اس نے اصفہان کو اور سوار ہو گیا بحر عمان میں کچھ تاجروں کے ساتھ۔ پس تھپیڑے مارے ان کے سمندر کی موجوں نے۔ یہاں تک کہ پہنچ گئے وہ جزیرہ دردور تک — جو ایک مشہور مقام ہے بحر فارس میں۔ پس کہا تاجروں نے جہاز کے کپتان سے۔

اللغات لَابُدَّ۔ ای لابد لک من اطاعتی او مما ارید والّا ای وان لم تفعل ما ارید الق نفسک واہلکہا ۱۲۔ الہَوَاء۔ ممدودا ہو ما بین السماء والارض ۱۲۔ جبرَئِیل۔ الجبر معناہ العبد وایل معناہ اللہ فصار بمعنی عبد اللہ وفیہ لغات اربعۃ جَبرَئِیل وجَبرَئِل وجبرِیل وجبرِیْن ۱۲۔ ارض۔ مؤنثۃ وہو کل ما سفل والجمع ارضات وارضون ۱۲۔ مراقبۃ۔ مجردہ من سمع یقال راقب مراقبۃ راعی کل واحد منہما حق الغیر وبالفارسیۃ نگہداشتن وگردن فروہشتن وفی اصطلاح الصوفیۃ حضور القلب مع اللہ ۱۲۔ الفَوَاضِح۔ جمع فاضحۃ الفضیحۃ ہو کشف مساوی الغیر ومعائبہ من فتح ۱۲۔ الذَّلَل۔ بالذال جمع ذلۃ وقیل بالزاء المعجمۃ وہو الصحیح ہہنا جمع زلۃ وفی النسخ المصریۃ بالزاء المعجمۃ الزلۃ فی الفارسیۃ لغزش ۱۲۔ قزوَینی۔ منسوب الی قزوین بلدۃ معروفۃ من بلاد ایران ۱۲۔ فیروزی۔ اصفہان۔ بکسر الہمزۃ وفتحہا وہو المختار عند الاکثر بلدۃ کبیرۃ من آخر اقلیم الرابع وفی وجہ تسمیتہا اقوال منہا ان اصلہ نصف جہان بمعنی نصف عالم فوقع التغیر واستقر علی ہذا الاسم وسمیت بہ لتوسعہ وعظمتہ وقیل منسوب الی اصبہان بن سام بن نوحؑ ۱۲۔ عمّان۔ بالضم والتشدید اسم بلد بالیمن لساحل البحر ویقال لتلک القطعۃ من البحر

سم عمان ۱۲۔ فتلاطمت۔ ای ضربت بعضہا بعضا واصلہ من لطم الخد لطما ای ضرب صفحۃ جیدہ بالکف بابہ ضرب ۱۲۔ الدردور اسم جزیرہ ۱۲۔

ھل تعرف لنا سبیلاً الی الخلاص نسعی فیہ فقال ان سمح احدکم بنفسہ تخلصنا فقال الرَّجُلُ الاصفھانی المدیون فی نفسہ کلّنا فی موقف الھلاك وانا قد کرھت الحیاۃ وکان فی السّفینۃ جمعٌ من اھل موطنہ فقال لھم ھل تحلفون بوفاء دیونی وخلاص ذمّتی وانا افدایکم بنفسی وتحسِنُوْن الی عیالی ما استطعتم فحلفوا لہ علیٰ ذلك وفوق ما شرط فقال الاصفھانیّ للرّئیس ما تأمُرُنی ان افعل فقد اسلمت نفسی للّٰہ طلبًا لخلاصکم ان شاء اللّٰہ تعالیٰ قال لہ الرّئیس اٰمُرُكَ ان تقف ثلٰثۃ ایّام علیٰ ساحل ھٰذا البحر وتضرب علیٰ ھٰذا الطّبل لیلًا ونھارًا لا تفتر عن الضّرب قلت افعل ان شاء اللّٰہ تعالیٰ فاعطونی من الماء والزّاد ما امکن قال الاصفھانیّ فاخذت الطّبل والماء والزاد وتوجّھُوْا الیٰ نحو الجزیرۃ و انزلونی بساحلھا وشرعت فی ضرب الطّبل۔

الترجمۃ والمطالب کیا تم جانتے ہو ہمارے لیے کوئی راستہ خلاصی کا کہ جس میں ہم کوشش کریں۔ تو کہا کپتان نے کہ اگر تم میں سے کوئی اپنی جان بخش دے تو ہم سب چھٹکارا پا جائیں گے تو کہا اصفہانی مدیون شخص نے اپنے دل میں کہ ہم سب ہلاکت کے مقام میں ہیں اور میں اپنی زندگی کو ناگوار سمجھ رہا ہوں (اپنی زندگی سے عاری ہوں) اور تھی اس کشتی میں ایک جماعت اس کے وطنیوں کی، تو کہا اصفہانی نے کشتی والوں سے کیا قسم کھاؤ گے تم میرے قرضوں کے پورا کرنے کی اور میرے ذمہ کو چھڑانے کی۔ تو میں قربان کر دوں گا تم پر اپنی جان کو اور احسان کرو گے تم میرے بال بچوں سے جس قدر تم کر سکتے ہو۔ پس قسم کھائی لوگوں نے ان کے لیئے ان تمام باتوں پر اور کچھ اس سے زیادہ جو شرط لگا رکھی تھی اصفہانی نے۔ پس کہا اصفہانی نے کپتان سے کیا کرنے کو کہتا ہے تو مجھ سے اس لیے کہ میں نے اپنی جان کو سونپ دیا ہے اللہ کو

تم سب کی خلاصی کی خاطر اگر خدا نے چاہا تو۔ کہا اس نے کپتان نے میں تجھے حکم دیتا ہوں کہ تو اس سمندر کے کنارے پر تین دن تک ٹھہرا رہ اور اس ڈھول کو برابر رات دن بجاتا رہ اور بجانے سے نہ تھکو۔ میں نے کہا کہ میں انشاء اللہ ایسا کروں گا تم دے دو مجھ کو دانا پانی جس قدر ممکن ہو۔ اصفہانی نے کہا کہ میں نے کھانا پانی اور ڈھول ان سے لے لیا اور لے چلے وہ مجھ کو جزیرے کی طرف اور اتارا انہوں نے مجھ کو سمندر کے کنارے پر۔ پس ڈھول پیٹنے لگا میں۔

اللغات

الخلاص۔ من نصر یقال خلص من المکان خلوصا وخلاصا ای نجا وسلم ۱۲۔ سمح۔ من فتح یقال سمح بکذا سماحا وسماحۃ اذا جاد ۱۲۔ ذمتی۔ الامان والعہد والضمان والجمع ذمم ۱۲۔ اندیکم۔ من ضرب یقال ندی فلان بنفسہ ای قال لہ جعلت فداءک ۱۲۔ عیال۔ جمع عیل کل من کان نفقتہ علیک فہو عیل وعیال الرجل اہل بیتہ ۱۲۔ الطبل۔ یکون ذا وجہ او وجہین آلۃ المعہودۃ ۱۲۔ لا تفتر۔ من نصر وضرب فتورا وفتارا اذا سکن بعد حدۃ ولان بعد شدۃ ویقال فتر من العمل اذا قصر فیہ حال من ضمیر تضرب ۱۲۔ الزاد۔ ما یتخذ من الطعام للسفر والجمع ازودۃ وازواد ۱۲۔

فتحرکت المیاہ وجری المرکب وانا انظر الیہم حتیٰ غاب المرکب عن بصری فجعلت اطوف تلک الجزیرۃ واذا انا بشجرۃ عظیمۃ وعلیہا شبہ سطح فلما کان اللیل واذا بہدۃ عظیمۃ فنظرت فاذا طائر عظیمٌ فی الخلقۃ قد سقط علی ذلک السطح الذی فی الشجرۃ فاختفیتُ خوفا منہ فلما کان الفجر انتفض الطائر بجناحیہ وطار فلما کان اللیل جاء ایضا وحطّ علی مکانہ البارحۃ فدنوت منہ فلم یتعرض لی بسوء ولا التفت الیّ اصلاً وطار عند الصباح فلما کان ثالث لیلۃ وجاء الطائر علیٰ عادتہ وقعد مکانہ فجئتُ حتیٰ تعلقت عندہ من غیر خوف ولا دہشۃ الیٰ ان نفض جناحیہ فتعلقتُ باحدیٰ رجلیہ بکلتا یدایَ فطار بی الی ان ارتفع النہار فنظرت الی تحتی فلم ار الا لجۃ ماء البحر۔

الترجمۃ والمطالب

پس حرکت کرنے لگا پانی اور چل پڑا جہاز۔ درانحالیکہ میں دیکھ رہا تھا ان جہاز والوں کی طرف یہاں تک کہ غائب ہو گیا جہاز میری نظروں سے۔ پس چکر لگانے لگا میں اس جزیرہ کا کہ اچانک میں ایک بڑے درخت کے پاس تھا جس پر چھت کی طرح کوئی چیز رکھی ہوئی تھی۔ جب رات ہو گئی تو کسی بڑی چیز کے گرنے کی

آواز سنی۔ میں نے دیکھا کہ اچانک وہ ایک بڑا پرندہ ہے۔ جو شکے اندر جو اس چھت پر جو درخت پر تھی گر پڑا ہے تو میں چھپ گیا اس سے ڈر کر۔ جب صبح ہوئی تو پھڑ پھڑائے پرندے نے اپنے دونوں بازو اور اڑ گیا وہ۔ جب ہوئی رات تو پھر آیا اور اترا وہ اپنی رات والی جگہ پر۔ میں اس سے قریب ہوا تو وہ کوئی برائی سے پیش نہیں آیا اور نہ اس نے میری طرف اصلاً کوئی توجہ کی اور اڑ گیا وہ صبح ہوتے ہی اور جب ہوئی تیسری رات اور پرندہ آیا اپنی عادت کے مطابق اور بیٹھا وہ اپنی جگہ پر تو آیا میں یہاں تک کر بیٹھ گیا میں اس کے پاس بغیر کسی خوف اور دہشت کے۔ یہاں تک کہ پھڑ پھڑائے اس نے اپنے دونوں بازو پس لٹک گیا میں اس کے دونوں پیروں میں سے ایک پیر میں اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعے۔ پس اڑا لے چلا مجھ کو یہاں تک کہ چڑھ گیا دن۔ پس دیکھا میں نے اپنے نیچے کی طرف۔ تو نہ نظر پڑا مجھ کو سوائے سمندر کے گہرے پانی کے۔

للغات عُشبہ سطح۔ ای شئ وسیع عریض یشابہ السطح موضوع علی اغصان الشجرۃ وکان ذلک وکر الطائر (آشیانہ) ۱۲۔ والسطح۔ ظہر البیت ۱۲۔ ہبدۃ۔ الہدت صوت وقع الحائط ونحوہ علی الارض ہدالبناء ہدا اذا ہدمہ ہدما شدیدا من نصر سمع ۱۲۔ انتفض۔ مطاوع نفض یقال نفض الثوب حرکہ لیزول منہ الغبار ونحوہ والورق من الشجرۃ اسقطہ فی الہندیۃ پھڑ پھڑانا ۱۲۔ حط۔ من نصر بمعنی نزل وہبط ۱۲۔ البارحۃ۔ منصوب علی ظرف زمان ۱۲۔ والمکان۔ ہو موضع کون الشئ والبارحۃ اقرب لیلۃ مضت ۱۲۔ دہشتۃ۔ من سمع اذا تحیر ۱۲۔ جناحیہ۔ الجناح ما یطیر بہ الطیر والجمع اجنحۃ واجنح ۱۲۔ لجۃ۔ ای معظم البحر والجمع لجج ولجاج ۱۲

فکدت ان اترك رجله وارمي بنفسي من شدة ما لقيت من التعب فصبرت زمانا ثم نظرت واذا بالقرى والعمائر تحتي ففرحت وذهب ما كان بي من الشدة فلما دنا الطائر من الارض رميت بنفسي على صبرة تبن في بيدار وطار الطائر فاجتمع الناس حولي وتعجبوا مني وحملوني الى رئيسهم وحضر الي من يفهم كلامي فاخبرتهم بقصتي فتبركوا بي واكرموني وامرلي بمال واقمت عندهم اياما لا تفرج واذا انا بالمركب الذي كنت فيه قد ارسى فلما رأوني اسرعوا الي وسألوني عن امري فاخبرتهم فحملوني الى اهلي ونلت منهم فوق الشرط فعدت بخير وغنى وسلامة۔

حکایۃ ۱۷: قيل ان ملك الصين بلغه عن نقاش ماهر في النقش والتصوير

فی بلاد الروم فارسل الیہ واشخصہٗ

الترجمۃ والمطالب پس قریب تھا کہ چھوڑ دیتا میں پرندے کے پیر کو اور ڈال دیتا میں اپنے نفس کو اس انتہائی تکلف کی وجہ سے جس سے میں دوچار ہو چکا تھا پس صبر کیا میں نے ایک زمانہ تک۔ پھر دیکھا میں نے تو اچانک گاؤں اور آبادیاں میرے نیچے ہیں تو خوش ہوا میں اور دور ہو گئی وہ تکلیف جو میرے اندر تھی۔ پس جب قریب ہوا پرندہ زمین سے تو ڈال دیا میں نے اپنے آپ کو بھس کے ڈھیر پر جو ایک کھلیان میں تھا اور اڑ گیا پرند جمع ہو گئے لوگ چاروں طرف میرے اور حیرت کی انہوں نے میرے حال سے اور اٹھا لے گئے مجھ کو اپنے چودھری کے پاس اور آیا میرے پاس وہ شخص جو سمجھ سکے میری بات کو۔ تو بتلایا میں نے ان کو اپنا پورا قصہ۔ پس تبرک حاصل کیا انہوں نے میری ذات سے اور اعزاز کیا انہوں نے میرا اور حکم دیا چودھری نے مجھے مال دینے کے لیے اور مقیم رہا میں ان کے پاس کچھ دنوں۔ پس نکلا میں ایک روز سیر کرنے کے لئے تو اچانک میں اس جہاز کے پاس ہوں کہ جس میں میں تھا کہ لنگر ڈال رکھا ہے اس نے۔ جب دیکھا انہوں نے مجھ کو تو تیزی سے جھپٹے وہ میری طرف اور دریافت کیا انہوں نے مجھ سے میرا حال۔ پھر بتلایا میں نے ان کو سارا قصہ۔ پس لے چلے وہ مجھ کو میرے بال بچوں کی طرف اور پایا میں نے ان سے شرطیں اور پھر مال۔ پس لوٹا میں خیریت۔ مالداری اور سلامتی کے ساتھ۔

حکایت:۔ بیان کیا گیا ہے کہ چین کے بادشاہ کو خبر ملی ایک نقاش کی جو تصویر بنانے میں روم کے علاقہ میں ماہر تھا تو قاصد بھیجا اس کے پاس اور کوچ کرایا اس کو اپنی طرف۔

اللغات کدت۔ من الکید ودۃ (قریب شدن)، وقد تران اثبات کا دیکران للنفی فمعناہ لم اترک رجلا، ولکن کنت قریبا من الترک لشدۃ مالقتنی من التعب ۱۲۔ نَعَب۔ ضد الراحۃ والجمع اتعاب ۱۲۔ القریٰ۔ بالضم والکسر المعرا بارۃ (دق ومن)، وفی لسان العرب کل مکان اتصلت فیہ الابنیۃ والامصار المدن الکبار والقریۃ عام من الکل وقد تطلق المدینۃ کما فی قولہ تعالیٰ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ ای مکۃ وطائف (قریہ قصبہ شہر گاؤں)، ۱۲۔ صبرۃ۔ ما جمع من الطعام بلا کیل ولا وزن (غلے کا ڈھیر) جمع صبار، ۱۲۔ التبن۔ بالکسر ما تقطع من سنابل الزرع کالبر ونحوہ والواحد تبنۃ (خشک گھاس کا تنکا۔ بھوسہ)، ۱۲۔ والبیدر۔ کالعنبر الموضع الذی یداس فیہ الطعام بالثور (خرمن۔ کھلیان)، جمعہ بیادر۔ قاموس منجد منتہی الصحاح ۱۲۔ لاتفرج۔ یقال تفرج الغم اذا انکشف وقد یراد بہ التنزہ لزوال الغم (سیر و تفریح کردن)، ۱۲۔ ارست۔ یقال ارسی السفینۃ اوقفہا علی المرساۃ (لنگر انداختن کشتی)، والمعنی خرجت لاتنزہ اذا رأیتُ المرکب الذی کنت فیہ حین ما وصل فی الدورۃ ۱۲۔ نلت۔ من ضرب یقال نال المطلوب ینیل نیلا ونالۃ اذا اصابہٗ ۱۲۔ فعدت۔ من نصر عاد الشیٔ الیہ عودا اذا رجع ۱۲۔ صین۔ ملک فی الشرق منہا الاوانی الصینیۃ (چین براعظم ایشیا میں ایک مشہور ملک ہے جو ساری دنیا کے ملکوں سے زیادہ تر آباد ہے)۔

چنانچہ اس کی آبادی ۵۴ کروڑ ۶۰ لاکھ بتلائی جاتی ہے، اشخصه۔ اشعجه برزه على الانتقال من وطنه اليه بابه فتح ۱۲

وامره بعمل شئ مما يقدر عليه من النقش والتصوير مثالاً يعلقه بباب القصر على العادة فنقش له في رقعة صورة سنبلة حنطة خضراء قائمة وعليها عصفور واتقن نقشه حتى اذا نظره احد لا يشك في انه عصفور على سنبلة خضراء ولا ينكر شيئا من ذلك غير النطق والحركة فاعجب الملك ذلك وامره بتعليقه وبادر (جاری کردن ۱۲) بادرار الرزق عليه الى انقضاء مدة التعليق فمضت سنة الا بعض ايام ولم يقدر احد اظهار عيب او خلل فيه فحضر شيخ مسن ونظر الى المثال وقال هذا فيه عيب فاحضر الى الملك واحضر النقاش والمثال وقال ما (استفهامیہ ۱۲) الذى فيه من (بیان ما ۱۲) العيب فاخرج وقعت فيه بوجه ظاهر ودليل والا حل بك الندم والتنكيل فقال الشيخ اسعد الله الملك والهمه السداد.

الترجمۃ والمطالب اور اس کو حکم دیا ایک ایسا کام کرنے کا جو نقاشی اور صورت گری سے اس کی قدرت میں ہو یعنی ایک نمایاں تصویر کا کہ وہ لٹکا دے اس کو اپنے محل کے دروازے پر۔ اہل چین کی عادت کے مطابق۔ پس بنائی اس نے ایک کاغذ پر تصویر ایک گیہوں کے سبز پودے کی جس کے بال پر ایک چڑیا بیٹھی ہوئی اور اس کی نقاشی اور ہیئت کو بہت عمدہ بنایا۔ یہاں تک کہ اس کو جو کوئی دیکھتا تو اس کو حقیقی چڑیا کے ہونے میں جو ایک سبز بال پر بیٹھی ہے شک نہ کرتا اور اس میں سے کسی بات کا انکار نہ کرتا۔ سوائے چڑیا کے بولنے کے اور ادھر ادھر حرکت کرنے کے۔ اس تصویر نے بادشاہ کو بہت خوش کیا اور اس کو لٹکانے کا حکم دیا اور اس لٹکانے کی مدت کے ختم ہونے تک اس کے روزینہ کے جاری کرنے کی طرف سبقت کی۔ ایک سال میں کچھ دن کم گزرے کہ اس کے عیب یا نقصان کے ظاہر کرنے پر کسی کو قدرت نہ ہوئی تو ایک بوڑھا شیخ آیا اور اس نے اس تصویر کو دیکھا۔ کہنے لگا کہ اس میں کھلا ہوا عیب ہے۔ پس بلایا گیا بادشاہ کے پاس اور حاضر کیے گئے نقاش اور تصویر بھی اور بادشاہ نے کہا اس میں کیا عیب ہے ظاہر کر تو

اس بات کو جس میں تو مبتلا ہے ظاہر طور پر اور دلیل کے ساتھ ورنہ تجھ پر ندامت اور عذاب اتر آئے گا۔ بوڑھے نے کہا
بادشاہ کو نیک بخت بنائے اور راستی سکھلائے۔

اللغات

علی العادۃ۔ فان عادۃ اہل الصین انہم یحبون التصاویر ویفاخرون بجودتہا ولہم ید طولیٰ ومہارۃ تامۃ فی ہذا الفن۔ اتقن الامر احکمہ والمتقن الرجل الحاذق المتقن للاشیاء۔ القان ج لا یستعمل مجردہ ١٢۔ بادر صیغۃ ماضی من المبادرۃ بمعنی سبقت بمعنی والمراد انہ تعجل فی اجراء الوظیفۃ وادار الرزق اجراہ واصل الادرار ہو الاسالۃ ہو ماخوذ من الدر سیلان اللبن او الدم وکثرتہ ١٢۔ عما وقعت۔ فیہ بوجہ ای بسبب والمعنی انہ لزم علیک ان تاتی ببرہان وحجۃ ما ذکرتہ تخرج من ذلک سالما ١٢۔ مثالا۔ المقدار والشبہ والشیٔ والجمع امثلۃ ومُثُل ومُثْل ١٢۔ القصر۔ المنزل وقیل کل بیت من وما شید من المنازل والجمع قصور ١٢۔ رقعۃ۔ القطعۃ من الورق والجمع رُقَع ورِقاع ١٢۔ سنبلۃ۔ بضم السین المہملۃ والباء نون ساکنۃ ما کان فی اعالی سوق النبات والجمع سنابل وسنبلات ١٢۔ النطق۔ وہو یطلق علی النطق الخارجی ای اللفظ والنطق الداخلی ای الفہم وادراک الکلیات ١٢۔ الشیخ۔ وہو المسن بعد الکہل والجمع شیوخ واشیاخ وشیخۃ وشیخان ومشیخۃ ومشائخ۔ حلّ۔ من ضرب یقال حل بالمکان والمکان حلا وحلولا ١٢۔ الندم۔ من سمع یقال ندم علی ما فعل ندما وندامۃ اذا حزن لفواتہ۔ التنکیل۔ مصدر من النکال وہو العذاب الشدید ١٢۔

مثال ای شیٔ ہذا الموضوع فقال الملک مثال سنبلۃ من حنطۃ قائمۃ علی ساقہا وفوقہا عصفورٌ فقال الشیخ اصلح اللہ الملک اما العصفور فلیس بہ خللٌ وانما الخلل فی وضع السنبلۃ قال الملک وما الخلل وقد امتزج غضبا علی الشیخ فقال الخلل فی استقامۃ السنبلۃ لان فی العرف انّ العصفور اذا حط علی سنبلۃ امالہا لثقل العصفور وضعف ساق السنبلۃ ولو کانت السنبلۃ معوجۃ مائلۃ لکان ذلک نہایۃ فی الوضع والحکمۃ فوافق الملک علی ذلک وسلم۔ حُکِیَ عن الشریف المرتضی الشیعی انہ کان جالسا فی عُلیّۃ لہ تُشرِفُ علی الطریق فمرّ بہ ابن المطرز الشاعر یجر نعلا لہ بالیۃ وہی تثیر الغبار فامر باحضارہ وقال لہ انشد ابیاتک التی تقول فیہا ؎

الترجمة والمطالب

یہ بنائی ہوئی تصویر کس چیز کی ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ گیہوں کا درخت اپنے تنے پر کھڑا ہوا ہے اس کے بال کی یہ تصویر ہے۔ جب کہ اس پر چڑیا بیٹھی ہوئی ہے۔ بوڑھے نے دعا دی۔ اللہ ہ کے حالات کو سُدھارے۔ رہی چڑیا تو اس میں کوئی نقصان نہیں ہے۔ نقصان ہے تو اس بال کی ہیئت میں ہے بادشاہ نے کہا وہ خلل اور نقصان کیا ہے اور غصے میں وہ بھر گیا بوڑھے پر۔ بوڑھے نے کہا کہ خلل اس بال کو سیدھا رکھنے میں ہے۔ اس لئے کہ عرف میں یہ بات ہے کہ چڑیا جب بال پر بیٹھے گی تو اس کو جھکا دے گی اپنے بوجھ کی وجہ سے۔ اور بال کے تنے کی کمزوری کی وجہ سے اگر بال کا تنا ذرا ٹیڑھا اور جھکا ہوا ہوتا تو یہ تصویر بناوٹ اور حکمت میں غایت کمال کی ہوتی۔ شاہ نے اس بات پر اتفاق کیا اور بوڑھے کی بات کو مان لیا۔

حکایت۔ شریف مرتضیٰ شیعی سے نقل کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے بالاخانے میں بیٹھے ہوئے تھے اور راستے کی طرف جھانک رہے تھے۔ ان کے سامنے سے ابن المطرز شاعر گزرا۔ جو اپنی پھٹی پرانی جوتی کو گھسیٹ رہا تھا اور وہ جوتی غبار اڑا رہی تھی۔ شریف نے شاعر کے بلانے کا حکم دیا اور اس سے کہا کہ تو اپنے ان اشعار کو پڑھ جن میں تو نے یہ شعر کہا ہے۔

اللغات

احتزج۔ ای اختلط غضباً من سمع غضب علیہ غضباً ومغضبۃً ای اغضبہٗ وحبّ الانتقام ۱۲۔ لانّ فی العرف۔ حاصلہ ان کمال التصویر ان یکون مطابقاً لما لہ صورۃٌ فی الواقع وہذا لا یوافق الواقعۃ فانّ العصفور طائر اذا وقع علی سنبلۃ الحنطۃ الخضراء لا یبقیٰ مستقیماً لضعف ساقہا ۱۲۔ حطّ۔ من نصر اذا نزل ۱۲۔ سلّم۔ یقال سلّم بالامر اذا رضی بہٖ ۱۲۔ علّیّۃ۔ بضم العین وکسرہا ثم کسر اللام والیاء المشددۃ المفتوحۃ ہی الغُرفۃ (دریچہ۔ کھڑکی) ۱۲۔ تشرّف۔ یقال اشرف علیہ اذا اطلع علیہ من فوق (اوپر سے نیچے کو جھانکنا) ۱۲۔ بالیۃ۔ صیغۃ اسم الفاعل من سمع بلی الثوب بلاءً وبلیً اذا رثّ ۱۲۔ تثیر۔ اثار اثارۃ ای ہیّج الغبار واظہرہ ۱۲۔

اذا لم تُبلّغنی الیکم رکائبی ۔۔۔ فلا وردت ماءً ولا رعت العُشبا

فانشدہ ایّاہا فلما انتہیٰ الی ہٰذا البیت اشار الشریف الی نعلہ البالیۃ و
ل اہٰذہ کانت من رکائبک فاطرق ابن المطرّز ساعۃً ثم قال لما عادت ہِباتُ
سیدنا الشریف الی مثل قولہ ؎

وخذ النوم من جفونی فانّی ۔۔۔ قد خلعت الکریٰ علی العُشّاق

عادت رکائبی الی مثل ما تریٰ لانّک خلعت ما لا تملکہ علی من لا یقبل فخجل الشریف

منه وامر لهٗ بجائزةٍ فاعطوهُ.

(انعام ۱۲)

حکایة. قیل ان الحجاج خرج یومًا متنزهًا فلما فرغ من تنزهه صرف عنه اصحابه وانفرد بنفسه فاذا هو بشیخٍ من عجلٍ فقال له من این ایها الشیخ.

(نام قبیلہ ۱۲)

الترجمۃ والمطالب

جب تک کہ نہ پہنچا میں مجھ کو تم دوستوں تک میری یہ سواریاں تو خدا کرے کہ نہ اترنا نصیب ان کو کسی پانی پر اور نہ چر سکیں وہ کسی گھاس کو۔ پس پڑھا شاعر نے قصیدے کے تمام اشعار کو۔ پہنچا شاعر اس شعر تک تو شریف نے اس کے پھٹے ہوئے جوتے کی طرف اشارہ کیا اور کہا کیا یہی جوتے ہیں تیری سواریوں میں؟ ابن مطران نے کچھ دیر سر جھکایا اور پھر یہ کہا جب سے لوٹ گئے ہیں ہمارے آقائے شریف کے ہبے اس کے اس قول کی طرف اور لے لے تو نیند کو میری آنکھوں سے۔ اس لیے کہ میں نے خلعت پہنا دی ہے نیند کی عاشقوں پر۔ یعنی جب تم نیند کے مالک نہیں ہو تو تم اس کو کسی کو ہبہ کس طرح کر سکتے ہو۔ پھر تم نے نیند ہبہ ایسے لوگوں کو کی ہے جو نیند کو پسند نہیں کرتے۔ بلکہ بیدار رہنا ان نزدیک زیادہ محبوب اور شیریں ہے۔ تو لوٹ آتی ہیں میری سواریاں ان سواریوں کی طرف جن کو تم دیکھ رہے ہو۔ اس لئے تم خلعت دینے لگے ان چیزوں کو جن کے تم مالک نہیں ہو ایسے لوگوں کو جو اس کو قبول نہیں کرتے۔ پس شرمندہ ہوا شریف اس سے اور حکم دیا اس کے لئے انعام دینے کا۔ پس انعام دیا کارندوں نے اس کو (یعنی جب سے آپ جیسے امیر ایسی چیزوں کو خلعت کہنے لگے جو خلعت نہیں ہے اور ایسی چیزوں کو دینے لگے جو دینے کی چیز نہیں ہے۔ اس وقت سے ہم شاعروں کی سواریاں یہ جوتیاں بن گئی ہیں۔ **حکایت**:۔ بیان کیا گیا ہے کہ حجاج ایک دن سیر کرتا ہوا باہر آیا۔ جب وہ اپنی سیر سے فارغ ہو گیا تو اس کے تمام ساتھی واپس ہو گئے اور حجاج بن یوسف ثقفی تنہا رہ گیا تو اچانک ایک بڑھے سے قبیلۂ عجل کے ملا۔ پس حجاج نے اس سے کہا اے عجلی شیخ کہاں سے آ رہے ہو۔

اللغات

رکائبی۔ جمع رکاب علی وزن کتاب وہو جمع الراحلۃ علی خلاف القیاس من غیر لفظہ ویجمع رکابات ورکب الابل التی یسار علیہا ۱۲۔ رعت۔ من فتح (اجوف یائی) یقال رعت الماشیۃ الکلأ ای سرحت فیہ واکلتہ بیدان ومعنی البیت ان رواحلی ورکائبی اذا لم تقدر علی ما ہو المقصود الاسنی اعنی الوصول الی الاحبۃ فلا طائل تحتہا فلتہلک جمیعا بحیث لاترد ماء ولاترعی کلأ ۱۲۔ عادت۔ من العود وہو الرجوع من نصر وبمعنی صار ۱۲۔ ہبات۔ جمع ہبۃ وتملیک الشئ عوض والعطیا الشئ الموہوب والمعنی ان ہباتک لما رجعت الی مثل ما ذکرتہ فی ہذا البیت اضحت رکائبی مثل ما تری ۱۲۔ جفن جمع جفنی وہو غطاء العین (پلک) ۱۲۔ خلعت۔ من فتح یقال خلع علیہ اذا اعطاہ لفظ الخلع اذا کان صلتہ بعلی کان معناہ اعطا وبدونہ کان معناہ نزع الثوب واخالہ ۱۲۔ الکری۔ النوم الحلو مجردہ من سمع ۱۲۔ تخجل۔ من سمع یقال خجل فلان اذا ندم واضطرب

من الحیار ۱۲۔ العشاق ۔ جمع عاشق والعشق افراط الحب او عمی الحسن عن ادراک عیوبہ ۱۲۔ الحجاج۔ ہو ابن یوسف الثقفی تولی العراق سنۃ فی عہد عبد الملک وکان اشد الناس ظلما واشرہم بالقہر والفساد فی الارض ۱۲۔ عجل۔ بکسر ثم سکون قبیلۃ من الربیعۃ من اولاد عجل بن لیم من اولاد وائل والیضا ولد البقرۃ والعجلۃ بفتحتین دبیل گاڑی ۱۲۔

قال من ہذہ القریۃ قال کیف ترون عمالکم قال شر عمال یظلمون الناس ویستحلون اموالہم قال فکیف قولک فی الحجاج قال ذلک ما ولی العراق اشر منہ قبحہ اللہ تعالیٰ وقبح من استعملہ قال اتعرف من انا قال لا قال الحجاج قال اتعرف من انا قال لا قال انا مجنون بنی عجل اصرع کل یوم مرتین قال فضحک الحجاج وامرلہ بصلۃ جلیلۃ۔

حکایۃ، قال بعض الادباء کنت بمجلس لبعض امراء بغداد وبین یدیہ طبق فیہ لوذینج اذ دخل علیہ مجنون کان حلو الکلام فقال ایہا الامیر ما ہذا فرمی الیہ بواحدۃ فقال ثَانِیَ اثْنَیْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ فرمی الیہ باخری فقال فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فاعطاہ ثالثۃ فقال فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فالقی الیہ رابعۃ فقال خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ فدفع الیہ خامسۃ فقال فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ فجعلہا ستۃ فقال سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا۔

الترجمۃ والمطالب اس نے کہا کہ میں اس گاؤں سے آیا ہوں۔ حجاج نے کہا کہ تم اپنے امراء کے بارے میں کیسی رائے رکھتے ہو۔ اس نے کہا کہ دنیا کے تمام حاکموں سے بدتر ہیں۔ وہ لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ان کے مال کو حلال جانتے ہیں۔ حجاج نے کہا کہ تم حجاج کے بارہ میں کیا کہتے ہو۔ بڑھے نے کہا اس سے زیادہ شریر عراق کا کوئی حاکم نہیں ہوا۔ خدا اس کو رسوا کرے اور اس کا برا کرے جس نے اسے حاکم بنایا۔ حجاج نے کہا تو مجھے جانتا ہے کہ میں کون ہوں۔ بڑھے نے کہا نہیں۔ حجاج بولا میں ہوں حجاج۔ بڑھے نے کہا تو بھی مجھے پہچانتا ہے کہ میں کون ہوں۔ حجاج نے کہا کہ نہیں بڑھے نے کہا میں قبیلہ بنو عجل کا دیوانہ ہوں۔ مجھے روزانہ دو مرتبہ مرگی کا دورہ پڑتا ہے۔ حجاج ہنسا اور اس کے واسطے معقول انعام کا حکم دیا۔

حکایت : ایک ادیب بیان کرتے ہیں کہ میں شہر بغداد کے کسی امیر کی مجلس میں موجود تھا اور اس کے سامنے ایک پلیٹ تھی جس میں بادام تھے۔ اتنے میں ایک دیوانہ شیریں کلام داخل ہوا اور اس نے کہا اے امیر یہ کیا ہے ؟ اس نے ایک بادام اس کی طرف پھینک دیا۔ اس نے یہ آیت پڑھی۔ ثانی اثنین اذھما فی الغار (سورہ براۃ)، اس کی طرف امیر نے دوسرا بادام پھینک دیا۔ پھر اس نے یہ آیت پڑھی۔ فعززنا بثالث (سورہ یٰسین)، تو تیسرا بادام اس کو دے دیا۔ پھر اس نے یہ آیت پڑھی۔ فخذ اربعۃ من الطیر (سورہ بقرہ)، تو اس کی طرف چوتھا بادام ڈال دیا۔ پھر اس نے یہ آیت پڑھی۔ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ (سورہ کہف)، تو اس نے پانچواں بادام دیا۔ پھر اس نے یہ آیت پڑھی۔ فی ستۃ ایام (سورہ اعراف)، تو اس کو چھٹا بادام دیا۔ پھر اس نے یہ آیت پڑھی۔ سبع سمٰوٰت طباقا (سورہ ملک ۱۲)

اللغات عمالکم۔ جمع عامل وہو امیر بلدۃ او بلاد عدیدۃ ۱۲۔ شر۔ نقیض الخیر اصلہ اشر افعل تفضیل حذفت الہمزۃ منہ لکثرۃ الاستعمال کخیر والجمع شرور ۱۲۔ ایستغلون۔ یقال استغل الشئ ای اتخذہ غلاً وظنہ غلاً ۱۲۔ اصرع۔ صیغۃ المتکلم من فتح صرعہ صرعاً ومصرعاً ومصرغاً ای طرحہ علی الارض ماخوذ من الصرع وہو مرض معروف (مرگی)، واختار بالصرع لانہ خاف من الحجاج لانہ کان ظالماً ۱۲۔ لبغداد۔ فیہ لغات شتّٰی بغداد بالدال وبغداذ بالذال وبغذاذ بالذالین ایضاً بلدۃ عظیمۃ جلیلۃ من بلاد العراق ولم تزل دار الخلافۃ مدۃ مدیدۃ ۱۲۔ طبق۔ بفتحتین مایوکل فیہ شئ (پلیٹ)، والجمع الطباق ۱۲۔ لوزینج۔ بتقدیم الیاء علی النون لوزینۃ فاللوز ہو فی الہندیۃ (بادام)، والمراد ہہنا ہو اصل اللوز لا حلوارۃ ۔ ثانی اثنین۔ آیۃ قرآنیۃ مشتمل علی ذکر اثنین اعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابابکر رضی اللہ عنہ حین الہجرۃ حیث اختفی فی الغار وانما تلاہا المجنون اشارۃ الی ان شئی العطیۃ والغرض من ایراد الفاظ القرآن العدد فقط لا معناہا ۱۲۔ فعززنا بثالث۔ من التعزیز وہو التقویۃ والاحکام وہی آیۃ قرآنیۃ ذکر فیہا رسولین بعثہما الی قوم ثم ارسل لتقویتہما ثالثاً ۱۲

فصیّرہا سبعۃ فقال ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ (سورہ انعام ۱۲) فرمی الیہ بالثامنۃ فقال وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ (گردانید) (سورہ نمل) رَهْطٍ فرمی بہا الیہ فقال تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ (سورہ بقرہ) فاکملہا بعاشرۃ فقال أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا (سورہ یوسف ۱۲) فاعطاہ ایاہا فقال إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا (سورہ براءۃ ۱۲) فاکمل لہ اثنا (ای احد عشر) عشر فقال إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ (سورہ انفال ۱۲) فدفع الیہ عشرین فقال يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ (سورہ انفال ۱۲) فامر برفع الطبق الیہ وقال کل یا ابن الفاعلۃ (ای الزانیۃ) لا اشبع اللہ (سیر نہ گرداند ۱۲) بطنک فقال واللہ لو لم تفعل ذلک لقرأت لک وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ (سورہ الصٰفٰت ۱۲)

حکایۃ۔ قیل ان الہادی العباسی کان مغرما بجاریۃ تسمی غادرۃ و کانت من احسن النساء وجہا و اکثرھن ادبا و الطفھن طبعا و اطیبھن غناء فبینما ھی تنادمہ ذات لیلۃ و تغنیہ اذ تغیر لونہ و ظہر اثر الحزن علیہ فقالت ما بال امیر المؤمنین لا اراہ اللہ ما یکرہ فقال وقع فی فکری الساعۃ انی اموت۔

الترجمۃ والمطالب پس کر دیا اس نے ان باداموں کو سات۔ تو کہا اس نے ثمانیۃ ازواج (سورہ انعام)۔ پس پھینکا اس کی طرف اس نے آٹھویں بادام کو۔ پس کہا اس نے وکان فی المدینۃ تسعۃ رھط (سورہ نمل)، پس پھینکا اس نے نواں بادام اس کی طرف۔ پس کہا مجنون نے تلک عشرۃ کاملۃ (سورہ بقرہ)، پس کامل کر دیا امیر نے ان باداموں کو دسویں کے ساتھ۔ پس کہا مجنوں نے احد عشر کوکبا (سورہ یوسف)، تو دے دیا امیر نے اس کو گیارہواں بادام۔ پس مجنون نے کہا۔ ان عدۃ الشہور عند اللہ اثنا عشر شہرا۔ پس پورے کر دیئے امیر نے اس کے لیے بارہ بادام۔ تو کہا مجنون نے۔ ان یکن منکم عشرون (سورہ انفال)، تو دے دیئے امیر نے اس کو بیس بادام۔ پس کہا مجنوں نے۔ یغلبوا مائتین (سورہ انفال)، پس حکم دیا امیر نے پورے طباق کے اٹھا دینے کا مجنوں کی طرف اور کہا کہ کھا لے، فاحشہ کی اولاد خدا تیرا پیٹ نہ بھرے۔ تو کہا مجنوں نے قسم خدا کی اگر نہ کرتا تو یہ کام تو پڑھتا میں تیرے سامنے وارسلنٰہ الی مائۃ الف او یزیدون۔ (سورہ والصّٰفّٰت)

حکایت۔ بیان کیا گیا ہے کہ خلیفہ ہادی عباسی ایک کنیز پر عاشق تھا۔ جس کا نام غادرہ تھا اور وہ عورتوں میں سب سے زیادہ خوب صورت تھی اور سب سے زیادہ ادب والی تھی اور سب سے زیادہ لطیف طبیعت والی تھی اور سب عورتوں میں اچھا گانے والی تھی۔ پس اس درمیان میں کہ وہ کنیز ایک رات اس کے ساتھ شراب نوشی کر رہی تھی اور گا رہی تھی کہ اچانک امیر کا رنگ متغیر ہو گیا اور غم کے آثار اس پر نمایاں ہو گئے۔ تو وہ کنیز کہنے لگی کہ امیر المومنین کا کیا مزاج ہے۔ اللہ اس کو کوئی ناگوار بات نہ دکھلائے۔ تو کہنے لگا امیر کہ میرے دل میں ابھی یہ بات آئی ہے کہ میں مر جاؤں گا۔

اللغات فخذ اربعۃ۔ آیۃ فی قصہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ۱۲۔ خمسۃ سادسہم۔ آیۃ فی قصہ اصحاب الکہف ۱۲۔ طبا قا بکسر الطاء۔ لفظ مفرد بمعنی ما یکون فوق شئ آخر ۱۲۔ رہط۔ ہو جماعۃ دون العشرۃ وقیل یقال الی الاربعین ۱۲۔ ابن

الفاعلۃ۔ ای ولد الزنا، وجمع الفاعلۃ فاعلات وفواعل ۱۲۔ الہادی۔ رابع الخلفاء العباسیۃ وہو الہادی ابو موسیٰ ابن المہدی بن المنصور بویع لہ بالخلافۃ سنۃ تسع وستین ومائۃ ۱۶۹ھ فاقام فی الخلافۃ سنۃ واشہرا ثم مات فی ربیع الآخر ۱۷۰ھ۔ مغرما۔ وہو ماخوذ من الغرام وہو الولوع ولا یستعمل مجردہ بہذا المعنی ۱۲۔ تنادمہ۔ من المفاعلۃ یقال نادمہ علی الشراب ندما ما ومنادمۃ اذا جالسہ علیہ ۱۲۔ فانت۔ ہو ما یصلح ان یعلم ویخبر عنہ منقول عن مونث ذو بمعنی الصاحب فمعنی ذات لیلۃ ای مدۃ ذات لیلۃ ۱۲۔ لاآراہ۔ بمعنی نہ نماید یقال اراہ الشیٔ یریہ اراءۃ وامارۃ ای جعلہ ینظر فیہ ۱۲

وان اخی ھٰرون یلی الخلافۃ بعدی وانك تکونین معہ کما انت معی الاٰن فقالت لا ابقانی اللّٰہ بعدك ابدًا واخذت تلاطفہٗ وتزیل ھٰذا الخیال من خاطرہ فقال لابد ان تحلفی لی ایمانًا مغلظۃً ان لا تقربی الیہ بعدی فحلفت علیٰ ذلك واخذ علیھا العھود والمواثیق الغلیظۃ ثم خرج وارسل الی اخیہ ھارون وحلفہ ان لا یخلوا بجاریۃ بعدہ واخذ علیہ من المواثیق والعھود ما اخذ علیھا فلم یمض لاشھرٌ حتی مات الھادی وانتقلت الخلافۃ الیٰ ھٰرون فطلب الجاریۃ فحضرت فامرھا بالاخذ فی المنادمۃ فقالت وکیف یصنع امیر المومنین بتلك الایمان والعھود فقال قد کفرت عنك وعن نفسی ثم خلا بھا ووقعت من قلبہ موقعًا عظیمًا بحیث لم یکن یصبر ساعۃً عنھا فبینا ھی ذات لیلۃٍ نائمۃً فی حجرہ اذا استیقظت مذعورۃً فقال ما بالك فدتك نفسی قالت رأیت اخاك ینشد ھٰذہ الابیات۔

الترجمۃ والمطالب

اور میرا بھائی ہارون میرے بعد تخت خلافت کا مالک ہوگا اور یقینًا تو اس کے ساتھ ایسے رہے گی جس طرح آج تو میرے ساتھ رہ سہہ رہی ہے۔ کنیز بولی خدا مجھے تیرے بعد باقی نہ رکھے۔ اور لگی میٹھی میٹھی باتیں کرنے اس سے اور اس خیال کو اس کے دل سے زائل کرنے لگی۔ ہادی عباسی بولا ضروری ہے کہ تو میرے اطمینان کے لیئے پکی اور مغلظ قسمیں کھائے کہ تو میرے بعد اس کے پاس تک نہیں جائے گی۔ کنیز نے اس بات پر قسم

کمائی اور امیر نے اس کنیز سے محبت سے عہد اور مضبوط وعدے اور پیمان لیے۔ پھر چلا ہادی اور قاصد بھیجا اپنے بھائی ہارون کے پاس اور قسم دلائی اس کو اس بات کی کہ وہ نہیں خلوت کرے گا غادرہ سے ہادی کے مرنے کے بعد اور ہادی نے ہارون سے وہ تمام عہد و پیمان لیے جو اس نے غادرہ سے لیے تھے۔ ابھی ایک مہینہ بھی نہیں گزرا تھا کہ ہادی مرگیا اور خلافت ہارون کی طرف منتقل ہوگئی۔ پس ہارون نے اس غادرہ جاریہ کو بلایا تو وہ کنیز حاضر ہوگئی اور حکم دیا اس کو ہمنشینی میں رہنے کا۔ تو کنیز کہنے لگی کہ اُن عہد و پیمان کا کیا ہوگا۔ تو ہارون نے کہا کہ کفارہ دے چکا میں ان قسموں کا تیری طرف سے بھی اور اپنی طرف سے بھی اور خلوت کی اس جاریہ کے ساتھ اور حاصل کرلیا اس کنیز نے ہارون کے دل میں ایک بڑا مقام۔ اس طرح سے کہ اس جاریہ کے بغیر ایک گھڑی بھی صبر نہیں کرسکتا تھا۔ پس انہیں حالات میں وہ جاریہ ایک رات اس کی گود میں سوئی ہوئی تھی کہ اچانک بیدار ہوئی وہ گھبرائی ہوئی۔ ہارون نے کہا کیا بات ہے میری جان تجھ پر قربان۔ کہنے لگی کہ میں نے تیرے بھائی کو خواب میں دیکھا ہے کہ وہ یہ اشعار پڑھ رہا ہے۔

اللغات الخلافۃ۔ الامارۃ والنیابۃ عن الغیر والامامۃ ۱۲۔ لا اُبقانی۔ بمعنی زندہ و باقی نہ گذاشت آن را منہ الابقاء اللہ ۱۲۔ اخذت۔ من دنصر، بمعنی طفقت وشرعت ۱۲ منہ۔ تلاطفہ۔ من المفاعلۃ یقال لاطفہ ای بارّہ ورفق بہ ۱۲۔ خاطرہ۔ القلب والجمع خواطر ۱۲۔ تحلّفنی۔ من ضرب یقال حلف باللہ حَلْفًا وحلفًا وحَلِفًا ای اقسم بہ ۱۲۔ لا تقربی۔ من سمع وکرم یقال قرب قربًا اذا دنا ۱۲۔ عہود۔ جمع عہد وہو الوفاء والضمان والامان والذمۃ (پیمان) ۱۲۔ حلّفہ۔ من التفعیل یقال حلّفہ ای جعل یحلف ۱۲۔ لا یخلوا۔ من نصر یقال خلا بہ و معہ والیہ ای اجتمع معہ علی خلوۃ ۱۲۔ شہر۔ (مہینہ)، والجمع اَشہُرٌ وشُہورٌ ۱۲۔ یصنع۔ من فتح یقال صنع الشیٔ صُنْعًا وصُنْعًا اذا عملہ ۱۲۔ کفّرت۔ من التفعیل یقال کفّر عن یمینہ ای اعطی الکفارۃ عند الشوافع الکفارۃ قبل ایفاء الیمین جائز وعندنا لا یجوز قطعا والہادی والہارون کانا من الشوافع فافہم ۱۲۔ موقعا۔ ہو موضع الوقوع والجمع مواقع ۱۲۔ حجرۃ۔ بالفتح کنار مردم والجمع حجورٌ یعنی حضن الانسان ۱۲۔ مذعورۃ۔ اسم مفعول من فتح یقال ذعرہ ذعرًا ای افزعہ والذعر ہو الخوف ۱۲۔ ما بالک۔ حال وشان یقال ما بالک ای ما حالک ۱۲۔ فدیتک۔ من ضرب یقال فدی فلانًا بنفسہ ای قال لرجلت لہ فداک ۱۲۔

أخلفتِ عهدي بعدما	جاورتُ سكّان المقابر
ونسيتِني وحنثتِ في	أيمانك الزور الفواجر (الباطلۃ الکاذبۃ ۱۲)
ونكحتِ غادرةً أخي (حال من ضمیر نکحت ۱۲)	صدق الذي سمّاك غادر
لا يهنك الإلف الجديد	ولا تدُر عنك الدوائر (جمع دائرہ بمعنی مصیبت ۱۲)

وَلَحِقْتِنِیْ قَبْلَ الصَّبَاحِ وَصِرْتِ حَیْثُ غَدَاوَتِ صَائِرُ
(ای رجعت ۱۲)

واظنّ انّی لاحقۃٌ بہ فی ھذہ اللیلۃ فقال فدتك نفسی انما ھذہ اضغاث احلام فقالت کلا ثم ارتعدت واضطربت بین یدیہ حتی ماتت اقول لقد صدق القائل کلٌّ لہ من اسمہٖ نصیبٌ واما نقضُ العھود وعدم المروّۃ و الوفاء فمن شان اکثر النّساء وللّٰہ درّ القائل شعرًا ؎

اِنَّ النِّسَاءَ شَیَاطِیْنُ خُلِقْنَ لَنَا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ الشَّیَاطِیْنِ

وقد اخطأُ من قال ؎

اِنَّ النِّسَاءَ رَیَاحِیْنُ خُلِقْنَ لَکُمْ وَکُلُّکُمْ یَشْتَھِیْ شَمَّ الرَّیَاحِیْنِ
(ای خواہد ۱۲ ای بوئیدن ۱۲)

الترجمۃ والمطالب

(ترجمہ اشعار) اے غادرہ تو نے میرے عہد کا خلاف کیا۔ اس کے بعد کہ میں قبرستان کے رہنے والوں کا پڑوسی بن گیا ہوں اور بھلا دیا تو نے مجھ کو اور حانث ہو گئی تو اپنی جھوٹی قسموں کے بارے میں اور نکاح کر لیا تو نے اے غادرہ میرے بھائی سے۔ شک کیا اس نے جس نے تیرا نام غادرہ رکھا ہے یا پہلے مصرعہ کا دوسرا ترجمہ۔ جب کہ غادرہ کو حال بنایا جائے یہ ہوگا (اور نکاح کر لیا تو نے بے وفائی کر کے میرے بھائی سے) نہ مبارک ہو تجھ کو تیرا یہ نیا چاہنے والا اور نہ لوٹیں تجھ سے زمانہ کے چکر اور مل جا تو مجھ سے آج صبح سے پہلے پہلے اور تو بھی وہیں آ جا جہاں میں ہوں اور کنیز کہنے لگی میں آج رات تیرے بھائی سے جا ملوں گی۔ خلیفہ ہارونؒ نے کہا میری جان تجھ پر قربان یہ تو محض خوابہائے پریشان ہیں۔ تو کنیز بولی نہیں نہیں۔ پھر کپکپائی وہ اور بے چین ہوئی وہ اسی کے سامنے۔ یہاں تک کہ چل بسی وہ۔ صاحب کتاب کہتے ہیں کہ ہر شخص کو اس کے نام سے حصہ ملتا ہے۔ لیکن عہدوں کو توڑنا اور مروت و وفا نہ کرنا اکثر عورتوں کی شان سے ہے اور کیا خوب کہا ہے کہنے والے نے ؎ یقیناً عورتیں شیطان ہیں جو پیدا کر دی گئی ہیں ہمارے لیے۔ پناہ مانگتا ہوں میں اللہ سے ان شیاطین کے شر سے اور غلط کہا جس نے یہ کہا ہے کہ بلاشبہ عورتیں پھول ہیں کہ پیدا کی گئی ہیں وہ تمہارے لیے اور ہر ایک تم میں سے خواہش رکھتا ہے پھولوں کے سونگھنے کی۔

اللغات

اخلفت۔ يقول يا غادر كنت عهدتني ان لا تقربي الى ابدان بعد مماتي فاخلفت العهد ولم تتم بعد ما صرت مجاور الاموات ۱۲۔ الزور۔ بالضم الكذب والباطل واضافة الايمان الى الزور لمعنى الظرفية اى الايمان التي فيها الزور او جمع ازور بمعنى المسائل فايمان الزوري التي تكون مائلة عن الحق الصريح والوفاء ۱۲۔ لايهنك۔ بفتح النون وكسرها من الهناء يقال هناني وهنالي الطعام صار هنيئًا اى سائغا سهل النزول من الحلق وهنيئًا مريئًا بلا مشقة والتهنية ضد التعزية (مبارک باد دادن) ۱۲۔ الالف۔ بكسر الهمزة وسكون اللام هو الحبيب جمعه آلاف الف الفا من سمع اى احبه (انس بہ) ۱۲۔ الدوائر جمع دائرة وهي المصيبة والبلا يقال دارت عليهم الدوائر اى نزلت بهم الدواهي ۱۲۔ اضغاث۔ جمع ضغث بالكسر هي قبضة حشيش مختلط الرطب واليابس واضغاث احلام مختلطة متلبسة لا يصح تاويلها لاختلاطها ۱۲۔ احلام۔ جمع حلم وهو الذي يراه النائم في نومه (خواب) وبالكسر العقل ۱۲۔ شياطين۔ صرف للضرورة جمع شيطان وفيه قولان۔ وهو روح شرير وكل متمرد من انس و جن او دابة ۱۲۔ خلقن۔ من نصر يقال خلق خلقا وخلقة اى اوجد وابدع من العدم ۱۲۔ رياحين۔ جمع ريحان وهو كل نبات طيب الرائحة ۱۲۔ تشتهي۔ من الافتعال يقال اشتهى الشئ اى احبه وتمناه ۱۲۔ شم۔ مصدر من نصر وفتح يقال شم الورد اى اخذ رائحته بحاسة الشم ۱۲۔

حكاية۔ قيل لما استوزر (وزیر ساختہ ۱۲) المنصور (نام خلیفہ ۱۲) ربيع بن يونس وكان ذا عقل وادب جعل الربيع لا يسأله حاجة ابدًا فاستظرف المنصور ذلك فاحضره يومًا وقال يا ربيع تنقبض على مثلي بحوائجك فقال يا امير المؤمنين ما تركت ذالك اني وجدت لها موضعًا غيرك ولكنني ملت الى التخفيف فقال له اعرض على ما تحب فقال له يا امير المؤمنين حاجتي ان تحب ابني الفضل فقال ويحك ان المحبة لا تقع ابتداً ولكن تقع باسباب فقال اوجدك (موجود کردہ است بسوئے تو ۱۲ منہ) الله السبيل اليها قال وماذاك قال تنعم عليه فاذا نعمت عليه احبك فاذا احبك احببته قال فتبسم المنصور وقال له ويحك لقد احببته الى قبل ان يقع من هذا شئ بل اخبرني كيف اخترت المحبة دون غيرها فقال يا امير المؤمنين لانك اذا احببته كبر (بزرگ خواہد شد) عندك صغير احسانه وصغر

عندك كبيراساءته وكانت حاجته لديك مقضية وذنوبه لديك مغفورة۔

بدی کرنا ۱۲ — ادا کردہ شدہ ۱۲

الترجمۃ والمطالب

حکایت۔ بیان کیا گیا ہے کہ جب خلیفہ منصورؒ نے ربیع بن یونسؒ کو اپنا وزیر بنالیا اور تھا وہ بڑی عقل اور دانش والا۔ نہیں سوال کرتا تھا ربیع منصور سے اپنی کسی حاجت کو کبھی۔ پس عقلمند سمجھا منصور نے ربیع کی اس بات کو۔ پس بلایا منصور نے ربیع کو ایک دن اور کہا اے ربیع مجھ جیسے انسان سے اپنی ضروریات کہنے میں دل تنگی کرتے ہو۔ تو کہنے لگا اے امیر المومنین میں نے سوال کرنا اس لیئے نہیں چھوڑا ہے کہ میں نے اپنی ضروریات کے لئے تمہارے علاوہ کوئی اور جگہ پالی ہے۔ لیکن میں مائل ہوں تخفیف کی طرف (یعنی زیادہ تکلیف نہیں دینا چاہتا)۔ پس کہا امیر نے ربیع سے بیان کرو میرے سامنے جس چیز کو تم چاہتے ہو۔ پس کہا ربیع نے منصور سے میری حاجت یہ ہے کہ آپ میرے بیٹے فضل سے محبت کرنے لگیں۔ منصور نے وزیر سے کہا۔ تعجب کی بات ہے کہ محبت یہل یہل نہیں ہو جایا کرتی۔ ہاں وہ اسباب سے ہوا کرتی ہے۔ وزیر نے کہا تیرے لیے اللہ تعالیٰ نے محبت کی طرف راہ نکال دی ہے۔ امیر نے کہا وہ کیا ہے۔ وزیر نے کہا آپ اس پر انعام کریں۔ جب آپ اس پر انعام کریں گے تو وہ بیٹا آپ سے محبت کرے گا۔ جب بیٹا آپ کو چاہے گا تو آپ بھی اس کو چاہیں گے۔ راوی نے کہا کہ منصور مسکرایا اور کہا اس نے وزیر سے تعجب ہے کہ تو نے اس کو میرے لئے محبوب بنا دیا۔ اس سے پہلے کہ اس میں سے کچھ واقع ہو۔ ہاں مجھے یہ تو بتلا کہ تو نے محبت کے علاوہ سب چیزوں کو چھوڑ کر محبت ہی کو کیوں اختیار کیا۔ وزیر نے کہا اے امیر المومنین اس لیئے کہ جب تو اس سے محبت رکھے گا تو اس کے چھوٹے احسان تیرے نزدیک بڑے معلوم ہوں گے اور اس کی بڑی برائیاں تیرے نزدیک چھوٹی معلوم ہوں گی۔ اس کی ضرورتیں تیرے یہاں پوری ہوں گی اور اس کے گناہ تیرے نزدیک قابل بخشش ہوں گے۔

اللغات

استوزر۔ یقال استوزرہ اذا اتخذہ وزیرا لہ ۱۲۔ المنصور۔ اسم الخلیفۃ ۱۲۔ عقل۔ نور روحانی بہ تدرک النفس مالا تدرکہ بالحواس والجمع عقول ۱۲۔ حاجۃ مایحتاج الیہ والجمع حاجات وحوائج ۱۲۔ استظرف۔ ای طلب الظرافۃ واستظرفہ ای عدہ ووجدہ ظریفا والظرافۃ فی اللغۃ الکیاسۃ یعنی علم ظرافۃ وفراسۃ ۱۲۔ احضرہ۔ ای جعلہ حاضرا ۱۲۔ تنقبض۔ من الانفعال انقبض ضدہ انبسط ۱۲۔ التخفیف۔ ضدہ التثقیل والمعنی تخفیف التکلیف عنک او تخفیف حوائجی ۱۲۔ ویحک۔ کلمۃ ترحم وترجع وقد تاتی بمعنی المدح والتعجب وقیل انہا بمعنی ویح یقال ویح وویحا لک وویحک والمراد ہہنا التعجب۔ باسباب۔ جمع سبب ہو مایتصل بہ الی غیرہ ۱۲۔ اوجدک۔ من الافعال اوجد اللہ الشئ ای جعلہ موجودا ۱۲۔ تنعم علیہ۔ یقال انعم اللہ علیہ وانعم بہا اذا اعطاہ اللہ النعمۃ ۱۲۔ بل اخبرنی۔ کلمۃ بل ہہنا للانتقال من غرض الی آخر وفی امثال ہذہ المواضع ابتدائیۃ لا عاطفۃ علی الصحیح ۱۲۔ کبر۔ من کرم یقال کبر کبرا او کبرا وکبارۃ ضد صغر ۱۲۔ صغر۔ من کرم وسمع صغرا وصغارۃ وصغرۃ وصغرانا ضد کبر بمعنی حقر ۱۲۔ لدیک۔ ظرف مکان بمعنی بمعنی لدن ۱۲۔ مقضیۃ۔ علی وزن مرمیۃ من ضرب یقال قضی الشئ قضاء ای صنعہ باحکام وقضی حاجتہ ای انہاہ ۱۲۔ مغفورۃ۔

من ضرب مصدرہ غفرا وغفرانا ومغفرۃ غفر بمعنی الستر ۱۲۔

۴۸ **حکایۃ**: رایت فی بعض التواریخ ان بعض الاعراب فی البادیۃ اصابتہ حُمّی (بخار ۱۲) فی ایام القیظ فاتی الابطح وقت الظہیرۃ فتعرّی فی شدید الحر (شدۃ الحر ۱۲) وطلی بدنہ بزیت و جعل یتقلب (پہلو بپہلو گردید ۱۲) فی الشمس علی الحصی (سنگریزہ ۱۲) وقال سوف تعلمین یا حمّی ما نزل بک وبمن ابتلیت عدلت عن الامراء واہل الثراء (دولت ۱۲) ونزلت بی ومازال یتمرغ (می غلطید ۱۲) حتی عرق وذہبت حمّاہ وقام وسمع فی الیوم الثانی قائلا قد حُمّ (تپ زدہ گردید ۱۲) الامیر بالامس فقال الاعرابی انا واللہ بعثتہا الیہ ثم ولّی ھاربا۔

ای البدوی وان کان بالعزو العربی منسوب الی العرب وان لم یکن بدویا۔ (ن)

۴۹ **حکایۃ**: قیل ان بعض العلماء تخاصم (نزاع کرد ۱۲) مع زوجتہ فعزم علی طلاقہا فقالت لہ اذکر طول الصحبۃ فقال واللہ مالک عندی ذنب سوی ذلک۔

الترجمۃ والمطالب میں نے تاریخ کی ایک کتاب میں دیکھا کہ ایک اعرابی کو جنگل میں گرمی کے زمانہ میں بخار نے پکڑ لیا تو دوپہر کے وقت پتھریلی زمین میں آیا اور اس تیز گرمی میں برہنہ ہوگیا اور اس نے اپنے بدن کو زیتون کا تیل لگایا اور سورج میں پتھر پر یوں لوٹنے لگا اور کہنے لگا اے بخار تجھے اب پتہ چل جائے گا کہ تجھ پر کیا مصیبت پہنچی اور کس شخص کے ساتھ تو مبتلا کیا گیا۔ امیر لوگوں اور دولت مندوں سے تو ہٹا اور مجھ پر تو اترآیا اور برابر زمین پر لوٹتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ پسینہ پسینہ ہوگیا اور اس کا بخار رخصت ہوگیا اور وہ زمین سے کھڑا ہوگیا۔ دوسرے دن اس اعرابی نے سنا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کہ کل گذشتہ امیر کو بخار ہوگیا۔ کہا اعرابی نے میں نے اللہ کی قسم اس امیر کے پاس بخار کو بھیجا ہے اس کے بعد پشت پھیر کر بھاگا۔

حکایت، کہا جاتا ہے کہ ایک عالم نے اپنی بیوی سے جھگڑا کیا اور اس کو طلاق دینے پر تیار ہوگیا۔ بیوی کی

عالم شوہر سے کہنے لگی اتنے سو مرسا تھ رہنے کو یاد کر۔ تو عالم نے کہا قسم خدا کی میں نے تیرے حق میں کوئی قصور نہیں کیا سوائے اس کے۔

اللغات التوارىخ۔ جمع تاريخ وهو تعريف الوقت وتاريخ الشئ اى وقته وغايته، وعلم التاريخ علم يتضمن ذكر الوقائع واوقاتها ۱۲۔ الاعراب۔ جمع لا واحد له وهم سكان البادية من العرب خاصة ويجمع على اعاريب ومن ظن انه جمع عرب فقد اخطأ فان العرب هذا اسم عام لما سواء كان سكان الامصار او البوادى ۱۲۔ البادية۔ الصحراء خلاف الحضر والجمع باديات وبوادٍ ۱۲۔ حمّى۔ داء معروف ترتفع فيه درجة حرارة الجسم والجمع حُمّيات ۱۲۔ القيظ۔ شدة الحر وفصل الصيف والجمع اقياظ وقيوظ ۱۲ الابطح۔ على وزن ابتر والبطحاء وسيل الماء اذا كان واسعا وكان فيه رمل وحصى والجمع بطائح وبطحاوات ۱۲۔ الظهيرة۔ مؤنث ظهير وهى حد انتصاف النهار والجمع ظهائر ۱۲۔ فتعرّى۔ من التفعيل يقال تعرى من ثيابه اذا خلعها ۱۲۔ زيت۔ عصير الزيتون والجمع زيوت ۱۲۔ يتمرّغ۔ من التفعيل يقال تمرغ التراب اذا تقلب ۱۲۔ تخاصم من التفاعل يقال تخاصم القوم اى تنازعوا وتجادلوا۔

حكاية۵. قيل ان امرأةً كانت فى المدينة شديدة الاصابة بالعين لا تنظر الى شئ الا دمّرته فدخلت على اشعب تعوده وهو محتضر (قریب مرگ) يكلم بنته (تباہی مچ جانا) بصوتٍ ضعيفٍ ويقول يا بنتى اذا متُّ فلا تنوحى علىّ تندبينى والناس يسمعونك تقولين وا ابتاه انْدُبُكَ (سے پدرمن) للصلوٰة والصيام والفقه والقرآن فيكذبوك ويلعنونى (آہ و زاری کرنا) والتفت اشعب فرأى المرأة فغطّى وجهه بكمّه فقال لها يا فلانة سألتك بالله ان كنت استحسنت شيئًا منا انا فيه فصلّى على النبىّ وآله فقالت سخنت عينك وفى اىّ شئ انت حتى استحسنه انما انت فى اخر رمق فقال اشعب قد علمتُ ذلك ولكن قلتُ لئلا تكونى قد استحسنت خفّة الموت علىّ وسهولة النزع فيشتد ما انا فيه فخرجت من عنده وهى تشتمه۔

الترجمۃ والمطالب کہا گیا ہے کہ ایک عورت مدینہ منورہ میں نظر بد کا اثر پہنچانے میں اتنی تیز تھی کہ اس نے کسی چیز کو دیکھا کہ اس کا ستیاناس ہی کر دیا۔ اشعب کے پاس عیادت کے لیے پہنچی اور

وہ قریب المرگ تھے۔ اپنی بیٹی کو آہستہ آواز سے یہ کلمات کہہ رہے تھے۔ کہ اے بیٹی جب میں مرجاؤں تو مجھے چیخ پکار کے مت رونا اور میرے محاسن بیان کرکے مت رونا اور لوگ سنیں گے تم کہتی ہوگی ہائے میرے باپ میں تمہیں کن کن باتوں کے لیئے روؤں۔ نماز کے لیئے اور روزے کے لیئے اور فقہ اور قرآن کے لیئے۔ لوگ تمہاری تکذیب کریں گے اور مجھے اُلٹا برا کہیں گے اشعب نے جو نظر اٹھائی تو ایک عورت کو دیکھا اور اپنے چہرے کو اپنی آستین سے چھپالیا اور اس عورت سے کہا کہ میں تجھے اللہ کا واسطہ دیتا ہوں۔ اگر تجھے اچھا معلوم ہو جس حالت میں کہ میں ہوں۔ پس تو درود بھیج نبی کریم پر اور آپ کی اولاد پر۔ تو کہنے لگی تیری آنکھ گرم ہو (تو مصیبت میں گرفتار ہو) اور تو کون سی ایسی چیز میں ہے جس کو میں اچھا سمجھوں گی اور تیرا تو یہ آخری دم ہے۔ تو اشعب نے کہا میں اس کو جانتا ہوں۔ لیکن میں نے یہ اس لیے کہا ہے کہ کہیں تو میری موت کی آسانی کو اچھا سمجھ لے اور اس کو نظر لگا دے۔ پس جس حالت میں مَیں ہوں اس میں سختی ہو جائے۔ پس نکلی وہ عورت اس کے پاس سے گالیاں دیتی ہوئی۔

اللغات تخاصم۔ من التفاعل یقال تخاصم القوم ای تنازعوا وتجادلوا ۱۲۔ سوّیٰ ذلک۔ یعنی ان طول الصحبۃ ہو الذی مللت بہ وسألت منہ حتی اضطررت الی الطلاق ۱۲۔ شدیدۃ الاصابۃ۔ یعنی در چشم زخم زدن مشہور بود ۱۲۔ وقّرتہ۔ من التفعیل یقال وقّرہم ووقّر علیہم ای ابکیہم ۱۲۔ تعوّدہ۔ من نصر یقال عاد المریض عوداً وعیاداً وعیادۃً اذا زارہ فہو عائد و الجمع عُوّادٌ ۱۲۔ محتضر۔ اسم مفعول یعنی مردِ نزدیک بمرگ یقال احتضر ای حضرہ الموت ۱۲۔ فلا تنوحی۔ من نصر یقال ناحت المرءۃ علی المیت نوحاً ونُواحاً ونیاحاً ونیاحۃً اذا بکت علیہ بصیاح وعویل وجزع ومعنی النوح النساء یجتمعن للحزن ۱۲۔ تندبینی۔ صیغۃ النہی من الندبۃ من نصر یقال ندب المیت ای بکاہ وعدد محاسنہ والندبۃ ہی تعدید محاسن المیت ۱۲۔ واأبتاہ۔ الواو تاتی حرف نداء مختصّاً بالندبۃ نحو وازیداہ وقد یستعمل فی النداء الحقیقی ۱۲۔ بکُمّہ۔ بضم الکاف مدخل الید ومخرجہا من الثوب والجمع اکمامٌ وکِمَمَۃٌ ۱۲ فصلّی۔ صیغۃ الامر من الصلوٰۃ ۱۲۔ سخنت۔ من نصر وسمع وکرم یقال سخن سخونۃً وسخانۃً وسخناً وسُخْنۃً اذا کان حارّاً گرم شود چشم تو و السخونۃ ہی الحرارۃ وحرارۃ العین کنایۃ من المشقۃ کما ان قرۃ العین یستعمل لخلافہ والقاعدۃ ان الدموع التی تجری من الحزن تکون حارۃً وفی الفرح تکون باردۃً ۱۲۔ رمق۔ بقیۃ الحیٰوۃ والجمع ارماقٌ ۱۲۔ النزع۔ ہو حالۃ المریض المشرف علی الموت ۱۲۔ تشتمہ۔ من نصر وضرب یقال شتمہ شتماً ومَشْتَمَۃً ومَشْتُمَۃً اذا سبّہٗ ۱۲۔

فضحك من كان حوله حتّٰى اولادہٗ ونساءہٗ ثم مات رحمہ اللہ تعالیٰ۔

حکایۃ۔ قیل ان ضَبّۃَ بن اُدٍّ (تا کرنیم فی شدۃ الغم ۱۲) کان لہٗ ابنان سعدٌ وسعیدٌ فخرجا الی سفرٍ فہلك سعدٌ ورجع سعیدٌ ثم خرج والدہما ضبّۃُ بعد ذلك فی الاشہر الحُرُم

يسير ويتفحص عن ابنه وكان معه الحارث بن كعب فبينما هما ذات يوم يتحدثان سائرين اذ مر بمكان فقال الحارث لقيت بهذا المكان شابا صفته كذا وكذا فقتلته وهذا سيفه فقال له ضبة ارني السيف فاعطاه اياه واذا هو سيف ابنه سعد فقال له ضبة الحديث ذو شجون ثم ان ضبة قتل الحارث فلامه الناس على استحلال الشهر الحرام فقال سبق السيف العذل فصار مثلا۔

حكاية ۔ اتى مكفوف نخاسا فقال له اطلب لي حمارا ليس بالصغير المحتقر

الترجمة والمطالب

تو ہنس پڑے وہ لوگ جو اشعب کے اردگرد تھے۔ یہاں تک کہ اس کی اولاد اور اس کی عورتیں پھر مرگیا اشعب۔ اللہ اپنا رحم کرے اس پر۔

حکایت۔ کہا گیا ہے کہ ضبہ ابن اُدّہ تھے اس کے دو بیٹے سعد و سعید۔ دونوں نکلے وہ سفر کے لیے۔ سعد مرگیا اور سعید واپس لوٹا۔ پھر گیا ان دونوں کا باپ ضبہ سفر میں اس حادثہ کے بعد۔ اشہر حرم میں چل رہا تھا وہ اور ڈھونڈتا جاتا تھا وہ اپنے بیٹے کو اور تھا ضبہ کے ساتھ حارث بن کعب۔ پس اسی اثنا میں یہ دونوں باتیں کرتے ہوئے چلے جارہے تھے تو اچانک وہ گزرے ایک ایسے مقام پر تو کہا حارث نے ملا تھا میں اس جگہ ایک جوان سے۔ جس کی صفات یہ اور یہ ہیں۔ پس میں نے قتل کردیا تھا اس کو اور یہ ہے تلوار اس کی۔ پس کہا حارث سے ضبہ نے مجھے دکھلاؤ اس تلوار کو۔ پس دے دیا حارث نے اس تلوار کو ضبہ کو۔ تو اچانک دیکھا وہ تلوار تو تلوار ہے اس کے بیٹے سعد کی۔ تو کہا اس سے ضبہ نے یہ بات تو پیچ در پیچ ہے۔ پھر تحقیق ضبہ نے قتل کردیا حارث کو۔ تو ملامت کی اس کو لوگوں نے شہر حرام کے حلال جاننے پر۔ تو کہا ضبہ نے سبقت کر گئی میری تلوار تمہاری ملامت پر۔ پس بن گیا سبق السیف العذل کہاوت۔

حکایت۔ آیا ایک نابینا دلال کے پاس اور کہنے لگا دلال سے تو مجھے ایسا گدھا تلاش کردے جو نہ بہت چھوٹا ہو۔

اللغات

الاشهر جمع شهر (مهینه) هو جزء من اجزاء السنة الاثنى عشر والاشهر الحرم اربعة ذو القعدة و ذو الحجة و محرم و رجب لان العرب كانت لا تستحل فيها القتال ۱۲۔ يتفحص۔ من التفعل يقال تفحص عنه اذا بحث بمعنى تفتیش کرد ۱۲۔ بمكان۔ هو الموضع و هو مفعل من الكون والجمع امكنة و اماكن ۱۲۔ شابا۔ من كان في سن الشباب والجمع شباب و شبان و شبية ۱۲۔ سيفه۔ سلاح معروف والجمع اسياف و سيوف و اسيف و مسيفة ۱۲۔ ارني۔ امر من الارارة (افعال) بمعنى نمودن فاسقطت الياء من الآخر للوقف ثم نقلت حركة الهمزة الى الراء وحذفت بقاعدة سل ۱۲۔ شجون۔ جمع شجن وهو غصن

الشر شعبہ کل شیٔ وایضا الہم والحزن منہ الحدیث ذو شجون یعنی پیچ در پیچ است و انواع فنون و اغراض دارد ۱۲۔ العذل ۔ بفتح العین و سکون الذال و بفتحہا الملامۃ یعنی ان السیف قد اتم عملہ قبل العذل فلا ینفع العذل الآن وہو مثل یقال عند العذل علی الشیٔ الفائت ۱۲۔ مثلا ۔ الشبہ والنظیر والصفۃ والحدیث والقول السائر بین الناس المثل بمضربہ والمراد ہہنا والجمع امثال ۱۲۔ نخاسا ۔ بتشدید الخاء بیاع الدواب وبیاع الرقیق (العبد) وقد یقال النخاس للدلال ایضا وہو المراد ہہنا ۱۲۔

ان خلا الطریق تدفق وان کثر الزحام ترفق لا یصادم فی السواری ولا یدخلنی تحت البواری ان اقللتُ علفہ صبر وان کثرتہ شکر وان رکبتہ ہام وان ترکتہ نام فقال لہ اصبر ان مسخ اللہ القاضی حمارا قضیتُ حاجتک۔

الترجمۃ والمطالب

اگر راستہ صاف ہو تو کودے اور اُچھلے اور اگر لوگوں کا ہجوم ہو جائے تو نرم ہو جائے (آہستہ چلے) نہ وہ چلنے میں اٹکے اور نہ وہ مجھے ہلاکت میں ڈالے۔ اگر میں اس کے چارے میں کمی کروں تو وہ صبر کرے اور زیادہ دوں تو وہ شکر کرے۔ اگر میں اس پر سوار ہوں تو وہ خوب دوڑے اور اگر میں اس کو چھوڑ دوں تو وہ سو رہے۔ تو دلال نے کہا تو صبر کر۔ اگر خدا نے قاضی کو گدھا بنا دیا تو میں تیری حاجت پوری کر دوں گا۔

اللغات

خلا ۔ من نصر یقال خلا الرجل ای انفرد فی مکان وخلا الرجل خُلُوًّا وخلاءً اذا فرغ ۱۲۔ الطریق ۔ السبیل والجمع طُرُقٌ و اَطْرُقٌ واطرقۃٌ واطرقاء ۱۲۔ تدفق ۔ صیغۃ الماضی من التفعل یقال تدفق الماء اذا تصبب وتدفق الدابۃ اذا اسرعت ۱۲۔ کثر ۔ من کرم یقال کثر کثرۃ ای خلاف قل ۱۲۔ الزحام ۔ مصدر من فتح یقال زحم زحمًا وزحامًا ای دفعہ فی محل ضیق ۱۲۔ ترفق ۔ صیغۃ الماضی من التفعل یقال ترفق بہ اے رفق بہ ۱۲۔ لا یصادم ۔ من المفاعلۃ یقال صادمہ مصادمۃً اے ضاربہ ۱۲۔ السواری ۔ جمع ساریۃ ہی الاسطوانۃ ۱۲۔ البواری ۔ بائرۃ وہی الارض الخربۃ التی لم تعمر ولم تزرع واصلہ من بار یبور بورا وبوارًا بمعنی ہلک من نصر ۱۲۔ علفہ ۔ محرکۃ ما تطعم الدواب والجمع علوفۃٌ واعلاف وعلافٌ یقال علف الدابۃ اذا اطعمہا وبابہ ضرب ۱۲۔ شکر ۔ من نصر یقال شکر الرجل وشکر لہ شکرًا وشکورًا وشکرانًا ای اثنی علیہ لما اولاہ من المعروف ۱۲۔ ہام ۔ من ضرب یقال ہام علی وجہہ اذا ذہب بحیث یدری این یتوجہ والمراد ہہنا سرعۃ السیر وقلۃ التعب ۱۲۔ نام ۔ من سمع یقال نام نومًا ونیامًا ای نعس ورقد ۱۲۔ مسخ ۔ من فتح یقال مسخہ اذا حول صورتہ الی صورۃ اقبح منہا یعنی فان الصفات التی ذکرتہا لا تکون توجد فی سائر الدواب فما ظنک فی الحمار ۔ الذی ضرب بہ المثل فی البلادۃ والرزالۃ بل ہی صفات الانسان الکامل ۱۲۔ قضیت ۔ من ضرب یقال قضی الشیٔ قضاءً ای صنعہ باحکام قدرۃ وقضی حاجتہ ای انتہاہا وفرغ منہا ۱۲۔

حکایۃ ۵۴. اخبر الکلبی عن رجلٍ من بنی امیۃ قال حضرتُ معاویۃ رضی اللہ عنہ وقد اذن للناس اذناً عاماً فدخلت امرأۃٌ فرفعت لِثامَہا عن وجہ کالقمر ومعہا جاریتان لہا فخطبت للقوم خطبۃً بُہِتت لہا کلّ من ہناك ثمّ قالت وکان من قدر اللہ تعالیٰ انّك قرّبتَ زیاداً واتخذتہ اخاً وجعلت لہ فی آل سفیانؓ نسباً ثمّ ولّیتہ علیٰ رقاب العباد یسفك الدماء بغیر حلّہا ولا حقّہا وینتہك المحارم بغیر مراقبۃٍ فیہا ویرتکب من المعاصی اعظمہا لا یرجو اللہ وقاراً ولا یظنّ انّ لہ معاداً وغداً یعرض عملہ فی صحیفتك وتقف علیٰ ما اجترأ بہ بین یدی ربّك فماذا تقول لربّك یا ابن ابی سفیانؓ غداً وقد مضیٰ من عمرك اکثرہ وبقی ایسرہٗ وشرّہٗ۔

الترجمۃ والمطالب کلبی نے بنی امیہ کے مرد کا حال بیان کیا اور کہا کہ میں امیر معاویہؓ کے یہاں حاضر ہوا۔ امیرؓ نے لوگوں کے لیے داخلے کی عام اجازت دے رکھی تھی تو ایک عورت، اندر آئی اور اس نے اپنے نقاب کو چاند جیسے چہرے سے اٹھایا۔ اس کے ساتھ دو نوعمر لڑکیاں بھی تھیں۔ لوگوں کے سامنے اس نے ایک ایسی تقریر کی، جس کی وجہ سے جو بھی وہاں موجود تھا حیران رہ گیا۔ پھر کہنے لگی کہ تقدیر خداوندی سے ہے، یہ بات کہ تم نے زیاد کو اپنا قریب بنالیا اور اس کو بھائی گردان لیا اور اس کو آل سفیانؓ کے نسب میں شمار کرلیا۔ پھر تم نے اس کو مخلوق کی گردنوں پر حاکم بنا دیا۔ تاکہ وہ ناجائز اور ناحق لوگوں کے خون بہائے اور عزت والوں کی پردہ دری بغیر دیکھے بھالے کرے اور بڑے بڑے گناہوں کا ارتکاب کرے۔ وہ اللہ کے وقار سے نہیں ڈرتا ہے اور نہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کے لیے خدا کے پاس لوٹنا ہے اور قیامت میں اس کے اعمال تیرے اعمال نامے میں پیش کیے جائیں اور واقف ہوگا تو ان اعمال پر جس کی اس نے جرأت کی ہے اپنے رب کے سامنے۔ پس کیا جواب دے گا تو اے معاویہؓ ابو سفیانؓ کے بیٹے حالانکہ

زی عمر کا اکثر حصہ گزر گیا ہے اور جو کچھ باقی رہا ہے وہ بدتر ہے۔

اللغات تلثمہا۔ ضرب من النقاب ما یکون من اعلی الوجہ الی الفم واللثم فی الاصل ہو تقبیل الفم ومن ثم یقال للثام لثام ۱۲۔ بہتت۔ من سمع وکرم یقال بہتت بہتاً وبہتاً اذا سکت متحیراً ۱۲۔ قربت۔ من التفعیل یقال قربہ ای جعلہ من خاصتہ ۱۲۔ زیاد۔ ہو ابن ابی سفیان اخو معاویۃ رضی اللہ عنہما وکان معاویۃؓ استخلفہ فی بلاد سجستان من بلاد سودان ۔من جمعک وایاہ صلب او بطن ۱۲۔ نسباً۔ متحرکۃ القرابۃ والجمع انساب ۱۲۔ تسفک۔ من ضرب یقال سفک الماء او الدم صبہ ۱۲۔ ینتہک۔ من الانتہاک بتقدیم النون علی التا یقال انتہک الشیء اذا ذہب حرمتہ وانتہک الحرمۃ اذا تناولہا بما لا یحل وانتہک فلانا اذا انتقص عرضہ وذہب بحرمتہ ۱۲۔ المحارم۔ جمع محرم وہو الحرام (قریبی رشتہ دار جن سے نکاح کرنا ہو۔ یہاں پر عزت کے معنی مراد ہیں) ۱۲۔ مراقبۃ۔ من المفاعلۃ یک دیگر را نگہبانی کردن ونیز بمعنی چشم داشتن ۱۲۔ لا یرجوا۔ من نصر الرجاء ہو التوقع بالمعروف والخوف والمراد فی ہذہ الآیۃ الخوف والمعنی لا یخاف جلالۃ اللہ ۱۲۔ وقاراً۔ بفتح الواو و القاف السعۃ والرزانۃ والحلم ۱۲۔ تقف۔ من ضرب یقال وقف وقفاً ووقوفاً ای ثبت فی مکانہ سکن وقام وقف فی المسئلۃ ارتاب وقف علی الامر فہمہ وتبینہ واطلع علیہ وہو المراد ہہنا ۱۲۔ اجترأ۔ من الافتعال یقال جرأہ فاجترأ ای حملہ علی الاقدام فاقدم (جرأت ساخت) ۱۲۔ الیسرۃ۔ ای السہلۃ والہونۃ ۱۲۔ شرۃ۔ نقیض الخیر والجمع شرور وذلک لان عمر الشیخوخۃ ابعد من الراحۃ ۱۲

وقال لہا من انت فقالت امرأۃٌ من بنی ذکوان وثب زیادُ المدعیٰ انہ من بنی سفیانؓ علی وراثتی من ابی وامی فقبضہا ظلماً واستولیٰ علیٰ ضیعتی ومُمسکۃ رمقی فان انصفت وعدلت فہو المراد والا وکلتک وزیاداً الی اللہ تعالیٰ فان بقیت ظلامتی عندہ وعندک فالمُنصفُ لی منکما الحکمُ العدلُ فبہت معاویۃؓ منہا وصار یتعجب من فصاحتہا ثم قال ما لزیادٍ لعنہ اللہ تعالیٰ مع من یلشر مساوینا ثم قال لکاتبہ اکتب الیٰ زیاد ان یرد لہا ضیعتہا ویؤدی الیہا حقہا۔

حکایۃ۔ قیل ان جاریۃً ملیحۃ الوجہ حسنۃ الادب کانت لفتیً من

قريش وكان يحبها حبا شديدا فاصابته ضيقة و فاقة فاحتاج الى ثمنها فحملها الى العراق وكان ذلك فى زمن الحجاج فابتاعها منه فوقعت عنده بمنزلة۔

الترجمة والمطالب حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا کہ تو کون ہے۔ تو اس نے کہا کہ میں قبیلہ بنو ذکوان سے ہوں۔ زیادہ جو دعوے کرتا ہے کہ میں بنی سفیان سے ہوں اس نے میری جائداد کو غصب کر لیا ہے۔ جو میرے آباء و اجداد سے چلی آتی تھی اور ظلماً اس پر قبضہ کر رکھا ہے اور وہ میری جائداد جس پر میری زندگی کا دارو مدار تھا۔ اس پر وہ غالب آ گیا ہے۔ اگر تو انصاف کرے فبہا المراد ورنہ میں تم کو مع زیاد کے اللہ جل شانہ کے حوالے کرتی ہوں اور اگر میری جائداد جو ظلم سے لی گئی ہے اس کو اپنے پاس ہی رکھا تو تم دونوں سے میرا انصاف کرنے والا احکم الحاکمین خدا ہے۔ حضرت معاویہؓ اس کی تقریر سن کر حیران رہ گئے اور اس کی فصاحت و بلاغت سے تعجب کرنے لگے۔ پھر یہ فرمایا کہ زیاد کو کیا ہوا اس پر خدا کی مار ہو وہ ہمیں بدنام کرتا ہے۔ پھر اپنے سرشتہ دار و منشی کو حکم دیا کہ تم زیاد کو لکھو کہ وہ اس کی جائداد واپس کر دے اور اس کا حق اس کو دے۔

حکایت۔ بیان کیا گیا ہے کہ ایک قریشی جوان کے پاس ایک کنیز خوبصورت اور ادب میں قابل تھی کہ جس سے وہ بہت محبت کرتا تھا۔ اس کو مفلسی اور تنگدستی اتنی لاحق ہوئی کہ اس کے فروخت کرنے پر مجبور ہوا۔ وہ اس کو عراق لے گیا اور یہ واقعہ حجاج (بن یوسف) کے زمانہ میں ہوا۔ حجاج نے اس کو خرید لیا اور اس نے اس کو اچھی طرح سے رکھا۔

اللغات وثب۔ من ضرب یقال وثب وثبا و وثوبا ای نہض و قام و قفز بمعنی بر جستن ۱۲۔ وراثتی۔ مصدر بمعنی اسم المفعول الوراثۃ بکسر الواو ما یخلفہ المیت لورثتہ فالمعنی انہ وثب علی وراثتی ای غصبہا ۱۲۔ المدعی ۔ الذی ادّعی یقال ادّعی الشیٔ ای زعم ان لہ حقا او باطلا ۱۲۔ استولی۔ صیغۃ الماضی من الاستفعال یقال استولی استیلاءً علیہ اذا غلبہ ۱۲ ضیعتی۔ بفتح الضاد المعجمۃ والعین المہملۃ بمعنی جائداد والجمع ضِیَعٌ وضِیَاعٌ وضیعات ۱۲۔ مسکۃ۔ من الافعال یقال امسکہ اذا قبضہ وامسک بہ ای تعلق بہ واعتصم وامسک الشیٔ علی نفسہ لہ حبسہ المسکۃ بالضم ما یمسک بہ الابدان ۱۲۔ رمقی۔ ہو الشیٔ من الروح الذی یبقی فی المذبوح قلیلا وبہ یضطرب ویتمرغ والمعنی ان ضیعتی ہذہ کانت مدار حیاتی والرمق بقیۃ الحیاۃ والجمع رماق ۱۲۔ وکّلتک من التفعیل یقال وکل فلانا یعنی کے را بر چیزے گماشتن و گذاشتن کار را بکسی وسونپنا ۱۲۔ ظلامتی۔ ما احتملہ من الظلم وما اخذ منک ظلما والجمع مظالم ۱۲۔ الحکم۔ منفذ الحکم والحاکم اراد بہ اللہ جل شانہ ۱۲۔ مع من ینشر مساوینا۔ ظرف لفعل محذوف ای صار مع من ینشر (اور وہ زیاد ہو گیا ان لوگوں کے ساتھ جو پھیلاتے ہیں ہماری برائیوں کو) ۱۲۔ ینشر۔ من ن وض یقال نشر الخبر اذاعہ

الشہیر ۱۲۔ المساوی۔ جمع سوء علی خلاف القیاس کالمحاسن جمع حسن ۱۲۔ من قریش۔ ہو قبیلۃ ابوہ نضر بن کنانۃ فمن اراد القبیلۃ ومن اراد الحی یصرفہ ۱۲۔ ضیقۃ۔ بکسر الضاد وفتحہا سوء الحال والفقر ۱۲۔ فاقۃ۔ حاجۃ الانسان وفقرہ ولا یستعمل مجردہ یقال افاق اذا حاجہ وتستعمل ہذہ الکلمۃ فی الہندیۃ بمعنی ترک الاکل وہذا من تعرفات الالسنۃ ۱۲۔ ابتاعہا۔ من الافتعال بمعنی الاشتراء ...مع۔ اشتری ۱۲۔ بمنزلۃ۔ ای بمرتبۃ ورتبۃ والجمع منازل انتہی۔

...لام علیہ فتیً من اقاربہ فانزلہ قریباً منہ واحسن الیہ فدخل علی الحجاج
...ماد الجاریۃ تکبسہ وکان للفتیٰ جمالٌ فجعلت الجاریۃ تسارقہ النظر ففطن
...ج بہا فوہبہا لہ فدعا لہٗ وانصرف بہا فباتت معہ لیلتہا وہربت بغلس
...صبح لا یدری این ہی وبلغ الحجاج ذلک فامر منادیاً ینادی برئت ذمۃ من رأی
...سۃً من صفتہا کذا وکذا فلم یلبث ان اتی بہما فقال لہا الحجاج یا عدوۃ اللّٰہ
...ت عندی من احب الناس الیّ فاخترت لک ابن عمی وہو شابٌّ حسن الوجہ
...یتُکِ تسارقیہ النظر فعلمتُ انک شغفت بہ وتُحِبُّہٗ فوہبتک لہ فہربت
...السلتک فقالت یا سیدی اسمع قصتی ثم اصنع ما احببت قال ہاتی قالت کنت
...ِنتی القرشی فاحتاج الیٰ ثمنی فحملنی الی الکوفۃ فلما دنونا منہا دنا منی فوقع
...فسمع زئیر الاسد فوثب وسلّ سیفہ وحمل علیہ وضربہ فقتلہ واتی
...سہ ثم اقبل علیّ وما برد ما عندہٗ ثم قضیٰ حاجتہٗ۔

الترجمۃ والمطالب تو آیا حجاج کے پاس ایک نوجوان اس کے رشتہ داروں میں سے۔ حجاج نے اس جوان کو اپنے قریب ٹھہرایا اور اس کے ساتھ اچھا معاملہ کیا۔ پھر ایک دن وہ جوان حجاج کے ...اں آیا۔ جب کہ وہ جاریہ حجاج کے پیر دبا رہی تھی اور جوان حسن وجمال کا مالک تھا۔ تو جاریہ اس کو نظر چرا چرا کر دیکھنے لگی

حجاج جاریہ کی اس بات کو تاڑ گیا اور اس جاریہ کو اس جوان کو ہبہ کر دیا۔ جوان نے حجاج کو دعا دی اور اس جاریہ کو لے کر واپس ہوا۔ اس جاریہ نے وہ رات جوان کے ساتھ گذاری اور اندھیرے اندھیرے بھاگ نکلی۔ جب جوان نے صبح کی تو اس کو پتہ نہ تھا کہ وہ کنیز کہاں چلی گئی۔ یہ بات حجاج کو بھی پہنچی۔ تو اس نے منادی کا حکم دیا کہ وہ یہ اعلان کرے کہ اس شخص کو کچھ دیا جائے گا جس نے ایسی ایسی جاریہ کو دیکھا ہو جس کا یہ حلیہ ہے (اس کو ہمارے پاس لے آئے) کچھ دیر نہ لگی کہ وہ جاریہ حجاج کے پاس لائی گئی۔ حجاج نے اس کنیز سے کہا کہ اے اللہ کی دشمن تو میرے پاس سب سے زیادہ محبوب تمام انسانوں میں تھی۔ میں نے اپنے چچا کے بیٹے جو جوان اور خوبصورت ہے تیرے لیے اس کو پسند کیا اور تو اس کی طرف نظر چرا چرا کر دیکھتی تھی۔ میں یہ سمجھا کہ تو اس پر عاشق ہو گئی ہے اور اس سے محبت رکھتی ہے۔ پس میں نے تجھے اس کے لیے ہبہ کر دیا۔ تو آج ہی رات میں اس کے پاس سے بھاگ نکلی۔ جاریہ نے کہا کہ اے میرے سردار پہلے میرے قصے کو سن لیجئے۔ پھر آپ کا جو جی چاہے کیجئے۔ حجاج نے کہا بیان کرو۔ جاریہ نے کہا میں قریشی جوان کی مملوک تھی۔ وہ جوان میرے فروخت کرنے کے لیے مجبور ہوا تو وہ مجھ کو کوفہ میں لے گیا۔ جب ہم دونوں کوفہ سے قریب ہوئے تو وہ مجھ سے قریب ہوا اور مجھ سے جماع کیا۔ تو سنی اس نے شیر کی دھاڑ۔ تو ایک دم کود کر کھڑا ہو گیا اور اپنی تلوار کو سونت لیا اور شیر پر حملہ آور ہوا اور تلوار سے اس کو مارا اور قتل کر ڈالا اور شیر کے سر کو اتار کر لے آیا۔ پھر میری طرف جماع کے لیے متوجہ ہوا۔ اس حال میں کہ اس کے جذبات اب تک ٹھنڈے نہیں ہوئے تھے۔ اپنی حاجت کو اس نے پورا کیا (یعنی انزال کر لیا)۔

اللغات

فتیٰ۔ الشاب الحدث السخی الکریم والجمع فتیان وفتیۃ وفُتیّ وفِتیّ بالکسر ۱۲۔ تجمّش۔ من التفعیل الکبس فی الالا سر بگہ بیاں کشیدہ و در آمدن در چیزے والمراد ہہنا المیدان یا ۱۲۔ تسارق۔ من السارقۃ در دیدہ نگاہ کر بیچے ۱۲۔ لایدری۔ بحتمل المعروف والمجہول ۱۲۔ برئت ذمتہ۔ من س یقال برئ العیب او الدین برء وبراءۃ تخلص وسلم منہ والمعنیٰ ان من رأی ہذہ الوصیفۃ فلیأتنا بہا ولایخاف عنفنا وعقابنا فانا قد عفونا من ذلک وبرئنا ذمتہ منہ ۱۲۔ ذمتہ۔ الامان والعہد والجمع ذمم ۱۲۔ شغفت۔ من فتح یقال شغفہ الحب شغفا ای بلغ الحب شغاف القلب ۱۲۔ زئیر۔ کالعریر صوت الاسد فی صدرہ من ض س ۱۲۔ ہاتِ۔ اسم فعل بمعنی اعطنی یقال للمرأۃ ہاتی ۱۲۔

وان ابن عمك هذا الذى اخترته لى لمّا اظلم الليل وقام الىّ وانه لعلى بطنى اذ وقعت فارةٌ من السقف فضرط ثم غُشى عليه فمكث زمانًا طويلًا وانا ارُشّ عليه الماء وهو لا يفيق فخفت ان يموت فتتّهمُنى فيه فهربت فزعًا منك فما ملك الحجاج نفسه من شدة الضحك وقال ويحك لا تعلمى بهذا احدًا قالت

شرط الاشرذنی الیہ قال لك ذلك۔

حکایة۔ قیل ان بعض الحکماء لزم باب کسری فی حاجة دھرًا فلم یلتفت الیہ فکتب اربعة اسطر فی رقعة ودفعھا للحاجب فکان السطر الاول الضرورة والامل اقدمانی علیك والسطر الثانی العدیم لایکون معہ صبرٌ عن المطالبة والسطر الثالث الانصراف من غیر فائدة شماتة الاعداء والسطر الرابع اما نعمٌ مثمرةٌ واما لا مریحةٌ فلما قرأھا کسری دفع لہ بکل سطر الف دینار۔

ترجمہ والمطالب اور یہ تیرا چچا کا بیٹا جس کو تو نے میرے لیئے پسند کیا تھا۔ جب رات اندھیری ہوئی وہ میری طرف کھڑا ہوا اور وہ میرے پیٹ پر تھا۔ اتنے میں ایک چوہا چھت سے گرا تو اس نے گوز مارا۔ پھر اس پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ بڑی دیر تک وہ اسی حالت میں رہا اور میں اس کے اوپر پانی چھڑک رہی تھی۔ اور وہ ہوش میں نہیں آرہا تھا۔ میں ڈری کہ کہیں مر نہ جائے پھر تہمت لگائیں آپ مجھ کو اس کے بارہ میں۔ تو میں آپ سے گھبرا کر اس کے پاس سے بھاگ نکلی۔ حجاج انتہائی ہنسی سے بے بس ہوگیا اور کہنے لگا تیرا بُرا ہو اس بات کی کسی کو خبر نہ دینا۔ جاریہ نے کہا اس شرط کے ساتھ کہ آپ مجھ کو دوبارہ اس جوان کو نہ دیں۔ حجاج نے کہا اچھا اس کا تجھ کو اختیار ہے۔

حکایت۔ کہا گیا ہے کہ ایک عقلمند انسان کسی ضرورت کی وجہ سے ایک زمانہ تک کسریٰ کے دروازہ پر پڑا رہا لیکن کسریٰ نے اس کی طرف توجہ نہیں دی۔ تو اس نے (مجبور ہو کر) چار سطریں ایک پرچہ میں لکھیں اور اس پرچہ کو دربان کو دے دیا۔ پس پہلی سطر یہ تھی "ضرورت اور امید یہ دونوں تمہارے پاس کھینچ کر لائی ہیں" دوسری سطر یہ تھی کہ "مفلس مانگنے سے صبر نہیں کر سکتا" تیسری سطر یہ تھی "کچھ لیئے بغیر لوٹ جانا دشمنوں کی خوشی کا باعث ہے" اور چوتھی سطر یہ تھی "یا تو پھل دینے والی (دہاں) کرنی چاہیئے یا انتظار کی تکلیف سے آرام دینے والی (نہیں) ہونا چاہیئے۔ کسریٰ نے جب یہ رقعہ پڑھا۔ تو اس کو ہر سطر کے بدلہ ایک ہزار اشرفیاں دینے کا حکم دیا۔

اللغات فارۃٌ۔ دُوَیبَّۃٌ فی البیوت معروف (چوہیا)، والجمع فِئرانٌ وفِئرۃ والواحدۃ فارۃٌ ۱۲۔ فضرط۔ من ضرب یقال ضَرَطَ ضَرْطًا وضَرِطَ ضِرَاطًا اخرج ریحًا من دبرہ مع صوت ۱۲۔ ثم غشی۔ مجہول بمعنی بیہوش شد ولایستعمل فی ہذا

المعنی الا صیغۃ المعروف ۱۲۔ لا یفیق۔ من الافعال یقال افاق من مرضہ ای رجعت الیہ الصحۃ وافاق السکران من سکرہ ای صحا وہو المراد ہہنا ۱۲۔ حاجۃ۔ ما یحتاج الیہ والسوال والجمع حوج وحاجات وحوائج ۱۲۔ شماتۃ۔ الشمات والشماتۃ خوش شدن بمصیبت کسے وبابہ سمع یقال شمت بہ شماتۃ وشماتۃ ای فرح ببلیۃ ۱۲۔ الاعداء۔ جمع عدو وہو الخصم ضد الصدیق ۱۲۔ نعم۔ کلمۃ الاقرار والاجابۃ و یقال ایضا نعم ونعم ونعم ۱۲۔ کسریٰ۔ اسم کل ملک من ملوک الفرس والجمع اکاسرۃ واکاسر وکساسرۃ وکسور ۱۲۔ للحاجب۔ ورتبۂ خص بنواب الملک (دربان) ۱۲۔ العدیم۔ الاحمق والمجنون والفقیر والمراد ہہنا معناہ الاخیر ۱۲۔

حکایۃ [۵۱]۔ قیل ان رجلاً من العرب دخل علی المعتصم فقربہ وادناہ وجعلہ ندیمہ وصار یدخل علی حریمہ من غیر استیذان وکان لہ وزیر کثیر الحسد فغار من البدوی وحسدہ وقال فی نفسہ لا بد من مکیدۃ علی ھذا البدوی فانہ قد اخذ بقلب امیر المؤمنین وابعدنی منہ فصار یتلطف بالبدوی حتی اتی بہ الی منزلہ وصنع لہ طعاماً واکثر فیہ من الثوم فلما اکل البدوی قال لہ احذر ان تقرب من الامیر فیشم منک رائحۃ الثوم فیتاذی لذلک فانہ یکرہ رائحتہ ثم ذھب الوزیر الی امیر المؤمنین فخلا بہ وقال ان البدوی یقول عنک للناس ان امیر المؤمنین ابخر فلما اتی البدوی طلبہ المعتصم فلما قرب منہ جعل کمہ علی فمہ مخافۃ ان یشم الامیر منہ رائحۃ الثوم فلما راٰہ امیر المؤمنین وھو یستر فمہ بکمہ قال ان الذی قال لہ الوزیر عن البدوی صحیح فکتب المعتصم کتاباً الی بعض عمالہ یقول فیہ اذا وصل الیک کتابی ھذا فاضرب رقبۃ حاملہ۔

الترجمۃ والمطالب کہا گیا ہے عرب میں ایک مرد خلیفہ معتصم باللہ کے پاس آیا۔ خلیفہ نے اس کو اپنا مقرب بنایا

اور اس کو اپنا نزدیک وندیم بنایا۔ وہ اس کے گھر میں بغیر اس کی اجازت کے آتا جاتا تھا۔ اور اس کا وزیر اس سے بہت حسد کرتا اس نے بدوی سے غیرت کھائی اور اس سے حسد کیا اور اس نے اپنے دل میں کہا کہ مجھے اس بدوی پر کوئی داؤ کھیلنا چاہیئے۔ بحر اس نے امیر المؤمنین کے دل پر قبضہ کر رکھا ہے اور اس کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اور مجھ کو اس سے دور کر دیا ہے اور وہ بدوی سے خوش اخلاقی سے ملا اور اس کو اپنے گھر لایا اور کھانا پکایا اور اس نے کھانے میں زیادہ لہسن ڈلوا دیا۔ پس ب کہ بدوی نے کھایا تو اس سے کہا کہ تو امیر المؤمنین کے پاس جانے کی احتیاط رکھ۔ کیونکہ وہ تجھ سے لہسن کی بُو سونگھے گا۔ اس کو تکلیف ہوگی۔ وہ اس کی بُو کو ناپسند کرتا ہے۔ پھر وزیر امیر المؤمنین کے پاس گیا اور اس سے خلوت میں باتیں کیں اور کہا کہ بدوی آپ کی طرف سے لوگوں سے یہ کہتا ہے کہ امیر المؤمنین گندہ دہن ہے۔ پس جب کہ بدوی آیا تو اس کو معتصم باللہ نے بلایا۔ پس جب وہ بدوی امیر المؤمنین سے قریب ہوا تو اس بدوی نے اپنی آستین کو اپنے منہ پر رکھ لیا اس ڈر سے کہ امیر المؤمنین اس سے لہسن کی بدبو سونگھ لیں گے۔ جب امیر المؤمنین نے بدوی کی اس بات کو دیکھا کہ وہ اپنے منہ کو اپنی آستین سے چھپا رہا ہے۔ تو امیر دل میں کہنے لگا کہ جو بات مجھ سے وزیر نے بدوی کے بارے میں کہی تھی وہ صحیح ہے۔ تو معتصم باللہ نے ایک خط اپنے گورنر کے پاس لکھا جس میں امیر نے گورنر کو لکھا تھا کہ جب میرا یہ خط تیرے پاس پہنچے تو اس خط لے جانے والے کی گردن اڑا دینا۔

للغات

المعتصم۔ ہو امیر المؤمنین المعتصم باللہ من الخلفاء العباسیۃ ۱۲۔ ندیمۃ۔ الندیم فی الاصل ہو شریک فی المجلس الشراب ثم اطلق المطلق الجلیس (ہم نشین) والجمع ندام والندماء ۱۲۔ حریمہ۔ حریم الرجل ما یحمیہ ویقاتل عنہ ومثلہ الحرم والجمع أحرامٌ وحُرُمٌ وأحاریم وایضا الحریم۔ ما حرم علی الرجال فلا یمسّہ احدٌ وحریم الرجل شریکہٗ۔ وحریم الدار ما اضیف الیہا من حقوقہا۔ والمقام یحتمل کل ہذہ المعانی والمراد علی کل تقدیر منہا اما دارہ او عیالہٗ ۱۲۔ الوزیر۔ من یُعِینُ الْمَلِکَ علی شئون المملکۃ فیستعین برأیہ وتدبیرہ والجمع وزراء ۱۲۔ الحسد۔ بمعنی زوال نعمۃ الغیر سواء حصل لہ او لم یحصل والغبطۃ تمنی مثل نعمۃ الغیر وہذا ہو الفرق بین الحسد والغبطۃ (من ض ن) ۱۲۔ فغار۔ من س یقال غار الرجل علی امرأتہ فی فلان وہی علیہ من فلانۃ ای انف من الحمیۃ وکرہ شرکۃ الغیر فی حقہ بہا کما قال الشاعر الفارسی ؎

غیرا چشم برم روئے تو دیدن نہ دہم
گوش را نیز حدیث تو شنیدن نہ دہم

تلطف۔ یقال تلطف ای تخشع وتلطف الامر وفی الامر ای ترفق بہ ۱۲۔ الثوم۔ نبات قوی الرائحۃ تتولد فصوصہ فی الارض یقال لہ سیربسانی وفی الہندیۃ لہسن ۱۲۔ احذر۔ من (س) یقال احذر الشیٔ حذرا ای تحرز منہ۔ فیشم من نصر یقال شم الورد شمیما ای اخذ رائحۃ بمباشرۃ الشم ۱۲۔ رائحۃ۔ النسیم المستنشق طیبا کان او خبیثا والجمع رائحات وروائح ۱۲۔ فخلا۔ من ن یقال خلا بہ ومعہ والیہ ای اجتمع معہ علی خلوۃ ۱۲۔ البخر۔ من سمع یقال بخر الفم اذا انتن ریحہٗ ۱۲۔

ثم دعا البدوی ودفع الیہ الکتاب وقال لہ امض بہ الی فلان وجئ سریعا

بالجواب فامتثل البدوی ما رسم به المعتصم واخذ الكتاب وخرج به من عنده فبينما هو بالباب اذا لقيه الوزير فقال له اين تريد قال اتوجه بكتاب امير المؤمنين الى عامله فلان فقال الوزير في نفسه ان هذا البدوی ينال من التقليد مالاً جزيلاً فقال له ما تقول فيمن يريحك من هذا التعب الذی يلحقك في سفرك ويعطيك الفی دينار فقال له انت الكبير وانت الحاكم ومهما رأيته من الرأی افعل فقال هات الكتاب فدفعه اليه واعطاه الوزير الفی دينار فركب الوزير وصار بالكتاب الى المكان الذی هو قاصده فلما قرء العامل الكتاب امر بضرب عنقه وبعد ايام تذاكر الخليفة في امر البدوی وسأل عن الوزير فاخبر بان له اياما ما ظهر وان البدوی بالمدينة مقيم فتعجب المعتصم من ذلك وامر باحضار البدوی وسأله عن حاله فاخبره بالقصة التی اتفقت له مع الوزير من اولها الى اٰخرها فقال انت قلت عنی انی ابخر فقال معاذ الله يا امير المؤمنين كيف اتحدث بما ليس لی به علم۔

الترجمۃ والمطالب پھر بدوی کو بلایا اور امیر المومنین نے اس کو اپنا خط دیا اور امیر نے بدوی سے کہا کہ اس کتاب کو فلاں شخص کے پاس لے جا اور جلدی جواب لے کر آ۔ بدوی نے اس بات کی جس کا حکم معتصم نے کیا تھا تعمیل کی اور خط کو لیا اور اس خط کو لے کر امیر کے پاس سے نکل گیا۔ اس اثنا میں کہ وہ بدوی خط لے جارہا تھا دروازہ پر اچانک وزیر بدوی سے ملا اور وزیر نے بدوی سے کہا کہاں کا ارادہ ہے۔ بدوی نے کہا کہ میں تو امیر المومنین کا خط فلاں عامل (گورنر) کے پاس لے جارہا ہوں۔ وزیر نے اپنے دل میں سوچا کہ یہ بدوی حکومت سے بہت بڑا مال حاصل کرے گا۔ تو وزیر نے بدوی سے کہا۔ کیا کہتا ہے تو اس شخص کے بارے میں جو راحت دلا دے تجھ کو اس مشقت سے جو پہنچ رہی ہے تجھ کو تیرے اس سفر میں اور دے دے تجھ کو دو ہزار اشرفیاں۔ تو بدوی نے وزیر سے کہا

آپ بڑے ہیں اور آپ حاکم ہیں اور جو کچھ آپ رائے مناسب سمجھتے ہیں میں اس کی تعمیل کروں گا۔ وزیر نے کہا کہ یہ خط مجھے دے دو۔ بدوی نے خط وزیر کو دے دیا۔ وزیر نے اس کو دو ہزار اشرفیاں دے دیں۔ وزیر سواری پر سوار ہوا اور اس خط کو اس جگہ کی طرف لے چلا۔ جس جگہ کا وہ بدوی ارادہ کر رہا تھا۔ جب اس گورنر نے اس خط کو پڑھا تو اس کی گردن مار دینے کا حکم دے دیا۔ چند دن کے بعد بدوی کے معاملہ کی یاد خلیفہ کو آئی۔ اور وزیر کے بارے میں بھی دریافت کیا۔ تو امیر کو بتلایا گیا کہ چند دن گزر چکے ہیں کہ وزیر کہیں دکھلائی نہیں دیا۔ اور یہ بدوی مدینہ میں ٹھہرا ہوا ہے۔ معتصم باللہ نے اس خبر سے تعجب کیا اور بدوی کو دربار شاہی میں لانے کے لیے حکم دیا اور اس کے حال کی پوچھ گچھ کی۔ تو بدوی نے امیر کو پورا وہ قصہ جو وزیر کے ساتھ پیش آیا تھا من اولہ الی آخرہ سنا دیا۔ پھر بدوی سے امیر نے کہا کیا تو نے میرے متعلق یہ بات لوگوں میں پھیلائی تھی کہ میں گندہ دہن ہوں۔ تو بدوی نے کہا توبہ خدا کی پناہ۔ کیوں کر کہہ سکتا ہوں میں وہ بات جس بات کا مجھ کو علم نہیں ہے۔

اللغات دَعَا۔ فعل ماضی من دعا یدعو۔ یقال دعاہ دعاءً ودعویٰ اذا ناداہ ورغب الیہ واستعانہ ۱۲۔ امضِ۔ صیغۃ الامر من ض ن یقال مضیٰ مضیاً ومُضُوّاً اذا ذہب ۱۲۔ جِیۡٔ۔ امر مخاطب من ضرب ۱۲۔ امتثل من الافتعال یقال امتثل الامر اذا اطاعہ ۱۲۔ رَسَمَ۔ من نصر یقال رسم لہ کذا ای امرہ بہ ورسم علی کذا ای کَتَبَہٗ وخَطَّہٗ ۱۲۔ التقلید۔ فی اللغۃ الفارسیۃ معناہ قلادہ درگردن افگندن ولما کان تعلیقُ العقود امارۃً للریاسۃ کان التقلید کنایۃ من الریاسۃ وکونہٖ قُدوۃ والمعنی ان الوزیر ظن ان الخلیفۃ امَرَ لہٗ بجائزۃ ومرتبۃ سنیۃ بالہٰذا البدوی ۱۲۔ یُرِیحُکَ۔ من الافعال یقال اَرَاحَ اے اَدْخَلَہٗ فی الراحۃ ۱۲۔ قاصدہ۔ صیغۃ اسم الفاعل من ضرب یقال قصد الرجلُ ولہٗ والیہ اذا توجّہ ۱۲۔ عُنُقٌ۔ وُصْلَۃٌ مابین الرأس والبدن والجمع اَعْنَاقٌ ۱۲۔ القصّۃ۔ جمعُہٗ قصص واقاصیص ۱۲۔ ابخر۔ اسم التفضیل من سمع یقال بَخِرَ الفمُ اذا انتن ریحُہٗ ۱۲

وانما کان ذلک مکرا منہ وخدیعۃ اعلم کیف دخل بہ الیٰ بیتہٖ واطعمہ الثوم وماجریٰ لہ معہ فقال المعتصم قاتل اللہ الحسد بدأ بصاحبہ فقتلہ ثم خلع علی البدوی واتخذہٗ مکانہ وزیرًا وراح الوزیر بحسدہٖ۔

حکایۃ۔ قیل کانت بالمدینۃ قینۃ من احسن الناس وجہًا واکملھم عقلًا واکثرھم ادبًا وقد قرأت القراٰن وروت الاشعار وتعلمت العربیۃ

فوقعت عند يزيد بن عبد الملك بمنزلة ناخذات بجامع قلبه فقال لها ذات يوم امالك قرابةٌ او احد تحبّين ان اضيفه او اسدى اليه معروفاً فقالت يا امير المؤمنين اما قرابةٌ فلا ولكن بالمدينة ثلاثة نفر كانوا اصدقاء لمولائى واحبّ ان ينالهم من خير ما صرت اليه فكتب الى عامله بالمدينة فى احضارهم اليه وان يدفع الى كلّ واحدٍ منهم عشرة آلاف درهم فلمّا وصلوا الى باب يزيد بن عبد الملك استأذن لهم فدخلوا عليه فاكرمهم غاية الاكرام وسألهم عن حوائجهم فامّا اثنان فذكرا حوائجهما فقضاها واما الثالث فسأله عن حاجته فقال يا امير المؤمنين مالى حاجةٌ.

الترجمة والمطالب

اور اس کے سوا کچھ نہیں کہ یہ سب کچھ وزیر کی طرف سے غلط تدبیر تھی اور دھوکہ بازی تھی اور بدوی نے امیر کو بتلایا کہ کس طرح لے گیا وہ وزیر اس کو اپنے گھر کی طرف اور کس طرح کھلایا اس کو لہسن اور بدوی نے بتلایا ان تمام واقعات کو جو پیش آئے تھے اس بدوی کو وزیر کے ساتھ۔ تو کہا معتصم باللہ نے اللہ حسد کا برا کرے کہ اس نے حسد والے سے پہل کی اور حاسد کو قتل کر ڈالا۔ پھر خلعت دی امیر نے بدوی کو اور بنایا بدوی کو اس کی جگہ وزیر اور رخصت ہوا وزیر اپنے حسد کو لے کر۔

حکایت۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مدینہ میں ایک گانے والی لونڈی تھی جو تمام انسانوں میں چہرہ کے لحاظ سے بہت خوبصورت تھی۔ عقل کے لحاظ سے بہت کامل تھی اور ادب کے اعتبار سے بہت بڑھی ہوئی تھی اور قرآن پڑھی ہوئی تھی اور شعراء کے اشعار نقل کیا کرتی تھی۔ عربی زبان جانتی تھی۔ اتفاقاً وہ یزید بن عبد الملک کے نزدیک ایک خاص مرتبہ پر پہنچی اور اس نے یزید بن عبد الملک کے دل کے تمام گوشوں کو گھیر لیا۔ ایک دن یزید بن عبد الملک نے اس گانے والی لونڈی سے کہا۔ کیا تیری کوئی رشتہ داری نہیں ہے یا کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کو تم محبوب رکھتی ہو کہ میں اس کی مہمانی کروں یا اس کے ساتھ کوئی احسان کروں۔ کہنے لگی اے امیر المؤمنین رہی رشتہ داری کی بات وہ مجھے حاصل نہیں۔ ہاں مدینہ میں تین شخص ہیں جو میرے مولا کے

درست ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ ان کے ساتھ کوئی بھلائی کی جائے۔ جیسے کہ میں بھلائی سے دوچار ہوئی ہوں۔ یزید نے اپنے اس عامل کو جو مدینہ منورہ میں تھا۔ ان تینوں کو اپنے پاس حاضر کرنے کے لیئے لکھ دیا اور یہ بھی لکھا کہ ان میں سے ہر ایک کو دس دس ہزار درہم دے دیں۔ جب وہ تینوں آدمی یزید بن عبد الملک کے دروازہ پر پہنچے۔ اجازت چاہنے والے نے ان کے لیئے اجازت چاہی اور وہ سب امیر کے پاس پہنچ گئے۔ امیر نے ان کا بڑا اکرام کیا اور ان سے ان کی ضروریات کو دریافت کیا۔ پس دو آدمیوں نے تو اپنی اپنی ضروریات کو بیان کر دیا اور امیر نے انہیں پورا بھی کر دیا۔ لیکن تیسرے آدمی سے جب اس کی حاجت کو دریافت کیا تو اس نے کہا اے امیر میری کوئی حاجت نہیں ہے۔

اللغات مکر۔ الخداع والجزاء، المکر والخداع ۱۲۔ خدیعۃ۔ ما یخدع بہ والمکر والحیلۃ والجمع خدائع ۱۲۔ بیتۃ۔ المسکن والجمع بیوت وابیات ۱۲۔ قاتل۔ صیغۃ الماضی حاربہ اعاداہ ۱۲۔ خلع۔ من فتح یقال خلع علیہ ثوبا اے البسہ ایاہ منحہ ۱۲۔ قینۃ۔ بفتح قاف الجاریۃ المغنیۃ وقد تعم والجمع قیان ۱۲۔ اسدی۔ من الافعال یقال اسدی الیہ اے احسن ۱۲۔ نفر۔ الناس کلھم والجماعۃ من الثلاثۃ الی عشرۃ والجمع انفار یقال ثلثۃ نفر وثلاثۃ انفار اے ثلثۃ اشخاص ۱۲۔ عامل۔ کل من یعمل بیدہ والرئیس والوالی والحاکم وھو المراد ھہنا والجمع عمال وعاملون استاذن ای یقال استاذنہ ای طلب منہ الاذن ویردے استوذن ایضا ۱۲

فقال ویحک ولم الست اقدر علی ما تطلب قال بلی یا امیر المؤمنین و لکن حاجتی ما اظنک تقضیها فقال ویحک سلنی فانک لا تطلب حاجة الا قضیتها فقال ولی الامان یا امیر المؤمنین قال نعم ولك الامان فقال ان رأیت یا امیر المؤمنین ان تأمر جاریتك فلانة التی اكرمتنا من اجلها ان تغنی لی ثلاث مرات اشرب علیها ثلاثة ارطال فافعل قال فتغیر وجه یزید وقام من مجلسه ودخل علی الجاریة و اعلمها فقالت وما علیك یا امیر المؤمنین فامر باحضار الفتی وقعد هو علی كرسی وقعدت الجاریة علی كرسی اخر وقعد الفتی علی كرسی ثالث ثم دعا بصنوف الریاحین والطیب فوضعت ثم امر

بثلثة ارطال فملئت ثم قال للفتى سل حاجتك فقال تأمرها يا امير المؤمنين ان تغنى فغنت شعرًا ؎

لا استطيع سُلُوًّا عن مودّتها | لو يصنعُ الحُبُّ لى فوق لّذى صنعا
ادعو الى هجرها قلبى فيسعدنى | حتّٰى اذا قلت هذا صادق فزعا

ثم شرب يزيد وشرب الفتى وشربت الجارية وقال للفتى سل حاجتك فقال يا امير المؤمنين تامرها ان تغنى فغنت ؎

منى الوصال ومنكو الهجر | حتّٰى يفرّق بيننا الدّهر
والله لا اسلو كما ابدًا | مالاح بدرٌ او اضا فجر

الترجمة والمطالب تو امیر نے کہا بڑے افسوس کی بات ہے اور کیوں نہیں سوال کرتا۔ تو کیا تیری مطلوب چیز کو پورا کرنے پر میں قادر نہیں ہوں۔ تیسرے شخص نے کہا کیوں نہیں اے امیر المؤمنین اور لیکن میں گمان کرتا ہوں کہ آپ میری حاجت کو پورا نہیں کریں گے۔ اس پر امیر نے کہا بڑے افسوس کی بات ہے۔ تو مجھ سے مانگ تو جو بھی مانگے گا میں اس کو پورا کروں گا۔ تو تیسرے نے کہا مجھ کو اے امیر المؤمنین امان ملنی چاہیئے۔ اس پر امیر نے کہا کہ اچھی بات ہے میں تجھ کو امان دیتا ہوں۔ پس وہی تیسرا بولا کہ اگر اے امیر المومنین آپ مناسب سمجھیں تو اپنی فلاں جاریہ کو جس کی وجہ سے آپ نے ہمارا اکرام کیا۔ اس کو گانے کا میرے سامنے تین مرتبہ حکم دے دیں تو میں اس گانے پر تین رطل شراب پیوں گا۔ اے امیر المومنین ایسا کر دیجئے۔ پس امیر کا چہرہ بدل گیا اور وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور جاریہ کے پاس گیا اور اس کو یہ بات بتلائی۔ تو جاریہ نے کہا اے امیر المؤمنین کیا حرج کی بات ہے۔ پھر امیر نے جوان کے لئے مجلس میں حاضر کرنے کا حکم دیا اور خود امیر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اور جاریہ بھی ایک دوسری کرسی پر بیٹھ گئی اور جوان بھی ایک تیسری کرسی پر بیٹھ گیا۔ پھر امیر نے طرح طرح کے پھول اور خوشبوئیں منگائیں۔ تو فوراً یہ چیزیں حاضر کر دی گئیں۔ پھر تین رطل شراب کے لئے حکم دیا تو وہ پیمانے بھر دیئے گئے۔ پھر امیر نے جوان سے کہا اپنی ضرورت کو مانگو۔ تو تیسرے شخص نے کہا اے امیر المؤمنین آپ اس جاریہ کو گانے کا حکم دیں تو اس جاریہ نے گایا ؎ میں اس جاریہ کی محبت سے بے غم ہونے کی طاقت نہیں رکھتا ہوں اگرچہ محبت میرے ساتھ وہ معاملہ کرے جو اس نے کیا ہے۔ میں ہجر کے فراق کی طرف اپنے دل کو دعوت دیتا ہوں تو وہ میری موافقت کرتا ہے یہاں تک کہ اس سے زیادہ جب میں کہتا ہوں کہ یہ بات سچی ہے تو

میرا دل گھبرا اٹھتا ہے پھر یزید نے شراب پی اور جوان نے بھی اور جاریہ نے بھی شراب پی اور امیر نے جوان سے کہا، مانگ اپنی مراد تو اس نے کہا اے امیر المؤمنین آپ اس جاریہ کو پھر گانے کا حکم دیں تو اس جاریہ نے گایا ؎

میری طرف سے برابر وصال ہے اور تمہاری طرف سے برابر جدائی ہے۔ یہاں تک کہ ہمارے درمیان زمانہ جدائی کر دے گا تم خدا کی میں تمہاری محبت سے کبھی بے غم نہیں ہوں گا۔ جب تک کہ چاند نمودار ہوتا رہے گا اور صبح روشن ہوتی رہے۔

للغات لم۔ اے لم لا تذکر حاجتک حتی اقضیہا ۱۲۔ الست ، تقدیر بالہمزۃ الاستفہام ۱۲۔ تغنی۔ من التفعیل یقال غنی ای صوت وغنی بالشعر وتغنی الشعر اذا ترنم بہ ۱۲۔ سُلُوّاً۔ بضمتین وتشدید الواو مصدر بالفارسیۃ بے غم شدن من نصر یقال سلا من الشئ سُلُوّاً وسلوانا اے ذال من ذکرہ ۱۲۔ ہجرہا۔ بفتح الہاء وسکون الجیم ترک مایلزم تعہدہ وجدائی ۱۲۔ فتسعدا۔ من الافعال یقال اسعد علی الامر اعانہ والساعدۃ الموافقت وہو المراد ہہنا ۱۲۔ فزعا۔ صیغۃ الماضی والالف للاشباع من فتح وسمع یقال فزع من کذا وفزع من کذا فزعا اذا خاف ومعنی البیت انی لا استطیع فراغ القلب عن مودتہا شم یتمنی لب والقاعد العشق المبادرا بانہ لا یخاف المصائب ۱۲۔ ومعنی البیت ان القلب یرضی فی اول الامر علی ترک العشق ویوافقنی فیہ حتی اذا جاء اوانہ وتحقق ہجرانہ فزع ورجع من الموافقت ۱۲۔ اضا۔ اصلہ اضاء بالہمزۃ فحذفت الہمزۃ لضرورۃ الشعر من فعال یقال اضاء البیت ای انار ۱۲۔

ثم شرب یزید وشرب الفتیٰ وشربت الجاریۃ وقال للفتیٰ سل حاجتك فقال یا امیر المؤمنین تامرھا ان تغنّی فغنّت ؎

اشارت بطرف العین خیفة اھلھا اشارة محزونٍ ولم تتکلّم

فأیقنتُ اِنّ الطرف قد قال مرحبا واھلاً وسھلاً بالحبیب المتیّم

قال فلم تتمّ الجاریۃ الابیات حتی خرّ الفتیٰ مغشیاً علیه فقال یزید للجاریۃ قومی انظری الیه فقامت وحرّکته فاذا ھو میت فقال لھا یزید ابکیه فقالت یا امیر المؤمنین لا ابکیه وانت حیٌّ فقال ابکیه فواللّٰه لو عاش لما انصرف الا بك فبکت الجاریۃ وبکیٰ امیر المؤمنین بکاءً شدیداً

ثم امر بالفتی فجھز ودفن واما الجاریۃ فلم تمکث بعدہ الا ایاما قلائل وماتت۔

حکایۃ۔ قیل دخل حسن بن الفضل علی بعض الخلفاء وعندہ کثیر من اہل العلم فاحب الحسن ان یتکلم فزجرہ الخلیفۃ وقال اصبی یتکلم (استفہام الانکاری) فی ھذا المقام۔

الترجمۃ والمطالب پھر خلیفہ یزید اور جوان نے اور جاریہ تینوں نے شراب پی اور خلیفہ نے جوان سے کہا مانگ اپنی حاجت کر۔ تو کہا اے امیر المومنین تو کنیز کو حکم کر کہ وہ گانا گائے۔ پس کنیز نے یہ اشعار گائے سے محبوبہ نے گوشہ چشم سے اپنے گھر والوں سے ڈر کر اشارہ کیا مثل اشارہ کرنے غمزدہ کے۔ جو منہ سے نہ بولے۔ تو میں نے یقین کر لیا کہ محبوبہ کی آنکھ مرحبا اہلاً وسہلاً کہہ رہی ہے اپنے فریفتہ عاشق کو۔ راوی نے کہا کہ ابھی جاریہ نے اشعار پورے بھی نہیں کیے تھے کہ جوان دھڑام سے زمین پر گرا۔ اس حال میں کہ بے ہوشی اس پر طاری تھی۔ تو یزید نے کنیز سے کہا۔ کھڑی ہو اور ذرا اس کو دیکھ تو سہی۔ کنیز کھڑی ہوئی اور جوان کو ہلایا جُلایا تو وہ جوان مُردہ تھا۔ خلیفہ نے کنیز سے کہا کہ اس جوان پر تو رو۔ کنیز کہنے لگی اے امیر المومنین آپ کے زندہ ہوتے ہوئے میں اس کو نہیں روؤں گی۔ پھر امیر نے کہا جاریہ تو اس کو رو، تو اس پر آہ و بکا کر۔ اس لیے کہ قسم خدا کی اگر وہ زندہ رہتا تو نہیں لوٹاتا وہ مگر تجھ کو ساتھ لے کر۔ پس جاریہ روئی اور امیر المومنین نے بھی سخت آہ و بکا کی۔ جوان کے لیے حکم دیا کہ اس کے لیے کفن وغیرہ کا سامان کیا جائے اور دفن کر دیا جائے رہی کنیز تو جوان کے بعد کچھ زیادہ دنوں زندہ نہ رہی اور مر گئی۔

حکایت۔ کہا جاتا ہے کہ حسن بن الفضل ایک خلیفہ کے پاس آیا۔ جبکہ اس کے پاس بہت سے اہل علم موجود تھے۔ ... نے کچھ بات کرنی چاہی۔ تو خلیفہ نے اس کو ڈانٹ دیا اور کہا کیا ایسے مقامات میں بچے بھی بولا کرتے ہیں؟

اللغات یطرف۔ مصدر منتہی کل شیٔ (کنارہ)، والجمع اطراف ۱۲۔ خیفۃ۔ بکسر الخاء مصدر اصلہ خوفۃ بفتح الواو ۱۲۔ مرحبا۔ مصدر قولھم رحبہ مرحبا وہی کلمۃ دعاء لوسعۃ العیش ۱۲۔ اہلاً وسہلاً۔ کلمۃ ترحیب علی تقدیر ای صادفت اہلاً للقرباء ای اتیت اہلاً ووطیت سہلاً لا وعرا والمراد اظہار المسرۃ بقدوم الضیف بانک اتیت فی اہلک ومسافۃ قطعتہا سہلۃ ۱۲۔ الحبیب۔ یطلق علی المحب والمحبوب ۱۲۔ والمتیم۔ کمعظم بمعنی عبد المذلل یقال تیمہ الحب اذا تملکہ وجعلہ مذللاً ومعنی البیت انی تیقنت باشارۃ طرفہا انہا رضیت بزیارۃ العاشق وقالت بلسان الحال مرحبا اہلاً وسہلاً ۱۲۔ خزت:

نصر وضرب یقال خرّ خرًّا وخرورًا اذا سقط من العلو الی اسفل من خریر الماء وہو صوت الماء اذا وقع من الاعلی الی الاسفل ۱۲۔ ابکیہ۔ صیغۃ الامر الحاضر من ضرب یقال بکی وبکاءً بالمد اذا سال دمعہ حزنًا وبالقصر بکًا اذا حزن بغیر الدمع قولہ یجہّزہ۔ من التفعیل من جہّز المیت اذا اعدّ ما یلزمہ ۱۲۔ قلائل۔ جمع قلیلۃ بالفارسیۃ بمعنی اندک والجمع ایضًا قُلُلٌ واقلاء ۱۲۔

فقال یا امیر المؤمنین ان کنت صبیًّا فلست باصغر من ھدھد سلیمان ولا انت اکبر من سلیمان علیہ السلام اذ قال احطت بما لم تحط بہ ثم قال الا تدری ان اللّٰہ تعالیٰ فھّم الحکم لسلیمانؑ ولو کان الامر بالاکبر لکان داؤدؑ اولیٰ۔

حکایۃ[۵۹]۔ قیل ان الھدھد قال لسلیمان علیہ السلام انّی ارید ان تکون فی ضیافتی فقال لہ سلیمانؑ انا وحدی فقال لا بل انت والعسکر فی جزیرۃ کذا وفی یوم کذا فمضی سلیمانؑ وجنودہ الیہا هناك رصعد الھدھد الی الجو وصاد جرادۃً وکسرھا ورمی بھا فی البحر وقال یا نبیّ اللّٰہ کلوا فمن فاتہ اللحم لم تفتہ المرقۃ فضحك سلیمانؑ وجنودہ واخذہ بعض الشعراء فقال ؎

وکن قنوعًا فقد جری مثلٌ ان فاتك اللحم فاشرب المرقۃ

حکایۃ[۶۰]۔ عن الجاحظ قال دخلت المدینۃ یومًا فوجدت فیھا معلّمًا فی ھیئۃ حسنۃ فسلّمت علیہ فردّ علیّ السلام احسن ردٍّ ورحّب بی فجلست عندہ وباحثتہ فی القرآن والقراءۃ فاذا ھو فی ذلك ماھرٌ ثم باحثتہ فی الفقہ والنحو والصرف وعلوم المعقول واشعار العرب فاذا ھی فیھا کاملٌ محقّق۔

الترجمۃ والمطالب

حسن نے کہا اگر میں بچہ ہوں تو سلیمان علیہ السلام کے ہد ہد سے تو اصغر نہیں ہوں اور نہ آپ سلیمان علیہ السلام سے برتر ہیں۔ جب کہ کہا تھا ہد ہد نے کہ میں ایسی چیز کو پہنچا ہوں جس کو آپ نہیں پہنچے ہیں (میں شہر سبا سے آپ کے پاس ایک خبر لایا ہوں) حسن نے کہا کیا تم کو معلوم نہیں اللہ تعالیٰ نے فیصلہ حضرت سلیمان کو سمجھا دیا اور اگر معاملہ اکبر سے متعلق ہوتا تو داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام زیادہ بہتر ..... تھے (اس کا قصہ یوں ہے کہ ایک قوم کی بکریوں نے دوسری قوم کی کھیتی کو رات کے وقت چر لیا تھا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے کھیتی کے عوض بکریوں کے دینے کا حکم دیا۔ حضرت سلیمانؑ اس وقت چھوٹے تھے۔ تو انہوں نے اس فیصلہ میں اس طرح ترمیم کی کہ بکریوں والے کھیتی کو پانی دیں اور کھیتی والے بکریوں کا دودھ پئیں جتنے دنوں تک کھیتی بڑی ہو جائے۔ اس کے بعد دونوں فریق اپنی اپنی چیزوں پر قابض ہو جائیں اور اس صورت میں کسی کا نقصان نہیں ہے۔

حکایت۔ نقل کیا جاتا ہے کہ سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہد ہد نے کہا میرا ارادہ ہے کہ آپ میری مہمانی میں آ جائیں۔ ہد ہد سے حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کہ میں تنہا۔ تو ہد ہد نے کہا نہیں۔ بلکہ آپ اور آپ کا لشکر جو فلاں جزیرہ میں فلاں دن ہے۔ حضرت سلیمانؑ اور ان کا لشکر وہاں چلا گیا اور وہ ہد ہد آسمان کی طرف خلا میں اڑا اور ایک ٹڈی کا شکار کیا اور اس کو توڑ مروڑ کر سمندر میں پھینک دیا اور کہا اے اللہ تعالیٰ کے نبی کھائیے۔ اگر گوشت نہ مل سکے تو شوربہ موجود ہے۔ پس سلیمان علیہ السلام اور ان کا تمام لشکر ہنسا اور اسی مضمون کو بہت سے شعراء نے اپنے شعر میں نظم کیا ہے ؎ اور اے مخاطب تو صابر بن جا۔ اس لئے کہ ایک مثل مشہور ہے۔ ان فاتك اللحم فاشرب المرقۃ۔ یعنی اگر گوشت نہ ملے تو شوربے کو پی لو۔

حکایت۔ جاحظ سے منقول ہے اس نے کہا میں مدینہ میں ایک دن پہنچا۔ تو میں نے وہاں ایک معلم کو پایا بڑی اچھی وضع میں۔ میں نے اسے سلام کیا۔ تو اس نے میرے سلام کا بہترین طرز میں جواب دیا اور مجھے خوش آمدید کہا۔ میں اس کے پاس گیا اور میں نے اس سے قرآن اور قراءت قرآن کے بارے میں مباحثہ کیا۔ تو وہ ان دونوں علموں میں بڑا ماہر نکلا۔ میں نے اس سے فقہ، نحو، صرف اور علم معقول اور اشعار عرب میں بات چیت کی تو وہ ان سب میں کامل نکلا۔

اللغات

فہّم۔ من التفعیل ۔ سلیمان۔ ہو ابن داؤد علیہما السلام۔ عاش سلیمان علیہ السلام تسع وخمسین وبینہ وبین مولد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم نحو الف سنۃ وتسع مائۃ سنۃ وفی ہذا اشارۃ الی القصۃ التی ذکرت فی القرآن من سورۃ الانبیاء کما قال تعالیٰ ففہّمناہا سلیمان وحاصل تلک القصۃ ان رجلین دخلا علی داؤد علیہ السلام واحدہما صاحب حرث والآخر صاحب الغنم فقال صاحب الحرث ان ہذا قد ان فلتت غنمہ لیلًا فوقعت فی حرثی فاسدت فلم تبق منہ شیئاً فاعطاہ داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام رقاب الغنم فی الحرث فخرجا فمرا علی سلیمان علیہ السلام وہو ابن احدی عشر سنۃ فقال کیف قضی بینکما داؤد فاخبراہ فقال سلیمان علیہ السلام لو ولیت امرکما لقضیت بغیر ہذا فاخبر بذلک داؤد علیہ السلام فدعاہ فقال لہ بحق النبوۃ والابوۃ الا ما اخبرتنی بالذی ہو ارفق بالفریقین قال ادفع الغنم لصاحب الحرث ینتفع بلبنہا وصوفہا ونسلہا ویزرع صاحب الغنم لصاحب الحرث مثل

وثه فلما صار الحرث كهيئته يوم الاكل دفعها الى صاحبه وانفذ صاحب الغنم غنمه فقال داؤد عليه السلام القضاء ما قضيت فاصاب الصغير بمقابلة الكبير۔ داؤد۔ ہو النبی عاش داؤد علیہ السلام مائة سنة۔ جرادة۔ بفتح الجيم دُوَيْبَة تجرد الارض من النبات وہی صنفان الطيار و ہو الذی يطير والزحاف وہو الذی یمشی علی الارض ۱۲۔ الجاحظ۔ وہو امام العربية والنحو وكان عالماً جيداً وامام فی اللغة والادب والعروض و المعانی وكان صورته قبيحاً وفی عينيه ارتفاع ودعا المعتصم بالله لقراءة ولده فلما نظر الى شكله رده واعطاه آلاف درہم و عاش ثمانين سنة۔

نقلت هٰذا او الله مما يقوى عزمى قال فكنت اختلف اليه وازوره فجئته يوماً لزيارته واذا باب الكتاب مغلق ولم اجده فسألت عنه فقالوا مات له ميت فحزن عليه فجئت الى بيته فطرقت الباب فخرجت الىّ جارية و قالت لى ما تريد فقلت اريد فلاناً فدخلت وخرجت فقالت ادخل فقلت بسم الله ودخلت اليه فاذا به جالس وحده فقلت عظم الله اجرك لقد كان لكم فى رسول الله صلى الله عليه وسلم اسوة حسنة كل نفس ذائقة الموت فعليك بالصبر ثم قلت هٰذا الذى توفى ولدك قال لا قلت فاخوك قال لا قلت فما هو منك قال حبيبتى قلت فى نفسى هٰذه اول العجائب فقلت سبحان الله النساء كثيرة وتجد غيرها فقال اتظن انى رأيتها فقلت هٰذه شنيعة ثانية فقلت له كيف عشقت من لم تر فقال اعلم انى كنت جالساً فى هٰذا المكان وانا انظر الى الطريق اذا رأيت رجلاً عليه برد وهو يقول شعراً

يا أمّ عمرو جزاك الله مكرمة	ردّى علىّ فؤادى اينما كانا

الترجمۃ والمطالب

پس میں نے کہا یہ باتیں ان چیزوں میں سے ہیں جو میرے قیام پر مدینہ کے اندر کو مضبوط کرتی ہیں۔ پس میں اس معلم کے پاس آنے جانے لگا اور اس سے ملاقات کرنے لگا۔ پس میں ایک دن اس کی زیارت کے لیے حاضر ہوا تو اس کے مکتب کا دروازہ بند تھا۔ تو میں نے اس کو وہاں نہیں پایا۔ میں نے اس معلم کے بارے میں دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا کہ اس کے یہاں میت ہو گئی ہے۔ وہ اس پر غم کیے .... بیٹھا ہے۔ تو میں اس کے گھر آیا اور اس کے دروازہ کو میں نے کھٹکھٹایا۔ تو ایک جاریہ میرے پاس دروازہ سے باہر آئی اور مجھ سے کہنے لگی تم کیا چاہتے ہو۔ میں نے کہا میں فلاں معلم سے ملنا چاہتا ہوں۔ پھر وہ جاریہ اندر گئی اور باہر آئی اور کہنے لگی اندر تشریف لائیے۔ میں نے کہا بسم اللہ اور میں اس کے پاس پہنچ گیا تو اچانک میں اس کے سامنے اس حال میں ہوں کہ وہ تنہا بیٹھا ہوا ہے۔ میں نے کہا اللہ تیرے اجر کو زیادہ کرے۔ یقیناً اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات میں ہمارے لیے اچھی اقتدار اور پیروی ہے۔ ہر جان موت کا ذائقہ چکھنے والی ہے۔ پس تمہارے ذمہ صبر کرنا ہے۔ اس کے بعد میں نے کہا کیا یہ شخص جس کی وفات ہو گئی ہے تمہارا بیٹا ہے۔ معلم نے کہا نہیں۔ میں نے کہا پھر تمہارا بھائی ہے۔ معلم نے کہا نہیں۔ میں نے کہا پس تمہارا یہ مرنے والا کیا ہے۔ کہا اس نے یہ میری محبوبہ ہے۔ میں نے دل میں کہا یہ پہلی برائی ہے اس کی برائیوں میں سے۔ پھر میں نے کہا اے فلانے تعجب کی بات ہے۔ عورتیں دنیا میں بہت ہیں۔ اس کے علاوہ دوسری کو حاصل کر لوگے۔ تو معلم نے کہا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں نے اسے دیکھا ہے۔ میں نے کہا کہ یہ دوسری خرابی ہے۔ میں نے اس سے دریافت کیا۔ تو عاشق کیسے ہو گیا ایسی عورت کا جس کو تو نے دیکھا تک نہیں۔ تو اس نے کہا خبردار ہو میں اس جگہ پر بیٹھا ہوا تھا راستہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ تو اچانک میں نے ایک مرد کو دیکھا جس کے بدن پر ایک یمنی چادر ہے اور یہ شعر پڑھ رہا ہے ؎ اے امّ عمرو! اللہ تجھے اچھائی کا بدلہ دے۔ میرے دل کو مجھے واپس دیدے جہاں کہیں بھی وہ ہو۔

اللغات

اُخْتَلِفُ۔ من الافتعال اذا عُدِّیَ بالی کان معناہ تردَّدَ ویقال اختلف الی المکان اذا جاء مرّۃ بعد اُخریٰ۔ اَزُوْرُہٗ من نصر اذا اتاہ بقصد لقاء ۱۲۔ بالکتّاب۔ بضم الکاف وتشدید التاء، المکتب دبستان) ۱۲۔ مغلق۔ صیغۃ الاسم المفعول اغلق الباب ضدہ فتح الباب ۱۲۔ فاذا بہ جالسٌ۔ تقدیرہ فاذا انا بہ وہو جالسٌ فقولہ جالسٌ خبر مبتداء محذوف وہو اخبر جملۃ حالیۃ من الضمیر المجرور فی قولہ بہ واذا للمفاجاۃ ۱۲۔ بسم اللہ۔ ای ادخل باسم اللہ ۱۲۔ اُسْوَۃٌ۔ بالضم والکسر ما یقتدی بہ وایضاً الاسوۃ ما یتسلّیٰ بہ الحزین والمعنی ان الاقتداء برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصبر علی المصائب احسن لک ۱۲۔ اخوک۔ من جمعک وایاہ صلبٌ او بطنٌ والصاحب والصدیق والجمع اُخْوَۃٌ اُخُوَّۃٌ واِخوانٌ واُخْوَانٌ واٰخاءٌ واُخاءٌ ۱۲۔ بُرْدٌ۔ ثوبٌ مخطّطٌ والجمع برودٌ وابرادٌ وابرُدٌ ۱۲۔ سبحان اللہ۔ بحذف المنادی اصلہ یا رجل سبحان اللہ ویمکن ان یکون کلمۃ سبحان اللہ والمنادی بنفسہ فیکون کلمۃ التعجب فیکون المعنی یا کلمۃ سبحان اللہ اُحضر فان ہذا اوقتک ۱۲

نقلت فی نفسی لولا ان ہذہ ام عمرو بدیعۃ الجمال فائقۃ علی امثالہا ما قیل

تا ۱۲

فیہا الشعر فعشقتہا فلما کان بعد یومین مرّ ذلک الرجل بعینہ وھو یقول شعرًا ؎ فی هجائها

لقد ذھب الحمارُ بام عمرو　　　　فلا رجعت ولا رجع الحمارُ

فقلت انہا ماتت فحزنتُ علیہا وجلستُ فی العزاء قال الجاحظ فتعجبتُ عجبًا شدیدًا وعلمتُ انہٗ مغفلٌ فودعتہٗ وسرتُ۔

حکایۃٌ۔ قال الجاحظ ما اخجلنی احدٌ قط الا امرأۃٌ عارضتنی فی الطریق وقالت لی فیک حاجۃٌ فسرتُ فی اثرھا وذھبت بی الی صائغٍ وقالت مثل ھٰذا ومضت فبقیت مبھوتًا وسألت الصائغ فقال ھٰذہ امرأۃ ارادت انی اعمل لھا صورۃ شیطانٍ فقلت ما ادری کیف صورتہٗ فجاءت بک وبی الجاحظ یقول الشاعر ؎

لو یمسخ الخنزیر مسخًا ثانیا　　　　ماکان الا دون قبح الجاحظ

الترجمۃ والمطالب پس میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر یہ ام عمرو نادر جمال والی اپنے امثال پر فوقیت رکھنے والی نہ ہوتی تو یہ شعر اس کے حق میں نہ کہا جاتا۔ میں اس پہ عاشق ہو گیا۔ جب دو دن کے بعد یہی شخص وہاں سے گزرا تو یہ شعر پڑھ رہا تھا ؎ سواری ام عمرو کو لے گئی نہ ام عمرہی نہ سواری ہی واپس ہوئی۔ میں نے سمجھا کہ وہ ام عمرو مر گئی۔ اس لیئے میں اس پر غمگین ہوں اور اس کی تعزیت میں بیٹھا ہوں۔ جاحظ کہتے ہیں میں نے بہت تعجب کیا اور یقین کیا کہ یہ شخص بڑا مغفل اور بے وقوف ہے۔ میں نے اس کو وہیں چھوڑ دیا اور میں آگے کو چل دیا۔

حکایت۔ جاحظ کہتے ہیں مجھے کسی شخص نے کبھی شرمندہ نہیں کیا سوائے ایک عورت کے۔ جو میرے راستہ میں آئی اور مجھ سے کہنے لگی کہ آپ سے مجھے ایک کام ہے۔ میں اس کے پیچھے پیچھے چل دیا۔ وہ مجھے ایک سنار کے پاس لے گئی۔ وہاں جاکر اس نے سنار سے کہا۔ "مثل ہذا" یعنی اس جیسا اور چل دی۔ تو میں حیران کھڑا رہ گیا اور میں نے سنار سے دریافت کیا (یعنی یہ کیا قصہ ہے) سنار نے کہا کہ اس عورت نے یہ چاہا ہے کہ میں اس کے لیئے شیطان کی تصویر بنا دوں۔ تو میں نے اس سے کہا کہ میں نہیں جانتا شیطان کی صورت کیسی ہے۔ تو یہ عورت مجھ کو پکڑ لائی اور اسی جاحظ کی بدصورتی کے بارے میں شاعر کہتا ہے۔

ـــہ اگر سُور کی صورت دوبارہ بگاڑ دی جائے تو بجز اس کے سور بھی جاحظ کی بد صُورتی سے گھٹا ہوا ہی ہوگا۔

اللغات

فائقة۔ صیغۃ اسم الفاعل من نصر یقال فاق الشئ اذا علاه وفاق اصحابہ بالفضل والعلم اذا سبق علیہم فیہما اشکالہا۔ جمع شکل والنظیر والمماثل ۱۲۔ الحمار۔ حیوان معروف منہ وحشی والجمع حمیرٌ واحمرةٌ ۱۲۔ سبحان اللہ والاصل یا رجل سبحان اللہ ویمکن ان یکون کلمۃ سبحان اللہ الثانی لتکریر المعنی یا کلمۃ سبحان اللہ اعجزانی ہذا وکلک ۱۲۔ العزاء۔ اے فی مجلس العزاء العزاء فی الاصل من نصر وقد یطلق علی مجلس ینعقد للتسلیۃ والتعزیۃ وہو المراد ۱۲۔ فودعتہ۔ صیغۃ المتکلم من التفعیل یقال ودع المسافر القوم ای خلفہم وشیعہم وودع القوم المسافر اے ودع فلانا اذا ہجرہ ۱۲۔ یقال عارضتہ۔ معارضۃ ای عدل عنہ جانبہ وودع وناقض کلامہ وقاومہ ویارادہ وفعل مثل فعلہ ودر ینجا بمعنی پیش مراد است ۱۲۔ الطریق السبیل۔ والجمع طرقٌ واطرقۃٌ طرق وطرقات ۱۲۔ آثرہا بکسر الہمزة وسکون الثاء وبفتحہا بمعنی ما بقی من رسم الشئ (نشان قدم) ۱۲۔ متبہرتا۔ صیغۃ اسم المفعول بمعنی الحیران ولا یستعمل الا مجہولا یقال بہت فلان اذا تحیر وبابہ سمع وکرم ۱۲۔ ثانیا۔ وانما قال ثانیا لما انبت ان بعض الکفار مسخ اللہ تعالیٰ فی صورة الخنزیر فکان ہذا مسخا اولا فالمعنی ان الخنزیر المسوخ مسخہ اللہ تعالیٰ مسخا ثانیا لم یکن اقبح من جاحظ ۱۲۔ دون۔ نقیض فوق یقال ہو دونہ ای احط منہ درجۃ ۱۲۔

١٢ **حكاية**۔ قیل نزل رجل من الاکالین بصومعة راهب فقدم له اربعة ارغفة وذهب لیحضر له عدسا فحمله وجاء به فوجده اكل الخبز فذهب واتى اليه بالخبز وجده اكل العدس ففعل ذلك معه عشر مرات فسأله الراهب اين مقصدك فقال الى الري فقال له لماذا قصدت قال بلغني ان بها طبيبا حاذقا اسأله عما يصلح معدتي فاني قليل الاشتهاء للطعام فقال له الراهب ان لي اليك حاجة فقال وما هي قال اذا ذهبت وصلحت معدتك فلا تجعل رجوعك الىّ ثانيا۔

١٣ **حكاية**۔ قیل اجتمع ابو نواس ودعبل وابو العتاهية في مجلس من مجالس الشراب فاقاموا فيه ثلاثة ايام فلما كان اليوم الرابع انصرفوا يريدون منازلهم فقال ابو العتاهية عند من نحن اليوم بعد خروجنا من هذا المجلس فقال ابو نواس في

كل منكم فضيلة تعالوا نمتحن قرائحنا في شيء من الشعر فمن كان اشعر كنا عنده فبينما هم يتحدثون اذا اقبلت فتاة كانها الدرة اليتيمة والجوهرة الثمينة مكللة بالزبرجد موشحة بالعسجد محلاة بالحلي والحلل مبرأة من النقائص والعلل وعليها ثلاثة اثواب من الحرير الاعلى ابيض والاوسط اسود والاسفل احمر.

ترجمۃ والمطالب

حکایت۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک کھاؤ شخص بہت کھانے والوں میں سے ایک پادری کے گرجا میں ٹھہرا۔ تو وہ پادری اس کے سامنے چار روٹیاں لایا اور وہ گھر میں گیا۔ تاکہ اس کے لیے مسور کی دال لائے۔ راہب نے دال کو اٹھایا اور اس کو لایا۔ تو راہب نے اس شخص کو پایا کہ وہ روٹیاں کھا چکا ہے۔ راہب گیا اور دوبارہ اس کے لیے روٹیاں لایا۔ تو اس آنے والے شخص کو پایا کہ وہ مسور کی دال صاف کر چکا ہے۔ یہ معاملہ راہب نے آنے والے شخص کے ساتھ دس مرتبہ کیا۔ پھر پادری نے آنے والے شخص سے دریافت کیا کہ آپ کا کہاں کا ارادہ ہے۔ اس شخص نے جواب دیا کہ میں ملک ذرے تک جانا چاہتا ہوں۔ مجھے معلوم ہوا کہ وہاں کوئی ماہر طبیب ہے۔ اس سے میں اپنے معدہ کی اصلاح کرانا چاہتا ہوں۔ کیونکہ مجھ کو کھانے کی خواہش کم ہوتی ہے۔ تو پادری نے اس سے کہا کہ میری تم سے ایک درخواست ہے۔ آنے والے نے کہا وہ کیا ہے۔ راہب نے کہا کہ جب آپ وطن لوٹیں اور آپ کا معدہ درست ہو جائے تو مہربانی کر کے دوبارہ آنے کی تکلیف نہ کریں۔

حکایت۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ابو نواس اور دعبل اور ابو عتاہیہ یہ تینوں شراب نوشی کی محفل میں اکٹھے ہوئے اور وہاں تین دن تک ٹھہرے رہے۔ جب چوتھا دن ہوا تو یہ اپنے گھروں کی نیت کر کے لوٹے۔ ابو عتاہیہ نے کہا کہ آج یہاں سے نکلنے کے بعد کس کے یہاں ٹھہریں گے۔ تو ابو نواس نے کہا کہ تم میں سے ہر ایک میں فضل و کمال ہے۔ آؤ کسی شعر کے بارے میں طبع آزمائی کریں۔ جو ہم میں سے بڑا شاعر ہو ہم اسی کے پاس ٹھہریں گے۔ وہ یہ گفتگو کر ہی رہے تھے کہ اچانک ایک نوجوان لڑکی سامنے آئی۔ گویا وہ یکتا موتی اور جوہر قیمتی تھی زبرجد کا۔ تاج پہنے ہوئے سونے میں لدی ہوئی عمدہ زیوروں بہترین لباسوں سے آراستہ اور تمام عیب اور بیماریوں سے پاک۔ اس کے بدن پر تین ریشمین کپڑے تھے۔ اوپر والا سفید ریشم کا تھا۔ درمیان والا سیاہ اور نیچے والا سرخ۔

اللغات

راہب۔ اصلہ من الرہبۃ وہو الخوف وسمی العابد والزاہد من النصاریٰ بالراہب کانہ خائف من اللہ تعالیٰ تارک للدنیا ومنہ الرہبانیۃ والترہیب والجمع رہبان ۱۲۔ صومعۃ۔ بالفتح جبل او مکان مرتفع یسکنہ الراہب والمتعبد منفرداً ثم اطلق الکلمۃ علی الدیر والجمع صوامع ۱۲۔ ابو نواس۔ شاعر معروف بالبلاغۃ والبراعۃ ولد بالاہواز ۱۳۵ھ من الہجرۃ النبویۃ و

مات ببغداد سنہ ۱۹۲ھ زمن خلافت الامین . وکان فی زمن الامام الشافعیؒ فحضر الامام عنده محتضر وبجود بنفسه فقال عددت یا ابونواس لهذا الیوم فقال شعراً یعاظمنی ذنبی فلما قرنته بعفوک ربی کان عفوک اعظما ۱۲. دعبل. ایضاً شاعر معروف جلیل ۱۲. ابوالعتاہیۃ. شاعر معروفٌ کان فی اوائل عمره ممن یتبع الغاوون ثم رجع الی نفسه وحسن حالهٗ وانشد فی الموعظة والحکمة اشعاراً بلیغة ۱۲. تعالوا صیغة الامر من التفعیل بمعنی ہلمّ مطلقاً ۱۲. قرائحنا. جمع قریحة وہو اول ماء البئر یستنبط منه ثم اُطلق علی الطبیعة یقال لفلان قریحةٌ جیدة یراد منه استنباط العلم بجودة الطبع ۱۲. فتاةٌ. مؤنث الفتیٰ والجمع فتیات فتیاً المرأة الشابة ۱۲. الیتیمة. المنفردة یعدم نظیره ومنه درة الیتیمة ای لانظیر لہا ۱۲. المکللہ. من التفعیل مشتق منه اکلیل وہو التاج (تاج پوشانیدن)، وقد یطلق علی التزین مطلقاً وہو المراد ہہنا ۱۲

فقال ابونواس الحمد لله الذی فتح لنا بهذا فلیقل کل منا فی ثوب فقال ابوالعتاهیة فی الثوب الابیض شعراً ؎

تبدّی فی دبیقی بیاض ... باجفان والحاظ مراض

فقلت له عبرت ولم تسلّم ... وانی منک بالتسلیم راضی

تبارک من کسا خدیک ورداً ... وقدّک مثل اغصان الریاض

فقال نعم کسانی الله حسناً ... ویخلق مایشاء بلا اعتراض

فثوبی مثل ثغری مثل نحری ... بیاض فی بیاض فی بیاض

فقال دعبل فی الثوب الاسود شعراً ؎

تبدّی فی السواد فقلت بدراً ... تجلّیٰ فی الظلام علی العباد

فقلت له عبرت ولم تسلّم ... واشمت الحسود مع الاعادی

تبارک من کسا خدیک ورداً ... مدی الایام دام بلانفاد

فقال نعم کسانی الله حسناً ... ویخلق مایشاء بلاعناد

نثوبك مثل شعركَ مثل بختی ‏ سوادٌ فی سوادٍ فی سواد

الترجمۃ والمطالب

کہا ابونواس شاعر نے۔ تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں۔ جس نے حل کر دیا ہمارے لیے مشکلات کو اس جوان لڑکی کے تین طرح کپڑوں میں۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ اس کے ہر ایک لباس کے بارے میں یہ اشعار کہے۔ پس ابوالعتاہیہ نے اس کے سفید لباس کے بارے میں یہ شعر کہے ؎ محبوب سفید ریشمی کپڑوں میں (جو دبیق کا بنا ہوا ہے) ظاہر ہوا ایسی پلکوں اور نظروں سے جو بیمار تھیں۔ (بیمار چشم کنایہ ہے محبوب کی نظروں کے کوششوں سے) میں نے اس سے کہا تو گزرا یہاں سے اور سلام نہیں کیا۔ حالانکہ میں تیرے سلام کو بہت پسند کرنے والا تھا۔ پاک ہے وہ خدا جس نے تیرے دونوں رخساروں کو گلابی رنگ پہنایا اور تیرا قد باغوں کی تازہ شاخوں کی طرح لچک دار ہے۔ محبوب نے کہا ہاں ہاں مجھے اللہ نے حسن کا لباس پہنایا ہے اور اللہ پیدا کرتا ہے جس چیز کو چاہتا ہے بلا کسی کے اعتراض کے۔ پس میرا یہ سفید لباس میرے سفید دانتوں کی طرح میرے گورے سینہ کی طرح ہے۔ یہ سفیدی در سفیدی در سفیدی ہے۔

پھر شاعر دعبل نے کالے کپڑوں کے بارے میں یہ اشعار کہے ؎ وہ محبوب کالے لباس میں ظاہر ہوا تو میں نے کہا چودہویں رات کا چاند دیکھ رہا ہوں۔ جو رات کی اندھیریوں میں اللہ کے بندوں پر نمودار ہوا ہے۔ میں نے اس محبوب سے کہا تو یہاں سے گزرا اور سلام نہیں کیا اور تو نے خوش کیا حاسد کو دشمن کے ساتھ۔ پاک ہے وہ ذات جس نے تیرے دونوں رخساروں کو گلابی رنگ پہنایا ہے۔ خدا کرے کہ یہ تیرا گلابی رنگ ہمیشہ رہے زمانہ کے رہنے تک بغیر ختم ہونے کے۔ تو محبوب نے جواب دیا ہاں ہاں اللہ نے مجھ کو حسن کا لباس پہنایا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے ..... پیدا کرتا ہے بغیر عناد کے۔ پس تیرا لباس تیرے بالوں کی طرح میرے نصیب کی طرح سیاہ ہے۔ یہ سیاہی در سیاہی در سیاہی خوب ہے۔

اللغات

فتح لنا بھذا۔ ای قد ظہر لنا ما نحن فیہ ۱۲۔ دبیقی۔ منسوب الی دبیق کالامیر وہو اسم بلد۔ جلدٌ فی المصر الثیاب الدبیقۃ التی تنسج من الحریر ۱۲۔ مراض۔ جمع مریض وعین مریضۃٌ اذا کان فیہا فتور ۱۲۔ الریاض۔ جمع روضۃ وہی ارض مخضرۃ بانواع النبات۔ فشوبی۔ اللباس ۱۲۔ تجری۔ ہو اعلی الصدر ۱۲۔ اشمت۔ من الشماتۃ ہو الفرح ببلیۃ العدو ۱۲۔ المسود۔ للمذکر والمؤنث جمعہٗ حسد تمنی زوال نعمۃ الغیر ۱۲

فقال ابونواس فی الثوب الاحمر شعراً ہ

تبدّٰی فی قمیص اللاذ یسعٰی ‏ عدوٌّ لی یلقّبُ بالحبیب

فقلت من التعجب کیف ھٰذا ‏ لقد اقبلت فی زیٍّ عجیب

أَحُمْرَةُ وجنتيك كستك هذا ۔۔۔ ام انت صبغة بدم القلوب

فقال الشمس اهدت لي قميصًا ۔۔۔ قريب اللّون من شفق الغروب

فثوبي والمدام ولون خدّي ۔۔۔ قريب من قريب من قريب

فما فرغوا من الابيات الّا والجارية عندهم فقالت السلام عليكم فقالوا وعليك السلام قالت لابد من اطلاعي عليكم وعلى ما انتم عليه وكيف انتهى بكم الحال فاخبروها بالقصة فقالت والله لقد اجاد ابو نواس ثم فارقتهم ومضت لشانها۔

الترجمۃ والمطالب ظاہر ہوا سرخ ریشمین کپڑے کے کُرتے میں۔ درانحالیکہ وہ تیزی سے جھپٹ رہا ہے۔ میرا ایک دشمن جو حبیب کے نام سے لقب دیا جاتا ہے۔ میں نے حیرت سے کہا کہ کیا ہے یہ بات کہ آیا ہے تو میرے سامنے ایک حیرت انگیز لباس میں۔ کیا تیرے دونوں رخساروں کی سُرخی نے پہنا دیئے ہیں تجھ کو یہ لباس۔ یا تو نے رنگ دیا ہے اس لباس کو عاشقوں کے دلوں کے خون سے۔ تو کہا میرے محبوب نے کہ آفتاب نے ہدیہ میں بھیجا ہے میرے لئے یہ کُرتہ کہ قریب ہے رنگ جس کا غروب آفتاب کی شفق سے۔ پس میرے اس کُرتے کا رنگ اور پُرانی شراب کا رنگ اور میرے رخساروں کا رنگ قریب ہیں۔ ایک ایسے قریب سے جو دوسرے کے قریب ہے (یعنی آپس میں ایک دوسرے ملے جُلے ہیں) پس وہ شاعران ابیات کے پڑھنے سے ابھی فارغ نہیں ہوئے تھے اور جاریہ بھی اُن ہی کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ جاریہ نے السلام علیکم کہا تو ان شعراء نے جواب میں وعلیک السلام کہا۔ جاریہ بولی کہ آپ ضرور مجھے اس واقعہ سے خبردار کریں اور یہ کہ آپ لوگوں پر یہ حال کس طرح ہوا۔ ان شاعروں نے اپنا تمام قصہ بیان کیا۔ پھر جاریہ نے کہا خدا کی قسم ابونواس نے بہت اچھا کلام کہا۔ پس جُدا ہو گئی کنیز ان سے اور لگ گئی وہ اپنے کام میں۔

اللغات اللاذ۔ بالذال معجمۃ جمع لاذۃ وہو ثوب حریر احمر یصنع فی الصین ۱۲۔ یسعیٰ۔ من سعیٰ سَعْیًا عمل ومشیٰ وعدا ۱۲۔ الحبیب۔ ضد البغیض المحبوب والمحب ۱۲۔ زیّ۔ بکسر الزاء معجمۃ وتشدید الیاء۔ اللباس والہیئۃ واکثر ما یستعمل لہیئۃ المخصوصۃ بقوم والجمع الازیاء (مخصوص لباس) ۱۲۔ وجنتیک۔ تثنیۃ وجنۃ بالجیم مثلثۃ ما ارتفع من الخدین والجمع وجنات والمعنی ہذہ الحمرۃ خدیہا ام ہی اثر قلوب مجروحۃ من العاشقین ۱۲۔ صبغۃ۔ بالصاد المہملۃ والغین المعجمۃ من فتح وضرب ونصر یقال صبغ الثوب ای لوّنہ ۱۲۔ الشمس۔ الکوکب النہاری المعروف تصغیرہ شمیسۃ والجمع شموس ۱۲۔ اہدت۔ صیغۃ الماضی من الافعال یقال اہدی لفلان والی فلان کذا اذا اتحفہ بہ اکرامًا ۱۲۔

حكاية ۶۴ - قال الشعبي وجهني عبد الملك الى ملك الروم فلما قدمت اليه ورأى مِنِي جوابا مفحما قال لي من اهل بيت الخلافة انت قلت لا ولكني رجلٌ من العرب الى عبد الملك رقعة ودفعها اليّ فلما قرأها عبد الملك قال لي اتدري ما فيها قلت لا قال فيها العجب لقوم فيهم مثل هذا كيف جعلوا امورهم الى غيره. ثم قال اتدري ما اراد بهذا قلت لا قال حسدني عليك فاراد ان اقتلك فقلت انما كبرت عنده يا امير المؤمنين لانه لم يرك فبلغ بعد ذلك ملك الروم ما قاله عبد الملك للشعبي فقال لله درهٗ ما عدا ما في نفسي.

حكاية ۶۵ - قيل دخلت بُثَيْنَةُ على عبد الملك بن مروان فقال يا بثينة ما ارى فيك شيئا مما كان يقوله فيك جميلٌ قالت يا امير المؤمنين انه كان يرنو اليّ بعينين ليستا في راسك قال فكيف كان في عشقه قالت كان كما قال شعراً ـه

لا والّذي تسجد الجباه لهٗ ... مالي بما تحت ذيلها خبرٌ
ولا هممتُ ولا غمزتُ لها ... ما كان الّا الحديث والنظر

الترجمة والمطالب

حکایت شعبیؒ کہتے ہیں مجھے خلیفہ عبد الملکؒ نے بادشاہ روم کے پاس بھیجا۔ جب میں اس کے پاس آیا اور انہوں نے میری طرف سے اپنی باتوں کا مسکت جواب دیکھا تو مجھ سے دریافت کیا کیا تم خاندان خلافت سے ہو؟ میں نے کہا نہیں۔ لیکن میں ملک عرب کا ایک مرد ہوں۔ پس شاہ روم نے ایک خط خلیفہ عبد الملکؒ کو لکھا اور مجھ کو دے دیا۔ جب اس پرچے کو خلیفہ عبد الملکؒ نے پڑھا تو مجھ سے کہا جانتے ہو اس میں کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ عبد الملک نے کہا اس میں لکھا ہے تعجب ہے ان لوگوں کے لئے جن میں اس جیسا شخص موجود ہو کس طرح انہوں نے اپنے امور کو غیر کے سپرد کر دیا ہے۔ پھر عبد الملکؒ نے کہا۔ کیا تم جانتے ہو کیا مقصد ہے بادشاہ کا اس کلام سے۔ میں نے کہا میں نہیں جانتا۔ کہا عبد الملکؒ نے کہ بادشاہ نے حاسد بنا دیا ہے مجھے تیرے اوپر اور اس نے چاہا کہ میں تجھے قتل کر دوں۔ میں نے عرض کیا کہ

امیر المومنین میں [له] بڑا معلوم ہوا بادشاہ کو اس لیے کہ بادشاہ نے آپ کو نہیں دیکھا ہے۔ اس کے بعد جو بات عبد الملکؒ نے شعبیؒ سے
کہی تھی وہ شاہ روم کو پہنچی تو شاہ روم نے کہا تمام خوبی اللہ کے لیے ہے نہیں تجاوز کیا اس نے اس بات سے جو میرے دل میں تھی یعنی وہی
کہا جو میرے دل میں تھا۔ **حکایت** بُثَیْنَہ (ایک حسین عورت) عبد الملکؒ بن مروانؒ کے پاس آئی تو عبد الملکؒ نے کہا اے بثینہ میں
تیرے اندر کوئی بات بھی ان باتوں میں سے نہیں دیکھتا۔ جن کو تیرا عاشق جمیل بیان کرتا ہے۔ بثینہ نے کہا اے امیر المومنین وہ جمیل
مجھے ایسی دو آنکھوں سے دیکھا کرتا تھا جو آنکھیں تیرے سر میں نہیں ہیں۔ عبد الملک نے کہا کیسا تھا وہ جمیل اپنے عشق میں۔ کہنے لگی
وہ جمیل اپنے عشق میں ایسا تھا جیسے اس نے یہ شعر کہا ہے قسم ہے اس ذات کی کہ سجدہ کرتی ہیں پیشانیاں جس کے آگے۔ نہیں ہے
خبر مجھ کو ان چیزوں کی جو اس کے کرتے میں چھپی ہوئی ہیں۔ نہ میں نے کبھی اس سے صحبت کا ارادہ کیا اور نہ میں نے کبھی اس کے بدن
کو دبایا۔ نہیں تھا اس کا عشق سوائے مجھ سے بات کرنے کے اور میری طرف دیکھنے کے۔

اللغات

حسدنی۔ من التفعیل یقال حسدت فلانا ای تمنیت زوال نعمتہ وتحولہا الی فانہا حاسد ۱۲۔ لله درّہٗ۔ ای لله طوع منہ من خیر ۱۲۔ تعدا۔ صیغۃ الماضی من العدو والمعنی ان عبد الملک لم یتجاوز عما ارادہ ملک الروم بل اطلع علی حقیقۃ نیتہٖ ۔ بُثَینۃ۔ اسم امرأۃ معروفۃ بالحسن والجمال کان یحبہا جمیل وانشد فیہا اشعارا کثیرۃ حتی اشتہر مرہا شلیلی ومجنون وغیرہما
جمیل۔ اسم عاشق بثینۃ ۱۲۔ یرنوا۔ من نصر یقال رنا الیہ یرنو بمعنی نظر الیہ ورنا اذا ادام نظر الیہ بسکون الطرف ورنا الرجل ای طرب والحن۔ ماشغل قلب وقلبیۃ ہوی والمعنی ان الجمیل کان ینظر بی بعین العشق والمحبۃ فلم یکن ینظر الا الحسن والجمال فی کل شیء منی ولیس لک تلک العین ۱۲۔ فکیف کان۔ ای ہل کان عشیقا ام من عبید الشہوۃ ۱۲۔ لا والذی۔ کلمۃ لا زائدۃ وہی یزاد فی کل مقام یُظن فیہ ان المخاطب منکر فکان لفظۃ لا نفی ورد لذلک الانکار المترقب من المخاطب ۱۲۔ ذیلہا۔ بذال المعجمۃ المفتوحۃ آخر الشیء ودامن، والجمع اذیال وذیول واذیل ۱۲۔ لا ہممت۔ من الہم بمعنی القصد من نصر والمراد قصد النفس یقال ہمّ بالشیء ہمّا اذا نواہ وارادہ وعزم علیہ اذا قصدہ ولم یفعلہ ۱۲۔ ولا غمزت۔ صیغۃ المتکلم من ضرب یقال غمزہ غمزا اذا جسّہ وکبسہ بالید وغمز بعین او الحاجب اذا اشار الیہ ۱۲۔ الحدیث۔ الکلام والخبر ۱۲۔

حکایۃ[66]. قال الاصمعی بینما انا اسیرُ فی البادیۃ اذا مررت بحجر مکتوب علیہ هٰذا البیت ؎

یا معشر العشاق (گروہ ۱۲) باللہ (قسم ہے ۱۲) خبّروا — اذا حلّ (فرود آید ۱۲) عشق بالفتیٰ کیف یصنع

فکتبتُ تحتہٗ۔

له یعنی وہ اگر آپ کو دیکھ لیتا تو میں اس کو چھوٹا معلوم ہوتا اور آپ اس کو بڑے معلوم ہوتے۔

يُدارِي هواهُ ثم يكتمُ سرَّهُ ويخشع في كل الامور ويخضعُ

(نرمی کرے در عشق خود۔ رازِ عشق۔ فروتنی کند۔ انکسار نماید)

ثم عُدتُ في اليوم الثّاني فوجدتُ مكتوباً تحتهٗ هٰذا البيت ۔

وكيف يداري والهوى قاتلُ الفتىٰ وفي كلِّ يوم قلبُهٗ يتقطّعُ

(حالیہ۔ پارہ پارہ می شود)

فكتبتُ تحتهٗ.

اذا لم يجد صبراً لكتمانِ سرّهٖ فليس له شيٌ سوى الموت ينفعُ

فعدتُ في اليوم الثالث فوجدتُ شاباً ملقًى تحت ذلك الحجر ميتاً ومكتوب تحتهٗ

هٰذه الابيات ۔

سمعنا اطعنا ثم متنا فبلِّغوا سلامي الى من كان للوصل يمنعُ

هنيئاً لاربابِ النعيم نعيمُهم وللعاشق المسكين ما يتجرّعُ

(آسائش۔ جرعہ جرعہ نوشیدن)

الترجمۃ والمطالب

امام اصمعیؒ بیان کرتے ہیں کہ میں جنگل میں چلا جارہا تھا کہ اچانک میں ایسے پتھر پر گزرا جس پر یہ شعر لکھا ہوا تھا۔ اے عاشقوں کے گروہ تمہیں خدا کی قسم مجھے بتلاؤ جب عشق کسی جوان پر اترے (یعنی جوان عشق میں مبتلا ہو جائے) تو وہ کیا کرے۔ تو میں نے اس کے نیچے یہ شعر لکھ دیا۔ نرمی برتے وہ اپنے عشق کے بارے میں، پھر چھپائے وہ رازِ عشق کو اور تمام امور میں عاجزی کرے اور انکساری برتے۔ پھر میں دوسرے دن لوٹا تو میں نے اس کے نیچے یہ شعر لکھا ہوا پایا ۔ اور کس طرح نرمی برتے عاشق۔ حالانکہ عشق قتل کر رہا ہے جوان کو اور ہر روز اس کا دل ٹکڑے ٹکڑے ہوتے جارہا ہے۔ تو میں نے لکھ دیا اس کے نیچے یہ شعر ۔ جب عاشق صبر نہ کر سکے اپنے راز کے چھپانے پر تو اس کے لئے کوئی چیز علاوہ موت کے نفع بخش نہیں ہے پس پھر لوٹا میں تیسرے دن تو پایا میں نے ایک جوان کو جو پڑا ہوا ہے مردہ اس پتھر کے نیچے اور اس پتھر کے نیچے یہ اشعار لکھے ہوئے ہیں ۔ ہم نے تمہاری بات سنی تمہارا کہنا مان لیا پھر ہم مرگئے۔ پہنچا دو تم میرا سلام اس محبوب تک جو ملاقات سے منع کیا کرتا تھا۔ مبارک رہیں نعمت والوں کو نعمتیں ان کی اور مسکین عاشق کے لئے تو وہی ہے جس کو وہ گھونٹ گھونٹ بے مزہ پی رہا ہے۔

اللغات

البادیۃ۔ الصحرا الجمع بادیات والبوادی ضد الحضر ۔ معشر۔ الجماعۃ من الجن والانس ۔ خبّروا۔ صیغۃ الجمع من التفعیل یقال خبّر الشیَٔ وبالشیٔ اذا اعلمہ ۔ حلّ۔ من نصر وضرب یقال حلّ المکان وبالمکان حلاًّ۔ وحُلُولاً ای نزل فیہ

وحل فی المکان اذا نزل فیہ ۱۲۔ یداری۔ صیغۃ المضارع من المفاعلۃ یقال داراہ مداراۃ ای الطفہ واعملہ معاملۃ حسنۃ ۱۲۔ یکتم بین نصر یقال کتم الشئ کتما وکتمانا اذا اخفاہ ۱۲۔ تخشع۔ من فتح یقال خشع خشوعا ای تطامن وذل وخضع وقیل الخشوع فی الصوت والعین ۱۲۔ صبرا۔ التجلد وعدم الشکوہ من البلوی ۱۲۔ ہنیئا۔ کل امر اتاک بلا تعب مفعول مطلق لفعل المحذوف ۱۲۔ ارباب۔ بالفتح جمع رب تشدید الباء المالک والسید والمصلح ۱۲۔ نعیم۔ رغد العیش والسعادۃ والمال یقال نعیم البال اذا سکن بالہ ۱۲۔ المسکین۔ الفقیر والذلیل المقہور والجمع مسکینون و المساکین ۱۲۔ یتجرع۔ صیغۃ المضارع من التفعیل یقال تجرع اذا شرب شیئا فشیئا وتجرع الغیظ اذا کظمہ والتجرع جرعۃ جرعۃ ۱۲۔

حکایۃ۔ قیل اجتمعت بنو ہاشم یوما عند معاویۃ فاقبل علیہم وقال یا بنی ہاشم ان خیری لکم غیر ممنوع وان بابی لکم لمفتوح فلا یقطع خیری عنکم ولا یرد بابی دونکم ولما نظرت فی امری وامرکم رأیت امرا مختلفا ترون انکم احق بما فی یدی منی وان اعطیتکم عطیۃ فیہا قضاء حقوقکم قلتم اعطانا دون حقوقنا (دون حقوقکم) وقصر بنا عن قدرنا فصرت کالمسلوب والمسلوب لا حمد لہ ہذا مع انصاف قائلکم واسعاف سائلکم قال فاقبل علیہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ وقال واللہ ما منحتنا حتی سألناک ولا فتحت لنا بابا حتی قرعناہ ولئن قطعت عنا خیرک فخیر اللہ اوسع من خیرک ولئن غلقت دوننا بابک لنکفن عنک نفوسنا و اما ہذا المال فلیس لک منہ الا ما لرجل من المسلمین ولو لا حق لنا فی ہذا المال لم یاتک منا زائر (بتقدیر الاستفہام ۱۲) کفاک ام ازیدک قال کفانی یا ابن عباس۔

الترجمۃ والمطالب کہا گیا ہے کہ بنو ہاشم ایک دن حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہوئے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے اولاد ہاشم یقیناً میرا مال تمہارے لئے روکا نہیں گیا ہے اور بلاشبہ میرا دروازہ تمہارے لئے کھلا ہوا ہے۔ پس میری بھلائیاں آپ حضرات سے جدا نہیں ہیں اور نہ میرا دروازہ آپ حضرات سے اس طرف بند کیا گیا ہے اور جب میں اپنے اور تمہارے معاملہ میں غور کرتا ہوں تو معاملہ کو دگرگوں دیکھتا

ہوں۔ تمہارا خیال ہے کہ یقیناً تم لوگ اس مال اور خلافت کے جو میرے قبضہ میں ہے مجھ سے زیادہ حقدار ہو اور اگر میں تم کو کوئی ایسی عطا بھی دے دوں جس میں آپ کے حقوق کو پورا کیا گیا ہو تو آپ حضرات یہ کہتے ہیں کہ امیر معاویہؓ نے ہم کو ہمارے حقوق سے کم دیا ہے ہمارے اندازہ اور مقدار اور مرتبہ سے کوتاہی اور کمی کی ہے تو پھر میں ایک ایسے شخص کی طرح ہوں جس سے مال و دولت زبردستی چھین جائے اور ایسا شخص (اپنی داد و دہش میں) مستحق حمد نہیں ہوتا ہے یہ جو کچھ شکر اور حمد نہ کرنا ہے میرے انصاف کرنے کے باوجود ہے تمہارے فریادی کے ساتھ اور تمہارے سائل کی حاجت روائی کے ہوتے ہوئے ہے راوی نے کہا کہ حضرت معاویہؓ کی طرف حضرت عبداللہ ابن عباسؓ متوجہ ہوئے . . فرمایا۔ قسم خدا کی ہمیں آپ نے بغیر ہمارے مانگے کچھ نہیں دیا اور بغیر ہمارے دروازہ کھٹکھٹائے کبھی دروازہ نہیں کھولا۔ اگر آپ ہم سے خیر اور بھلائی کو منقطع کرلیں گے تو اللہ تعالیٰ کی بھلائی آپ کی بھلائی اور خیر سے بہت زیادہ عام اور شامل ہے اور اگر آپ ہم پر اپنا دروازہ بند کرلیں گے۔ تو ہم سب بھی اپنے نفوس کو آپ سے روک لیں گے اور رہا یہ مال تو آپ کا اس میں اتنا ہی حق ہے۔ جتنا ایک مسلمان کا۔ اگر ہمارا حق اس مال میں نہ ہوتا تو ہم میں سے کوئی بھی آپ کی خدمت میں نہ آتا۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا میرا کہا ہوا کافی ہے یا کچھ اور کہا جائے۔ حضرت امیر معاویہؓ نے فرمایا۔ اے عبداللہ ابن عباسؓ بہت کافی ہے (اس سے زائد کی حاجت نہیں)۔

لغات خیری۔ الخیر ضد الشر وحصول الشئ کمالاتہ والمال مطلقاً والمراد ہہنا المال ۱۲۔ دون۔ نقیض فوق وبمعنی الامام والدون ایضاً الخسیس الحقیر وہہنا بمعنی عند کما فی قولہ من قتل دون مالہ الخ ای عند مالہ ۱۲۔ حقوقکم۔ جمع حق ہو الامر الثابت لمعان کثیرۃ والمراد ہہنا الامر الثابت ۱۲۔ المسلوب۔ بمعنی الذی سُلب مالہ من نصر یقال سلب الشئ اذا انتزعہ من غیرہ قہراً فکأنکم تظنون انکم اخذتم منی حقوقکم جبراً و قہراً ولذلک لا تحمدونی علیہ ۱۲۔ ہذا۔ مع انصاف اشارۃ الی المذکور من عدم الحمد والشکر والمراد بالقائل المستغیث والمستضعف یعنی انکم لا تحمدونی مع انی انصف واعدل فی سائر ما یرفع الناس قضایاکم واقضی حوائج سائلکم ۱۲۔ مولانا نور اللہ۔ تقدیر الکلام ہذا ای عدم شکرکم مع انصافی بمستغیثکم واسعافی بحوائج سائلکم ۱۲۔

حکایۃ ٦٥۔ قیل دخل عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ علیٰ معاویۃؓ بعد ما کُفَّ بصرہٗ فاجلسہ معاویۃ علیٰ سریرہٖ ثم قال لہٗ انتم یا معشر بنی ہاشم تصابون فی ابصارکم فقال لہٗ وانتم یا بنی امیۃ تصابون فی بصائرکم فخجل معاویۃؓ ولم یرد جواباً۔

حکایۃ ٦٦۔ اخبر الحسن بن سہل قال کنت یوماً عند یحییٰ بن خالد البرمکی وقد خلا فی مجلسہٖ لاحکام امرٍ من الامور الرشید فبینما نحن

جلوس اذ دخل علينا جماعة من اصحاب الحوائج فقضاها لهم ثم توجهوا لشأنهم فكان اٰخرهم قياما احمد بن ابي خالد الاحوال فنظر يحيى اليه والتفت الى الفضل ابنه فقال يا بنيّ ان لابيك مع اب هذا الفتى حديثا فاذا فرغت من شغلي هذا فذكّرني احدثك به فلما فرغ من شغله قال له ابنه الفضل اعزك الله يا ابه امرتني ان اُذكّرك حديث ابي خالد الاحول فقال نعم يا بنيّ۔

الترجمة والمطالب بیان کیا جاتا ہے کہ عقیل ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ حضرت امیر معاویہؓ کے پاس پہنچے۔ اس کے بعد عقیل کی بینائی جاتی رہی تھی۔ تو امیر معاویہؓ نے حضرت عقیلؓ کو اپنے تخت پر بٹھایا۔ پھر ان سے کہنے لگے اے بنو ہاشم تم تکلیف پہنچائے جاتے ہو آنکھوں میں (یعنی تمہاری اکثر کی بینائی جاتی رہتی ہے) تو حضرت عقیلؓ نے جواب دیا کہ بنو امیہ تم مصیبت ڈالے جاتے ہو عقل اور بصیرت میں۔ تو حضرت امیر معاویہؓ شرمندہ ہوئے اور کچھ جواب نہ دیا۔

حکایت۔ حسن ابن سہلؒ نے خبر دی کہ میں ایک دن یحییٰؒ بن خالد برمکی کے پاس تھا۔ جب کہ وہ تنہا اپنی نشست میں ہارون رشیدؒ کے کسی معاملہ کے درست کرنے کے لئے بیٹھا ہوا تھا۔ اس درمیان میں کہ ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک فریادمندوں کی ایک جماعت ہمارے پاس آئی۔ تو یحییٰ نے ان کی ضرورتوں کو پورا کر دیا۔ پھر یہ لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوگئے پس احمد بن ابی خالد احول آخر میں سب کے کھڑا رہ گیا۔ یحییٰ نے ان کی طرف نظر ڈالی اور اپنے بیٹے فضل کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا تیرے باپ کے لئے اس جوان کے باپ کے ساتھ ایک نئی بات ہے۔ جب میں اس کام سے فارغ ہو جاؤں تو مجھے یاد دلانا بات کروں گا میں تم سے اس کے بارے میں۔ جب یحییٰ اپنے کام سے فارغ ہوگیا تو اس کے بیٹے فضل نے اس سے کہا۔ اللہ آپ کو عزتوں پر قائم کرے اے ابا جان آپ نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں آپ کو احمد بن ابی خالد احول کی بات یاد دلاؤں۔ تو یحییٰ نے کہا ہاں ٹھیک ہے اے میرے بیٹے۔

اللغات کُفّ۔ صیغۃ الماضی المجہول من نصر یقال کُفّ وکُفَّ بصرہ اذا عمی یعنی صار اعمی ولہذا المعنی یقال للاعمی مکفوف البصر ۱۲۔ سَرِیرہ۔ التخت والجمع اَسِرَّۃٌ وسُرُرٌ ۱۲۔ تُصَابُون۔ صیغۃ المضارع المجہول من الافعال یقال اصاب المصیبۃ فلانا اذا حلّت بہ واصاب الدہر القوم اصابۃ ومصابۃ ای فجعہم بہا ۱۲۔ البصائر۔ جمع بصر حاسۃ النظر والعین (بینائی) البصارۃ ۱۲۔ فخَبِل۔ من سمع یقال خبل خبلا ای اضطراب من الحیاء ۱۲۔ خَلَا۔ من نصر یقال خلا بہ ومعہ والیہ خلوۃً وخلوا وخلاء ای اجتمع معہ خلوۃ ۱۲۔ مجلسہ۔ موضع الجلوس جمع مجالس ۱۲۔ تقضاہا۔ صیغۃ الماضی من ضرب یقال قضی حاجۃً ای اتمہا وفرغہا ۱۲۔ الاحکام۔ معدۃ

الاحکام بکسر الہمزۃ بمعنی الاتقان یقال احکم الشیٔ اذا اتقنہ ۱۲۔ شأنہم۔ ما عظم من الامور و الاحوال یقال من شانہ کذا او ان یفعل کذا ای من طبعہ و خلقہ و الجمع شئون و الشؤون ۱۲۔ التفت۔ صیغۃ الماضی من الافتعال یقال التفت الیہ اذا صرف وجہہ الیہ ۱۲۔ یا بنیّ یا حرف نداء بُنَیّ منادی وہو تصغیر ابنی فاذا اُضیفت الی یاء المتکلم حُذفت احدی الیاء ثلاثۃ استثقالاً کما فی قولہ تعالی فی من دسّٰہا اصلہ دسسٰہا ۱۲

قدم ابوك الى العراق ايام المهدى كان فقيرًا لا يملك شيئًا فاشتدّ بى الامر الى ان قال لى من فى منزلى انا قد كتمنا حالنا (زوجہ خلیفہ مہدی ۱۲) و ذهب دهرنا و لنا اليوم ثلاثة ايام ما عندنا شيءٌ نقتات به (یعنی اہل خانہ ۱۲) قال فبكيت لذلك يا بنىّ بكاءً شديدًا و بقيت حيرانًا مطرقًا منكرًا ثم تذكرت منديلًا كان عندى فقلت لهم ما حال المنديل لو موجودٌ فقلت ادفعوه الىّ فاخذته و دفعته الى بعض اصحابى و قلت له بعه بما تيسر فباعه بسبعة عشر درهمًا فدفعتها الى اهلى و قلت لهم انفقوها الى ان يرزق الله غيرها ثم بكرت من غد الى باب ابى خالد وزير المهدى فاذا الناس وقوفٌ على دوابهم ينتظرون خروجه فخرج عليهم راكبًا فلما نظر الىّ سلّم علىّ و قال كيف حالك فقلت يا ابا خالد ما حال رجل بيع بالامس من منزله منديلٌ بسبعة عشر درهمًا فنظر الىّ نظرًا شديدًا و ما اجابنى جوابًا فرجعت الى اهلى كثير القلب و اخبرتهم بما اتفق لى مع ابى خالد فقالوا بئس و الله ما فعلت مررت برجل كان يرتقيك لامر جليل كشفت له سترك و اطلعته على مكنون (پوشیدہ) امرك۔

الترجمۃ والمطالب جب تمہارا باپ خلیفہ مہدی کے زمانہ میں عراق پہنچا تو وہ نادار تھا۔ کسی چیز کا مالک نہ تھا اور میری اتنی سخت حالت ہوئی۔ یہاں تک کہ بعض گھر والوں نے مجھ سے کہا کہ ہم نے اب تک تو اپنا حال

چھپایا. ہمارا افلاس بڑھ گیا ہے اور آج ہم کو تین دن ہوئے کہ ہمارے پاس کوئی اتنی چیز نہیں ہے جس کو ہم اپنی غذا بنالیں پس میں اس وجہ سے بہت زیادہ رویا اور میں سر جھکائے ہوئے فکر مند حیران رہ گیا. تو پھر میں نے یاد کیا ایک رومال کو جو میرے پاس تھا. پھر میں نے لوگوں (اہل خانہ) سے کہا کیا حال ہے اس رومال کا. لوگوں نے کہا موجود ہے. میں نے کہا اس رومال کو میرے پاس لے آؤ. میں نے وہ رومال لے لیا اور میں نے اس کو اپنے ایک ساتھی کو دے دیا اور میں نے ساتھی سے کہہ دیا. جتنے میں ممکن ہو اس کو بیچ ڈال. اس رومال کو میرے ساتھی نے سترہ درہم کے بدلہ میں بیچ دیا اور میں نے ان سترہ درہم کو اپنے گھر والوں کو دے دیا اور میں نے ان سے کہا ان روپوں کو صرف کرو. یہاں تک کہ اللہ ان کے علاوہ اور دے دے. پھر اگلے دن بہت صبح میں ابو خالد مہدی خلیفہ کے وزیر کے دروازہ پر گیا. تو لوگ اپنی اپنی سواریوں پر ڈٹے کھڑے ہیں اور خلیفہ کے تشریف لانے کا انتظار کر رہے ہیں کہ اتنے میں ابو خالد ان کے پاس سوار ہو کر آیا. جب اس نے مجھے دیکھا تو مجھے سلام کیا اور کہنے لگا. کیا حال ہے آپ کا؟ میں نے عرض کیا اے ابو خالد کیا حال ہو سکتا ہے ایسے شخص کا جس کے گھر سے ایک رومال سترہ درہم کے بدلہ میں بیچا گیا ہو. تو ابو خالد نے بڑی تیز نظروں سے مجھ کو دیکھا اور میری بات کا کوئی جواب نہ دیا. پس میں اپنے اہل وعیال کی طرف شکستہ دل واپس ہوا اور میں نے ان کو وہ تمام قصہ جو ابو خالد کے ساتھ پیش آیا تھا بتلا دیا. تو تمام لوگوں نے کہا برا کام تم نے کیا. قسم ہے خدا کی بُرا ہے تو ایسے شخص کے پاس سے گزرا جو تجھ کو کسی عہدہ کے لیے منتخب کرے. تو نے اس کے سامنے اپنا راز کھول دیا اور اپنے پوشیدہ امر کی اس کو اطلاع دے دی.

اللغات

مُحْرَجًا. بضم الضاد ضیق العیش (تنگ دستی)، والمراد ان لانقدر علی کتمان حالنا بعد ذلک ۱۲. نَفِقَاتٌ. صیغۃ المتکلم من الافتعال مجردہ (من نصر) یقال اِقْتَاتَ بالشئ اذا اکلہ وقات الشئ اذا اتخذہ قوتا والقُوتُ ما یمسک للحیاۃ من الرزق ۱۲. مُطْرِقًا. صیغۃ اسم الفاعل من الافعال یقال اَطْرَقَ اذا سکت ولم یتکلم ۱۲. مِنْدِیْلٌ. نسیج یتمسح بہ من العرق وغیرہ جمعہ مناول ومنادیل ۱۲. بَكَرْتُ. یقال بکرہ اذا اتاہ بکرۃ وہو الذہاب صباحًا وہو المراد ۱۲ وقوفٌ. بضم الواو جمع واقف بمعنی قائم من ضرب ۱۲. كَسِيْرُ الْقَلْبِ. الکسیر بمعنی المکسور والجمع کسرٰی وکساری ۱۲. یَرْتَضِیْك. صیغۃ المضارع من الافتعال یقال ارتضاہ ای رضیہ ۱۲. لِاَمْرٍ. اللام للجارۃ والامر طلب احداث الشئ (مراد این جا عہدہ است) ۱۲.

فازریت عندہ بنفسك وصغرت عندہ منزلتك بعد ان كنت عندہ جليلا نما يراك بعد اليوم الا بمعنی العين قلت قد مضی الامر الان بما لم يكن استدراكہ فلما كان من الغد بكرت الی باب الخليفة فلما بلغت باب الخليفة استقبلنی رجلٌ

فقال لی قد ذکرت الساعة بمجلس امیر المؤمنین فلم التفت الی قوله فاستقبلنی آخر فقال لی کما قال الاول ثم استقبلنی حاجب ابی خالد فقال لی این کنت قد امرنی ابو خالد ان اُجلسک عندی الی ان یخرج من عند امیر المؤمنین فجلست حتی خرج فلما رآنی دعانی وامر لی بمرکوب فسرت الی منزله فلما نزل قال علیّ بفلان وفلان فحضرا فقال الم تشتریا منی غلات السواد بثمانیة عشر الف درهم قالا نعم قال الم اشترط علیکما شرکة رجل معکما قالا بلیٰ قال هذا الرجل الذی اشترطت شرکته لکما ثم قال لی قم معهما فلما خرجنا من عنده قالا لی ادخل معنا بعض المساجد حتی نکلمک فی امر یکون لک فیه الربح العظیم.

الترجمة والمطالب

پس حقیر بنالیا تو نے اس کے نزدیک اپنے نفس کو اور چھوٹا کر لیا تو نے اس کے پاس اپنے مرتبہ کو باوجود اس کے کہ تو اس کے یہاں بڑے مرتبہ والا تھا۔ اب وہ تجھ کو آج کے دن کے بعد اسی نظر سے دیکھے گا۔ میں نے کہا اب تو بات گزر گئی جس کا تدارک اور تلافی فی الحال ناممکن ہے۔ جب اگلا دن ہوا تو میں صبح صبح خلیفہ کے دروازہ کی طرف گیا۔ جب میں خلیفہ کے دروازہ پر پہنچا تو ایک شخص سامنے سے مجھ کو ملا اور مجھ سے کہنے لگا کہ تمہارا تذکرہ ابھی ابھی امیر المومنین کی مجلس میں ہو رہا تھا۔ میں نے اس آنے والے شخص کی بات کی طرف دھیان نہ دیا کہ اتنے میں ایک دوسرا شخص میرے سامنے آیا اور اس نے بھی مجھ سے وہی کہا جو پہلے نے کہا تھا۔ اس کے بعد ابو خالد کا دربان میرے سامنے آیا اور مجھ سے کہنے لگا میاں تم کہاں تھے مجھے ابو خالد نے اس بات کا حکم دیا ہے کہ میں تم کو اپنے پاس بٹھائے رکھوں یہاں تک کہ ابو خالد امیر المومنین کے پاس سے تشریف لائیں۔ پس میں دربان کے پاس بیٹھ گیا یہاں تک کہ ابو خالد تشریف لے آئے جب ابو خالد نے مجھے دیکھا تو مجھے بلایا اور میرے واسطے ایک سواری کے لئے حکم دیا۔ پھر اس کے محل کی طرف چل دیا۔ جب ابو خالد اپنے مکان اترے تو خادم سے کہا۔ میرے پاس فلاں فلاں کو بلا لاؤ۔ فوراً وہ دونوں شخص حاضر کئے گئے۔ تو ابو خالد نے کہا کیا تم دونوں نے علاقہ سواد کا غلہ مجھ سے اٹھارہ ہزار درہم میں نہیں خریدی؟ ان دونوں نے کہا جی ہاں! ابو خالد نے کہا۔ کیا میں نے تم دونوں سے ایک شخص کی شرکت کے لئے تمہارے ساتھ شرط نہیں لگائی تھی؟ تو دونوں بولے کیوں نہیں! اب ابو خالد نے کہا یہ ہے وہ شخص جس کی شرکت کی میں نے تم دونوں سے شرط لگائی تھی پھر مجھ سے ابو خالد نے مخاطب ہو کر فرمایا۔ تم ان دونوں کے ساتھ چلے جاؤ۔ جب ہم ابو خالد کے پاس سے

باہر آئے تو ان دونوں نے مجھ سے کہا۔ آؤ ہمارے ساتھ چلو کسی مسجد میں۔ تاکہ ہم تمہارے ساتھ اس معاملہ میں گفتگو کریں۔ جو آگے چل کر تمہارے لئے خوشگوار فائدہ کی بات ہوگی۔

اللغات اَزْرَیْتَ۔ صیغۃ المخاطب من الافعال یقال ازری بالامر اذا تہاون بہ وازری علیہ عاب علیہ او عابتہ ۱۲۔ صَغَّرتَ صیغۃ المخاطب من التفعیل یقال صغرہ اذا جعلہ صغیرا ۱۲۔ العین۔ الباصرۃ وتطلق علی الحدقۃ او مجموع الجفن وما فیہ من الحدقۃ والجمع اعین وعیون واعیان وجمع الجمع اعینات ۱۲۔ استدراکہ۔ مصدر الاستفعال یقال استدرک الشئ بالشئ اذا حاول ادراکہ واستدرک ما فات اذا اصلح شانہ وسد خللہ ۱۲۔ بکرت صیغۃ المتکلم من التفعیل یقال بکرہ اذا اتاہ بکرۃ ۱۲۔ استقبلنی من الاستفعال یقال استقبل الشئ اذا واجہہ واستقبل الرجل اذا قبل نحوہ ۱۲۔ الساعۃ۔ ای فی ہذہ الساعۃ فان الساعۃ والیوم واللیل واشباہہا من اسماء موضوعۃ للاوقات والازمان اذا دخلت علیہ اللام کان المراد منہا الوقت الحاضر فمعنی الیوم۔ الیوم الحاضر والموجود والجمع ساعات ۱۲۔ فلم التفت۔ صیغۃ المتکلم من الافتعال یقال التفت الیہ اذا صرف وجہہ الیہ علی لفلان۔ اسم فعل یقال علی کذا وبکذا ای آتنی ایاہ وعلیک زیدا ای الزمہ ۱۲۔ غلات۔ جمع غلۃ وہی فی الاصل ما یحصل من الارض من الحبوب او الکراء وامثالہا فہی ما یقال بالفارسیۃ (آمدنی)، والمراد منہا حبوب الارض ۱۲۔ السواد۔ متعلقات البلد من القری واراضیہا ۱۲۔ بلی۔ حرف تصدیق مثل نعم واکثر ما تقع بعد الاستفہام تحقق بالایجاب سواء کان ما قبلہا مثبتا او منفیا ۱۲۔ الم اشترط الہمزۃ فیہ للاستفہام الانکاری النہی۔ بتشدید الیاء ای سائغ وما حصلک بلا مشقۃ ۱۲۔

وقالا انک تحتاج فی ہذا الامر الی وُکلاء واُمناء وکیالین واعوان فہل لک تبیعنا شرکتک بمال نعجلہ لک فتنتفع بہ ویسقط عنک التعب والنصب فقلت لہما کم تبذلان لی فقالا مائۃ الف درہم فقلت لا افعل فما زالا یزیدانی وانا لا ارضی الی ان قالا ثلث مائۃ الف درہم ولا زیادۃ عندنا علی ہذا فقلت حتی اشاور ابا خالد قالا ذلک لک فرجعت الیہ واخبرتہ فدعا بہما وقال ہل وافقتماہ علی ما ذکر قالا نعم قال اذہبا فسلما الیہ المال الساعۃ ثم قال لی اصلح امرک وتہیا فتقلدت تلک العمل فاصلحت شانی وتقلدنی ما دعانی فما زلت فی زیادۃ حتی صار

امری ما صار ثم قال لولدہ الفضل یا بنیّ فما تقول فی ابن من فعل مع ابیک ھٰذا ا
العمل فما جزاؤہ قال لعمری ما اجد لہ جزاءً غیر ان اعزل نفسی واولیہ ففعل ذلک۔
حکایۃ۔ قیل خرج ھارون الرشید متنکرًا الی بعض الفُرَج فوجد صبیانًا
یلعبون وفیھم غلام ذمیم ضعیف البدن قاعدًا یحفظ ثیابھم وھو یقلب ثوبًا
ثوبًا وینشد شعرًا ویقول ؎

الترجمة والمطالب اوران دونوں نے کہا تم اس شرکت میں رکیلوں، امینوں اور کیل کرنے والوں ہر قسم کے مددگاروں کی طرف محتاج ہو گئے (یعنی تجارت کرنے میں بڑے جھگڑے اور بڑی پریشانیاں ہیں) پس کیا تمہارے لیئے اس میں رضامندی ہے کہ اپنی شرکت کو ایسے مال کے بدلہ میں جس کو ہم ابھی دے دیں گے فروخت کر ڈالو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ اور تجارت کی مشقتیں اور تکالیف اپنے سے دور کر دو۔ میں نے ان دونوں سے کہا کہ مجھ کو تم دونوں شرکت کے بدلہ میں کیا دوگے۔ تو ان دونوں نے کہا کہ ایک لاکھ درہم۔ میں نے کہا میں اپنی شرکت کو نہیں چھوڑوں گا۔ پھر وہ برابر رقم بڑھاتے رہے اور میں راضی نہیں ہو رہا تھا یہاں تک کہ ان دونوں نے کہا کہ تین لاکھ درہم دیں گے اور اس پر اب ہم زیادتی نہ کریں گے۔ میں نے کہا ذرا میں مشورہ کر لوں ابو خالد سے۔ تو ان دونوں نے کہا اس کا تمہیں حق ہے۔ پھر میں ابو خالد کے پاس لوٹا اور سارا قصہ میں نے اس کو بتلایا اور ابو خالد نے ان دونوں کو بلایا اور کہا۔ کیا تم دونوں اس بات پر متفق ہو۔ جس کو یحیٰی ابن خالد برمکی نے ذکر کیا۔ ان دونوں نے کہا جی ہاں۔ تو ابو خالد نے کہا جاؤ اور اس کو یہ نقدی رقم ابھی سونپ دو۔ اس کے بعد ابو خالد نے مجھ سے کہا اپنے حال کو درست کر لو اور کام کرنے کے لیئے تیار ہو جاؤ۔ میں گورنری کا قلادہ تمہاری گردن میں ڈالوں گا۔ تو میں نے اپنا حال سنوار لیا اور اس نے اپنے وعدہ کے مطابق میری گردن میں قلادۂ عمل ڈال دیا۔ میں برابر ترقی کرتا رہا۔ یہاں تک کہ میرے حالات وہ بن گئے جو موجود ہیں۔ پھر اس نے اپنے بیٹے فضل سے کہا اے میرے عزیز ترین بیٹے! کیا خیال ہے تیرا اس شخص کے بیٹے کے بارہ میں جس نے تیرے باپ کے ساتھ یہ عمل کیا ہو اور کیا بدلہ ہو سکتا ہے اس کا۔ اس نے کہا قسم ہے میری اپنی پیاری زندگی کی کہ اس کا کوئی بدلہ اس کے سوا نہیں ہو سکتا۔ کہ میں اپنے آپ کو معزول کر دوں اور اس کو والی بنا دوں۔ چنانچہ یحیٰی نے ایسا ہی کیا۔

حکایت۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہارون رشیدؒ خلیفہ اپنی ہیئت بدل کر بعض تفریح گاہوں کی طرف نکلا۔ تو اس نے چند بچوں کو پایا جو کھیل کود میں لگے ہوئے تھے اور ان میں ایک لڑکا بدصورت کمزور بدن والا بیٹھا ہوا ہے۔ جو ان کے کپڑوں کی

محو کاری کر رہا ہے اور وہ ایک ایک کپڑے کو ادل بدل کر رہا ہے اور شعر پڑھتا جاتا ہے۔ اور کہہ رہا ہے وہ۔

اللغات التعب. فاعل يتيقظ حتى اشاوره اصله لا افعل حتى اشاوره فحذف الفعل للقرينة على ماذكر له يحيى ۱۲. وكلاء. جمع وكيل من يعتمد عليه في تدبير امر او يفوض اليه أمر رجل عاجز ۱۲. أعوان. جمع عون المساعد والخادم للواحد والجمع والمذكر والمؤنث ۱۲. يزيداني. من ضرب يقال زاد زيادة اذا نمى ۱۲. وافقتما. صيغة التثنية من المفاعلة يقال وافقه وفاقا وموافقة اي صادقه ووافقه على الشئ ضد خالفه ۱۲. تقلدتك. من التفعيل يقال قلده العمل اذا فوض اليه وقلده القلادة اذا جعلها في عنق والتقليد في الاصل تعليق العقد في العنق وهو كناية عن الامارة والمراد من هذا الكلام جعله عاملا ۱۲. أوليته. صيغة المتكلم من التفعيل يقال ولّى فلانا الامر اذا جعله واليا عليه ۱۲. متنكرا. صيغة اسم الفاعل من التفعل يقال تنكر الرجل اذا تغير عن حاله تغيرا الى حال يكرهها والتنكر عند التعارف فمعناه بالفارسية (درلباس اجنبي وغيره معروف بيرون آمدن) والمراد انه لم يكن حينئذ في الحلل السلطانية التي كان يعرف بها انه امير المؤمنين ۱۲. الفرج. بضم الفاء وفتح الراء جمع فرجة وهي كل منفرج بين الشيئين ۱۲

قولي لطيفك ينثني عن مقلتي عند الهجوع

كيما انام فتنطفي نار تَوقّد في ضلوعي

اما انا فكما عهدت فهل لوصلك من رجوع

دنِفٌ تُقلّبهُ الاكفُّ على فراشٍ من دموع

قال فتعجب الرشيد من قوله مع صغر سنه وشرع يوانسه ويحادث ويقول لمن هذا الشعر والغلام يصدّ عنه ثم اعترف انه شعره فعظم ذلك عند الرشيد فقال له ان كان شعرك حقا كما زعمت فابق المعنى وغيّر القافية فانشد في الحال وقال شعرا۔

قولي لطيفك ينثني عن مقلتي عند المنام

كيما انام فتنطفي نار توقّد في عظامي

امّا انا فکما عہدت ۔۔۔ فہل لوصلک من دوام

دنف تقلّبہ الاکفّ ۔۔۔ علیٰ فراش من سقام (مرض ۱۲)

فتعجب الرشید قال لہٗ احسنت الّا انّ ھذا (اشعار ۱۲) محفوظٌ معک قال فامتحن

قال فغیّر القافیۃ واترُک المعنیٰ فانشد فی الحال وقال شعراً ؎

قولی لطیفک یُنْثنی ۔۔۔ عن مقلتی عند الرّقادِ (خواب ۱۲)

کیما انام فتنطفی ۔۔۔ نارٌ تأجّج فی فؤادی

امّا انا فکما عہدت ۔۔۔ فہل لوصلک من نفادِ (انقطاع ۱۲)

دنفٌ تقلّبہٗ الاکفّ ۔۔۔ علیٰ فراشٍ من قتادِ (درخت خاردار ۱۲)

فقال الرّشید اخبرنی من انت فاخذ الثیاب الصبیان علی راسہٖ

فصاح (آواز کرد ۱۲) قاقُ قاقُ فعلم الرشید انہٗ دیک الجنّ ۔

الترجمۃ والمطالب

کہہ دے تو اپنے خیال سے کہ وہ میری نیند کے وقت میری آنکھوں سے ہٹ جایا کرے تاکہ میں سو سکوں اور بجھ جائے وہ آگ جو بھڑک رہی ہے میری پسلیوں میں۔ تیرا جو حال ہو رہا ہو لیکن میں تو جس طرح میں نے عہد کر لیا باقی رہوں گا۔ تقدیر العبارۃ امّا انت فلک الخیار امّا انا ۔۔۔۔۔ باقٍ علی عہدی کما عہدت۔ کیا تیری ملاقات کے لوٹنے کا کوئی امکان ہے۔ میں ایک دائمی بیمار ہوں لوگوں کے ہاتھ جس کو پلٹ رہے ہیں انگاروں کے بچھونے پہ۔ راوی نے کہا کہ ہارون رشیدؒ اس صغر سنی کے باوجود اس کی باتوں سے حیرت میں پڑ گیا اور اس سے محبت اور انس کرنے لگا اور باتوں میں اس کے ساتھ مشغول ہوا اور دریافت کرنے لگا کس کے ہیں یہ شعر اور اسکا جواب دینے سے اعراض کر رہا تھا۔ آخر میں اس نے اقرار کر لیا کہ یہ شعر اسی کے ہیں۔ یہ بات ہارون رشید کے نزدیک بڑی اچھی معلوم ہوئی۔ ہارون رشیدؒ نے اس لڑکے سے کہا اگر یہ شعر جیسے کہ تو کہتا ہے سچ مچ تیرے ہی ہیں تو پہلے معنی کو باقی رکھتے ہوئے قافیہ بدل کر دوسرے اشعار کہو۔ تو لڑکے نے فوراً یہ شعر پڑھے ؎ تو اپنے خیال سے کہدے کہ وہ نیند کے وقت میری آنکھوں سے ہٹ جائے۔ تاکہ میں سو رہوں اور وہ آگ بجھ جائے جو میری ہڈیوں میں بھڑک رہی ہے۔ میں تو اسی طرح ہوں جس طرح میں نے عہد

کیا تھا۔ کیا تیرے وصل کے لیے بھی بقا اور دوام رہے گا موجودہ حالت کی طرح۔ میں ایک دائم المرض شخص ہوں جس کو لوگوں کے ہاتھ اُلٹ پلٹ رہے ہیں بیماری کے بچھونے پر۔

اس پر ہارون الرشیدؒ نے بڑی حیرت کا اظہار کیا اور اس لڑکے کو احسنت اور آفرین کہا۔ مگر یہ کہا کہ معلوم ہوتا ہے یہ اشعار تیرے پاس پہلے سے موجود تھے۔ لڑکے نے کہا تو امتحان لے لیجئے۔ ہارون رشید نے کہا کہ قافیہ بدل دے اور معنی کو اپنے حال پر چھوڑ دے۔ تو اس نے فوراً یہ اشعار موزوں کیئے اور شعر کہنے لگا۔ اے محبوبہ: تو اپنے خیال سے کہہ دے کہ نیند کے وقت میری آنکھوں سے ہٹ جائے۔ تاکہ میں سو رہوں اور وہ آگ جو میرے دل میں بھڑک رہی ہے وہ بجھ جائے۔ میں تو اپنے عہد پر باقی ہوں جس طرح میں نے عہد کیا تھا۔ پس کیا تیرے وصل کے لیے زوال ہوتا ہے۔ میں ایک دائم المرض عاشق ہوں لوگوں کے ہاتھ جس کو خاردار درختوں کے بچھونے پر ادلتے بدلتے رہتے ہیں۔ ہارونؒ رشید نے کہا مجھے بتلاؤ تم کون ہو۔ تو اس نے بچوں کے کپڑے اپنے سر پر رکھے اور قاق قاق کہہ کر چیخنے لگا۔ ہارون رشیدؒ سمجھ گیا کہ وہ جناتی مرغ ہے۔

اللغات

طیفک۔ اللام للجارۃ ولطیف کَبَیْعٍ بفتح الطاء وسکون الیاء الخیال الذی یاتی فی النوم یقال طاف الخیال یطیف من ضرب اذ اجاء فی النوم ۱۲۔ یَنْثَنِی۔ مصدر الانثناء بمعنی الرجوع ۱۲۔ مُقْلَتِی۔ بالضم (دیدہ چشم) شحمۃ العین او ہی السواد والبیاض منہا والعین ذاتہا والجمع مُقَلٌ ۱۲۔ الہجوع۔ النوم باللیل خاصۃً مصدرٌ من فتح ۱۲۔ فتنطفی۔ من الانطفاء یقال انطفأ النار اذا ذہب لہیبہا ۱۲۔ توقّد۔ اصلہ تتوقّد یقال توقد النار اذا اشتعلہا ۱۲۔ عہدتُ۔ العہد یستعمل فی المعنیین الاول بمعنی المیثاق والثانی بمعنی الرؤیۃ والزیارۃ والمقام یحتمل کلیہا فہو علی الاول علی صیغۃ التکلم والمعنی انی ثابتٌ وصادقٌ فیما عہدت من عہود المحبت و الثانی علی صیغۃ المخاطب المؤنث والمعنی انی مثل ما رأیتنی فی سابق الزمان لم یتغیر حالی من محبتک والہواک ۱۲۔ دَنِفٌ۔ من لزوم المرض (دائم المرض) بابہ سمع ۱۲۔ اَبْقِ۔ صیغۃ الامر من البقاء بابہ سمع وضرب یقال بُقِیَ الامر ۱۲۔ غیّرْ۔ صیغۃ الامر من التفعیل ہذا محفوظ۔ یعنی انک ما انشدتہ من نفسک فی البدیہۃ بل حفظتہ من قبل ۱۲۔ تأجّج۔ صیغۃ مضارع من التفعیل اصلہ تتأجج و التأجج تلہّبُ النار بابہ نصر یستعمل لازماً ومتعدیاً والاجیج اللہیب ۱۲۔ قاق۔ ہذہ الاصوات قوم من الجن والجنّ واحدہ جنّیٌ ولیس المراد انہ کان دیک الجن حقیقۃ بل انما فعل ما فعل من اخذ الثیاب علی الرأس والصیاح مثل الدیک انقاذاً للکلامۃ والہاناً لاسم سبیل التعمیۃ ۱۲۔

حکایۃ۔ قیل ان بہرام الملک خرج یوماً للصید فانفرد ورأی صیداً فتبعہ طامعاً فی الحاقہ حتی بعد عن اصحابہ فنظر الی راعٍ تحت شجرۃ فنزل عن فرسہ لیبول وقال للراعی احفظ عن فرسی حتی ابول فعمد الراعی الی العنان وکان

...ملنا ذهبا كثيرا فاستغفل بهرام واخذ سكينا وقطع طرف اللجام فرفع بهرام
...رفه اليه فاستحيى وطرق ببصره الى الارض واطال الجلوس حتى اخذ الرجل
...لمته فقام بهرام وجعل يده على عينيه وقال للراعي قدم الى فرسي فانه
...مل في عيني تراب من سافي الريح فما اقدر على فتحهما فقدمه اليه
...كب وسار الى ان وصل الى عسكره فقال لصاحب مراكبه طرف اللجام وهبته
...تتهم به احدا۔

الترجمة والمطالب **حکایت** ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بادشاہ بہرام ایک دن شکار کے لیے باہر نکلا۔ پھر وہ اپنے ساتھیوں سے تنہا رہ گیا اور اس نے ایک شکار کو دیکھا۔ پھر اس کے پکڑنے کے لالچ میں پیچھا کیا۔ یہاں تک کہ شاہ بہرام اپنے ساتھیوں سے دور پڑ گیا۔ تو اس نے ایک چرواہے کو دیکھا جو درخت کے نیچے تھا۔ شاہ بہرام پیشاب کرنے کے لیے اپنے گھوڑے سے اترا اور اس نے اس چرواہے سے کہا۔ میرے گھوڑے ...ی رکھ یہاں تک کہ میں پیشاب کر لوں۔ چرواہے نے گھوڑے کی باگ کی طرف برائی کے ساتھ ارادہ کیا۔ اس باگ میں بہت سا ...ہوا تھا۔ چرواہے نے بہرام کو اپنے سے غافل جانا (استغفال بمعنا للظن) اور اس نے چھری لی اور باگ کے کنارہ کو کاٹ دیا۔ ...رام نے اپنی نظر چرواہے کی طرف اٹھائی اور شرمندہ ہوا۔ اور اپنی نظر کو زمین کی طرف جھکا دیا اور اپنے بیٹھنے کو کافی دیر تک ...ا کیا۔ یہاں تک اس شخص نے اپنی ضرورت کو پورا کر لیا (یعنی لگام کے کنارہ کو کاٹ لیا) پھر بہرام کھڑا ہوا اور اپنی آنکھوں پر ہاتھ کو رکھ لیا۔ اور چرواہے سے کہنے لگا۔ ذرا مجھے گھوڑے کی طرف بڑھاؤ۔ کیونکہ غبار اٹھانے والی ہوا نے میری دونوں ...کھوں میں مٹی بھر دی ہے (سافی الریح اضافۃ صفۃ الی الموصوف ای الریح السافیہ) میں اب آنکھیں کھولنے پر قادر نہیں ہوں ...اہے نے بہرام کو گھوڑے تک بڑھایا اور بہرام گھوڑے پر سوار ہوا اور چلتا رہا۔ یہاں تک کہ اپنے لشکر سے جا ملا۔ پھر اس نے اپنی ...اری کے منتظم سے کہا۔ میں نے اس لگام کے کنارہ کو ہبہ کر دیا ہے تو تم اس کی چوری میں کسی کو متہم نہ کرنا۔

لغات فتبعہ۔ من سمع یقال تبعہ تبعا اذا مشی خلفہ، مضی معہ ۱۲۔ طامعا۔ من سمع صیغۃ اسم الفاعل یقال طمع فی الشیء اذا حرص علیہ ۱۲۔ لحاقہ۔ ای الحق فلانا اذا ادرکہ من اللحوق من سمع ۱۲۔ راع۔ اسم فاعل من الرعی والرعا... ...ن رأی امر ترحم والجمع رعاۃ و رعیان و رعاء و رعاۃ ۱۲۔ فرسہ۔ محرکۃ یقع علی الذکر والانثی ۱۲۔ استحیی بہرام خجل ان ینظر ...الیہ فاطرق ببصرہ واطال الجلوس لیقضی الراعی حاجتہ ۱۲۔ طرق۔ من نصر یقال طرق الرجل اذا اطرب بالمعنی علی ...ل تکلمہن وطرق الرجل...

الی الارض اذا جعل بصره الی الارض والطَّرْقُ ضرب الارض بالارجُلِ ومنه الطریق ومنه ایضا قول الشاعر انا منیف طارق
ارهکم الخ اللجام بکسر اللام ما یُجْعَلُ فی فم الفرس من الحدید ۱۲۔

۲ حکایة۔ قیل انّ کسریٰ انوشروان کان اشدّ النّاس تطلّعاً الیٰ خفایا الا
واعظم خلق الله فی زمانه بحثاً علی الاسرار وکان یبعث الجواسیس (جمع جاسوس ۱۲) علی الرّعا
البلاد لیقف علیٰ حقائق الاحوال ویطّلع علیٰ غوامض (باریکیاں ۱۲) القضا
فیعلم المفسد (مفسد فساد انگیز ۱۲) فیقابله بالتأدیب ویُجازی المصلح بالاحسان ویقول م
غفل الملك عن تعرّف ذلك فلیس له من الملك الّا اسمه وسقطت من
القلوب هیبتهٗ وکان ممّن تیقّظ (ہوشیار گردید ۱۲) لامر الرّعیّة فی سیاسة الحکم وامور البلا
والملك عمر بن الخطّاب رضی الله عنه وکان معاویة بن ابی سفیان قلد
طریقهٗ فی ذلك۔

۳ حکایة۔ عن بعض مشائخ اهل المدینة قال کانت عند عبد الله بن جعف
ابن ابی طالب رضی الله عنه جاریةٌ مغنّیةٌ یقال لها عمارةٌ فلمّا وفد (قصد زیارت نمود ۱۲) عبد الله علیٰ
معاویة خرج بها معهٗ فزارهٗ یزید (ای ابن معاویہ ۱۲) ذات یوم واقام عندهٗ فاخرجها الیه فلمّا نظر
الیها وسمع غناءها وقعت فی نفسه (اثر ساخت ۱۲) فاخذهٗ علیها ما لم یملك نفسه معهٗ ولم یزل
یکتم امرهٗ الیٰ ان مات معاویة وافضیٰ (رسید ۱۲) الیه الامر (خلافت) وتقلّد (ای تقلدہ خلافت پوشید ۱۲) الخلافة یزید
فاستشار بعض من یثق به فی امرها فقال له انّ امر عبد الله لا یرام ولا یبیعها
بشیءٍ ابداً۔ ولیس یغنی فی هذا الامر الّا الحیلة۔

الترجمة والمطالب بیان کیا جاتا ہے کہ کسریٰ انوشروان تمام انسانوں میں لوگوں کی چھپی ہوئی باتوں کے معلوم کرنے میں بہت زیادہ سخت تھا اور لوگوں کے چھپے ہوئے رازوں کے چھان بین کرنے میں تمام مخلوق میں بڑھا ہوا تھا۔ اپنے جاسوسوں کو شہروں میں رعایا پر مسلط کرکے بھیجا کرتا تھا۔ تاکہ وہ لوگوں کی حقیقت حال پر مطلع رہے اور فیصلوں کی تاریکیوں پر آگاہی پاتا رہے۔ تاکہ مفسدوں کا علم ہوتا رہے۔ تاکہ انوشروان مفسدوں کے فساد کا تادیب اور سزا مقابلہ کرتا رہے اور اصلاح کرنے والوں کو اچھائی کے ساتھ بدلہ دیتا رہے اور انوشروان کہتا تھا کہ جب بادشاہ اس حقیقت حال کے جاننے سے غافل ہو جائے تو اس کے لیئے سلطنت نام ہی نام کی ہے۔ لوگوں کے دلوں سے ایسے بادشاہ کا ہیبت نکل جاتی ہے۔ ان لوگوں میں جو رعیت کے معاملہ میں فیصلوں کے انتظام اور شہروں کے معاملات اور سلطنت کے فنون میں بیداری رکھتے تھے وہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ تھے اور حضرت معاویہؓ بن ابی سفیان ملک کے انتظامی معاملات میں ان کے نشان قدم پر چلے۔

حکایت۔ مدینہ کے رہنے والوں میں سے ایک شیخ نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن جعفرؓ بن ابی طالب کے پاس ایک گانے والی جاریہ تھی جس کو عمارہ کہا جاتا تھا۔ جب عبداللہ بن جعفرؓ حضرت امیر معاویہؓ کے پاس آئے تو جاریہ کو اپنے ساتھ لے آئے۔ تو ایک دن عبداللہؓ کے پاس یزید ملاقات کے لیئے آیا اور عبداللہؓ کے پاس ہی قیام کیا۔ پھر عبداللہؓ نے اس جاریہ کو یزید کے سامنے کیا۔ جب یزید نے جاریہ کو دیکھا اور اس کے گانے کو سنا تو جاریہ یزید کے دل میں کھب گئی۔ پس یزید کو اس عمارہ کی وجہ سے ایسے حالات نے پکڑ لیا کہ یزید اپنے نفس کا مالک ان حالات کے ہوتے ہوئے نہ رہ سکا اور برابر اپنی بات یزید چھپائے رہا۔ یہاں تک کہ حضرت امیر معاویہؓ کی وفات ہو گئی اور معاملات کی باگ ڈور یزید تک پہنچ گئی۔ اور خلافت قلادہ یزید نے اپنے گلے میں ڈال لیا تو یزید نے ان لوگوں سے جن پر وہ اعتماد رکھتا تھا۔ عمارہ کے بارہ میں مشورہ کیا۔ شخص نے یزید سے کہا کہ عبداللہ بن جعفرؓ کا معاملہ جلدی سے حل نہیں کیا جا سکتا۔ نہ وہ اس جاریہ کو کسی چیز کے بدلہ میں کبھی بھی فروخت کریں گے۔ اس بارہ میں سوائے حیلے اور تدبیر کے کوئی چیز مفید نہیں ہے۔

اللغات تَطَلُّعاً۔ مصدر من التفعیل یقال تَطَلَّعَهُ اذا اَطلعہٗ دبمعنی نگہ کیتن ۱۲۔ الجواسیس۔ جمع جاسوس ہو من یجسّ الاخبار والامور ویَبحث عنہا۔ والمعنی ان مقصد الکسریٰ من ارسال الجواسیس کان الاطلاع علی حقائق قضایا الناس لِیَحکم بالعدل والحق ۱۲۔ تَیَقُّظ۔ اصلہ من الیقظۃ وہو الانتباہ من النوم ضد الغَفلَۃ ۱۲۔ وقعت۔ من فتح یقال وقع عند فلان موقعاً فنا اسے نال منہ حظّاً ومنزلۃ ۱۲۔ افضیٰ۔ یقال افضیٰ الیہ اے وصل الیہ وافض المکان اتسع ۱۲۔ لایُرام۔ علی صیغۃ المجہول من نصر مصدرہ الروم وہو الطلب یقال رَامَ الشیٔ اذا ارادہ والمعنی ان الامر عبداللہ بن جعفرؓ لایمکن طَلَبُہٗ لاحد یعنی انہ رجلٌ غیورٌ لایمکن طلب ماعندہٗ ۱۲۔ یُغنِی۔ صیغۃ المضارع من الافعال یقال مایغنی عنک ہذا اے مایُجدِی عنک لیس یُغنِی ہذا اے لیس یفید فان الاغناء اذا استعمل بصلۃ عن اوکلمۃ فی کان معناہ الافادۃ والاجزاء ۱۲۔ الحیلۃ۔ بکسر الحاء مہملۃ الحذق والجودۃ النظر والقلادۃ

علی تصرف فی الاشتغال والمہم حیل ۔۔

قال فاطلب لي رجلا من العراق عاقلا ظريفا اديبا له معرفة ودراية فطلبوه
فجاءوا به فلما دخل عليه استنطقه فرأى بيانا وحلاوة في كلامه فقال
له اني دعوتك لامر ان ظفرت به فلك عندي الجائزة العظمى ثم اخبره
بامره فقال يا امير المؤمنين ان عبد الله بن جعفر رضي الله عنه امره لا يرام الا
بالخديعة ولن يقدر على ما سألت الا رجل فارجو ان اكون هو بحول الله وقوته
فأعني بالمال يا امير المؤمنين قال خذ ما احببت فاخذ واشترى من طرف
الشام ومتاعها للتجارة ومن كل شيء بحسن حاجته وشخص الى المدينة فأناخ
بعرصة عبد الله بن جعفر رضي الله عنه واكترى منزلا الى جانبه ثم توسل اليه
وقال انا رجل من اهل العراق قدمت بتجارة واحببت ان اكون بجوارك
وكنفك الى ان ابيع ما جئت به فبعث عبد الله الى قهارمته وقال اكرموا جاره
اوسعوا له في المنزل فلما اطمأن العراقي وعرفه نفسه هيأ له بغلة فارهة
وثيابا من ثياب العراق وبعث بها اليه۔

الترجمۃ والمطالب یزید نے کہا تو میرے لیئے عراق کے رہنے والوں میں سے ایک ایسا شخص تلاش کردو جو عقلمند ہو سمجھ دار ہو اور ادیب ہو۔ جس کو معاملات کی سمجھ بوجھ حاصل ہو۔ لوگوں نے ایسے کی تلاش کرلی اور اس کو یزید کے پاس لے کر آئے۔ جب وہ شخص یزید کے پاس آیا تو یزید نے اس سے بات چیت کی اس کے کلام میں وضاحت اور حلاوت کو محسوس کیا۔ پھر اس سے کہا میں نے ایک اہم کام کے لیئے آپ کو بلایا ہے۔ اگر اس میں کامیاب ہوگئے تو تمہارے لئے میرے نزدیک بڑا انعام ہے پھر یزید نے اس عراقی کو اپنی پوری بات بتلادی۔ عراقی نے کہا

اے امیر المومنین یقیناً عبداللہ بن جعفرؓ کے معاملہ میں کامیابی نہیں حاصل ہو سکتی. مگر دھوکہ اور تدبیر سے. جس بات کو تم چاہتے ہو اس پر کوئی کامیاب نہیں ہو سکتا. سوائے ایک شخص کے اور خدا کی ذات، اور طاقت، اور مدد سے میں امید رکھتا ہوں کہ میں ہی وہ شخص ہو سکتا ہوں اے امیر المومنین مقصد کے پورا کرنے میں آپ مال سے میری مدد کریں. یزید نے کہا جتنا تم مال لینا چاہو لے لو. تو اس نے حسب منشا روپیہ لے لیا اور کچھ شام کے برتن اور شام کے سامان تجارت لے لئے اور ہر اچھی چیز جس کی ضرورت تھی. اور مدینہ کی طرف روانہ ہو گیا اور عبداللہ ابن جعفر رضی اللہ عنہ کے محل کے میدان میں اپنا اونٹ جا بٹھایا اور ایک مکان عبداللہ بن جعفرؓ کے قریب ہی کرایہ پر لے لیا. پھر کسی وسیلے سے عبداللہ بن جعفرؓ تک پہنچا اور کہا کہ میں عراق کے بسنے والوں میں سے ایک شخص ہوں اور مال تجارت لے کر آیا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ آپ کے پڑوس اور حفاظت میں رہوں جب تک کہ میں اس تمام مال کو جو میں لایا ہوں بیچ نہ ڈالوں. حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے کارندوں کی طرف یہ حکم بھیجا جس میں فرمایا کہ ہمارے پڑوسی کا اعزاز کرو اور اس کے لیے قیام گاہ میں وسعت سے کام لو. جب عراقی مطمئن ہو گیا اور اس نے اپنے آپ کو حضرت عبداللہؓ کے یہاں خوب متعارف کرا دیا. تو اس عراقی نے حضرت عبداللہ بن جعفرؓ کے لیے ایک چالاک خچر تیار کیا اور عراقی کپڑے اور ان سب کو عبداللہ بن جعفرؓ کے پاس بھیج دیا.

للغات اِسْتَنْطَقَهٗ. من الاستنطاق اے کلّمہ وجعل ینطق وطلب منہ نطقہ (یعنی طلب نطق وگویائی کرد از وے در بعض معاملات ومسائل) ۱۲. بیاناً. محرکۃ ما یبین بہ الشیٔ من الدلالۃ والفصاحۃ والمنطق الفصیح المعبر عما فی الضمیر ۱۲. رَجُلٌ. خلاف المرأۃ والمعنی ان لیس فی بلادنا من یقدر علیہ انہ رجل واحد وذلک الرجل فالمعنی اَعْطَیْتُ القوس باریہا واسکنت الدار بانیہا وانا احق بہذا الامر من غیری ۱۲. فَاَعِنِّی. بفتح الہمزۃ وکسر العین والنون المشددۃ من العیانۃ اصلہ اعونی فنقلت فتحۃ الواو بعد حذف الحرکۃ لاجتماع الساکنین ثم النون اُدغمت فی نون الوقایۃ ۱۲. اِکْتَرٰی. صیغۃ ماضی من الافتعال الاکتراء اخذ الشیٔ علی الکرایۃ والاجارۃ ۱۲. کَنَفَکَ. بفتحتین فی الاصل الجانب وکنف الانسان حضنہ بالہندیۃ دگود) والمراد ہہنا الملاذ والمعاذ ۱۲. حَاجَتَہٗ. مفعول بہ بقولہ اَخَذَ تقدیرہ قدر حاجتہ اے اخذ قدر حاجتہ فحذف المضاف واقیم المضاف الیہ مقامہ ۱۲. قَہَارِمَہٗ. جمع قہرمان بفتح القاف وسکون الہاء وفتح الراء المہملۃ ۱۲. الوکیل. فی الامور امامین الدخل والخرج وہو کلمۃ فارسیۃ (کارندہ) ۱۲. جارنا. بمعنی المجاور والمجیر والمستجیر ۱۲. بغلۃ. (خچر) یتولد من حمار وفرس او من نزو الحمار علی الفرس بل کل حیوان یتولد من جنسین ابوہ من جنس وامہ من جنس الآخر ۱۲. فارِہَۃٌ. من الفراہۃ وہو المہارۃ والحذاقۃ فی الشیٔ الخفۃ فی البدن (چالاک)

وَكَتَبَ رُقْعَةً يَقُولُ فِيهَا يَا سَيِّدِي اِنِّي رَجُلٌ تَاجِرٌ وَنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ عَلَى سَابِغَةٍ (کاملۃ)
(العراقی)
وَقَدْ بَعَثْتُ اِلَيْكَ بِشَيْءٍ مِّنَ اللَّطَائِفِ (ای الاشیاء اللطیفۃ) وَهُوَ كَذَا مِنَ الثِّيَابِ وَالْعِطْرِ وَهُوَ كَذَا

وبعثت الیک ببغلۃ فارھۃ وطیّۃ الظھر وانا اسئلک بقرابتک من رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان تقبل ھدایتی ولا تُوحِشنی بردّھا فانی محبٌّ لک ولاھل بیتک وان افضل ما فی سفری ھٰذا ان استفید الانس بک وتشرف بمواصلتک فامر عبد اللّٰہ بقبض ھدایتہ وخرج الی الصلوٰۃ فلما رجع مرّ بالعراقی فی منزلہ فقام الیہ وقبّل یدیہ وسلم علیہ فلما نظر الی فصاحتہ وبلاغتہ احبہ وسُرّ بنزولہ علیہ فجعل العراقی یبعث کل یوم بلطائف وطرائف الی عبد اللّٰہ فقال عبد اللّٰہ جزی اللّٰہ ضیفنا ھٰذا خیرًا فقد ملأنا شکرًا واعیانا من مجازاتہ وانّھما لکذلک اذ دعاہ عبد اللّٰہ ودعا بعمارۃ فلما تعشیا وطاب لھما المقام وسمع العراقی غناء عمارۃ تعجب وجعل یزید فی عجبہ اذ رأی ذلک یسرّ عبد اللّٰہ ان قال لہ أرأیت مثل عمارۃ۔

الترجمۃ والمطالب

اور عراقی تاجر نے ایک پرچہ لکھا۔ جس میں یہ کہا تھا کہ اے میرے آقا: میں ایک ایسا تاجر نعمتو والا شخص ہوں، جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے پُورے پُورے انعام ہیں۔ میں نے آپ کے پاس لطیف چیزوں میں سے بھیجی ہیں جو یہ یہ ہیں اور کپڑوں اور عطر سے بھی کچھ چیزیں ہیں جو یہ یہ ہیں۔ میں نے آپ کے پاس ایک چالاک خچر بھی بھیجا ہے (جس پر سواری کی گئی ہے وہ سدھایا ہوا خچر ہے) اور میں آپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ داری کے طفیل سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ میرے ہدیے کو قبول فرمالیں اور میرے ہدیے کو رد کر کے مجھے پریشان نہ کریں۔ میں آپ کا اور آپ کے تمام خاندان کا سچا عاشق ہوں اور میرے اس سفر میں سب سے افضل بات یہ ہے کہ میں آپ سے محبت کر کے فائدہ حاصل کروں اور آپ سے میل جول حاصل کر کے شرافت حاصل کروں۔ عبد اللہ بن جعفرؓ نے اس کے ہدیے لینے کا حکم دیا اور نماز کے لئے تشریف لے گئے۔ جب حضرت عبد اللہؓ نماز پڑھ کر واپس ہوئے تو عراقی تاجر جو اپنے مکان میں تھا اس کے پاس سے گزرے۔ عراقی تاجر حضرت عبد اللہؓ کے لئے کھڑا ہو گیا اور ان کے دونوں ہاتھوں کو بوسہ دیا اور ان کو سلام کیا۔ جب حضرت عبد اللہؓ نے اس تاجر کی فصاحت اور بلاغت کو دیکھا تو اس کو محبوب رکھا اور عراقی کے

اپنے پاس ٹھہرنے کی وجہ سے مسرور ہوتے۔ تو پھر تاجر عراقی روزانہ طرح طرح کی عمدہ چیزیں اور عجیب عجیب اشیاء عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجنے لگا۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اللہ ہمارے اس مہمان کو بہتر بدلہ عطا فرمائے کہ ہمیں قابل شکریہ امور سے بھرپور کردیا (شکراً یعنی مایجب الشکر منا علیہ) اور ہمیں ان احسانوں کے بدلے عاجز بنادیا۔ عراقی اور عبداللہ رضی اللہ عنہ اسی طرح رہتے رہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے تاجر کو بلا بھیجا اور عمارہ مغنیہ کو بھی بلالیا۔ جب دونوں نے شام کا کھانا کھالیا اور ان دونوں نے اپنے بیٹھنے کی جگہ کو اچھا بنالیا (یا ان دونوں کے لیے قیام گاہ اچھی معلوم ہوئی) اور عراقی نے عمارہ کا گانا سنا تو تاجر حیران ہوا اور اپنی حیرانی و تعجب کو بڑھاتا رہا۔ جب عراقی نے دیکھا کہ یہ میرا اظہار تعجب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو خوش کر رہا ہے۔ یہاں تک کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عراقی سے کہا۔ کیا تم نے عمارہ جیسی کوئی گانے والی دیکھی ہے۔

للغات وَطِيَّةٌ: اصلہ وَطِيْئَةٌ بالہمزۃ ثم الہمزۃ المتفردۃ بعد المدۃ الزائدۃ اُبْدِلَتْ بالیاء کما فی خَطِیَّۃ اصلہا خطیئۃ وفی مقروۃ اصلہا مقروءۃ الوطیۃ باصل بمعنی الموطوءۃ ای المرکوب یقال وَطِئَ الفرسَ اذا رکبہ بابہ سمع فالمعنی انہ مرکوبۃ الظہر مرتاضۃ ویمکن ان یکون من قولک وَطُؤَ الشیئُ من فتح اذا سہل وتسہلہ فالمعنی انہا لَیِّنَۃُ الظہر والمرکوب ۱۲۔ لا تُوحِشْنِیْ صیغۃ النہی من الافعال یقال اَوْحَشَ الرجلَ اذا جعلہ یَسْتَوْحِشُ ۱۲۔ سُرَّ صیغۃ الماضی المجہول من نصر مصدرہ السرور ومعناہ صار مسروراً اما معروفہ فہو متعد یقال سَرَّہٗ ای اَفْرَحَہٗ ۱۲۔ طرائف۔ جمع طریفۃ وہی الشیئ العجیب النفیس مثلہ الطرفۃ والجمع طُرَفٌ ۱۲ جَزَاہٗ۔ من ضرب فعل ماض یقال جزی الرجل وبہ وعلیہ اذا کافاہ ۱۲۔ مَلَأْتَنَا۔ صیغۃ الماضی من فتح یقال مَلَأَ الاناءَ ماءً وبالماء ومن الماء ای وضع فیہ من الماء قدر ما یاخذہ فامتلأ ۱۲۔ شُکْراً۔ مصدر من نصر یقال شکر الرجل ولہ اذا اثنی علیہ لما اولاہ۔ اَعْیَانَا۔ من الافعال مصدرہ الاعیاء وہو العجز والتعب عن الامر ونا ضمیر المتصل اعیی الداء الطبیب اذا اعجزہ لکذلک ای علی حالہما بان العراقی کان یبعث الہدایا وعبداللہ رضی اللہ عنہ بن جعفر یقبلہا ۱۲

قال لا واللہ یا سیدی ما رأیت مثلہا ولا تصلح الا لک وما ظننت انہ یکون فی الدنیا مثل ہٰذہ فی حسنہا ولطافتہا قال کم تساوی عندک قال ما لہا ثمن الا الخلافۃ قال تقول ہٰذا لما تری من رأی فیہا ولتجلب سروری قال واللہ یا سیدی انی لاحب سرورک وما قلت لک الا الجد۔ وبعد فانی رجل تاجر اجمع الدرہم الی الدرہم طلباً للربح ولو اعطیتہا بعشرۃ الاف دینار لاخذتہا قال عبداللہ بعشرۃ الاف دینار قال نعم ولم تکن

فی ذلك الزمان جاریةٌ بعشرة آلاف دینارٍ فقال عبد الله رضؓ کالمازح انی
اسلّمکها بعشرة آلاف دینارٍ قال قد اخذتها قال هی لك قال قد وجب البیع
وانصرف العراقی ــ فلمّا اصبح عبد الله لم یشعر الا والمال قد وافاه فقال
عبد الله رضؓ بعث العراقی بالمال قالوا نعم بعشرة آلاف دینارٍ قال هذا ثمن عمارة
نردها الیه وقال انما کنت مازحًا واُعلمُك ان مثلی لا یبیع مثلها قال جُعِلتُ
فداك ان الجد والهزل فی البیع سواءٌ قال لهٗ عبد الله رضؓ ویحك لا اعلم موضع
جاریة تساوی ما بذلت.

الترجمة والمطالب

تو عراقی تاجر نے کہا قسم خدا کی نہیں نہیں اے میرے آقا! میں نے اس جیسی مغنیہ نہیں دیکھی۔ اور وہ کسی کے لائق آپ کے سوا نہیں ہے اور میں نہیں سمجھتا ہوں کہ کوئی ہو دُنیا میں اس عمارہ کی طرح اس کے حسن اور پاکیزگی کے لحاظ سے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کتنی قیمت کے برابر ہے تیرے خیال میں۔ عراقی نے کہا۔ سلطنت وخلافت کے سوا اس کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ عبداللہؓ نے کہا تم یہ بات اس لیے کہہ رہے ہو تاکہ میری رائے کو عمارہ کے بارہ میں معلوم کرو اور میری خوشی کو بڑھاؤ۔ تاجر نے کہا قسم خدا کی اے میرے آقا میں آپ کی خوشی کو ضرور محبوب رکھتا ہوں۔ لیکن جو کچھ میں نے آپ سے کہا ہے وہ حقیقت پر مبنی ہے اور اس کے بعد یہ بات ہے کہ میں تو ایک تجارت پیشہ انسان ہوں۔ درہم کو درہم کے ساتھ نفع حاصل کرنے کے لیے اکٹھا کرتا ہوں اور اگر میں جاریہ کو دس ہزار اشرفیوں کے بدلہ میں دے دیا جاؤں (یعنی دس ہزار اشرفیوں کے بدلہ میں یہ جاریہ مجھے مل جائے) تو میں اس جاریہ کو لے لوں گا۔ حضرت عبداللہؓ نے فرمایا کیا دس ہزار اشرفیوں کے بدلہ۔ تاجر نے کہا ہاں ہاں۔ اور اس زمانہ میں کوئی جاریہ بھی دس ہزار اشرفیوں کے بدلہ میں نہیں تھی۔ تو حضرت عبداللہؓ نے خوش طبعی کرنے والے کے انداز میں کہا میں اس جاریہ کو دس ہزار اشرفیوں میں بیچ دوں گا۔ عراقی نے کہا میں لے لوں گا۔ عبداللہؓ نے کہا وہ جاریہ تمہاری ہوگئی۔ عراقی نے کہا تو بیع پکی ہوگئی۔ اور عراقی وہاں سے لوٹ آیا۔ عبداللہؓ نے جب صبح کی تو انہیں معلوم نہیں تھا کہ عراقی نے اس کی قیمت ادا کردی ہے۔ حضرت عبداللہؓ نے دریافت کیا کیا عراقی نے مال بھیج دیا۔ خادموں نے کہا جی ہاں دس ہزار دینار۔ کیا یہ قیمت ہے عمارہ کی۔ پھر واپس کردیا۔ حضرت عبداللہؓ نے دس ہزار دینار کو عراقی کے پاس اور کہا میں نے بطور دل لگی کے کہا تھا

اور میں نہیں جانتا چاہتا ہوں کہ میرے جیسا شخص عمارہ جیسی جاریہ کو نہیں بیچ سکتا۔ تاجر نے کہا میں آپ پر قربان ہو جاؤں جد اور ہزل یعنی دل لگی کی بات اور حقیقت پر مبنی بات بیع کے اندر دونوں برابر ہیں۔ عبد اللہؒ نے اس تاجر سے کہا تم پر افسوس ہے میں کسی جاریہ کا مقام نہیں جانتا وہ جاریہ جو اس روپے کے برابر ہو جو تونے دیا ہے۔

اللغات ازاراًی ذلک۔ ای لما رأی العراقی ان تعجبہ وسرورہ بتنا رعمارۃ یسیرٌ عبد اللہ زاد فی تعجبہ واظہار فرحتہ بہ۔ کم تُشاوِری۔ اے بکم تشاری ہذہ الجاریۃ من الدراہم والدنانیر۔ تقول ہذا۔ اے لیس قولک مبنیا علی الجد والحقیقۃ بل تقول ہزلا۔ تفنّن فی بازدیاد قیمتہا۔ تنتجب۔ من نصر وضرب یقال جلبہ جلبا وجلبا ای ساقہ وجاء بہ والمراد ہہنا تتحصل۔ لاحَبّ۔ اللام للتاکید وحبّ من الافعال جملۃ معترضۃ واصل الجواب قولہ ماقلت لک الا لسحبہ یعنی انما ماذکرت لک فی قیمتہا الا ماہو محقق عندی وانما اورد جملۃ المعترضۃ تاکیدا من النفی جلب سرورہ۔ وَافَاہ۔ صیغۃ الماضی من المفاعلۃ یقال وافی الرجل حقہ اذا اعطاہ ایاہ تاما۔ الہزل۔ خلاف الجد فہو الکلام علی سبیل المزاح۔ ویحک۔ کلمۃ ترحم وتوجع قد تاتی بمعنی المدح والتعجب انہا بمعنی الویل۔ لااعلم۔ مرادہ انک تفرّدت فی بذل القیمۃ فانہ لا یوجد فی العالم جاریۃ یرتفع ثمنہا الی ہذا القدر فلو کنت ابیعہا من احد لکنت ذلک۔

ولو کنتُ بائعہا من احد لآثرتک علیہ ولٰکنّی کنت امانحک وما ابیعہا بمُلک الدنیا لحرمتہا وموقعہا منّی فقال العراقی ان کنت مانحاً فانی مجدٌّ وما اطّلعت علی ما فی نفسک وقد ملکت الجاریۃ وبعثت الیک بالثمن ولیست تحِلُّ لک وما من اخذہا بدّ فلما رأی عبد اللہ الجدّ منہ قال بئس الضیفُ ہذا انا للہ وانا الیہ راجعون ثم امر قہرمانہ بقبض المال وتجہیز الجاریۃ بما لہا من الثیاب والطیب فجہزت بنحو من ثلاثۃ الاف دینار ثم سلّمہا الی قہرمانہ وقال اوصل الجاریۃ مع متاعہا وقل لہ ہذا لک ولک عندنا عوضُ ما اکرمتنا بہ فقبض العراقی الجاریۃ وخرج بہا فلما برز من المدینۃ قال لہا یا عمارۃ انی واللہ ما ملکتک قط ولا

نت لی ولا مثلی لیشتری جاریۃ بعشرۃ آلاف دینار وما کنت لاتقدم علی عبد اللہ ابن جعفرؓ فاسلبہ احب الناس الیہ لنفسی ولکنی وسیّت من قبل امیر المؤمنین وانت لہ وبعثنی فی طلبک فاشتریٰ منی فان تاقت نفسی الیک فامتنعی ثم مضیٰ بہا حتی ورد دمشق فتلقاہ الناس یحملون جنازۃ یزید وقد استخلف بعدہ ابنہ معاویۃ فاقام الرجل ایاما ثم تلطف بالدخول علیہ فشرح لہ القصۃ فقال لہ ہی لک فارتحل العراقی وقال للجاریۃ انی قلت لک ما قلت حین اخرجتک من المدینۃ لانی لم املکک وقد صرت الأن لی وانا اشہد اللہ انی قد وہبتک لعبد اللہ بن جعفرؓ

ترجمہ والمطالب

اگر میں بیچتا اس جاریہ کو کسی کے ہاتھ تو میں ترجیح دوں گا تجھ کو ہر کسی پر۔ لیکن میں تو دل لگی کر رہا تھا تم سے اور میں نہیں بیچوں گا اس جاریہ کو دنیا بھر کی سلطنت کے بدلہ میں اس جاریہ کی عزت اور اس کے مقام کی وجہ سے جو میرے یہاں حاصل ہے۔ اس پر عراقی نے کہا اگر آپ خوش طبعی کرنے والے تھے۔ میں تو حقیقت پر کلام کرنے والا ہوں اور میں آپ کے دل کی بات پر مطلع نہیں تھا۔ میں مالک بن گیا ہوں اس جاریہ کا اور بھیج دیا ہے میں نے آپ کے پاس اس کے ثمن کو اور وہ اب آپ کے لئے حلال نہیں ہے اور اب اس کے قبضہ کرنے کا کوئی امکان نہیں ہے (لے اخذی ایاہا۔ تدبر مخلص)، جب عبد اللہ بن جعفرؓ نے اس کی طرف سے جد اور حقیقت کو دیکھا تو کہا بڑا مہمان ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پھر اپنے کارندہ کو حکم دیا عراقی کے دیئے ہوئے ثمن کو قبضہ کرنے کے لیے۔ اور جاریہ کو تیار کرنے کے لئے معہ جوڑوں اور خوشبوؤں کے۔ پس جاریہ تیار کر دی گئی بھیجنے کے لیئے (یعنی سامان ساتھ جانے کا تیار کیا گیا) تقریباً تین ہزار اشرفیوں کی لاگت سے۔ پھر سپرد کر دیا اس جاریہ کو اپنے کارندہ کو اور فرمایا پہنچا دو اس جاریہ کو معہ تمام سامان کے جو اس کے ساتھ کیا گیا ہے۔ کہہ دو اس عراقی سے یہ سب تیرے لیئے ہے اور ہمارے خیال میں تمہارے لیئے عوض ہے یہ اس تمام انعام و اکرام کا جو تم نے ہمارے ساتھ کیا تھا۔ عراقی نے جاریہ کو قبضہ میں لے لیا اور اس کو لے کر باہر آیا۔ جب مدینہ سے دور نکلا تو عراقی نے جاریہ کو خطاب کرتے ہوئے کہا۔ قسم خدا کی میں تیرا مالک نہیں

باہوں اور نہ تو میرے لئے مملوک ہے اور نہ میرے جیسا آدمی کسی جاریہ کو دس ہزار اشرفیوں کے بدلہ میں خرید سکتا ہے اور میں نہیں آیا تھا عبداللہ بن جعفرؓ کے پاس کہ میں اُن سے ان کی محبوب ترین جاریہ کر اپنے لیئے چھین لوں۔ میں تو امیر المؤمنین کی طرف سے جاسوس بن کر آیا ہوں اور تو اسی امیر المؤمنین کی مملوک ہے۔ مجھے تیری طلب کے لیئے بھیجا تھا۔ بس پر دہ کر تو مجھ سے اور اگر نفس تیری طرف میلان کرلے تو مجھے بچ جانا۔ پھر لے کر چل دیا اس جاریہ کو۔ یہاں تک کہ وہ دمشق میں پہنچا عراقی تاجر سے لوگ ملے ایسی حالت میں کہ وہ یزید کے جنازہ کو اٹھا رہے ہیں۔ یزید کے بعد اس کا بیٹا معاویہؒ خلیفہ بنا دیا گیا عراقی شخص کچھ دنوں ٹھہرا۔ پھر امیر کے پاس جانے کے لیئے حیلہ کیا اور اس سے تمام قصہ بیان کیا۔ تو معاویہؒ نے اس عراقی سے کہا یہ جاریہ تمہارے ہی لیئے ہے۔ پھر عراقی تاجر چل دیا اور جاریہ سے کہا میں نے تم سے جو باتیں کہی تھیں مدینہ سے چلتے وقت۔ وہ اس لیئے کہ میں تمہارا مالک نہیں تھا اور اب تو میری مملوک ہوگئی ہے اور میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے تجھے عبداللہ بن جعفرؓ کے لیئے ہبہ کر دیا۔

اللغات

لا ٔثرنک۔ من الافعال یقال آثر ایثارا اذا اکرم علیہ واختارہ وفضل ۱۲۔ بملک۔ بضم المیم وسکون اللام ما یملک الانسان ویتعرف فیہ والعظمۃ والسلطنۃ ۱۲۔ لوّمتہا۔ اے بعز تہا ۱۲۔ مجدٌ۔ من الجد ہو ضد الہزل والمعنی انک ان کنت مازحا وہازلا فی کلامک فما کنت مازحا فی کلامی بل قلت ما قلت بالجد فانی لم اطلع علی ما فی نفسک من الہزل ۱۲۔ بدٌ۔ المناص والمہرب تقول لا بد من ہذا (اے نیست ترا چارہ ازاں) ۱۲۔ دسیس۔ ہو الجاسوس الذی ترسلہ اثت لیاتیک بالاخبار الخفیۃ اصلہ من قولک دس الشیٔ تحت التراب اذا اخفاہ بابہ نصر والجمع دسیس ۱۲۔ استتری۔ صیغۃ مؤنث الواحد من الامر الحاضر من نصر ستر الشیٔ اذا غطاہ ۱۲۔ طاقت۔ صیغۃ ماضی من نصر مصدرہ الطرقان بمعنی غلبۃ الشہوۃ ۱۲۔ فتلقاہ۔ یقال تلقی الشیٔ تلقیا اذا استقبلہ وصادفہ ورآہ ۱۲۔ دمشق۔ بکسر الدال المہملۃ وفتح المیم مدینۃ فی الشام ۱۲۔

فخرج بها حتى قدم المدينة ونزل قريبا من عبد الله بن جعفرؓ فدخل عليه
بعض خدامه وقال هذا العراقي ضيفك الصانع بنا ما صنع لاحياه الله قد نزل
قال مهه انزلوا الرجل واكرموا مثواه فارسل الى عبد الله ان اذنت لي جعلت
فداك في الدخول عليك دخلت دخلة خفيفة اشافهك فيها بحاجتي واخرج
فاذن له فلما دخل عليه اخبره بالقصة وحلف له بالله العظيم انه ما رأى لها
وجها الا عنده وها هي حاضرة فادخلها الدار فلما رأوها اهل الدار ارتصايحوا

وناد وا عمارة عمارة فلما رأت عبد الله خرت مغشية عليها وجعل عبد الله يمسح وجهها بكمه ويقول يا حبيبتي أحلم هذا فقال له العراقي بل ردها اليه بوفائك وكرمك فقال عبد الله قد علم الله كيف كان الامر والحمد لله على كل حال ثم انعم على العراقي واعطاه عشرين الف دينار فاخذها العراقي وانصرف وهو شاكر له۔

حکایة۔ قال الاصمعی دخلت ذات یوم علی الرشید فقال لی اکتب یا اصمعی ولو علی بِکتک او طرف ثوبک هذا البیت ؎

عش موسرا ان شئت او معسرا   لابد فی الدنیا من الغم

الترجمۃ والمطالب

عمارہ کو لے کر تاجر نکلا۔ یہاں تک کہ وہ مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہوا اور عبداللہ بن جعفرؓ کے قریب ٹھہرا۔ تو عبداللہ بن جعفرؓ کے پاس ان کا ایک خادم آیا اور کہا آپ کا وہ عراقی مہمان آگیا ہے۔ جس نے ہمارے ساتھ ایسا معاملہ کیا جو ظاہر ہے۔ اللہ اسے زندہ نہ رکھے۔ عبداللہ بن جعفرؓ نے کہا۔ ٹھہرا اس شخص کی مہمانی کر اور اس کے ٹھہرنے کی جگہ کو بہتر سے بہتر بناؤ۔ پھر عراقی نے اپنا پیغام عبداللہ بن جعفرؓ کے پاس بھیجا۔ کہ اگر آپ اجازت دیں میرے آنے کی تو تھوڑی سی دیر کے لیے میں حاضر ہونا چاہتا ہوں۔ خدا کرے کہ میں آپ پر قربان کر دیا جاؤں۔ میں اس تھوڑی سی دیر کی ملاقات میں اپنی ضرورت کو آپ کے سامنے کہوں گا اور چلا جاؤں گا۔ حضرت عبداللہ بن جعفرؓ نے اس کو اجازت دے دی۔ جب عراقی تاجر حضرت عبداللہؓ کے پاس آیا تو ان سے پورا قصہ بتلایا اور ان کے سامنے قسم کھائی کہ خدائے بزرگ و برتر کی قسم میں نے اس کا چہرہ تک نہیں دیکھا ہے۔ آپ کے پاس کے سوا اور دیکھ لیجئے یہ عمارہ موجود ہے پھر عراقی نے عمارہ کو محل میں پہنچا دیا۔ جب محل والوں نے عمارہ کو دیکھا تو چیخ اٹھے اور پکار پکار کر کہنے لگے عمارہ آگئی عمارہ آگئی۔ جب عبداللہ بن جعفرؓ کو عمارہ نے دیکھا تو بے ہوش ہو کر گر گئی۔ حضرت عبداللہؓ اپنی آستین مبارک سے اس کے چہرے کو صاف کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے اے میری محبوبہ کیا یہ خواب ہے۔ تو عراقی نے حضرت عبداللہؓ سے کہا نہیں نہیں۔ بلکہ عمارہ کو اللہ نے آپ کی وفا اور کرم اخلاق کی وجہ سے آپ کو واپس کر دیا ہے۔ پھر عبداللہؓ بن جعفرؓ نے فرمایا اللہ جانتا ہے کہ میرا حال کیا تھا اور بے نہایت شکر اللہ تعالیٰ کا ہر حال پر ہے۔ پھر حضرت عبداللہؓ نے عراقی پر انعام کیا اور اس کو بیس ہزار دینار عنایت فرمائے عراقی نے ان بیس ہزار دینار کو لے لیا اور وہاں سے ان کا شکر کرتا ہوا واپس ہوا۔

حکایت۔ اصمعی کہتے ہیں کہ میں ایک دن ہارون رشیدؒ کے پاس آیا تو ہارون رشیدؒ نے مجھ سے کہا اے اصمعیؒ یہ شعر لکھ خواہ اپنے کمربند پر لکھو خواہ اپنے دامن کے کنارہ پر سو لے مخاطب آرام کی زندگی بسر کر یا تنگدستی کی زندگی گذار۔ دنیا میں غم اور فکر سے نجات نہیں ہے۔

لغات اَلصَّائِغُ۔ اللام بمعنی الذی صائغ صیغۃ اسم الفاعل من فتح یقال صنع الشیٔ اذا عملہ ۱۲۔ مَاحَنَعَ۔ اے من اخراج العبارۃ وان کان بالمکر والحیلۃ ۱۲۔ لاحیاہ۔ جملۃ دعائیۃ معترضۃ فعل ماض من التفعیل یقال حیاہ اللہ اے ابقاہ ۱۲۔ اسم فعل بنی علی السکون بمعنی قف وتصبر، وقد یقال مہ ۱۲۔ المثواہ۔ من الثوی یثوی من ضرب بمعنی اقام والمثوی المقام والمنزل وقولہ اکرموا مثواہ یحتمل المعنیین الاول ان یکون المراد من المثوی صاحب المثوی الثانی ان یکون المثوی ہہنا مصدرًا میمیًا بمعنی الاقامۃ اے اکرموا اقامتہ عندنا ۱۲۔ اُشَافِہُکَ۔ صیغۃ المتکلم من المشافہۃ یقال شافاہ شفاہًا ومشافہۃ اذا خاطبہ فاہ فیہ ای بمعنی رو برو سخن گفتن ۱۲۔ ہَا۔ حرف التنبیہ تدخل علی الاشارۃ غیر مختص بالبعید نحو ہذا وہذاک ۱۲۔ مغشیۃ۔ صیغۃ اسم المفعول سمع یقال غشی الامر فلانًا ای غطاہ وحل بہ ۱۲۔ احلم۔ الہمزۃ الاستفہام الانکاری وحلم بضم الحاء وسکون اللام ما یراہ النائم فی نومہ الجمع احلام ۱۲۔ یمسح۔ من فتح یقال مسح الشیٔ مسحًا اے ازال الاثر عنہ ۱۲۔ شاکر۔ صیغۃ اسم الفاعل من نصر یقال شکر الرجل ولہ شکرًا وشکورًا وشکرانًا اے اثنی علیہ لما اولاہ من المعروف ویقال شکر فلان نعمتہ ۱۲۔ تِکّۃ۔ بکسر التاء وتشدید الکاف بمعنی ازار بند والجمع تکک ۱۲۔ عِشْ۔ صیغۃ الامر من عاش یعیش اے صار ذا حیاۃ ۱۲۔

قال فکتبتُ البیت وعنہ ایضًا قال بینا انا ذات یومٍ قد خرجتُ فی الہاجرۃِ والجوُّ یتلہّب ویتوقّد حرًّا اذا بصرتُ جاریۃً سوداءَ قد خرجت من دار المامون ومعہا جرّۃ فضۃٍ مملوءۃٌ ماءً وہی تُرَدِّدُ ہٰذا البیت بحلاوۃ لفظٍ وذرابۃ لسانٍ وتقول ؎

حرٌّ وجدٌّ وحرُّ ہجرٍ وحرٌّ ای عیشٍ یکون من ذا امرُّ

قال فقلت یا جاریۃ ما شانُکِ فقالت انی جاریۃٌ لامیر المؤمنین المامون وانا احبّ عبدَ اللہ اسود وقد ہجرنی ولا اقدر ان اُظہر حُبّی لاحدٍ قال فمضیتُ واستأذنتُ علی المأمون واذا ہو نائمٌ فاذِنَ لی وقد کان امر ان لا احجب عنہ علی ای

حالٍ كان فدخلت عليه وهو في مرقده؟ فقال ما جاء بك يا اصمعيُّ في هذا الوقت قلت يا امير المؤمنين اتهب لي جاريتك فلانة السوداء وعبدك الاسود فلانًا فقال قد فعلت ذلك وهما لك افعل بهما ما شئت فخرجتُ من عنده؟ واحضرتُهما وجمعتُ بينهما بعد ان جمعت من اهل الدار من حضر واعتقتهما وزوّجتُ الجارية من العبد ثم عدتُ الى المامون وقلت يا امير المؤمنين اني فعلت كيت وكيت اني اريد الأن ما اُجهِّزهما به فامر لكل واحد منهما بعشرة آلاف درهم وامر لي بمثل ذلك وخرجت من عنده وعاد هو الى نومه۔

الترجمۃ والمطالب

اصمعیؒ نے کہا کہ میں نے یہ شعر لکھ لیا۔ اور اسی اصمعیؒ سے یہ بات بھی منقول ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن دوپہر کو نکلا اور فضا گرمی کی وجہ سے شعلہ بار تھی اور بھڑک رہی تھی۔ تو میں نے اچانک ایک حبشن لونڈی کو دیکھا کہ وہ مامون کے محل سے نکلی اور اس کے ہاتھ میں ایک چاندی کی گھڑیا تھی جو پانی سے بھری ہوئی تھی اور وہ بار بار اس شعر کو الفاظ کی حلاوت اور زبان کی تیزی (فصاحت) سے مزے لے لے کر کہہ رہی تھی سہ

اک عشق کی گرمی ہے دوسرے جُدائی کی تیزی ہے۔ تیسرے دوپہر کی لُو ہے۔ کون سی زندگی اس زندگی سے تلخ ہوگی۔

اصمعیؒ نے کہا میں نے اس جاریہ کو خطاب کیا اے لونڈی یہ کیا بات ہے۔ تو کہنے لگی کہ میں امیر المؤمنین مامون رشید کی لونڈی ہوں اور میں اس کے ایک حبشی غلام سے عشق رکھتی ہوں اور اس نے مجھ سے قطع تعلق کر دیا ہے اور میں اس بات پر بھی قدرت نہیں رکھتی ہوں کہ میں اپنے عشق کو کسی کے سامنے ظاہر کروں۔ اصمعیؒ کہتے ہیں کہ میں وہاں سے چل دیا اور میں نے مامون سے اجازت چاہی تو وہ سوئے ہوئے تھے۔ پھر ان سے مجھے اجازت ملی۔ امیر المؤمنین نے میرے لئے حکم دے رکھا تھا کہ مجھے امیر المؤمنین سے کسی حالت میں بھی نہ روکا جائے تو میں امیر المؤمنین کے پاس پہنچ گیا۔ جب کہ وہ اپنی خوابگاہ میں جا چکے تھے۔ امیر المؤمنین نے کہا اے اصمعیؒ اس غیر وقت میں کون سی ضروری بات تم کو یہاں لائی۔ میں نے کہا اے امیر المؤمنین کیا آپ مجھ کو اپنی فلاں حبشن جاریہ کو اور اپنے فلاں حبشی غلام کو ہبہ کر دیں گے۔ تو امیر نے کہا میں نے یہ کام کر دیا۔ وہ لونڈی اور غلام تمہارے ہو گئے۔ تم ان دونوں کے ساتھ جو چاہو کرو۔ میں امیر المؤمنین کے پاس سے باہر آیا اور میں نے غلام اور لونڈی کو حاضر کرایا اور میں نے ان دونوں میں میل کرا دیا اور اس کے بعد میں نے سارے محل والوں کو اکٹھا کر لیا۔ جو بھی اس وقت موجود تھے

میں نے ان دونوں کو آزاد کر دیا اور لونڈی کا نکاح میں نے غلام سے کر دیا۔ پھر میں مامون کے پاس واپس آیا اور میں نے اس سے
میں نے ایسا ایسا کر دیا۔ اب میں چاہتا ہوں کہ ان دونوں کو سامان بھی دے دوں۔ تو امیر نے ہر ایک کے لئے ان دونوں میں
سے دس ہزار درہم دینے کا حکم دیا اور امیر نے میرے لئے بھی اسی کے برابر دینے کا حکم فرمایا اور میں اس کے پاس سے باہر آ
امیر المؤمنین پھر نیند کے لئے اپنی خواب گاہ کی طرف لوٹ گیا۔

لغات النَاجِرَۃُ۔ مؤنث النَاجِر ہی الظہیرۃ (دوپہر)، نصف النہار فی القیظ او من عند زوال الشمس الی العصر لانّ الناس یسکنون فی بیوتہم کانہم قد نہاہم جرو اشتدۃ الحر والجمع ہواجر و ہواجرُ واصلہ من الہجر فان الاعمال تُہجر عند ذاک ۱۲۔ الجَوّ۔ بفتح المعجمۃ وتشدید الواو ما بین الارض والسماء والجمع جواءٌ واجواءٌ ۱۲۔ جَرَّۃٌ۔ اناءٌ یُصنع من المدر و جرۃ اصلہ جرۃٌ وجمع جرۃ جرارٌ وایضا جمعہ جرار (مٹی کی گھڑیا) ۱۲۔ ذَرَابَۃٌ۔ حِدَّۃُ السیف وہو من سمع لازمٌ ومن نصر متعدی و ہہنا حدۃ اللسان والطلاقۃ یقال رجل ذربٌ اذا کان سلیط اللسان ۱۲۔ وَجَدٌ۔ یقال بہ وجد ای عشق وحُبٌّ ۱۲۔ ہَجر۔ ترک کم تعہدہ وشدۃ الحر والمراد ہہنا بمعنی الفراق ۱۲۔ اَمَرّ۔ اسم التفضیل من المرارۃ ہو ضد الحلاوۃ من سمع ۱۲۔ المامون۔ اسم ابن ہارون رشید ۱۲۔ اُعجَبَ۔ صیغۃ المتکلم المضارع المجہول من نصر یقال عَجِبَ عَجَبًا وعجابًا ۱۲۔ اَتَہَبُ۔ الہمزۃ لاستفہام الانکاری تہب من فتح یقال وہب المال فلانا ولفلانٍ اذا اعطاہ ایاہ بلا عوض ۱۲۔ اَحضرتہما۔ صیغۃ المتکلم من الافعال ۱۲۔ من اہل ای جمعت کل من حضر من اہل لیشہدوا نکاحہما ۱۲۔ خَزٌّ وعبدٌ۔ ہذا مع معطوفاتہ مبتدأٌ خبرہ محذوفٌ ای اجتمع ثمّہ ۱۲۔

حكاية۔ اخبر عمر بن الحبيب القاضي ان رجلاً كان بالبصرة وكانت لهٗ امرأةٌ
منها ابنان فمات وترك لهم شاةً فرأت المرأة في النوم كأن احدُ ابنيها يقول
لها اما ترين هذا الجدي قد افنى علينا لبن هذه الشاة وليس بدٌّ من ان اقوم
به فقالت لا تفعل يا بُنَيّ فقال لابُدّ من ان اذبحه فقام وذبحه وسمطهٗ وشواهٗ
خارجةً من التنور وقعد هو واخوه يأكلان فكلّمه اخوه بشيءٍ فاخذ السكين و
بطنه فانتبهت فزعةً واذا ابنها يقول يا اماه اما ترين هذا الجدي قد افنى
علينا لبن هذه الشاة فاريد اقوم فاذبحه فقالت لا تفعل يا بنيّ وجعلت تتعجب
من تصديق الرؤيا فاخذت بيد اخيه فادخلته بيتاً واغلقت عليه الباب

من داخل فبينما هي مغكرة ومغتمة اذ اغفلت فرأت النبي صلى الله عليه وسلم في النوم فقال لها ما شانك فخبرته الخبر فنادى يا رؤيا فاذا الحائط قد انشق وخرجت منه امرأة بديعة الجمال فقال لها النبي صلى الله عليه وسلم ما اردت بهذه المسكينة فقالت لا والذي بعثك بالحق نبيا ما اتيتها في منامها فنادى يا اضغاث احلام فخرجت امرأة دونها فقال لها ما اردت بهذه المسكينة فقالت رأيتهم بخير فحسدتهم واردت ان اغمهم فقال النبي صلى الله عليه وسلم ليس عليك بأس فانتبهت واكلت مع ابنيها ولم يزالوا بخير۔

الترجمۃ والمطالب

حکایت۔ عمر بن حبیب قاضی نے خبر دی کہ ایک شخص بصرہ میں تھا جس کی ایک بیوی تھی اور اس بیوی سے دو لڑکے بھی تھے۔ اس شخص کا انتقال ہو گیا۔ مرنے والے نے اپنی بیوی بچوں کے لیے ایک بکری چھوڑی۔ تو عورت نے خواب میں دیکھا کہ گویا اس کے دو بیٹوں میں سے ایک بیٹا کہہ رہا ہے کہ اے اماں جان! کیا تم نہیں دیکھ رہی ہو کہ اس بکری کے بچے نے اس بکری کے دودھ کو ہمارے لیے ختم کر دیا ہے اور اس بات سے کوئی چھٹکارا نہیں ہے کہ میں تیار ہو جاؤں اور اس کو ذبح کر دوں۔ ماں نے کہا ایسا نہ کر۔ بیٹے نے کہا میں تو اس کو ذبح کر کے رہوں گا۔ چنانچہ کھڑا ہوا اور اس کو ذبح کر ڈالا اور اس کی کھال اتاری اور اس کے گوشت کو بھونتا اور تنور سے نکالا اور وہ اور اس کا بھائی دونوں کھانے کے لیے بیٹھ گئے۔ اس بھائی نے ذبح کرنے والے بھائی سے کسی بارے میں بات چیت کی۔ ذبح کرنے والے نے چھری لی اور دوسرے بھائی کے پیٹ کو پھاڑ دیا۔ پس بے دار ہوئی اور گھبرائی ماں۔ تو اچانک اس کا بیٹا کہہ رہا ہے۔ یا اُماہ اما ترین هذا الجدی قد افنی علینا لبن هذه الشاة فقالت لا تفعل یا بنی۔ عورت اس بات کو دیکھ کر اپنے خواب کی تصدیق کی وجہ سے تعجب کرنے لگی۔ پھر اس نے اس لڑکے کے بھائی کا ہاتھ پکڑا۔ اور اس کو ایک کوٹھڑی میں داخل کر دیا اور اس پر دروازہ کو اندر کی طرف سے بند کر لیا۔ پس وہ اسی حالت میں فکر مند اور غمگین بیٹھی ہوئی تھی۔ تو اچانک وہ سو گئی۔ تو دیکھا اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں کہ آپ اس سے فرما رہے ہیں کیا حال ہے تیرا۔ عورت نے آپ کو پوری بات سنائی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یا رؤیا کہہ کر پکارا تو اچانک دیوار

پھٹ گئی اور اس میں سے ایک حسین نادر جمال والی عورت نکلی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے فرمایا۔ اس مسکینہ کے ساتھ تیرا کیا ارادہ ہے۔ کہنے لگی قسم اس خدا کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے۔ درانحالیکہ آپ نبی ہیں۔ میں اس کے پاس خواب میں نہیں آئی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یا اضغاث احلام کہکر پکارا (پریشان خوابیں) تو پھر ایک عورت نکلی جو پہلے سے گھٹیا تھی۔ آپ نے اس عورت سے فرمایا۔ تونے اس غمگین عورت کے ساتھ کس بات کا ارادہ کیا ہے۔ عورت نے جواب دیا۔ میں نے ان گھر والوں کو بہت اچھے حال میں دیکھا۔ تو میں نے ان پر حسد کیا اور میں نے چاہا میں انہیں غمگین بنا دوں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس میں کوئی ہرج نہیں ہے۔ یعنی اب تجھے نہ ڈرنا چاہیئے۔ پس عورت خواب سے بیدار ہوئی اور اپنے دونوں بیٹوں کے ساتھ کھانے لگی اور ہمیشہ وہ خیریت کے ساتھ زندگی گزارتے رہے۔

اللغات

الجدی۔ ولد المعز فی السنۃ الاولیٰ والجمع اَجْدٍ و جداءٌ و جدیانٌ ج۔ تَجَدَّ۔ بالتشدید المناص والمهرب ۔۔ تمتغط۔ من عزب۔ دور کردن موئے گوسفند و بریاں کردن یقال سمط الجدی سمطا اذا نقاه من الصوف والتنور جمع تنانیر۔۔ رؤیا۔ بالضم علی وزن فُعلیٰ ما رأی الانسان من الخیر فی منامہ یقال لہ رؤیا وما رآہ من الشر یقال لہ حُلُمٌ ومنہ قولہ علیہ السلام الرؤیا من اللہ والحُلُم من الشیطان والجمع رُؤیٰ کہُدیٰ ۔۔ امرأۃ۔ تشکل الرؤیا فی صورۃ امرأۃ جمیلۃ وذلک لان لاعمال کلہا صورًا و ۔۔۔ فی عالم الارواح والرؤیا والحُلُم ۔۔۔ بالم الارواح وعلیہ یحمل ما ورد فی الحدیث الصحیح ان العمل الصالح یأتی عند الرجل فی قبرہ فی صورۃ رجل حسن جمیل ۔۔۔ الشر یأتیہ فی صورۃ قبیحۃ وامثالہ فی الحدیث کثیرۃ۔ اضغاث احلام۔ (خوابہائے پریشان) اضغاث جمع ضغث ۔۔۔ وہو فی الاصل قبضۃ حشیش یختلط فیہ رطب بالیابس واضغاث احلام ہی التی لایصح التعبیر معنہا لاجل اختلاطہا وا

حکایۃ۔ اخبر بعض الادباء قال حدثنا رجلٌ من جیراننا ان الفضل مرّ فی یوم صائف منصرفا من المدینۃ یرید منزلہ فقلت لہ واللہ ما فی منزلی قلیل ولا کثیر فعطس الفضل فقلت یرحمک اللہ وقد کان معہ بعض غلمانہ ان یحملنی معہ علی دابۃ فلما صار بی الی قصرہ اخرج الی خمسۃ الاف درہم وعشرۃ اثواب فانصرفت بہا الی منزلی فقالت لی امرأتی واللہ لقد خرجت من عندنا وما تملک قلیلا ولا کثیرا فمن این سرقت ہذا قال فاعلمتہا الخبر

فلم تصدق قولی و استراب الجیران بحالی و تناھی الخبر الی السلطان فطمع فی وحبسنی فقلت له انه کان من امری کیت وکیت فرفع خبری الی الفضل فامر باحضاری فلما احضرت ورأنی عرفنی وامر باطلاقی واعطانی خمسة الاف اخری وعشرة اثواب وقال تعهدنا تنتفعک فلم یزل ینفعنی حتی حدث من امرهم ما حدث۔

حکایۃ۔ اخبر بعض الفضلاء ان رجلا کان ینزل بنھر المھدی وکانت علیه نعمة فزالت ولم یقدر علی شیء فمطر الناس ثلاثة ایام متتابعة فبقی فی منزله لا یقدر علی الخروج فاضربه ذلک وابلغ الیه الجوع والی عیاله فلما کان فی اخر اللیل جاء الی بقال بقصعة له لیرهنها عنده فی خبز فانتھره البقال وقال ما اصنع بها وابی ان یعطیه علیها شیئا۔

الترجمۃ والمطالب ایک ادیب نے بیان کیا اور کہا کہ ایک شخص نے ہمارے پڑوسیوں میں سے ہم سے یہ بات بیان کی کہ فضل برمکی مدینہ سے لوٹتے ہوئے جبکہ وہ اپنے مکان جارہا تھا۔ ایک گرم دن میں ہمارے پاس سے گزرا۔ میں نے اس سے کہا قسم خدا کی میرے مکان میں نہ تھوڑی چیز ہے اور نہ بہت سی فضل برمکی کو چھینک آئی تو میں نے کہا یرحمک اللہ۔ اور وہ میری قسم کو یعنی واللہ ما فی منزلی قلیل (الخ) سن چکا تھا۔ اپنے بعض غلاموں کو حکم دیا کہ اسے اپنے ساتھ اپنے داتبہ پر سوار کرکے میرے پاس لے آئیں۔ جب وہ مجھے اس کے مکان کی طرف لے گیا۔ تو اس نے پانچ ہزار درہم اور دس جوڑے نکال کر مجھے دیئے تو میں اس سامان کو لے کر اپنے گھر واپس لوٹا۔ تو میری بیوی نے مجھ سے کہا۔ قسم خدا کی تو ابھی ہمارے پاس سے باہر گیا۔ جب کہ تو نہ تھوڑے مال کا مالک تھا نہ بہت کا۔ تو پھر تو نے یہ مال کہاں سے چرا لیا۔ راوی نے کہا۔ میں نے بیوی کو پوری بات بتائی تو بیوی نے میری بات کی تصدیق نہیں کی اور میرے پڑوسیوں نے بھی میری اس حالت میں شک کیا اور خبر سلطان تک پہنچی۔ تو اس نے مجھ کو بلایا اور قید کر دیا۔ میں نے اس بادشاہ سے کہا کہ میری بات اور معاملہ اس طرح اس طرح تھا (یعنی میں گھر سے فاقہ کش اور تہی دست نکلا تھا)، پھر میری بات کی خبر فضل برمکی تک پہنچی

تو اس نے میرے حاضر کرنے کا حکم دیا۔ میں جب سامنے لایا گیا اور فضل نے مجھے دیکھا تو اس نے مجھے پہچان لیا اور میرے چھوڑ دینے کا حکم دیا اور مجھ کو پانچ ہزار درہم اور دیئے اور دس تھان دیئے اور مجھ سے کہا تم آتے رہنا۔ ہم تمہیں کچھ نفع پہنچاتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ جوان کی حالت بدتر ہوئی وہ معلوم ہے۔

حکایت۔ ایک فاضل نے بیان کیا کہ ایک مرد خلیفہ مہدی کی نہر کے قریب مقیم تھا اور وہ مالدار تھا۔ اس پر مفلسی چھا گئی اور اس کو کسی چیز پر قدرت نہ رہی اور پانی تین دن تک پے درپے برستا رہا۔ وہ شخص گھر سے باہر نکلنے پر قادر نہ ہوا۔ اور اس کو گھر میں ٹھہرنے سے خود تکلیف پہنچی اور بھوک کی وجہ سے اس کی اور اس کے بال بچوں کی بُری حالت ہوگئی۔ پس جب کہ آخری رات ہوئی۔ وہ شخص سبزی فروش کے پاس اپنا پیالہ لایا۔ تاکہ اس پیالہ کو وہ روٹی کے عوض اپنے پاس گروی رکھ لے۔ اس کو سبزی فروش نے دھتکارا اور جھڑک دیا اور یہ کہا کہ میں اس کا کیا کروں گا اور اس کے عوض میں کچھ دینے سے انکار کر دیا۔

اللغات

نعطس۔ فعل ماض من ضرب ونصر یقال عَطَسَ عَطْسًا اذا اَتَتْہُ العُطْسَۃُ وہی اندفاع الہواء بعزم من الانف مع صوت یُسْمَعُ ۱۲۔ یمینی۔ یعنی بہ قولہ واللّٰہ ما فی منزلی قلیل وکثیر الخ۔ استراب۔ اصلہ الریب وہو الشک والمراد الحیرانی وقعوا فی الشک بحالی وغنائی بعد فقری ۱۲۔ تناہی۔ فعل ماض من التفعل یقال تناہی الشئ اذا بلغ نہایتہ قولہ۔ بالطلاق۔ مصدر من الافعال ضد التقیید ۱۲۔ تعہد۔ امر من التفعل تعہد الشئ اذا تحفظ بہ وبمعنی نگہبانی کردن چیزے وبار بار آمدن نزد کسے) وہذا ہو المراد ہہنا ۱۲۔ ما حدث۔ وہو ان الہارون الرشید عَتَبَ علی فضل بن الربیع فقتل الفضل فتبعہم ثم قتل کما ہو مذکور فی التواریخ ۱۲ حکایت۔ فاضر۔ فعل ماض من الاضرار یقال اضرہ اذا غلب علیہ الضرر (اسے نقصان لے دوڑا) ویقال اضر بہ بصلۃ الباء اذا دنا منہ ولصق بہ ۱۲۔ ابلغ۔ ای ذلک الحال من الفقر وضیق العیش لے ذلک الرجل الجوع ۱۲۔ فانتہرہ۔ فعل ماض من ضرب ۱۲۔

قال فعاد الى منزله مغموماً لا حيلة له فرفع يده الى السماء وقال اللّٰهم سُق الىّ فى هٰذه
الليلة عبداً (بعض الفضلاء ۱۲) من عبادك تحبه يفرج عنى ما انا فيه فما شعر الا والباب يُدق فخرج
فاذا رجل على حمار قد احفت (گرد آمدند اوراد) به خدام فقال له كم عيالك قال كذا وكذا فاعطاه
كيساً فيه خمسة الاف درهم فقال الحمد لله الذى استجاب دعائى وفرج عنى
كربى (مشقتی ۱۲) فقال له وما كان دعاؤك فاخبره الخبر بفعل البقال وما دعا الله عز وجل
به فاستحلفه (قسم داد) انه دعا بهذا الدعاء فحلف له فامر له بمائة الف درهم فقال سألت

بعض اولٰئك الخدم عنه لاعلم هل يقدر الرجل على ما امر لي به ام لا فقال هو الفضل بن يحيٰى بن خالد البرمكي فسكتُّ لذلك وانصرفت الى منزلي فلما اصبحت مضيت الى قهرمانه فقبضت منه المال قلت ان الفضل حريٌّ (اے تصدیقاً بقولہ) بقول ابي تمام (ہو صاحب الحماسہ) رحمه الله ؎

هو البحر من اي النواحي اتيتهٗ ❊ فلجّتهُ المعروف والجود ساحلهٗ

جواد اذا ما جئت للجود (جمع ناحیۃ) طالبًا ❊ حباك (مبتدا) بما تحوي (خبر) عليه اناملهٗ

ولو لم يكن في كفه غير روحه ❊ لجاد بها فليتق الله سائله

الترجمۃ والمطالب

کہا بعض فضلا نے کہ وہ شخص لوٹا اپنے گھر کی طرف غمگین۔ کوئی تدبیر نہ مل سکی اس کو اور کوئی حیلہ کام نہ آیا اس کے تو ہاتھ اٹھائے اس نے آسمان کی طرف اور کہا اس نے اے اللہ تو بھیج میری طرف اس رات میں اپنے بندوں میں سے کسی بندہ کو۔ جس کو آپ چاہتے ہوں یعنی محبوب رکھتے ہوں کہ دور کر دے وہ میری اس پریشانی کو جس میں کہ میں مبتلا ہوں۔ کچھ دیر نہیں گزری تھی (یعنی اچانک فوراً) گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا جانے لگا تو یہ دروازہ سے باہر آیا اور دیکھا کہ ایک شخص گدھے پر سوار ہے۔ ارد گرد سے اس کو خادموں نے ڈھانپ رکھا ہے۔ اس نے مجھ سے خطاب کیا کہ تیرے بال بچے کتنے ہیں۔ اس تنگ دست آدمی نے بتلایا کہ اتنے اور اتنے۔ پھر آنے والے شخص نے اس مفلس کو ایک تھیلی دی۔ جس میں تقریباً پانچ ہزار درہم تھے تو کہا مفلس شخص نے کہ اللہ کا بے حد و شمار شکر ہے جس نے میری دعوت قبول کی اور میری بے چینی دور کر دی۔ آنے والے نے مفلس سے پوچھا تیری دعا کیا تھی۔ تو اس نے وہ معاملہ جو گزرا تھا (یعنی بقال کا جواب دینا) اور وہ دعا جو اس نے اللہ سے مانگی تھی تبلائی۔ اس آنے والے شخص نے اس غریب کو قسم دلائی کہ کیا اس نے ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگی تھی۔ تو مفلس نے آنے والے شخص کے سامنے قسم کھائی (یعنی اپنے قسم کھانے کو حلف کے ساتھ ذکر کیا) تو آنیوالے نے اس غریب کو ایک لاکھ درہم دینے کا حکم دیا۔ پس غریب نے کہا کہ میں نے آنے والے شخص کے ایک خادم سے اس کے بارے میں دریافت کیا۔ تاکہ میں سمجھ لوں کہ کیا یہ شخص اس پر قدرت رکھتا ہے جس کا اس نے دینے کا حکم کیا ہے یا نہیں؟ تو اس کے خادم نے کہا یہ فضل بن یحییٰ بن خالد البرمکی ہے۔ میں اس وجہ سے خاموش ہو گیا اور میں اپنے مکان کی طرف واپس آ گیا۔ جب میں نے صبح کی تو میں اس کے کارندہ کے پاس گیا اور میں نے اس سے مذکورہ بالا رقم

کر لیا۔ میں نے کہا یقیناً یہ فضل برمکی ابو تمام رحمۃ اللہ علیہ کے قول کا مصداق ہے سہ یہ ممدوح جس طرف سے بھی تو اس کے پاس آئے سخاوجود کا سمندر ہے۔ اس سمندر کی بھنور اس کا احسان ہے اور اس سمندر کا ساحل جود و سخا ہے۔ جب تو اس کے پاس بخشش لینے آئے تو وہ ٹپا اٹھی ہے۔ اس کے پوروے جس مال کو گھیرے ہوئے ہوتے ہیں (محیط ہوتے ہیں) اس سب کو یہ دے دیتا ہے اور اگر اس کے ہاتھ میں کچھ نہ ہو سوائے اس کی روح کے۔ تو دے ڈالے گا یہ اس روح کو بھی۔ تو اللہ تعالیٰ سے ڈرے اس سے مانگنے والا۔

اللغات

حیلۃ۔ الحذق والجودۃ النظر والقدرۃ علی التصرف فی الاشغال والجمع الحیل ۱۲۔ السماء۔ ماشاہدہ فوقنا کقبۃ زرقاء محیطۃ بالارض وکل ما علاک والجمع سماوات وسُمِیٌّ واسمیۃ ۱۲۔ سُق۔ صیغۃ الامر من (نصر) یقال ساق الماشیۃ ای حثہا علی السیر من خلف عکس قادہا ۱۲۔ شعر۔ فعل ماض من کرم یقال شعر بہ ای علم واحس بہ وشعر لہ ای فطن اصلہ فما شعر بشیء الا والحال ان الباب یدق یعنی اتاہ آتٍ وطرق الباب ۱۲۔ استحلفہ۔ من الاستفعال یقال استحلف ای طلب منہ الحلف وجعلہ یحلف ۱۲۔ یقدر۔ من ضرب ونصر یقال قدر علی الشیء او قوی والمعنی اعلم انہ من اکابر الاغنیاء فیقدر علی اداء ہذا المال الجزیل الذی امرکہ ام لیس منہم بل سخر بہ واستہزأ ۱۲۔ قہرمانہ۔ الوکیل او امین الدخل والخرج والجمع قہارمۃ ۱۲۔ لُجّۃ۔ بضم اللام وفتح الجیم معظم الماء (موج دریا) والجمع لُجَجٌ ولُجَاجٌ ۱۲۔ النواحی۔ جمع ناحیۃ الجانب والجہۃ ۱۲۔ جواد۔ الرجل السخی الکریم والجمع اجوادٌ واجاوِدُ ۱۲۔ جاد۔ فعل ماض من نصر بمعنی العطاء یقال جادہ بکذا ای اعطاہ ایاہ ۱۲۔ تحوی۔ بصیغۃ الغائبۃ من ضرب یقال حوی الشیء ای جمعہ ۱۲۔ اناملہ۔ جمع انملۃ بمعنی یک گرہ انگشت والمراد بہ الید اطلاقا للجزء علی الکل والمعنی انہ یعطیک کل ما کان فی ملکہ ۱۲۔

حکایۃ۔ قیل ان رجلا من اهل الشام عزم علی لقاء المامون (خلیفۃ من العباسیۃ ۱۲) فاستشار بعض اصحابه قال علی ای وجه اصلح ان القی امیر المؤمنین قال علی الفصاحة قال لیس عندی منها شیء وانی لالحن فی کلامی کثیرا قال فعلیك بالرفع فانه اکثر ما یستعمل فدخل علی المامون وقال السلام علیكُ (بضم الکاف) ورحمةُ اللهُ (بضم الہاء) وبرکاتهُ فقال (خلیفۃ من العباسیۃ) یاغلام اصفعه فصفعه فقال بسمُ اللهُ (بضم الباء والمیم ۱۲) فقال ویلك من دلك (نشان داد ۱۲) علی الرفع قال وکیف (استفہامیۃ ۱۲) یا امیر المؤمنین لا ارفعُ من رفعه الله فضحك وقضی حاجته (المامون ۱۲)۔

۹ حکایۃ. قیل اختصم رجلان الیٰ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تعالیٰ وجعلا یلحنان (غلطی کرنے لگے کلام میں) فقال الحاجب قوما فقد اٰذیتما امیر المؤمنین فقال عمر انت واللہ اشد اذیً لی منہما۔

۱۰ حکایۃ. قیل لما تشاغل عبد الملک بن مروان بقتال مصعب بن الزبیر اجتمع وجوہ الروم الیٰ ملکہم وقالوا قد امکنتک (قدرت داد ۱۲) الفرصۃ عن العرب فقد تشاغل بعضہم ببعض ووقع باسہم (جنگ ۱۲) بینہم والرأی ان تغزوہم فی بلادہم۔ (ای اما نا فحذف المضاف الیہ واقیم اللام مقامہ ۱۲)

الترجمۃ والمطالب

حکایت. بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شامی شخص نے مامون رشیدؒ سے ملنے کا ارادہ کیا اور اپنے بعض ساتھیوں سے مشورہ کیا۔ شامی شخص نے کہا کہ کون سا طریقہ زیادہ مناسب ہے امیر المومنین سے ملاقات کرنے کے لیئے تو اس ساتھی نے کہا فصاحت اور بلاغت سے کر ملاقات کیجئے۔ شامی نے کہا کہ فصاحت اور بلاغت سے میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ میں تو اپنے کلام میں بہت زیادہ غلطی کرتا ہوں۔ تو ساتھی نے کہا کہ تم اپنے کلام میں پیش کو اختیار کرو، یعنی آخری حرف کو مرفوع پڑھا کرو۔ چونکہ رفع عرب کے کلام میں زیادہ مستعمل ہے۔ وہ شامی شخص مامون کے پاس پہنچا اور اس نے کہا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہُ وَبَرَکَاتُہٗ۔ خلیفہ نے کہا اے غلام اس کے ایک چپت مار غلام نے اس کے طمانچہ مارا تو اس شامی نے کہا۔ بِسْمُ اللّٰہُ تو خلیفہ نے کہا خدا تیرا ناس کرے۔ کس نے تجھے رفع دینے پر رہنمائی کی ہے۔ یعنی پیش پڑھنے پر۔ شامی نے کہا کیوں نہ میں اے امیر المومنین بلند کروں اس کو جس کو اللہ نے بلند کیا ہے۔ تو امیر ہنسا اور اس کی ضرورت کو پورا کر دیا۔

حکایت. کہا جاتا ہے کہ دو شخص اپنا جھگڑا لے گئے عمر بن عبد العزیزؒ کے پاس اللہ تعالیٰ اُن پر رحم فرمائے اور دونوں کلام میں غلطی کر رہے تھے۔ دربان نے کہا تم دونوں یہاں سے کھڑے ہو جاؤ۔ تم نے امیر المومنین کو بڑی تکلیف پہنچائی ہے۔ عمر بن عبد العزیزؒ نے دربان سے فرمایا۔ تم قسم خدا کی زیادہ تکلیف پہنچانے والے ہو مجھ کو ان دونوں سے۔

حکایت. کہا گیا ہے کہ جب کہ عبد الملک بن مروانؒ مصعبؓ بن الزبیر سے جنگ میں لگ گئے تو روم کے بڑے بڑے لوگ اپنے بادشاہ کے پاس اکٹھے ہوئے اور یہ کہا کہ اب موقعہ نے تجھ کو قادر بنا دیا ہے۔ عرب آپس میں ایک دوسرے سے بھڑ رہے ہیں اور ان کی جنگ آپس میں ہو رہی ہے اور مشورہ یہ ہے کہ آپ ان سے ان کے شہروں میں اسوقت جنگ کر لیں گے۔

اللغات

عزم۔ فعل ماض من ضرب یقال عزم الامر وعلیہ اذا عقد ضمیرہ علیٰ فعلہ وجدّ فی الامر ای وجہ ای انی شیٔ اتحقد فی نفسی حتی یطیب لی لقاء امیر المؤمنین ویحصل لی عندہ منزلۃ ۱۲۔ قولہ لاَ لْحَنُ۔ بصیغۃ المتکلم مصدرہ اللّحن ہو الخطاء فی الکلام فی الاعراب یقال لحن فی کلامہ او فی القراءۃ لحنا ولحونا ولحانۃ ولحانیۃ اذا اخطأ فی الاعراب ۱۲۔ فعلیکُ بالرفع

ملک اسم فعل بمعنی الزم والمعنی انک اذا کلمت کلاماً فارفع اواخر کلامک کلہا فان العرب یستعمل رفعاً کثیراً ۱۲۔ اصفعہ بصیغۃ الامر من لم مصدرہ الصفع (طمانچہ زدن)، یقال صفاعہ صفعاً اذا ضرب قفاہ بکف مبسوطۃ ۱۲۔ الرفع۔ بمعنی علامۃ الرفع یقال رفع الکلمۃ ای العبا علامۃ الرفع ۱۲۔ ارفع۔ صیغۃ المضارع المتکلم من الرفعۃ بمعنی العلو وفیہ صنعۃ ایہام حیث اخذ الرفع بمعنی الضمۃ فی معنی آخر بعیداً من الرفعۃ والعظمۃ۔ وصنعۃ الایہام ان یذکر فی الکلام لفظ لہ معنیان ویراد بہا المعنی البعید کما کان الظاہر ہہنا من الرفع ہو الضمۃ ولکنہ اراد بہا المعنی الثانیۃ ۱۲۔ عمر بن عبد العزیز۔ من کبار التابعین وعلمائہم ولی الخلافۃ بعد الحجاج ۱۲۔ قوماً۔ تثنیۃ قم من نصر وصحیح ان یقول قوما بالواو ولکن الحاجب اخطأ فی کلامہ فتلفظ بلا واو ولذلک قال لہ عمر بن عبد العزیز انک اشد اذی بی منہما والامر لیس کذلک فانہما کانا یلحنان فی الاعراب وانک قد اخطأت فی اصل الکلمۃ ومن ہہنا اتضح لک خطاء ما ذکرہ فی احسن الحواشی ان الواو من قولہ قما قد سقط من سہو الکاتب بل من خطاء المتکلم فالصحیح فی الحکایۃ ما ہو غلط بحسب القاعدۃ ۱۲

فانك تُذِلُّهم وتنال حاجتك منهم فنهاهم عن ذٰلك فابوا عليه الّا ان يفعل فلما رأى ذٰلك دعا بكلبين فاحرش بينهما فاقتتلا قتالاً شديداً ثم دعا بذئب فخلّاه بينهما فلما رأى الكلبان الذئب تركا ما كان بينهما واقبلا على الذئب حتى قتلاه فقال ملك الروم هٰكذا العرب يقتتلون بينهم فاذا رأونا وهم مجتمعون تركوا ذٰلك واقبلوا علينا فعرفوا صدق قوله ورجعوا عما كانوا عليه۔

حكاية۔ قيل دخل قومٌ على المنصور من حاشيته وخدامه فرأى منهم رجلاً عليه سوادٌ خلقٌ فقال له يا فلان ما لى ارى سوادك مُتقطِعًا. اما تقبض رزقك قال بلىٰ يا امير المؤمنين ولكن ابى توفّي وترك عليه ديناً كثيراً فبعث تركته فى قضاء دينه فصرفت اكثر رزقى الى حرمته وولده من بعده فقال اعد علىّ ما قلت فاعاده فقال ما احسن ما فعلت أُغدُ علىّ فى غدٍ فغدا عليه فوجد الربيع جالساً على الكرسى فقال تدسأل عنك امير المؤمنين فادخل فدخل فوجده يصلّى فقضٰى حاجته من الصلوٰة

وقال الم امرك ان تغدو فقال یا امیرالمؤمنین ما قصرتُ فی الغُدُوِّ عند نفسی.

الترجمۃ والمطالب

اس لیے کہ آپ ان کو ذلیل کر دیں گے اور اپنا مقصد ان سے پورا کر لیں گے۔ روم کے بادشاہ نے ان کو اس لڑائی سے روک دیا۔ لیکن قوم نے اس کی بات ماننے سے انکار کیا۔ سوائے اس کے کہ ملک روم عرب سے لڑے۔ جب ملک روم نے اس اصرار کو قوم کی طرف سے دیکھا تو دو کتوں کو بلایا اور ان دونوں کتوں کو آپس میں خوب لبکایا (لبکانا لڑنے کے لیے آمادہ کرنا) وہ دونوں کتے آپس میں خوب لڑے۔ اس کے بعد ملک روم نے ایک بھیڑیا منگوایا اور اس بھیڑیے کو ان دونوں کتوں کے درمیان چھوڑ دیا۔ ان دونوں کتوں نے بھیڑیے کو دیکھا تو جو جھگڑا آپس میں کر رہے تھے اس کو چھوڑ دیا اور دونوں کتے بھیڑیے پر لپکے۔ یہاں تک کہ دونوں نے بھیڑیے کو مار ڈالا۔ تو ملک روم نے کہا ایسا ہی حال ہے ان (عربوں) کا کہ آپس میں وہ لڑ رہے ہیں۔ جب وہ ہمیں دیکھیں گے۔ حالانکہ وہ اکٹھے بھی ہوں گے تو اس باہمی قتل و قتال کو چھوڑ دیں گے اور ہمارے پیچھے لگ جائیں گے (یا ہم پر ٹوٹ پڑیں گے) رومیوں نے بادشاہ کے قول کی سچائی کو سمجھا اور جس بات پر وہ ڈٹے ہوئے تھے (یعنی عربوں سے لڑنا) اس سے انہوں نے رجوع کیا۔

حکایت۔ بیان کیا جاتا ہے کہ امیرالمؤمنین منصور کے پاس اس کے خادموں اور حاشیہ نشینوں میں سے کچھ لوگ آئے تو منصور نے ان لوگوں میں سے ایک شخص کو دیکھا جس کے بدن پر سیاہ پرانے کپڑے ہیں تو منصور نے کہا اے فلاں شخص تجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں تیرے لباس کو پھٹا ہوا یا پیوند لگا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ کیا تو اپنا وظیفہ نہیں لیتا ہے۔ آدمی نے کہا ہاں لیتا ہوں اے امیرالمؤمنین۔ لیکن میرے باپ نے وفات پائی اور اپنے اوپر بہت سا قرض چھوڑا ہے۔ میں نے اس کے ترکہ کو اس کے قرض کے ادا کرنے میں بیچ دیا ہے۔ میں نے اکثر اپنی کمائی میں سے اس کے بیوی بچوں کو دیا ہے اس کے مرنے کے بعد۔ منصور نے کہا ذرا دوبارہ بیان کرو جو کچھ تم نے کہا۔ پس اس نے اپنی بات کا اعادہ کیا۔ تو منصور نے کہا کیا اچھی بات ہے کہ جو تم نے کی ہے۔ کل صبح کو میرے پاس آؤ۔ وہ صبح کو اس کے پاس گیا تو وہاں کرسی پر ربیع کو بیٹھا ہوا پایا۔ تو کہا ربیع نے کہ آپ کے بارے میں امیرالمؤمنین نے معلوم کیا ہے آپ اندر جائیے۔ پس وہ اندر پہنچا تو منصور کو اس نے نماز پڑھتا ہوا پایا۔ تو اس نے اپنی نماز کو پورا کر لیا اور کہا کہ کیا میں نے تجھے کہا نہیں تھا کہ تو میرے پاس صبح ہی آنا۔ تو کہا اس نے اے امیرالمؤمنین نہیں کوتاہی کی میں نے صبح کے وقت چلنے میں اپنے گمان کے مطابق۔

اللغات

فَاَحْرَشَ۔ فعل ماض من الافعال والاحراش والتحریش ہو اغراء بعض الناس ببعض وکذلک بین الکلاب و ماشاکلہا یقال احرش الکلاب و بین الکلاب (برانگیخت بعض را بر بعض)۔۱۲۔ واقبلوا۔ کذلک کان امیرالمؤمنین اذا الناس ناس والزمان زمان وقد وقع مثلہ فی زمن حرب معاویۃؓ وعلیؓ واما الیوم فالمسلمون لا یجتمعون الا علی حرب المسلمین حاشیۃ۔ حاشیۃ الشیٔ طرفہ وجانبہ ومنہ قولہم حاشیۃ الرجل اہلہ وخواصہ لکانہم فی جانبہ ۱۲۔ خلق۔ بفتح اللام وکسرہ وہی صفۃ

اصفت من الخلق بفتحتين والخلوقة يقال خلق الثوب من سمع وكرم بمعنى بلي دبوسيده لباس ۱۲. متقطعا. پیوند لگا ہوا کپڑا ۱۲. ترکہ. التركة کہ ماترکہ المیت ۱۲. بجرمتہ. بضم الحاء وسکون الراء وضمه وفتحه وہو کل ما یحمیه الرجل ویدافع عنه ولا یحل انتہاکہ اسے ترک حفاظتہ ام سمیت نساء الرجل بالحرمة والمراد ہہنا امرأة ابیه ۱۲. آچیک اسے کرده ۱۲. اغدو. امر من غدا یغدو بمعنی اصبح ای ذہب غدوة. النزیع . البزیجة قمر ۱۲ انم آمرک استفہام انکاری یعنی الم اقل لک ان آتی غدوی علی الصباح نکیف تاخرت ۱۲. ما قصرت ـ صیغة المتکلم من التقصیر ۱۲

لخذ ما تحت تلك المضربة واذا السراج يزهر وسرير صغير في ناحية المجلس ينام عليه فرفعت المضربة فاذا دنانير تحتها فجعلت احشوها في كمي ثم دعوت له وخرجت وزنت الدنانير فهي الف دينار وتسعة وتسعون دينارا.

حكاية ۱۲۵. قيل ان شمر بن افريقيس بن ابرهة خرج في خمسمائة الف مقاتل الى ارض الصين فلما قارب بلادهم بلغ ذلك ملك الصين جمع وزراءه واستشارهم فقال رئيسهم فى اثر وخلنى ورأيي فامر به فجدع انفه فقام هاربا مستقبلا لشمر فلاقاه على اربعة منازل بعد خروجه من مغادر الصين فدخل عليه وقال انى اتيتك مستجيرا قال شمر ممن قال من ملك الصين لاني كنت رجلا من خاصة وزرائه وانه جمعنا لما بلغه مسيرك اليه واستشارنا فاشار القوم جميعا بمحاربتك وخالفتهم في رائهم واشرت عليه ان يعطيك الطاعة ويحمل اليك الخراج فاتهمني وقال قد ملت الى ملك العرب وكان منه لى ما ترى ولم آمنه مع ذلك ان يقتلني فخرجت هاربا اليك.

ترجمہ والمطالب کہا امیر المؤمنین نے کہ لے لے وہ مال جو اس سوزنی کے نیچے ہے اور اچانک ایک چراغ روشن ہے اور مجلس کے کنارہ میں ایک طرف ایک چھوٹا تخت ہے جس پر منصور سوتا تھا۔ میں نے اس

تہ کیے ہوئے گدے (سوزنی) کو اٹھایا۔ تو اچانک اس کے نیچے بہت سے دیناروں کو میں نے پایا۔ میں اس کو اپنی آستین کی جیب
بھرنے لگا۔ اس کے بعد میں نے امیر کو دعا دی اور میں اس کے پاس سے چل دیا۔ اشرفیوں کو میں نے تولا تو ایک ہزار تھا نوسے
حکایت۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شمر بن افریقیس بن ابرہہ نکلا پانچ لاکھ لڑنے والوں کے ساتھ چین کی سلطنت کا ارادہ
چین کے شہروں سے قریب ہوا تو یہ خبر شاہ چین کو پہنچی۔ تو اس نے اپنے وزیروں کو اکٹھا کیا اور ان سے مشورہ لیا تو ان میں
بڑے نے کہا۔ میرے اندر کوئی خاص علامت بنا دیجئے اور مجھے چھوڑ دیجئے اور میری رائے کو د مجھے رائے میں آزادی اور
پس حکم دیا بادشاہ نے اس بات کا تو کاٹ لی گئی ناک اس کی۔ پھر کھڑا ہوا وہ رئیس قوم اور بھاگ رہا تھا شمر کی طرف منہ کر کے
لیا اس رئیس نے شمر کو چار منزل پر چین کے غاروں سے نکلنے کے بعد پھر پہنچا یہ رئیس شمر کے پاس اور کہنے لگا میں تیرے پاس آیا
پناہ چاہنے کے لیے۔ شمر نے کہا تم کس کے آدمی ہو؟ رئیس نے کہا میں چین کے بادشاہ کی طرف سے آیا ہوں۔ اس لیے کہ میں
کے وزیروں میں سے تھا اور اس شاہ چین نے جب کہ تمہارا آنا اپنی طرف معلوم ہوا۔ ہم سب سے مشورہ کیا۔ پس سارے لوگ
اس کو مشورہ دیا۔ تجھ سے لڑنے کا اور مخالفت کی میں نے ان سب کی اس رائے کے بارے میں اور مشورہ دیا میں نے ان کو
کہ وہ آپ کی اطاعت کریں اور آپ کو خراج دیا کریں۔ بادشاہ نے مجھے متہم کر دیا اور کہا کہ تو بادشاہ عرب کی طرف مائل
ہے اور اسی بات کی وجہ سے مجھے ملی وہ چیز جو تو دیکھ رہا ہے (ناک کا کاٹنا) اور نہیں مامون ہوا میں اس کی طرف سے اس
کاٹنے کے بعد اس بات سے کہ وہ مجھے قتل کر ڈالیں تو میں تیری طرف بھاگ کر آگیا ہوں۔

اللغات

المضربۃ۔ بضم المیم وفتح الضاد المعجمۃ الفرش المحشو بالقطن یقال لہٗ (سوزنی) من التضریب وہو فی الاصل (بخیہ
کردن) ۱۲۔ احثوھا۔ من نصر وسمع یقال حثّ التراب اذا صبّہٗ فی حفرۃٍ والمراد ہہنا صبّ الدینار والقاء الی
یزہر۔ صیغۃ المضارع من فتح زہر السراج اذا تلألأ ۱۲۔ الکُمّ۔ مدخل الید ومخرجہا من الثوب ۱۲۔ اَثِّر۔ صیغۃ الامر الحاضر بفتح الہمزۃ و
اثّر من التفعیل یقال اَثَّر فیہ تاثیرًا ای ترک فیہ اثرًا والاثر ما بقی فی الشیٔ من الرسم ۱۲۔ خَلِّنی صیغۃ الامر الحاضر من التفعیل خلّ الامر
اذا ترکہٗ ۱۲۔ مغاور۔ جمع مغارۃ علی خلاف القیاس بمعنی الارض المطمئن (پست زمین) ۱۲۔ مستجیرًا۔ بمعنی مستغیثًا ومستعینًا ۱۲۔ اشـ
علیہ۔ الاشارۃ اذا کان المتعدی بعلی کان بمعنی المشورہ ۱۲۔ الخراج۔ بفتح الخاء ما یخرج من غلّۃ الارض والمال والجزیۃ وہو المراد
ملتَ۔ صیغۃ الخطاب من المیل ۱۲۔ لم آمنہٗ۔ صیغۃ المتکلم من سمع ای لم اطمئن منہ ۱۲

ففرح بہ شمر وانزلہٗ فی مکانہ ووعدہٗ من نفسہ خیرًا فلمّا اصبح واراد ان یرحل
لذلک الرجل کیف عِلْمُکَ بالطریق قال انا من اعلم النّاس بہ قال فکم بینہ
وبین الماء قال مسیرۃ ثلاثۃ ایّام وانا موردک الیوم الرّابع علی الماء فامرہ

جمل ونادى فيهم ان لا يحملوا من الماء الا لثلاثة ايام ثم سار فى جنوده والرجل
يه فلما كان اليوم الرابع انقطع بهم الماء واشتد الحر فقال لا ماء وانما
لك مكرا منى لارفعك بنفسى عن ملكى فامر به فضرب عنقه وعطش
وقد كان المنجمون قالوا لشمر عند مولده انه يموت بين جبلى حديد فوضع
تحت قدامه من شدة الرمضاء ووضع ترسا من حديد على رأسه من
رمضاء فذكر ما كان قيل له فى ولادته وقال للقوم تفرقوا حيث احببتم
وارادتكم الى هذه المهالك فهلك وجميع من معه.

حكاية. قيل ان شبيب بن يزيد الخارجي مر بغلام مستنقع فى ماء الفرات
له يا غلام اخرج الىّ اسئلك فعرفه الغلام فقال انى اخاف افآمنُ انا ان خرجتُ
البس ثيابى قال نعم فخرج وقال والله لا البسها اليوم فضحك شبيبٌ وقال خدعنى
لكعبة ووكّل به رجلا من اصحابه يحفظه ان لا يصيبه احدٌ من اصحابه بمكروه

به والمطالب

شمر اس کے آنے کی وجہ سے خوش ہوا اور اس کو اپنے ساتھ اپنی جگہ میں اتارا اور اس سے عطا دینے کا
وعدہ کیا۔ جب صبح ہوئی اور شمر نے ملک چین کی طرف کوچ کا ارادہ کیا تو شمر نے اس ناک کٹے سے
کہا کہ تمہارا علم راستہ کے بارے میں کیا ہے۔ وہ شخص بولا میں تمام لوگوں سے زیادہ راستہ کا واقف ہوں۔ شمر نے
اور چشمہ کے درمیان کس قدر فاصلہ ہوگا۔ اس شخص نے کہا تین دن کی مسافت کے برابر اور میں چوتھے دن تم کو پانی پر
ان گا۔ شمر نے اپنے لشکریوں کو کوچ کرنے کا حکم دیا اور لشکر میں اعلان کرا دیا کہ لشکر پانی ساتھ نہ لے چلے مگر تین دن کے
ع لشکروں کے چل دیا اور وہ شخص آگے آگے تھا۔ جب چوتھا دن ہوا تو پانی ان کے پاس ختم ہو گیا اور گرمی انتہا درجہ کی
وہ شخص بولا یہاں پانی بالکل نہیں ہے اور یہ جو کچھ بھی ہوا ہے یہ بطور حیلہ کے میری طرف سے ہوا ہے۔ تاکہ میں سمجھ کر اپنی
کر اپنے ملک سے ہٹا دوں۔ پس شمر نے اس کے لئے حکم دیا گردن مارنے کا۔ تو مار دی گئی گردن اس کی اور تمام

لوگ پیاس میں مبتلا ہو گئے۔ نجومیوں نے شمر کی پیدائش کے وقت کہا تھا کہ وہ لوہے کے دو پہاڑوں کے درمیان مرے گا چنانچہ شمر نے اپنی زرہ گرمی کی شدت کی وجہ سے اپنے پاؤں کے نیچے رکھی اور ایک لوہے کی ڈھال اپنے سر پر سنگریزوں کے تپنے کی وجہ سے رکھ لی۔ پس وہ بات جو اس کی پیدائش کے وقت کہی گئی تھی یاد دلائی گئی اور لوگوں سے اس نے کہا جہاں جہاں تمہارا جی چاہے اُدھر اُدھر پھیل جاؤ۔ اس لیے کہ میں تم کو ان ہلاکتوں کے مقام کی طرف لے آیا ہوں۔ چنانچہ شمر مر گیا مع اس تمام لشکر کے جو اس کے ساتھ تھا۔

حکایت۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شبیب بن یزید خارجی کا گزر ایک لڑکے پر ہوا جو نہر فرات کے پانی میں ڈبکیاں لگا رہا تھا پس شبیب نے اس سے کہا او لڑکے میری طرف آجا میں تجھ سے کچھ دریافت کروں گا۔ اس بات کو غلام تاڑ گیا اور کہنے لگا۔ میں خوفزدہ ہوں۔ پس کیا میں مامون ہوں گا اگر نکل آؤں اس نہر سے۔ تاکہ پہن لوں میں اپنے کپڑوں کو۔ شبیب نے کہا اچھی بات ہے۔ تو غلام نے کہا۔ قسم خدا کی میں تو آج کپڑے نہیں پہنوں گا شبیب ہنس پڑا اور کہنے لگا کعبہ کے رب کی قسم: دھوکا دے دیا اس لڑکے نے مجھ کو اس پر ایک آدمی کو مقرر کر دیا اپنے ساتھیوں میں سے کہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔ اس بات کی کہ نہیں تکلیف پہنچائے گا اس کو کوئی شبیب کے ساتھیوں میں سے۔

اللغات تَفَرَّجَ۔ من سمع فَرِجَ فرحا ای انْشَرَحَ صدرہٗ سُرّ ۱۲۔ جَبَلَي حدید۔ تثنیۃ جبل ۱۲۔ الرَّمضاء۔ شدۃ الحر ولهيب على الارض حامیۃ من شدۃ حرّ الشمس ۱۲۔ تُرْسًا۔ ما يُقَنَّعُ للوقایۃ من السیف ونحوہ ج جمع اَتْرَاسٌ وتِرَاسٌ وتِرَاسٌ وتِرَسَۃٌ ۱۲۔ شبیب۔ کان فی زمن فتنۃ الخوارج وقاتلہم المسلمین ۱۲۔ الخارجي۔ مفرد خوارج وہم جمع فرق من کبار الفرق الاسلامیۃ یُذَمُّ علیا کرم اللہ وجہہ ۱۲۔ مستنقع۔ صیغۃ اسم الفاعل من الاستفعال یقال استنقع فلان فی النہر اذا دخلہ ومکث فیہ للتبرد ۱۲۔

۸۴ **حکایۃ**۔ ذکر البیہقی فی المحاسن والمساوی ان رجلا من اہل الشام سأل ابن عباس رضی اللہ عنہ من الناکثون قال الذین بایعوا علیاً بالمدینۃ ثم نکثوا فقاتلہم بالبصرۃ اصحاب الجمل والقاسطون معاویۃ واصحابہ والمارقون اہل النہروان ومن معہم فقال الشامی یا ابن عباس ملأت صدری نورًا وحکمۃ وفرجت عنّی فرج اللہ عنک اشہد ان علیاً مولی ومولی کل مؤمن ومؤمنۃ۔

(حاشیہ: اسم کتاب البیہقی معروف بالادب — یعنی فرقہ خوارج — کثیرًا)

۸۵ **حکایۃ**۔ حدث ابن المکی عن ابیہ قال قال لی محمد الامین فی اٰخر ایامہ یا مکی انی واللہ احب ان اقعد یومًا قبل ان یحال بینی وبین ملکی فقلت یا امیر المؤمنین افعل

(حاشیہ: یعنی ہفتہ بدم سرمدہ)

ذلك فقال اُغدُ علیّ فی غدٍ قال فانصرفتُ وغدا علیّ رسوله فی السحر فجئتُ الیه و
هو فی صحن داره وعلیه جُبّةٌ واشیاء مذهبة تتألّق وعمامةٌ مثلها ما رأیت لاحد
مثل ذلك وتحته کرسیٌّ من ذهب مرصع بالجواهر فدعا لی بکرسی فجلست علیه عن
یساره ثم قال لخادم علی رأسه ادع لی فلانة وفلانة حتی عدّ اربعة جوارٍ ما منهن جاریةٌ
الا وانا اعرف حذقها وجودة غنائها فخرجن وجلسن عن یمینه ثم قال یا غلام علیّ
برطل فاتیٰ برطل وجام بلور مکلّل بالجواهر فالتفت الی التی تلیه۔ وقال لها غنّی فضربت
عودها حسنًا وغنّت بشعر الولید بن عقبة بن ابی مُعیط شعرًا ـہ

ترجمہ والمطالب امام بیہقیؒ نے اپنی کتاب محاسن والمساوی میں ذکر کیا ہے کہ ایک شخص شام کے رہنے والے نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ ناکثین کون لوگ ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ پھر انہوں نے بیعت کو توڑ دیا۔ پھر ان ناکثین سے بصرہ میں اصحاب جمل نے مقاتلہ کیا۔ پھر سوال کیا اس شامی نے کہ قاسطون کون لوگ ہیں۔ کہا حضرت معاویہؓ اور ان کے ساتھی۔ اور پھر پوچھا مارقون کون لوگ ہیں۔ کہا نہروان والے اور جو لوگ ان کے ساتھی تھے۔ پھر شامی نے کہا اے ابن عباسؓ! آپ نے میرے سینے کو نور اور حق سے بھرپور کر دیا اور میرے غم کو دور کر دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ سے بھی پریشانیوں کو دور کرے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ میرے آقا ہیں اور ہر مسلمان مرد و عورت کے سردار ہیں۔

حکایت۔ ابن مکی نے بیان کیا اپنے والد سے کہ انہوں نے فرمایا کہ محمد الامین نے مجھ سے اپنے آخر ایام میں کہا اے مکی! کی قسم میری خواہش ہے کہ ایک دن میں مجلس سرود منعقد کروں۔ قبل اس کے کہ میرے اور میرے ملک کے درمیان کوئی شے حائل ہو۔ میں نے کہا اے امیر المومنین آپ اس کو ضرور کیجئے۔ پھر کہا کہ کل صبح صبح میرے پاس آیئے۔ مکی نے کہا میں محمد الامین کے پاس سے چلا ہوا اور صبح کو میرے پاس تڑکے ہی محمد الامین کا قاصد آ لیا۔ چنانچہ میں اس کے پاس آیا۔ جب کہ وہ اپنے گھر کے صحن میں تھا اور محمد الامین پر ایک جبہ تھا اور چند چیزیں تھیں جو سونے سے ڈھکی ہوئی تھیں اور چمک رہی تھیں۔ ایسا ہی چمکدار عمامہ تھا میں نے کسی کے لیئے بھی اس جیسی چیزیں نہیں دیکھی تھیں۔ اس کے نیچے سونے کی کرسی جواہرات میں جڑی ہوئی رکھی تھی۔ میرے لیئے اس نے ایک کرسی منگائی۔ میں اس کی بائیں جانب اس کرسی پر بیٹھ گیا۔ پھر اس نے اپنے ایک خدمت گار سے جو اس کے سر پر

کہ: ہوتا تھا۔ کہا فلاں فلانہ جاریہ کو بلاؤ۔ یہاں تک کہ اس نے چار باندیوں کا نام لیا۔ ان میں کوئی باندی ایسی نہ تھی کہ جس کو میں نہ جانتا ہوں۔ میں ان جاریوں کی مہارت اور ان کے عمدہ گانوں سے خوب واقف تھا۔ پس باہر آگئیں وہ جاری اور امین کے داہنی جانب بیٹھ گئیں۔ پھر امین نے کہا اے غلام میرے پاس رطل کو لا۔ پس لایا وہ شراب کے رطل کو اور بلوری جام کو جو جواہرات سے جڑا گیا تھا۔ پھر امین متوجہ ہوا اس جاریہ کی طرف، جو اس کے قریب بیٹھی تھی اور امین نے اس سے کہا گانا گاؤ۔ پس تھاپ لگائی اس نے ایسی عمدہ تھاپ اور گانے لگی وہ ولید ابن عقبہ بن ابی معیط کے شعروں کو جو حضرت عثمانؓ کے مرثیہ میں کہے گئے ہیں۔

اللغات

الناکثون۔ المراد بہ انہ سأل ابن عباس رضی اللہ عنہ من ان الناکثین من ہم وذلک لانہ وقع فی حدیث علی رضی اللہ عنہ انی امرت بقتال ثلثۃ فرق اولی الناکثون والثانیۃ القاسطون والثالثۃ المارقون فسئل عنہ ذلک الرجل من مصادیق ہولاء ففسرہ ابن عباسؓ ۱۲۔ اصحاب الجمل۔ اے شرکاء یوم الجمل الذی قاتل فیہ عائشۃ رض مع اصحاب علیؓ سمی الیوم یوم الجمل لانہا کانت علی جمل اسمہ عسکر ۱۲۔ والقاسطون۔ ہم الظالمون قسط قسطا ای جار فی الحکم ومال عن الحق یا بہ ضرب ومن نصر بمعنی العدل والانصاف ۱۲۔ والمارق۔ ہو الخارج من الدین ۱۲۔ والنہروان۔ اسم موضع کان مرکز الخوارج ۱۲۔ محمد الامینؒ۔ ہو اخ مامون الرشیدؒ کان رجلا مشتہرا فی اللعب والغناء والشراب وبہذہ الحالات ہی التی اوردتہ الموارد حتی قتل وحیدا خالیا وکان موتہ عبرۃ لاولی الالباب ۱۲۔ مذہبۃ۔ صیغۃ اسم المفعول من التذہیب یقال ذہّب الشیٔ اذا موّہہ بالذہب ۱۲۔ تتلألأ۔ من التلألؤ وہو لمعان ۱۲

ہمو قتلوہ کی یکونوا مکانہ ۔۔۔ کما قتلت کسری بلیل مرازبہ

بنی ہاشم ردوا سلاح اخیکم ۔۔۔ ولا تنہبوہ لا تحل مناہبہ

قال فرمی بالجام فی وسط الدار ثم قال لعنک اللہ ما ہذا قالت واللہ یا سیدی ما جاء علی لسانی غیر ہذا ثم التفت الی الغلام وقال لہ اسقنی فاتاہ بجام مثل الاول فقال للثانیۃ غنی فغنت ما قیل فی کلیب بن وائل ؎

کلیب لعمری کان اکثر ناصرا ۔۔۔ وایسر ذنبا منک ضرج بالدم

فرمی بالجام من یدہ فی صحن الدار فکسرہ ثم قال یا غلام علی بمطلب وقال للثالثۃ غنی فغنت شعرا ؎

أتقتلُ عمروًا لا أبالك شاردًا — وتزعم بعد القتل أنك هارب
(الهمزة للاستفهام الانكاري ۱۲)

فلو كنتُ بالأقطار ما فتّ ضربتي — وكيف تفوتُ العينَ والدمُ طالب
(نافية ۱۲) (للقصاص ۱۲)

قال فرمى بالجام وقال يا غلام علىّ برطل وقال للرابعة غنّي فغنّت شعراً ـــه
(راوي ۱۲) (الامين ۱۲)

الترجمة والمطالب

مسلمانوں نے قتل کر ڈالا حضرت عثمان رض کو تاکہ بن جائیں وہ خلیفہ ان کی جگہ پر۔ جیسے قتل کر دیا تھا کسریٰ کو رات میں اس کے کاشت کاروں نے۔ اے بنو ہاشم تم اپنے بھائی کے ہتھیاروں کو واپس کر دو اور مت لوٹو تم اس کے مال کو جلال نہیں ہیں تمہارے لیئے اس کے لوٹے ہوئے مال۔ کہا کہ نے پھر پھینک دیا جام بلوری کو امین نے مکان کے وسط میں اور کہا تجھ پر خدا کی مار ہو۔ یہ کیا شعر ہیں جو تو نے کہے ہیں۔ کہنے لگی اے میرے آقا خدا کی قسم اس شعر کے علاوہ کوئی اور میری زبان پر آیا ہی نہیں۔ پھر متوجہ ہوا امین لڑکے کی طرف اور کہنے لگا اس سے پلاؤ مجھے شراب۔ پس لایا وہ لڑکا اس کے پاس پہلے کی طرح بلوری جام کو۔ تو امین نے کہا دوسری کنیز سے تو گانا سنا۔ تو گاتے اس نے وہ اشعار جو کہے گئے تھے کلیب ابن وائل کے مرثیہ میں ــــ میری زندگی کی قسم کلیب اکثر زمانہ میں ہمارا مددگار تھا اور تیرے اعتبار سے اے مخاطب بہت کم قصور والا تھا کہ جو آلودہ کر دیا گیا ہے آج خون میں۔ امین نے پھر اپنے ہاتھ سے جام کو صحن دار میں پھینک دیا اور اس کو توڑ ڈالا اور پھر کہنے لگا اے لڑکے میرے پاس لے آ شراب کے رطل کو اور امین نے کہا تیسری جاریہ سے گانا سناؤ تم۔ تو سنایا اس نے یہ شعر ـــه کیا قتل کرتا ہے تو عمرو کو بھاگ کر۔ خدا کرے تیرا باپ نہ رہے اور گمان کرتا ہے تو قتل کے بعد کہ تو بھاگ جائے گا۔ اگر تو دنیا کے اطراف میں چلا جائے تو میری تلوار کی زد سے نہیں بچ سکے گا اور کس طرح تو موت سے بچ سکے گا۔ جب کہ مقتول کا خون قصاص کو طلب کرنے والا ہے۔ راوی کہتا ہے پھر امین نے جام کو پھینک دیا اور کہا اے لڑکے لے آ میرے پاس رطل شراب کو اور امین نے چوتھی کنیز سے کہا گانا سنا۔ تو گاتے اس نے وہ شعر جو کسی دوست کے چھٹنے اور وطن سے دوری پر افسوس کرتے ہوئے کہہ رہا ہے۔

اللغات

مَرَازِبَة ـ جمع مرزبان مركبة من مُرْز بمعنى الارض وبان بمعنى راعي كما في قولك دنگهبان، كلمة الفارسية (بمعنى الدهقان) كاشت كار۔ معنى البيت ان أولاد بُغاة قد قتلوا عثمانؓ ليأخذوا امكانه من الخلافة كما قتلت مرازب كسرىٰ آباه واخذوا امكانه من السلطنة ۱۲۔ بني هاشم ـ معنى البيت اي يا بني هاشم لا تأخذوا سلاح الحكيم اي عثمانؓ ولا تأخذوا امواله ۱۲۔ مناهب ـ جمع منهبة بمعنى المصدر وقيل شيئٌ ينهب ۱۲۔ فرمى ـ اي غضباً لانها غنت ابيات المرثية والمقام يقتضي غيرها ۱۲۔ كليب ابن وائل ـ رجل معروف من رؤساء العرب قدمات قتيلاً ۱۲۔ ضُرِّج ـ صيغة الماضي المجهول من التفعيل بمعنى التلطيخ (آلوده كردن) ۱۲۔ برطل ـ الرطل اثنى عشر اوقية ۱۲۔ بالاقطار ـ جمع قطر بمعنى الطرف يقال اقطار

الدنیا اے جہاتہا الاربعۃ ۱۲۔ والدّم طالب۔ ای کیف یخرامن الہلاک والحال ان دم المقتول یطلبک الثار والقصاص ویحتمل ان یکون المراد بالدم دم نفسہٖ ای دمک یطلبک من نفسک ۱۲۔

کان لم یکن بین الحجون الی الصفا　　انس ولم یسمر بمکۃ سامرٗ
بلیٰ نحن کنا اھلھا فاباد نا　　صروف اللیالی والخطوب الزواجرٗ

قال فالتفت الی وقال قد سمعتُ ھٰذا امرٌ یریدہ اللّٰہ عزّ وجلّ قال فما مضت ایام حتی رأیت رأسہ معلقا علی القصر۔

حکایۃ۔ عن الاوزاعی قال بعث الی المنصور وقال لما ابطأت عنا قلت وما تریدُ منا قال لاستفید منکم فقلت لہ مھلا فان عروۃ بن رویم اخبرنی ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال ومن جاءتہ موعظۃ من ربہ نقبلھا شکر اللّٰہ لہ ذلک ومن جاءتہ ولم یقبلھا کانت علیہ حجۃ یوم القیامۃ مھلا فان مثلک لا ینبغی لہ ان ینام انما جعلت الانبیاء رعاۃ لعلمھم بالرعیۃ یجبرون الکسیر ویسمنون الھزیل ویردون الضالۃ فکیف بمن یسفک دماء المسلمین ویاخذ اموالھم اعیذک باللّٰہ ان لا تقول ان قرابتک من رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم تدعوک الی الجنۃ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کانت فی یدہٖ جریدۃ یستاک بھا فضرب بھا قرن اعرابی فنزل علیہ جبریل علیہ السلام وقال یا محمد ان اللّٰہ تبارک وتعالیٰ لم یبعثک جبارا مونسا مقنطا تکسر قرون امتک الق الجریدۃ من یدک فدعا الاعرابی الی القصاص من نفسہٖ۔

الترجمۃ والمطالب

گویا حجون سے لے کر صفا تک نہ کوئی اُنس والا رہا ہے اور نہ مکہ میں کوئی قصّہ گو باقی ہے۔ کیوں نہیں ہم تو اسی مکہ کے رہنے والے ہیں کہ ہلاک کر دیا ہے ہم کو زمانے کی گردشوں نے اور ان بڑے بڑے حوادث نے جو ہم کو سارے کاموں سے روکنے والے ہیں۔ مکی نے کہا کہ خلیفہ میری طرف متوجہ ہوا اور کہا تم نے سنا یہ ایک ایسا فیصلہ ہے جس کا ارادہ اللہ تعالیٰ کر چکا ہے۔ مکی نے کہا زیادہ دن نہیں گزرے تھے یہاں تک کہ میں نے دیکھ لیا کہ امین کا سر اس کے شاہی محل پر لٹکا دیا گیا تھا۔

حکایت۔ امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں کہ خلیفہ منصور نے میرے پاس یہ پیغام بھیجا کہ تم نے میرے پاس آنے میں اس قدر تاخیر کیوں کی۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ کا کیا مقصد ہے؟ خلیفہ نے کہا میں آپ سے کچھ استفادہ کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے اس سے کہا۔ ذرا ٹھہریئے۔ اس لیئے کہ حضرت عروہؓ بن رُویم نے مجھے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس خدا کی طرف سے نصیحت آئے اور وہ اس کو قبول کرلے تو اللہ تعالیٰ اُس کی بہترین جزا دے گا اور جس کے پاس اللہ کی طرف سے نصیحت کی بات آتے اور وہ اس کو قبول نہ کرے تو وہ نصیحت اس کے خلاف قیامت کے دن حجت بن کر آئے گی۔ ذرا غور کرو اور یقیناً آپ جیسے کے لیے مناسب نہیں کہ وہ بے خبر ہو کر سو جائے۔ انبیاءؑ تو نگران بنائے گئے ہیں۔ اس لیئے کہ وہ اپنی رعیت کے حال کو جانتے ہیں ٹوٹے ہوئے کو یعنی شکستہ دل کو جوڑتے ہیں دلداری کرتے ہیں اور کمزوروں کو موٹا بناتے ہیں یعنی ان کی مدد کرتے ہیں۔ گمشدہ چیز کو واپس لاتے ہیں۔ پس کیا ہے تمہارا خیال کہ جو شخص مسلمانوں کے خون کو بہا رہا ہے اور ان کے مالوں کو لے رہا ہے۔ میں تمہیں اللہ کی حفاظت میں دیتا ہوں اس بات کے کہنے سے کہ نہ کہو گے تم کہ تمہاری رشتہ داری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بُلائے گی تم کو جنت کی طرف۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ کھجور کی شاخ سے مسواک کر رہے تھے۔ پس مارا اس شاخ کو اعرابی کے سر پر تو فوراً نازل ہوئے حضرت جبرئیل علیہ السلام اور کہنے لگے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو اللہ نے ظالم، نا اُمید کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا کہ اپنی اُمت کے سر کو آپ توڑا کریں۔ کھجور کی شاخ کو ڈال دیجئے اپنے ہاتھ سے۔ پھر بُلایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اعرابی کو اپنے سے بدلہ دینے کے لیئے (قصاص کے لیئے)

لغات

حَجُوْن۔ بتقديم الحاء على الجيم اسم جبل بمكة ومعنى البيت انه يتأسّفُ على تفرق احبابه من مكة وترك الوطن ۱۲۔ لَمْ يَسْمُر من نصر مصدره سمر وسمورا اي لم يتكلم وتحدث ليلا بلى نحن رجو ضاعما قال له في البيت السابق وهذا صنعة من البلاغة ومعنى البيت انه ليس كما قلنا سابقا اي لم يكن لنا انيس بمكة ولا سامر يسمر بل كنا اهلها وسكانها ولكن قد اهلكنا صروف الليالي والحوادث ۱۲۔ زَوَاجِر۔ جمع زاجرة بمعنى (ترجيح كننده) مَهلاً۔ بالفتح والتنوين اي أمهل وهملا فهو مفعول مطلق لفعل محذوف ۱۲۔ رُعَاة جمع راعي ويستعمل بمعنى رئيس القوم ايضا وهو المراد ههنا ۱۲۔ يَجْبُرُون۔ من نصر يقال جبر العظم اي اصلحه ۱۲۔ يُسَمِّنُون۔ من التفعيل يقال سمّنه الاميرة تسمينا والسمن ضد الهزل والمعنى انه يقوّون كل ضعيف ۱۲۔ قرن۔ بفتح القاف وسكون الراء وله معاني كثيرة منها طرف الرأس والجمع قرون ۱۲۔ مُؤْيِسًا۔ اسم الفاعل من الافعال آيسه ايآسا اي صيره اذا قنط۔

فكيف بمن يسفك دماء المسلمين انّ الله عزّ وجلّ اوحىٰ الى من هو خيرٌ منك داؤد عليه السّلام يا داؤد انا جعلنٰك خليفةً فى الارض فاحكم بين النّاس بالحق واعلم ان ثوبًا من ثياب اهل النّار لو علّق بين السّماء والارض لمات اهل الارض من نتن ريحه فكيف بمن يتقمّصهٗ ولو ان حلقةً من سلاسل جهنّم وُضعت على جبال الدُّنيا لذابت كما يذوب الرّصاص حتىٰ تنتهى الى الارض السّابعة فكيف بمن تقلّدها.

حكاية. قال بعض الادباء دخلت على ابى العشائر يومًا اعودهٗ من علّةٍ فقلتُ ما يجد الامير فاشار الى غلامٍ قائمٍ بين يديه كان رضوان غفل عنه فابق من الجنة ثم انشد ؎

اسقم هٰذا الغلام جسمى　بما بعينيه من سقامٖ
فتورُ عينيه من دلالٍ　اهدٰى فتورًا الى عظامى
وامتزجت روحهٗ بروحى　تمازج الماء بالمدامٖ

الترجمة والمطالب پس کیا حال ہو گا اس شخص کا جو مسلمانوں کے خون کو بہاتا ہے۔ حق تعالیٰ نے ایسی ذات کی طرف وحی بھیجی جو تم سے کہیں بہتر ہے یعنی داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف۔ اے داؤدؑ ہم نے تم کو زمین میں خلیفہ بنایا ہے تم لوگوں میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو اور جان لو کہ اگر ایک کپڑا جہنمیوں کے کپڑوں میں سے آسمان زمین کی طرف لٹکا دیا جائے تو ساری زمین والے اس کی بدبو سے مر جائیں گے۔ پس کیا گمان ہے اس شخص کے بارے میں جو قمیص پہن رہا ہو اسی کپڑے کی اور اگر ایک حلقہ جہنم کی زنجیروں میں سے دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے تو سارے پہاڑ پگھل جائیں گے جس طرح رانگ پگھل جاتا ہے آگ کی وجہ سے۔ یہاں تک کہ وہ پہاڑوں کا پگھلاؤ پہنچ جائے گا ساتویں زمین تک۔ پس کیا خیال ہے تمہارا اس شخص کے بارے میں جس نے پہن رکھا ہے اس زنجیر کو گردن میں۔

حکایت۔ ایک ادیب نے بیان کیا ہے میں ابو العشائر کے پاس ایک دن اُن کی عیادت کے لیے گیا۔ میں نے

کہا امیر کیا تکلیف محسوس کرتے ہیں. تو امیر نے اس لڑکے کی طرف اشارہ کیا. جو سامنے کھڑا ہوا تھا. گویا رضوانِ جنت اعیاذاً باللہ غافل ہو گئے تھے اور یہ لڑکا جنت سے بھاگ آیا ہے. پھر ابو العشائر نے یہ شعر پڑھے سہ اس لڑکے نے میرے جسم کو بیمار بنا دیا اس بیماری کی وجہ سے جو اس کی دونوں آنکھوں کو حاصل ہے. اس لڑکے کے ناز کی وجہ سے بیمار چشی نے ہدیہ بھیجا ہے شکستگیِ اعضاء کا میری ہڈیوں کی طرف. اس کی روح میری روح سے ایسی مل گئی ہے جیسے پانی مل جاتا ہے پرانی شراب میں۔

اللغات

حَلْقَةٌ۔ کل شئی مستدیرٌ والجمع حَلَقٌ وحَلَقَاتٌ ۱۲۔ ذابت۔ من الذوب بابہٗ نصر ذاب جمد ضد جمد ۱۲۔ الرَّصاص الواحدۃ رصاصۃٌ (رانگ) ۱۲۔ مایجدُ۔ یحتمل ان یکون من الوجدان بمعنی الشعور والاحساس فالمعنی اے مرضٌ یحسہٗ ویشعرہ امیر المؤمنین ویحتمل ان یکون مشتقاً من الوجد بمعنی الغم اے غمٌ اغتم بہ امیر المؤمنین وکلاھما یصلح المقام ۱۲۔ سقام۔ ہو المرض بابہ سمع وکرم یقال سقم سُقماً وسقماً اذا مرض وطال مرضہ ۱۲۔ فتور۔ (شکستگیِ اعضاء وسستی) والمراد ہٰہنا الذی یقال کما فی الہندیۃ (بیمار چشمی) وقیل ان الشدۃ بابہ نصر ۱۲۔ دلال۔ بفتح الدال وتخفیف اللام (بمعنی ناز) بابہٗ سمع ۱۲۔ روح۔ ما بہ حیات الانسان یذکر ویؤنث ۱۲۔ المدام۔ (کہنہ شراب) ۱۲

حکایۃ۔ قال بعض الأدباء دعا یحیی بن خالد البرمکی ابنہٗ ابراھیم یوماً وکان یسمّٰی دینار بنی برمک لجمالہٖ وحسنہٖ ودعا بمؤدّبہٖ وبمن کان ضُمّ الیہ من کُتّابہٖ واصحابہٖ فقال ما حال ابنی ھٰذا قالوا قد بلغ من الادب کذا وکذا قال لیس عن ھٰذا اسألت وانّما سألت عن بُعد ھمّتہٖ قالوا اتّخذ نالہٗ من الضیاع کذا وکذا قال لیس عن ھٰذا اسألت وانّما سألت عن بعد ھمّتہٖ ھل تخذتم لہٗ فی اعناق الرّجال مِنناً اوحبّبتموہ الی النّاس قالوا لا قال فبئس الاصحابُ انتم ھو واللہ الیٰ ھٰذا احوجُ منہ الیٰ ما قلتم ثمّ امر بحمل خمس مائۃ الف درھم الیہ فتفرّقت علیٰ قومٍ لا یدری من ھم وللہ درّ من قال ؎

ابت المکارمُ ان تفارق اھلھا وابی الکریم بان یکون بخیلاً

الترجمۃ والمطالب

ایک ادیب نے بیان کیا کہ خالد برمکی کے بیٹے یحییٰ نے اپنے بیٹے ابراہیم کو ایک دن بلایا جس کا نام بنی برمک کا دینار اس کے حُسن و جمال کی وجہ سے لیا جاتا تھا اور اس کے پڑھانے اور تہذیب دینے والوں کو بلایا اور ان لوگوں کو بھی جو اس کے معلم کے ساتھ تھے (اپنے پیشکاروں کو اور اس کے ہم سبقوں کو) اور یحییٰ نے کہا میرے اس بیٹے کا کیا رنگ ہے۔ تو کُتّاب اور اصحاب نے کہا کہ یہ لڑکا علم و ادب میں فلاں فلاں درجہ تک پہنچ گیا۔ یحییٰ نے کہا میرا مقصد یہ دریافت کرنا نہیں ہے۔ میں تو اس کے علو ہمت کے بارے میں سوال کر رہا ہوں۔ لوگوں نے کہا۔ ہم نے اس کے لئے اتنی اتنی جائداد تیار کر دی ہے۔ یحییٰ نے کہا میں اس کو بھی نہیں دریافت کر رہا ہوں۔ میں تو اس کے عالی حوصلہ ہونے کے بارے میں سوال کر رہا ہوں۔ کیا تم نے لوگوں کی گردنوں میں اس لڑکے کے لئے کچھ احسان کا بوجھ اس کی طرف سے ڈال دیا ہے یا تم نے اس کو لوگوں کی نظر میں محبوب بنا دیا ہے۔ تو مصاحبین اور معلمین نے کہا نہیں۔ یحییٰ نے کہا تم اس کے بدترین مصاحب ہو۔ قسم خدا کی وہ ابراہیم ان باتوں کا زیادہ محتاج ہے اُن باتوں سے جو تم نے بیان کی ہیں۔ پھر حکم دیا یحییٰ نے پانچ لاکھ درہم کے لائے جانے کا ابراہیم کے پاس جو بانٹ دیئے گئے لوگوں میں۔ جن کا پتہ نہیں کون لوگ تھے وہ۔ اور کیا خوب کہا ہے کہنے والے نے اور اس کے کلام کی خوبی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے سہ مکارم اور اچھے اخلاق نے اپنے اہل سے جدا ہونے سے انکار کیا ہے اور کریم آدمی بخیل بننے سے بچتا ہے اور انکار کرتا ہے۔

اللغات

كُتَّاب ۔ بضم الکاف، وتشدید التاء۔ قال مولانا مفتی محمد شفیعؒ فی حاشیۃ علی ہذا الکتاب كُتَّابٌ مفرد جمعہ کتاتیب ولیس الكُتَّاب ہہنا جمع الکاتب کما ظنہ مولانا محمد احسن نور اللہ مرقدہ، وقال مولانا نور اللہ فی تعلیق ہذا الکتاب الكُتَّاب کطلاب جمع کاتب بمعنی پیشکار۔ ہہنا کان من عادۃ الامراء، واہل الدُّوَل انہم یُعَیِّنُوْنَ علی اولادہم رجالاً یَہْتَمُّوْنَ باُمورہم قیاماً وقعوداً ویرعون حالہم ویکتبون کل ما یتعلقُ بہم من الدروس والآداب والاخلاق وغیرہا ثم یعرضونہم علی آبائہم لیقفُ علی ما وصل الیہ اولادہم فہم المراد کُتَّاب ہہنا وہو رأی الشیخ الادیب، واعزاز الملت نور اللہ مرقدہ والمراد بالاصحاب شرکاء مدرسہ او من کان یصحبونہ فی اللہو ولہذا ہو الارجح عندنا ای ما قالہ الشیخؒ الادیب ۱۲۔ بُعْدُ ہِمَّتِہٖ ۔ ای علو ہمتہ والہمۃ ما یُہَمُّ بہ من امر لیفعل اولو العزم یقال لہ بعید ہمۃ العالیۃ اوہو بعید الہمۃ۔ جمع ہِمَم ۱۲۔ الضِّیَاع ۔ بالکسر جمع ضیعۃ العقار والارض والمعنی انہم قالوا قد اشترینا لہ من الاراضی کذا وکذا ۱۲۔ اعناق ۔ جمع عُنُق ۱۲۔ مِنَناً ۔ جمع مِنَّۃ مرادہ یعنی ہل انتم قد علمتموہ السخاوۃ والاحسان حتی یکون لہ مِنَناً وحقوقاً فی اعناق الرجال ویکون ایضاً محبوباً عندہم ۱۲۔

حکایۃ ۸۹ ۔ قیل ان المامون تکلم یوماً فاحسن فقال یحیی بن اکثم (وزیر المامون ۱۲) یا امیر المؤمنین جعلنی اللہ فداک ان خُضْنا فی الطِّبِّ فانت جالینوس فی معرفتہ او فی النجوم فانت ہرمس فی حسابہ او فی الفقہ فانت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فی علمہ وان ذکر السخاء کنت حاتماً فی جودہ او التصدق فانت ابوذرٌ فی صدق لھجتہ او الکرم فانت کعبٌ فی ایثارہ علی نفسہ او الوفاء فانت السموأل بن عادیاً فی وفائہ فاستحسن قولہ وتھلل وجھہ وکان المامون ماھراً فی جمیع الفنون کاشفاً عن کل سرٍ مکنونٍ۔

حکایۃ۔ قال ابو عبد اللہ احمد بن ابی داؤد کان المامون یبطل الرؤیا و یقول لیست بشیءٍ ولو کانت علی الحقیقۃ کنا نراھا ولا یسقط منھا شیءٌ فلما رأینا انما یصح منھا الحرف او الحرفان من الکثیر علمنا انھا باطلۃٌ وان اکثرھا لا یصح وکان بعث العباس ابنہٗ الی بلاد الروم وابطأ علیہ خبرہٗ فصلی ذات یوم الصبح ونام قلیلاً وانتبہ ودعا بدابتہٖ ورکب وقال احدثکم باعجوبۃٍ رأیت الساعۃ کان شیخاً ابیض الرأس واللحیۃ علیہ فروۃ وکساءٌ فی عنقہٖ ومعہٗ عصاً وفی یدہٖ کتابٌ فدنا منی وقد رکبتُ فقلت من انت قال رسول العباس بالسلامۃ ثم ناولنی کتابہٗ قال المعتصم ارجو اللہ ان یحقق رؤیا امیر المؤمنین وبشرہ بالسلامۃ۔

الترجمۃ والمطالب

حکایت۔ کہا جاتا ہے کہ مامون رشید خلیفہ نے ایک دن کچھ فرمایا اور بہت اچھی تقریر کی۔ یحیٰی بن اکثم مامون کے وزیر نے کہا اے امیر المومنین اللہ مجھ کو آپ پر قربان کرے۔ اگر ہم علم طب کی تحقیق میں بات چیت کریں تو آپ فن طب کے اندر جالینوس وقت ہیں۔ یا نجوم میں بات چیت کریں تو آپ اس کے حساب میں ہرمس وقت ہیں۔ یا ہم فقہ کی تحقیق میں گھسیں تو آپ اپنے علم کے حساب سے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ ہیں اور اگر سخا وجود کا ذکر کیا جائے تو آپ سخاوت کے اندر حاتم وقت ہیں یا صدق کے اندر تحقیق کی جائے تو آپ ابوذر غفاریؓ ہیں۔ اپنے کلام کی سچائی میں یا ہم کرم کے بارے میں بات چیت کریں تو آپ کعب احبارؓ ہیں۔ اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دینے میں یا وعدہ کی وفا میں بات کریں تو سموأل بن عادیا ہیں ایفائے وعدہ میں۔ مامون نے وزیر کے کلام کو اچھا جانا اور اس کا چہرہ چمک اٹھا اور واقعی مامون رشید تمام علوم وفنون میں ماہر تھا اور پوشیدہ راز پر مطلع تھا۔ **حکایت**۔ ابو عبد اللہ احمد بن ابی داؤد بیان کرتے ہیں۔ کہ

مامون رشید خلیفہ خوابوں کی کوئی حقیقت نہیں سمجھتا تھا اور کہتا تھا کہ خواب کوئی چیز نہیں ہے اور اگر خواب کسی حقیقت پر مبنی ہوتے تو ہم اسے ضرور دیکھ لیا کرتے اور ان میں سے کوئی بات بھی خلاف واقعہ ہو کر نہ گزرتی۔ جب ہم نے دیکھا کہ خواب کی ایک دو بات بہت سی باتوں میں سے صحیح ہوتی ہیں۔ تو ہم نے جان لیا کہ یہ خواب باطل ہے اور اس کا اکثر حصہ صحیح نہیں ہے اور مامون نے اپنے بیٹے عباس کو ملک روم کی طرف بھیجا تھا اور اس کے حالات معلوم کرنے میں کچھ دیر ہوئی۔ تو حضرت مامون نے ایک دن صبح کی نماز پڑھی اور تھوڑی دیر کے لیے سو گئے اور بیدار ہوئے۔ اپنی سواری کو طلب کیا اور سوار ہوتے اور فرمانے لگے میں تم سے ایک عجیب بات بیان کرتا ہوں۔ جو میں نے ابھی دیکھی ہے۔ گویا ایک شخص سفید سر والا سفید داڑھی والا ہے۔ جس پر ایک پوستین ہے اور جس کی گردن میں اونی چادر ہے اور اس کے ساتھ ایک لاٹھی ہے اور ہاتھ میں اس کے کتاب ہے وہ مجھ سے قریب ہوا۔ جب کہ میں سوار ہو رہا تھا تو میں نے کہا تو کون ہے؟ کہنے لگا کہ میں عباس کی سلامتی کا پیغام لانے والا ہوں۔ پھر اس نے مجھے عباس کا خط دیا۔ معتصم باللہ نے (جو مامون رشید کا بھائی تھا) کہا میں امید کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی ذات سے کہ اللہ امیر المؤمنین کے خواب کو سچا کرے گا اور ان کو عباس کی سلامتی کی بشارت دی۔

اللغات یحیٰی بن اکثم۔ ہو وزیر المامون ۱۲۔ تَخَفَّفَنَا۔ کقلنا من الخوض لے ان تعمقنا النظر الی علم الطب بحیث ماہرا حاذقا فیہ وکذا ما بعدہ من التشبیہات ۱۲۔ جالینوس۔ معرب گالینوس اسم حکیم معروف من حکماء الیونان وقد صنف فی الطب نحوا من اربع مائۃ کتاب صغیرہا وکبیرہا ومضیٰ قبل سکندر بخمسین سنۃ ۱۲۔ ہرمس۔ بکسر الاول والثالث اسم ادریس نبی علیہ السلام کان ملکا نبیا حکیما او جد الریاضی من الحساب والہندسۃ والنجوم والہیئۃ وعند البعض ہُرمُس بضم الاول والثالث اسم حکیم آخر وقال البعض لانہ معرب ہرمز ۱۲۔ ابو ذرؓ۔ اسم صحابی مشہور من قبیلۃ غفارۃ ۱۲۔ لہجۃ۔ اللسان او طرفہ و نغت الانسان التی جُبِلَ علیہا واعتادہا یقال فلان فصیح اللہجۃ ۱۲۔ تہلّل۔ فعل ماض اے تلألأ ۱۲۔ الرؤیا۔ ما تراہ فی المنام ۱۲۔ فروۃ کساء یتخذ من اوبار الابل (پوستین) ایضا ۱۲۔ کساء۔ جمع اکسیۃ ۱۲

قال ثم نعس فواللہ ما ہو الا ان خرج فسار قلیلا واذا بشیخ قد اقبل نحوہ فی تلک الحال فقال المامون ہذا واللہ الذی رأیتہ فی منامی وہذہ صفتہ قال فدنا منہ الرجل فتحاہ خدمہ وصاحوا بہ فقال دعوہ فجاء الشیخ فقال من انت قال رسول العباس وہذا کتابہ قال فبہتنا وطال منا تعجبنا فقلت یا امیر المؤمنین اتبطل الرؤیا بعد ہذا قال لا۔

۱۹ الحکایة۔ قال یوسف بن سلام الزعفرانی حدثنی ابی قال قال خالد بن برمك یوما وهو بالری واراد الخروج الی مجلس له واخرج دوابه الی الحضرة ونحن قیام بین یدیه من یخرج مع هذه الدواب قال ابی انا ولیس احد یجترئ ان یتکلم فقال اخرج معها فخرجت معها وکنت احسن الیها فلما رددتها حمد اثری فیها فقلت ایها الامیر لی حاجة قال وما حاجتك قلت امی مملوکة لقوم بالبصرة وحاجتی ان شتریها الامیر قال وکم ثمنها قلت ثلاثة آلاف درهم قال اعطوه ثلاثة آلاف درهم وقال لی اشترامك واعتقها ثم قال ماترید قلت الحج وتحج امی معی قال اعطوه ثلاثة آلاف درهم۔

الترجمة والمطالب راوی نے کہا۔ پھر کھڑا ہوا مامون پس خدا کی قسم نہیں دیر ہوئی مگر اس قدر کہ کمرہ سے باہر آیا اور تھوڑی دور چلا تو اچانک اس کی ملاقات ایک بوڑھے شخص سے ہوئی۔ جو سامنے سے اس کی طرف اسی وقت چلا آرہا تھا۔ واذا بشیخ تقدیرہ اذا ھو ملاق بشیخ۔ مامون نے کہا قسم خدا کی یہی وہ شخص ہے جس کو میں نے خواب میں دیکھا اور یہی اس کے صفات تھے۔ مامون نے کہا مجھ سے وہ شخص قریب ہوا تو علیحدہ رکھا اس شخص کو مامون کے خادموں نے اور چلا پڑے وہ خادم اس آنے والے شخص پر۔ مامون نے کہا اس بوڑھے کو آنے دو۔ شیخ حاضر ہوا اور پھر کہا مامون رشید نے تم کون ہو؟ شیخ نے کہا میں تیرے بیٹے عباس کا قاصد ہوں اور یہ خط ہے اس کا۔ راوی نے کہا ہم سب حیران ہو گئے اور ہماری حیرانی دیر تک رہی۔ پھر میں نے کہا امیر المومنین! کیا اس کے بعد بھی آپ خوابوں کو بے معنی بتلائیں گے۔ مامون نے کہا نہیں۔

حکایت۔ یوسف بن سلام الزعفرانی کہتے ہیں کہ میرے باپ نے مجھ سے یہ قصہ بیان کیا کہ خالد بن برمک نے ایک دن جبکہ وہ مقام رے میں قیام پذیر تھا اور وہ اپنے جلسہ گاہ میں جانے کا ارادہ کر رہا تھا اور اپنے جانوروں کو میدان میں نکالا اور ہم ان کے سامنے کھڑے ہوئے تھے۔ کہا کون جائے گا ان جانوروں کے ساتھ۔ میرے باپ نے کہا میں۔ اور کوئی شخص ایسا نہیں تھا کہ جو بات کرنے کی جرأت کر سکے۔ تو امیر نے کہا جاؤ ان جانوروں کے ساتھ۔ پس میں چل دیا ان جانوروں کے ساتھ اور میں اچھی خدمت کر رہا تھا ان جانوروں کی اور جب میں ان کو واپس لایا تو میرے کام کی تعریف کی۔ میں نے کہا اے امیر میری ایک ضرورت

ہے امیر نے کہا کیا ضرورت ہے میں نے کہا میری ماں بصرہ میں کچھ لوگوں کے ہاتھ میں غلام ہے میری حاجت تھی کہ اس (ماں) کو امیر المؤمنین خرید لے۔ امیر نے کہا کہ اس کی قیمت کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اس کی قیمت تین ہزار درہم ہے۔ امیر نے کہا اس کو تین ہزار درہم دے دو اور مجھ سے کہا کہ تو اپنی ماں کو خرید لے اور آزاد کر دے۔ پھر کہا اور کیا چاہتا ہے۔ میں نے کہا حج کرنا چاہتا ہوں اور میرے ساتھ حج کرے۔ امیر نے حکم دے دیا دے دو اس کو تین ہزار درہم۔

اللغات رسول۔ من الرسالۃ جمعہٗ رُسُلٌ وَاَرْسُلٌ اے انا بُرَیْدُ العباس ارسلنی لسلامتہ۔ فحذف فعل ارسلنی الضمیر المضاف الیہ وعُوِّضَ بالالف واللام ۱۲۔ فنحّاہ۔ فعل ماض من التفعیل یقال نحّ الرجل عن موضعہٖ ازالہٗ ۱۲۔ فَبُہِتْنَا۔ صیغۃ المجہول من بُہِتَ یُبْہَتُ بمعنی دہش وسکت متحیرا ۱۲۔ الحضرۃ۔ ہو فناء الدار اعنی بہ الموضع الغالی الا انہ وقد یقال بمعنی القرب والحضور ایضا والمراد ہہنا ہو الاول ۱۲۔ احسن الیہا۔ اے الی تلک الدواب والمراد بالاحسان الیہا حسن النظر فی العلف والسقی وغیرہا ۱۲۔ اثری۔ ای اثر خدمتی الذی کان یشاہد فی تلک الدواب ۱۲۔

قلت نحتاج الی خادم یخدمنا قال اعطوہ ثلاثۃ الاف درھم لثمن الخادم قلت نحتاج الی ثمن الکسوۃ قال اعطوہ ثلاثۃ الاف درھم لثمن الکسوۃ قال فلم اقول واعدّ شیئا شیئا حتّٰی قلت واحتاج الی منزل واحتاج الی فرس وھو یقول اعطوہ ثلاثۃ الاف درھم حتّٰی اخذت ثلاثین الف درھما قال البیھقی رحمہ اللّٰہ تعالٰی وکان للبرامکۃ فی الکرم مالم یکن لاحد من النّاس وکانوا یخرجون باللّیل سرّا ومعھم الاموال فیتصدّقون بھا ربما دقوا علی النّاس ابوابھم فیدفعون الیھم الصّرر فیھا مابین الثلاثۃ الاف الی الخمسۃ الاف۔

حکایۃ [۹۲]۔ قال خالد بن صفوان دخلت یوما علی السفّاح وھو خالی المجلس فقلت یا امیرالمؤمنین ان رأیت ان تأمر بحفظ السّتر لالقی الیک شیئا انصحک فامر بذالک فقلت یا امیرالمؤمنین فکرت فی ھذا الامر الّذی ساقہ اللّٰہ الیک ومن

علیك فرأیتك ابعد الناس من لذاته واتعب الخلق فیه قال وکیف ذلك یاخالد قلت
لانتصارك من الدنیا علی امرأۃ واحدۃ وترکك البیض الخرائد الحسان فقال یا
خالد ان ھذا امر ما مر فی سمعی فاستاذنتہ فی الانصراف فاذن له وخرجت الیه ام سلمة
ھو ینکت بالقلم علی دواۃ بین یدیه۔

الترجمۃ والمطالب میں نے کہا ہم ایک خدمتگار کے محتاج ہیں جو ہماری خدمت کیا کرے۔ امیر نے کہا دیدو اس کو تین ہزار درہم خادم کے خریدنے کے لیئے۔ میں نے کہا کہ ہمیں کپڑوں کی بھی ضرورت ہے۔ امیر نے کہا لباس خریدنے کے لیئے بھی تین ہزار دیدو۔ میں برابر ایک ایک چیز کو گناتا رہا۔ یہاں تک کہ میں نے کہا کہ میں ایک مکان کا بھی ضرورتمند ہوں اور ایک گھوڑے کا بھی۔ وہ برابر کہہ رہا تھا کہ دیدو اس کو تین ہزار درہم۔ یہاں تک کہ میں نے تیس ہزار درہم لے لیئے۔ حافظ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کرم و سخاوت میں برمکی امیر اس درجہ کو پہنچے ہیں کہ انسانوں میں کسی کا بھی وہ درجہ نہیں ہے۔ یہ لوگ رات میں محلے سے نکلتے تھے چھپ کر اور ان کے ساتھ صدقہ کے مال ہوتے تھے۔ پس وہ ان مالوں کو صدقہ میں لوگوں کو دے دیتے تھے اور ایسا بہت ہوا ہے انہوں نے لوگوں کے دروازے خود کھٹکھٹائے ہیں اور ان کو تھیلیاں دی ہیں جن میں تین ہزار سے لے کر پانچ ہزار درہم تک ہوتے تھے۔

حکایت۔ خالد بن صفوان نے بیان کیا کہ میں ایک دن خلفائے بنی عباسیہ میں سے سب سے پہلے خلیفہ جن کا نام عبداللہ ہے اور لقب سفاح ہے ہیں ان کے پاس گیا وہ تنہا اپنی نشست گاہ میں تھے۔ میں نے عرض کیا اے امیر المومنین آپ مناسب سمجھیں تو پردہ کے ڈالنے کا حکم دیں۔ میں آپ سے ایک بات کروں گا خیر خواہی کروں گا میں تمہاری اس بات کے ذریعہ سے۔ سفاح نے پردہ ڈالنے کا حکم دیدیا۔ میں نے کہا اے امیر المومنین اس کام میں جس کو اللہ نے تمہاری طرف بھیجا ہے (یعنی امر خلافت اور جس کے ذریعہ سے اللہ نے تم پر احسان کیا ہے) میں دیکھ رہا ہوں آپ کو کہ آپ سب انسانوں میں دور رہتے ہیں خلافت کی لذتوں سے اور تمام مخلوق میں اس خلافت کے بارے میں سب سے زیادہ مشقت اٹھانے والے ہیں۔ سفاح نے کہا کہ اے خالد یہ بات کس طرح ہے۔ میں نے عرض کیا۔ تیرے رک جانے کی وجہ سے دنیا میں ایک عورت پر اور تیرے چھوڑنے کی وجہ سے گورے رنگ کی حسین لڑکیوں کو۔ سفاح نے کہا اے خالد یہ کیسی بات ہے کہ میرے کان میں نہیں آئی تھی۔ پھر خالد نے امیر سے اجازت چاہی اس کی مجلس سے چلے جانے کے بارے میں۔ پس سفاح نے خالد کو اجازت دے دی اور آئی سفاح کے پاس ام سلمہ (یعنی سفاح کی بیوی) جب کہ سفاح قلم کے ذریعے دوات کرید رہا تھا۔ جو دوات امیر کے سامنے رکھی تھی۔

للغات لخادم۔ من یخدم الناس والجمع خدام و خدم ۱۲۔ الکسوۃ۔ بکسر الکاف وضمھا اللباس ۱۲۔ اُعَدِّ۔ صیغۃ المتکلم من نصر یقال عدالشئ اذا احصاہ ۱۲۔ سِترًا۔ بالکسر السین مایستر والجمع استار ۱۲۔ دَقُّوا۔ صیغۃ الجمع المذکر الغائب من نصر

يقال دق الباب اذا قرعه ۱۲۔ اَصُرَّةً ۔ ما يُصَرُّ فيه من دراہم ودنانير والجمع صُرَرٌ ۱۲۔ السَّفَّاحُ ۔ صيغة مبالغة وہو لقب الخليفة الاول من العباسية واسمه عبد الله بن محمد ۱۲۔ ان رأيتَ ۔ فمعنى الكلام انك ان رأيت مناسبا ان يحفظ الستر عليك فلا يدخل عليك في ہذا الوقت اَحَدٌ فافعل فان اذكر لك شيئا اضحك به ۱۲۔ مَنَّ ۔ فعل ماض من نصر من عليه بكذا اى انعم ۱۲۔ لَذَّاتٍ ۔ جمع لذة نقيض الالم بابه ضرب وسمع ۱۲۔ الخَرَائد ۔ جمع خريدة الجارية العذراء والمرأة ذات حياء ۱۲۔ مَا اَقَرَّ ۔ ما نافية وقر فعل ماض من نصر وحاصل الكلام ان ہذا الامر لم يذكر عندى احكمه ولم يخطر بالى ۱۲۔ ينكتُ ۔ يقال نكت الارض بقضيب او باصبع اذا ضربه به فاثر فيها ويفعل ذلك حالة التفكر ۱۲۔

فقالت يا امير المؤمنين اراك مفكرًا فما الحال اسمعت خبرا يحزنك قال كلا ولكن كلا القاه الى خالد بن صفوان فيه نصيحتي وشرح لهاذلك قالت فما قلت لابن الزانية قال ينصحني وتشتمينه فناصت عنه وبعثت الى مائة من مواليهما فقالت لهم ذا اليوم اتخذ تكم واعددتكم امضوا فاذا وجدتم خالد بن صفوان فاهووا الى اعضائه عضوا عضوا فرضوها فطلبتُ ومررتُ بقوم احدّثهم اذا اقبل القوم فدخلت جملتهم ولجأت الى داري ووقفت البغلة فرضوها بالاعمدة وبقيت لا تظلني سماء ولا تقلني ارض واني لجالس ذات يوم اذ هجم على قوم فقالوا اجب امير المؤمنين فقمت ولا املك من نفسي شيئًا حتى دخلت عليه وهو جالس وانا اسمع حركة من وراء الستر فقلت ام سلمة والله فقال يا خالد من اين تريٰ قلت كنت في غلة لي ثم قال الكلام الذي كنت القيته لي في بعض الايام اعده علىّ قلت نعم يا امير المؤمنين ان العرب اشتقت اسم الضر من الضرتين فان الضرائر اشد الذ خائر والاماء افة المنازل ولو يجمع رجل بين امرأتين الا كان بين جمرتين تحرقه واحدة بنارها وتلحقه الأخرىٰ بشرارها قال ليس هو هذا قلت بلى قال ففكر قلت

نحو یا امیر المؤمنین۔

الترجمۃ والمطالب پھر کہا ام سلمہ نے اے امیر المؤمنین میں تمہیں فکر مند دیکھ رہی ہوں۔ پس کیا حال ہے آپ کا کیا آپ نے کوئی ایسی خبر سن لی ہے جو آپ کو غمگین بنا دے۔ تو کہا امیر المؤمنین نے ہرگز ایسی بات نہیں۔ لیکن ایک بات ہے جس کو مجھ سے خالد بن صفوان نے کہا ہے۔ جس میں میری خیر خواہی ہے اور بیان کیا ام سلمہ کے سامنے اس بات کو۔ ام سلمہ بولی پس پھر کیا کہا آپ نے اس زانیہ کے بیٹے سے۔ امیر المؤمنین نے کہا وہ میری خیر خواہی کرتا ہے اور تم اسے گالیاں دیتی ہو۔ تو کھڑی ہو گئی وہ سفاح کے پاس سے اور بھیجے اس نے میرے پاس اپنے تنو غلام اور کہا ام سلمہ نے کہ میں نے اسی اللہ کے لئے تمہیں اپنا غلام بنا لیا ہے اور تم کو میں نے تیار کیا ہے۔ پس جب خالد بن صفوان کو پاؤ تو اس کے اعضاء پر ٹوٹ پڑو۔ اور توڑ دو اس کے اعضاء کو ایک ایک کرکے۔ پھر تلاش کی گئی میری اور گزرا میں ایسے لوگوں کے پاس سے کہ بات کر رہا تھا۔ میں ایسے کہ اچانک ٹوٹ پڑے کچھ لوگ مجھ پر۔ پھر میں گھس گیا ان کے مجمع میں اور پناہ لی میں نے ایک مکان میں اور خچر کھڑا ہوا تھا میرا، انہوں نے خچر کو خیمے کے ڈنڈوں سے اور باقی رہا میں اس حال میں کہ نہیں سایہ ڈال رہا تھا مجھ پر آسمان اور نہ اٹھا رہا تھا مجھ کو زمین کا کوئی حصہ (یعنی میں حیران رہ گیا نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن) اور میں بیٹھا ہوا تھا ایک دن کہ اچانک میرے پاس کچھ لوگ اور کہنے لگے کہ چلو امیر المؤمنین کے پاس۔ تو میں کھڑا ہو گیا اور نہیں مالک رہا میں اپنے نفس پر کچھ بھی۔ یہاں تک کہ پہنچا میں امیر کے پاس۔ جب کہ وہ بیٹھا ہوا تھا اور میں سن رہا تھا پردہ کے پیچھے حلت پھرت کی آواز کو۔ میں نے گمان کیا ام سلمہ ہے قسم خدا کی۔ تو کہا امیر نے اے خالد کہاں سے آتے ہوئے دکھلائی دے رہے ہو۔ میں نے کہا میں اپنی کھیتی باڑی کے دار میں تھا۔ پھر امیر نے کہا وہ کلام جو تم نے بعض ایام میں مجھ سے کہا تھا اسے دوبارہ پھر کہو۔ میں نے کہا بہت اچھا اے امیر المؤمنین، عرب نے ضرر کا لفظ مشتق کیا ہے۔ ضرتین سے اس لئے کہ ضرائر (سوتنیں)، سخت ترین ذخیرہ ہیں اور باندیاں گھروں کی آفت ہیں اور کوئی شخص دو بیویوں میں نہیں جمع کرتا ہے مگر وہ ہو جاتا ہے دو چنگاریوں میں کہ ایک انگارہ جلا دیتا ہے اس کی آگ سے اور دوسرا انگارہ ملا دیتا ہے اس کے ساتھ اپنی چنگاریوں کو۔ کہا امیر نے نہیں ہے یہ کلام وہ۔ میں نے کہا کیوں نہیں لیکن کہا ذرا غور کرو۔ میں نے کہا بہت اچھا اے امیر المؤمنین۔

اللغات تشتمینہ۔ صیغۃ الواحد المخاطب الحاضر من نصر من الشتم وہو السب ۱۲۔ موالیہا۔ جمع مولی وہو یستعمل فی معانی کثیرۃ والمراد بہ ہہنا ہو العبد ۱۲۔ فاہوو۔ صیغۃ الجمع المخاطب من الافعال یقال اہوی الشیٔ اذا اسقط واہوب یدی الی احدت واز تغنت فاہوو ای میل کنید ۱۲۔ فرضرہا۔ من نصر رضہ رضا اذا ضربہ و دقہ ۱۲۔ اخذتہم ای اکلہم فی جملتہم ای جماعۃ الناس ۱۲۔ لا تظلنی سماء ولا تقلنی ارض۔ والمعنی ان السماء والارض صارا عدوین لی فالسماء یرفع عنی ظلہ والارض سلبت عنی مکانہا وہذا مثل یضرب فی غایۃ الاضطراب کما یقال فی الفارسیۃ (نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن) ۱۲۔ اجب۔ صیغۃ امر مخاطب

من الافعال معناه اَجبُ دعوتہٗ ۱۲۔ غلّة۔ جمع غلات ہوالحاصل من ارض سوار کان الحبوب والثمار او الدراہم والدنانیر فغلة الدار کرائہا وغلة الارض ما انبتہٗ وقیل المراد بالغلّة ہہنا مقام الغلة ومجازا ای کنت مقام غلتی۔ اشتقت اسم الضرہ من الضرتین۔ معناه ان الفقر والنقصان داخل فی مفہوم الضرتین ۱۲۔ الضرتین۔ تثنیۃ ضرۃ ہی احدی امرأتین تکونان فی نکاح رجل واحد والجمع ضرائر وکان غرضہ من جمیع ہذا الکلام اسماعہا لام سلمۃ وتطییب خاطرہا۔

واخبرتك ان الاربع يتغايرن فلا يصبرن قال لا والله ما هٰذا قلت يا امير المؤمنين واخبرتك ان الاربع همٌّ ونصبٌ وضجر وصخبٌ انما صاحبهن بين حاجة تطلب وبلية تترقب ان خلا بواحدة منهن خاف شر الباقيات وكن له اعدى من الحيات قال لا والله ما هو هٰذا قلت بلى واخبرتك ان بني مخزوم ريحانة العرب وعندك ريحانة الرياحين وسيدة نساء العٰلمين وحدثتني انك تهمو بالتزويج فقلت لك هيهات تضرب في حديد بارد ليس ذٰلك بكائن اخر الزمان المعاين قال ويلك اتستعمل الكذب قلت ضرب السيوف لعبٌ قال فاذهب فانك اكذب العرب قلت فانما اصلح الكذب ام تقتلني ام سلمة فاستلقى ضاحكا وقال اخرج قبحك الله تعالىٰ وارتفع الضحك من وراء الستر وانصرفت الى منزلي فاذا خادم لام سلمة ومعه خمس بدار وخمس تخوت وقال هٰذا لك من سيدتي فخذه

الترجمة والمطالب

اور میں نے تمہیں بتلایا ہے کہ چار عورتیں آپس میں غیرت کرتی ہیں (یعنی اپنے محبوب میں شریک نہیں ہونے دیتیں، الغیرت کراهة شرکة الغیر فی محبوب) اور صبر نہیں کرتی ہیں، عمر نے کہا یہ بات بھی وہ بات نہیں ہے۔ قسم اللہ کی تو میں نے کہا اے امیر المؤمنین اور میں نے تم کو یہ بات بتائی تھی کہ تحقیق چار چیزیں ہیں، یعنی غم ہے اور رنج ہے اور تنگ دلی ہے اور شور و شغب کا ہونا ہے۔ یقیناً ان چاروں چیزوں والا ضرورتوں کے درمیان میں

ہے جو مطلوب ہوتی ہیں اور مصیبتوں کے درمیان ہوتا ہے جن کا انتظار کیا جاتا ہے۔ اگر ایک کے ساتھ خلوت کرتا ہے۔ تو باقی سے ڈرتا ہے اور وہ چار چیزیں اس کے لیئے سانپوں سے زیادہ دشمن بن جاتی ہیں۔ امیر المؤمنین نے کہا قسم خدا کی یہ بات نہیں ہے۔ میں نے کہا کیوں نہیں ہے اور میں نے بتلایا اُس کو کہ بنی مخزوم جو کہ ام سلمہ کا قبیلہ ہے۔ وہ عرب کا ایک خوشبو دار اور آپ کے پاس پھولوں میں کا ایک عمدہ پھول ہے اور جہانوں کی عورتوں کی سردار ہے اور بیان کیا ان نے مجھ آپ ارادہ رکھتے ہیں نکاح کرنے کا۔ میں نے کہا آپ سے افسوس کی بات ہے کہ آپ ٹھنڈے رہے کہ پیٹ رہے ہیں وہ زمانہ کے آخر تک کچھ بننے والا نہیں ہے۔ امیر المؤمنین نے کہا ہلاکت ہو تیرے لیئے کیا تو جھوٹ کو کام میں لاتا ہے کہا کہ تلواروں کی مار کھانا کیا کھیل ہے۔ امیر نے کہا نکل جا اے خالد یہاں سے۔ یقیناً تو عرب کا سب سے بڑا جھوٹا ہے کہا کون سی بات میرے لئے بہتر ہے کیا میں جھوٹ بولوں یا قتل کرے گی مجھ کو ام سلمہ۔ پس لیٹ گیا وہ ہنستے ہنستے۔ امیر نے کہا نکل جا دربار سے خدا تیرا برا کرے اور پردہ کے پیچھے سے ہنسی کا شور اٹھا اور میں مکان کی طرف چل دیا۔ تو اچانک خادم سامنے آکھڑا ہوا اور اس کے ہاتھ میں پانچ تھیلیاں تھیں دینار کی اور پانچ گٹھڑیاں تھیں کپڑوں کی اور کہا نے کہ یہ سب کچھ لے خالد بن صفوان تیرے لیئے ہے۔ میری سیدہ کی طرف سے۔ پس قبول کر لے تو اس کو۔

لغات

فلا تصبرن۔ صیغۃ النفی المؤنث الغائب من ضرب یقال صبر علی الامر اے شجع وتحملا ۱۲۔ ہم۔ الحزن والغم والجمع ہموم ـ نصب۔ بفتحتین البلاء والداء وبابہ نصر وضرب ـ ضجر۔ بفتحتین وہو قلق والاضطراب سمع ـ صخب۔ بفتحتین ہو صوت الشدید بابہ سمع والمراد ان اجتماع اربعۃ نسوۃ مثل اجتماع ہذہ اربعۃ ۱۲۔ یترقب۔ صیغۃ مضارع المجہول من التفعل یقال ترقب اے انتظر ۱۲۔ بنی مخزوم۔ ہو قبیلۃ ام سلمۃ ۱۲۔ ریحانۃ۔ باقۃ الریاحین (گلدستہ) جمعہ الریاحین ہات۔ بتثلیث التاء اسم فعل بمعنی بعد تضرب فی حدیثہا ہذا مثل یضرب لمن رام عملا محالا لا طائل تحتہ ۱۲۔ المعاین۔ صیغۃ اسم فاعل من المعاینۃ بمعنی الشاہد والحاضر ۱۲۔ ضرب۔ من ضرب بمعنی زدن والمعنی ان الضرب بالسیوف لیس بلعب حتی یتیسر لک ازال عندک الصدق فاقتل ۱۲۔ بدر۔ جمع بدرۃ بالفتح ہی الکیسۃ تسع عشرۃ آلاف درہم ۱۲۔ تخوت۔ جمع تخت یعنی جامہ دان رکھنے کی گٹھڑی ۱۲۔

۹۳ الحکایۃ۔ قیل انّ رجلاً بالعراق اصلح مجلساً للشرب ودعا الیہ اخوانہ فلما فرغوا من الاکل وقعدوا للشرب وارتفعت اصوات العیدان والمزامیر دار الشّرب فیہم وطرب القوم تامل رجل منہم عند ذٰلک ما ہم فیہ من اللّذۃ فرای داراً حسنۃً وستوراً وفرشاً واوانیَ (ظروف) ورياحين وفواكه (جمع فاکہۃ بمعنی ثمرۃ) وشموعاً

تزهر وقد امتلأ داخل الابواب من الضياء والزواغم والنغم ورأى فتيا
عليهم زي الجمال ومحاسن الكمال فبقي متحيرا متفكرا متعجبا فيما يرى ويسمع
ويشم من محاسن المحسوسات وما تلتذ منه الحواس تفرح به الارواح
وتسر به النفوس حتى نعس [بخواب شد] وغاص [فرو رفت] في نومه حتى لم يكن يمحن [معدوم کی گردد] شيئا مما كان
في المجلس من تلك المحسوسات ثم رأى فيما يرى النائم كأنه في بلاد
الروم في كنيسة من كنائس [معبد نصاریٰ] النصارى وهي مشعلة [روشن] بالقناديل منقوشة
بالتصاوير مملوءة من الصلبان [جمع صلیب بمعنی چلیپا] واذا هو بين القسيسين عليهم ثياب
المسوح وبايديهم مجامر يبخرون فيها القسط والكندر وهم يقرءون كلمات لها
شبه [مشابہت] بالتسبيح ويكررونها.

الترجمة والمطالب

کہا گیا ہے کہ ایک مرد نے عراق میں شراب پینے کی مجلس کو سنوارا اور اس مجلس میں اپنے بھائیوں کو اس شخص نے بلایا۔ جب وہ کھانے سے فارغ ہوئے تو شراب پینے کے لئے بیٹھے اور بربط و ستار اور باجوں کی آوازیں بلند ہوئیں اور شراب کا دور ان میں چلا اور ایک جماعت مست ہو گئی۔ تو ایک شخص نے اُن میں سے اس وقت غور کیا۔ اس لذت اور خوشی میں جس میں یہ لوگ لگے ہوئے تھے۔ تو دیکھا اس نے ایک حسین محل کو اور قسم قسم کے پردوں اور فرشوں کو اور مختلف قسم کے ظروف کو اور پھولوں کو اور پھلوں کو اور موم بتیوں کو جو روشن ہو رہی تھیں اور دروازوں کے اندر کا حصہ روشنی اور خوشبوؤں اور طرح طرح کے نغموں کی آواز سے بھر گیا تھا اور دیکھا اس شخص نے اس مکان میں چند نوجوانوں کو جن پر جمال کا لباس تھا (خوبصورت لباس) اور اچھے اچھے کمال تھے۔ پس وہ حیران اور متفکر اور متعجب رہا ان باتوں کی وجہ سے جن کو دیکھ رہا تھا اور سن رہا تھا اور سونگھ رہا تھا۔ یعنی اچھی اچھی محسوس چیزیں اور وہ چیزیں جن سے حواس ظاہری لذت اندوز ہو رہے تھے اور روحیں خوش ہو رہی تھیں اور نفس مسرور تھے (ماتلتذ کا عطف ہے ما پہلے پر۔ ای متعجباً فی مایری وفیما تلتذ) یہاں تک کہ وہ شخص اونگھنے لگا اور نیند کے اندر مستغرق ہو گیا اس قدر کہ کسی چیز کا اسے احساس ان چیزوں میں سے جو مجلس میں تھیں باقی نہ رہا۔ پھر دیکھا اس نے اس حالت میں جس کو سونے

والا دیکھتا ہے۔ گویا کہ وہ روم کے کسی شہر میں ایک گرجا کے اندر ہے نصاریٰ کے گرجوں میں سے۔ اور وہ گرجا قندیلوں (یعنی فانوسوں) سے منور ہے اور طرح طرح کے نقش و نگار سے مزین ہے اور وہ گرجا صلیبوں سے بھرا ہوا ہے اور اچانک وہ دریوں کے درمیان میں ہے۔ جن پر ٹاٹ کے کپڑے ہیں اور جن کے ہاتھوں میں انگیٹھیاں ہیں، سلگا رہے ہیں جن میں وہ قسط کو اور کندر کو اور وہ پڑھ رہے ہیں کچھ کلمات کو۔ جن کو مشابہت ہے سبحان اللہ سے اور وہ بار بار پڑھ رہے ہیں ان کلمات کو۔

للغات العیدان۔ جمع عود الخشب و آلۃ من المعازف یضرب بہا ذو بربطیہا ۱۲۔ المزامیر۔ جمع مزمار الآلۃ التی یُزمر فیہا ویترنم بہ ۱۲۔ دارا۔ فعل ماضی من نصر دار الشیء اذا طاف حولہ ۱۲۔ طرب۔ فعل ماضی من سمع یقال طرب ای اہتز او اضطرب فرحا او حزنا ۱۲۔ فرُشا۔ جمع فراش ما یفرش وینام علیہ ۱۲۔ ریاحین۔ جمع ریحان کل نبت طیب ۱۲۔ شموع۔ جمع شمع ما یستضاء بہ (موم بتی) ۱۲۔ تزہر۔ من زہر السراج اذا تلالأ وتنور ۱۲۔ الروائح۔ النسیم المستنشق طیبا کان او خبیثا ۱۲۔ نغم۔ التطریب فی الغناء ۱۲۔ الزہی۔ البہیۃ ۱۲۔ نعس۔ من فتح ونصر مصدرہ النعس والنعاس (اونگھنا) ۱۲۔ غاص۔ فعل ماضی من نصر ۱۲۔ کنیسۃ۔ جمع کنائس معبد النصاری ۱۲۔ مشعشعۃ۔ اسم المفعول من الافعال۔ الموضع الذی یوقد فیہ النار (یعنی روشن) ۱۲۔ القنادیل۔ جمع قندیل المصباح ۱۲۔ الصلبان۔ جمع صلیب۔ القسیسین۔ جمع قسیس رئیس النصاریٰ وقدوتہم ۱۲۔ المسوح۔ جمع مسح (ٹاٹ)۔ مجامر۔ جمع مجمر ما یوضع فیہ الجمر (انگیٹھی)۔ یبخرون۔ من التبخیر بخر علیہ اذا دخنہ بالبخور ۱۲۔ القسط۔ عود اذا احرق تنتشر منہ الریح الطیبۃ ۱۲۔ الکندر۔ صمغ شجرۃ ذات شوک یفوح منہ الطیب ایضا بالاحراق ۱۲

حتّٰی حفظہا الرّجل من تکرار ہم ایّاہا ومعناہ بالعربیۃ انّ الاخیار الّذین یسبّحون اللّٰہ تعالٰی باللّیل والنّہار فہم احیاء عندہ وان کانوا قد ماتوا وانّ الاشرار والظلمۃ فہم موتٰی عند اللّٰہ وان کانوا فی الدّنیا احیاء ورأی قومًا من الاساقفۃ بایدیہم اقداح مملوءۃ خمرًا وفی منادیلہم اقراص خبز یفرّقونہا علی القوم ویحسونہم بعد ذلک خمرًا فتناول ذلک الرّجل من تلک الاقراص واخذ بحرص ورغبۃ وتحسّٰی من ذلک الشّراب من شدّۃ الجوع والعطش ثمّ انّہ بعد ساعۃ تفکّر فی حالہٖ کیف حصل فی تلک الکنیسۃ وکیف

15/2 الرجوع الی العراق مع طول المسافۃ ثم تذکّر اخوانہ ومجلسہم وما ترکہم فیہ
من اللذۃ والسرور واشتدّ شوقہ الیہم وضجرہ بمکانہ وما رأی من الاشیاء
المخالفۃ لسنۃ شریعتہ المغایرۃ بطبیعتہ وعادتہ وضاق صدرہ واضطرب فی
منامہ من ضجرہ فانتبہ فاذا ہو بالعراق فی مجلسہ ومکانہ بین اخوانہ وتلک
الاصوات والروائح التی تأملہا قبل نعاسہ علی ما کانت علیہ لم تتغیر شیئاً۔

الترجمۃ والمطالب

یہاں تک کہ ان کلمات کو اس شخص نے ان کے بار بار پڑھنے کی وجہ سے یاد کرلیا اور اس کے معنی عربی میں یہ ہیں کہ اچھے ہیں وہ لوگ جو اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں رات اور دن میں۔ پس وہ زندہ ہیں اس کے نزدیک اگرچہ وہ مرچکے ہیں۔ اور شریر اور ظالم لوگ، وہ اللہ کے نزدیک مردہ ہیں اگرچہ وہ دنیا میں زندہ ہیں اور دیکھا اس نے کچھ لوگوں کو پادریوں میں سے، جن کے ہاتھ میں پیالے ہیں شراب سے بھرے ہوئے اور ان کے رومالوں میں روٹی کی ٹکیاں ہیں کہ بانٹ رہے ہیں وہ روٹیوں کو لوگوں پر۔ اور پلا رہے ہیں وہ ان لوگوں کو روٹی کے بعد شراب۔ پس لے لی اس شخص نے ان ٹکیوں میں سے ایک ٹکیہ اور پیا نہایت خواہش اور رغبت سے اور پی لیا اس نے اس شراب میں سے انتہائی بھوک اور پیاس کی وجہ سے، پھر اس شخص نے تھوڑی دیر کے بعد اپنے احوال میں غور کیا کہ کس طرح پہنچا وہ اس گرجا میں اور کس طرح واپسی ہوگی عراق کی طرف، باوجود درازیٔ مسافت کے۔ پھر یاد کیا اس شخص نے اپنے بھائیوں کو اور ان کی مجلس کو اور اس لذت و سرور کو جس میں چھوڑا تھا ان کو اور اس کا اپنے بھائیوں سے ملنے کا شوق تیز ہوا اور اس کی تنگ دلی بڑھ گئی اس مکان کی وجہ سے اور ان چیزوں کی وجہ سے جن کو دیکھا تھا اس نے جو مخالف تھیں شریعت کے طریقہ کے اور جو مغائر تھیں اس کی طبیعت اور عادت کے اور اس کا سینہ تنگ ہوا اور پریشان ہوا وہ اپنے خواب میں اس تنگدلی کی وجہ سے اور آنکھ کھل گئی اس کی تو وہ عراق میں ہے اپنی مجلس میں اور اپنی جگہ میں اپنے بھائیوں کے درمیان اور وہ گانے کی آوازیں اور وہ خوشبوئیں جن میں اس نے غور کیا تھا نیند آنے سے پہلے اپنی اسی حالت پر ہیں جس پر تھیں۔ اس میں کوئی تغیر نہیں ہوا۔

اللغات

اساقفۃ۔ جمع اُسْقُفّ بضم الہمزہ وسکون السین وضم القاف وتشدید الفاء ہو امام النصاریٰ (پادری) منادیلہم۔ جمع مندیل (رومال)۔ اقراص۔ جمع قُرص قطعۃ من الخبز (ٹکیہ)۔ تَحَسّٰوہٗ ۔ ماضی صیغۃ المضارع من الاحساء وہو الاستقاء دفعۃ واحدۃ ضد التجرع۔ تَمَشّٰی۔ فعل ماض من التفعیل ای شرب شربا بعد شرب۔ ضجرہ۔ السآمۃ (بیقراری اور تنگدلی)۔ شریعت۔ ماشرع اللہ لعبادہ من السنن والاحکام۔

5/2

حکایۃ ۹۴ قیل ان نبیاً من انبیاء اللہ قال فی مناجاتہ مع ربہ یا رب لم خلقت الخلق بعد ان لم تکن خلقتہم فقال لہ ربہ علی سبیل الرمز (ای الاشارۃ) کنت کنزاً (گنج) مخفیاً من الخیرات والفضائل ولم اکن اُعرف فاردتُ ان اُعرف قال العلامۃ ابن الجلدی صاحب اخوان الصفا معناہ ان لو لم اخلق لخفیت (پوشیدہ می ماند) ھٰذہ الفضائل والخیرات التی انضتہا واظہرتہا من عجائب خلقی ومصنوعاتی المحکمات التی کلّت (کند شد زبانہا) الالسن عن البلوغ الی کنہ صفاتہا وحارت عقولہم عن کنہ معرفتہا بحقائقہا۔

حکایۃ ۹۵ قیل انہ کان بین یحیی بن خالد البرمکی وبین عبد اللہ ابن مالک الخزاعی عداوۃ وتحاسدٌ وکان کلّ واحدٍ منہما ینتظر لصاحبہ الدوائر (جمع دائرہ وہی المصیبۃ) فلما ولی عبد اللہ بن مالک اذربیجان وارمینیۃ ضاق برجلٍ من الدہاقین بالعراق الامر (فاعل ضاق) وتعذّرت علیہ المطالب فحمل نفسہ علی ان افتعل کتاباً علی لسان یحیی بن خالد البرمکی الی عبد اللہ بن مالک بالوصایۃ بہ (برلیست) واکّد (یعنی از جانب او) بمعاونتہ کلّ التاکید ولم یعلم ما بینہما من التباعد فشخص (روانہ شد) من مدینۃ السلام الی اذربیجان و صار الی باب عبد اللہ بن مالک بالکتاب فاوصلہ الحاجب فقال لہ عبد اللہ ادخل صاحب ھٰذا الکتاب فادخلہ فقال لہ عبد اللہ۔

الترجمۃ والمطالب کہا جاتا ہے کہ ایک نبیؑ نے اللہ کے نبیوں میں سے اپنے رب کے ساتھ سرگوشیوں میں کہا اے میرے پروردگار آپ نے اس مخلوق کو جب کہ آپ نے ان کو پیدا نہیں کیا تھا۔ تو پھر کیوں پیدا کیا۔ تو اس نبیؑ سے اس کے رب نے بطور اشارہ کے فرمایا کہ میں مخفی خزانہ تھا بھلائیوں اور فضیلتوں کا اور میں نہیں پہچانا جاتا تھا۔ تو میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں۔ علامہ ابن الجلدیؒ نے کہا ہے جو اخوان الصفا کے مصنف ہیں کہ اس

عبارت کا مطلب یہ ہے کہ اگر میں نہ پیدا کرتا اس مخلوق کو تو یہ تمام فضائل اور بھلائیاں مخفی رہتیں۔ جن کو میں نے پھیلایا اور ظاہر کیا ہے۔ یعنی میری مخلوق کے عجائبات اور میری مضبوط مصنوعات کہ زبانیں ان کی صفات کی حقیقت تک پہنچنے سے عاجز ہیں اور ان مصنوعات کی حقیقت پہچاننے سے عقلیں حیران ہیں۔

حکایت۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یحییٰ بن خالد برمکی اور عبد اللہ بن مالک خزاعی کے درمیان سخت دشمنی اور باہمی حسد تھا اور ہر ایک ان میں سے انتظار کرتا تھا اپنے ساتھی کے لیے مصیبتوں کا۔ پس جب عبد اللہ بن مالک آذربیجان اور آرمینیہ کے والی بنا دیے گئے۔ تو دہقانوں میں سے ایک دہقان کی وجہ سے جو عراق کا رہنے والا تھا معاملات تنگ ہوگئے اور مطالب اس پر دشوار ہوگئے۔ پس اس نے آمادہ کیا اپنے نفس کو کہ لکھوں میں ایک خط یحییٰ بن خالد برمکی کی طرف سے عبد اللہ بن مالک کی طرف خیر خواہی کرنے کی بات کو اور اس کی مدد کرنے کی تاکید کی پوری پوری اور نہیں جانتا تھا وہ اس بُعد کو جو ان دونوں کے درمیان تھا۔ چلا وہ شخص مدینۃ السلام (بغداد) سے آذربیجان کی طرف اور پہنچا وہ خط لے کر عبد اللہ بن مالک کے دروازہ پر۔ پس پہنچا دیا اس کو دربان نے۔ پھر کہا اس سے عبد اللہ نے اس خط والے کو اندر داخل کر لو۔ پس دربان نے اُسے اندر داخل کر دیا۔ پس اس سے کہا عبد اللہ نے۔

اللغات۔ الرمز۔ بسکون المیم الاشارۃ والجمع رموز ۱۲۔ کنزا۔ کل مجموع مدخر یتنافس فیہ والمال المدفون فی الارض وفی ما یحرز فیہ المال کصندوق والمخزن والجمع کنوز ۱۲۔ الفضائل۔ جمع فضیلۃ خلاف الرذیلۃ قال بعض الفضائل النعمۃ الباطنۃ والفواضل النعمۃ الظاہرۃ ۱۲۔ اعرف۔ صیغۃ المتکلم من باب ضرب یقال عرف الشئ اذا علمہ ابن الجلدی۔ بنو جلدۃ قبیلۃ ۱۲۔ کلّت۔ بتشدید اللام فعل ماض من ضرب یقال وکلّ اللسان اذا لم یحقق المنطوق بمعنی (کند شدن)۔ آذربیجان۔ بالالف الممدودۃ وفتح الذال المعجمۃ وسکون الزاء وفتح الباء اسم بلد فی حد الغرب من الایران۔ آرمینیہ بلد بالروم۔ دہاقین۔ جمع دہقان رئیس اقلیم ورئیس القریہ۔ الوصایۃ۔ کسایۃ اسم من الایصاء۔ الوصیۃ۔ ای مکتوب متضمن بحسن السلوک بہ وملاطفتہ۔ فاوصلہ۔ فعل ماض من الایصال۔

ان کتابک هذا مفتعلٌ ولکنک قد طویت هذه المشقة البعيدة ولسنا نخيبك
(جعلی است ۱۲)
فقال الرجل اما کتابي فليس بمفتعل وان کنت تريد بهذه التهمة لتردني
(محروم نمائی ام ۱۲)
خائبًا فالله عزوجل حسبي وعليه اتوکل فقال عبد الله افترى ان نحبس في
(ہمزۃ الاستفہام ۱۲)
دار وتزاح علتك وان اكتب واستطلع الرأي واعرف بناء هذا الكتاب فان

كان مزوّرًا (دروغ) عاقبتك (عقاب کروں گا) وان كان صحيحًا انعمت عليك فقال نعم فامر عبد الله
بحبسه وازاحة علته وكتب الى وكيله بالعراق ان رجلا يسمّٰى فلان بن فلان
اورد الى كتابًا من يحيى بن خالد فابحث (جستجو کر) عن امر هٰذا الكتاب واكتب الى بحقيقة
الحال فيه فصار الوكيل بكتاب عبد الله الى يحيى وقرأه عليه فدعا بالدواة والقلم
وكتب اليه بخطه فلانٌ من اخص الناس الىّ واوجبهم حقًا علىّ وقد اخبرني صاحبه
بشكّك في امره فازل الشك جعلت فداك وليكن صرفهٗ الى معجلًا بما يليق بك۔

الترجمۃ والمطالب

یقیناً تیرا یہ خط جعلی ہے۔ لیکن تو نے اس بڑی مشقت کو طے کیا ہے ہم تجھے محروم نہیں جانے دیں گے۔ تو کہا اس شخص نے لیکن میرا یہ خط جعلی نہیں ہے اور اگر تو اس تہمت کو مجھے لگانا ہی چاہتا ہے۔ تاکہ تو مجھ کو نا امید واپس کرے۔ تو اللہ پاک اور برتر ہے کافی ہے مجھ کو اور اسی پر بھروسہ کرتا ہوں۔ تو کہا عبد اللہ نے کیا تو مناسب سمجھتا ہے اس بات کو کہ قید کر دیا جائے تو ایک مکان میں اور زائل کر دیا جائے شبہ کو اور یہ کہ لکھ دوں میں خط کو اور معلوم کروں میں لوگوں کی رائے کو اور پہچانوں میں اس خط کی بنا کو (سبب کو) پس اگر ہے وہ خط جھوٹا تو سزا دوں گا میں تم کو اور اگر نکلا وہ خط صحیح تو میں انعام کروں گا تجھ پر۔ کہا اچھی بات ہے چنانچہ عبد اللہ نے قید خانہ میں قید کا حکم دے دیا اور اس کے شک کے ازالہ کی صورت کی اور لکھا اپنے وکیل کی طرف عراق میں کہ ایک شخص جس کا نام فلاں بن فلاں ہے لایا ہے میرے پاس ایک خط یحییٰ بن خالد کی طرف سے۔ تو تو اس کتاب کے معاملہ کی تحقیق کر اور لکھ میرے پاس صحیح حال کو اس بارے میں۔ پس لے گیا وکیل عبد اللہ کے خط کو یحییٰ کے پاس اور پڑھا اس کو اور پھر منگائی دوات قلم اور لکھا یحییٰ نے اپنے خط سے کہ فلاں شخص تمام انسانوں سے زیادہ مخصوص ہے میرے نزدیک اور سب سے زیادہ میں اپنے اوپر حقدار سمجھتا ہوں اور بتلایا مجھ کو تمہارے ساتھی نے تمہارے شک کو اس معاملہ کے بارے میں۔ پس زائل کر تو شک کو۔ قربان کیا جاؤں میں تجھ پر اور ہو لوٹنا اس کا میری طرف فوراً اس چیز کو لے کر جو تمہارے مناسب ہو۔

اللغات

تخیبنی۔ صیغۃ المتکلم من التفعیل ای لم ینال مطلوبہ۔ تحبس۔ من ضرب یقال حبسہ ای سجنہ ۱۲۔ تزاح۔ من الازاحۃ وہو الازالۃ والمراد بازالۃ اما ازالۃ الشک واما ما عرض لہ من الفقر والفاقۃ ومعناہ علی الثانی ان یتکفل جمیع حاجاتہ الی وقت تحقیق الخبر وہذا ہو المناسب للمقام کما تری ۱۲۔ علّتک۔ الحدث یشغل صاحبہ۔ مزوّرًا۔ یقال

زوّرا او ازیّن الکذب من الزُّور بمعنی الکذب والمراد بہ مخترع کذبا۔ عاقبتک۔ یقال عاقبہ بذنبہ وعلی ذنبہ عقاباً اذا اخذہ بہ وا قتص منہ ۱۲

فلمّا خرج الوکیل قال یحیی لاصحابہ ما تقولون فی رجل انتحل علیّ کتاباً الی عبد اللّٰہ ابن مالک ووصل بہ من مدینۃ السّلام الیٰ اذربیجان فقالوا جمیعاً نریٰ ان تفضحہٗ وتهتك سترہ وتعلن امرہ لیرتدع بہ غیرہ ویصیر نکالاً واحدوثۃ فی العالمین قال لا واللّٰہ او ھٰذا رایکم فقالوا نعم قال قبّح اللّٰہ ھٰذا من رایٍ فما اقلّہ واقبحہ بحکم ھٰذا رجل ضاق بہ الرزق فاصّل فی خیرٍ ووثق بہ وشخص الی اذربیجان مع بعد شقّتھا وصعوبۃ طریقتھا اتشیرون علیّ ان احرمہ ما امّل فی حتّی یسیءَ ظنّہ بی فما انا واللّٰہ ممّن یقبل منکم ذٰلك ثمّ اخبرھم بما کتب بہ الی عبد اللّٰہ فتعجّبوا من کرمہٖ واحتمالہ الکذب وورد الکتابُ بخطّہ الی عبد اللّٰہ فدعا بالرجل وقد سقط من عینہٖ لاعتراض سوء الظنّ لقلبہٖ فلمّا دخل علیہ قال ھٰذا کتاب اخی قد ورد الیّ بصحّۃ امرك وسألنی تعجیل صرفك الیہ فدعا لہ بمائتی الف درھم وما یتبعھا من الدّواب والبغال والجواری والغلمان ثمّ اصدرہٗ۔

الترجمۃ والمطالب

جب وکیل چلا گیا تو یحییٰ نے اپنے ساتھیوں سے کہا تم کیا کہتے ہو ایسے شخص کے بارے میں جس نے جعلی خط بنا کر بھیجا۔ عبد اللہ بن مالک کے پاس اور چلا اس کو بغداد سے لے کر آذربیجان تک تو سب نے کہا کہ ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ آپ اس کو رسوا کریں اور اس کی پردہ دری کریں۔ تاکہ اس کی وجہ سے دوسرے لوگ رک جائیں اور قابل سزا عبرت بن جائے اور ایک افسانہ ہو جائے دنیا میں۔ یحییٰ نے کہا نہیں قسم خدا کی کیا یہ ہے تم سب کا مشورہ۔ سب نے کہا کہ جی ہاں۔ یحییٰ نے کہا خدا برا کرے اس رائے کا کس قدر حقیر اور قبیح ہے یہ رائے۔ افسوس ہو تم پر کہ یہ ایک ایسا شخص ہے کہ جس پر رزق تنگ

ہوا اور اُمید لگائی اس نے مجھ سے بھلائی کی اور اعتماد کیا اس نے بھلائی کا اور چلا وہ آخر یہاں تک باوجود دُوری مشقت کے اور راستہ کی دشوار گزاری کے کیا تم مجھے مشورہ دیتے ہو اس بات کا کہ میں محروم کر دوں اس کو ان باتوں سے جن کی اُمیدیں قائم کیں اُس نے میرے بارے میں یہاں تک کہ بُرا ہو جائے اس کا گمان میرے متعلق۔ پس قسم خدا کی میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں گا جو تم سے اس مشورہ کو قبول کرے۔ پھر خبر دی ان کو اس مضمون کی جو لکھا تھا اس نے عبداللہ کے پاس۔ لوگوں نے تعجب کیا اس کی بخشش سے اور اُس کے جھوٹ کو اپنے اوپر برداشت کرنے کی وجہ سے اور آیا خط یحییٰ کے قلم کا عبداللہ کے پاس۔ پس بُلایا اس نے اس شخص کو اور گر چکا تھا یہ اُس کی نظر سے بوجہ بدظنی پیش آنے کے اس کے دل میں پس جب پہنچا یہ اس کے پاس کہ یہ خط ہے میرے بھائی کا جو آیا ہے میرے پاس تیرے معاملہ کی صحت کے لئے اور چاہا ہے اس نے مجھ سے جلدی لوٹا دینے کو تیرے اس کے پاس۔ پس منگائے اس کے لئے دو لاکھ درہم اور وہ چیزیں جو اس کے تابع تھیں۔ یعنی کچھ جانور اور خچر اور باندیاں اور لڑکے پھر لوٹا دیا اس کو۔

اللغات مدینۃ السلام۔ لقب بغداد۔ تفضحہ۔ صیغۃ المخاطب الحاضر من فتح یقال فضحہ ای کشف مساویہ۔ تہتک صیغۃ المخاطب من ضرب یقال ہتک اللہ سترا جرای فضحہ و ہتک سترا ای خرقہ و کشف ما کان محتجبا تحتہ بابہ نصر۔ لیرتدع۔ صیغۃ المضارع من الافتعال الارتداع (یعنی باز ماندن)۔ نکالا۔ عذاب الشدید الذی یکون عبرۃ لکل ناظر۔ فما اقلہ۔ ما التعجب واقل ضد الاکثر۔ اتلہ۔ فعل ماض من التفعیل یقال آملہ اذا رجاہ۔ شققۃ۔ بالضم المسافۃ البعیدۃ التی تشق الانفس ۱۲۔ احرمہ۔ صیغۃ المتکلم من ضرب و سمع حرم الشیٔ اذا منعہ ایاہ وحرم علیہ الامر ای امتنع۔ ما املہ۔ ما موصولۃ و آمل من التفعیل ۱۲

فلمّا ورد باب یحیٰی بن خالد ادخل ذٰلك اجم (ای بجماعۃ) الیه وعرضه فامرله یحیٰی بمثل ذالك و اثبته فی خاصته ؎

خرجتُ من شیءٍ الیٰ غیره ۔۔۔ حَسب الّذی یقضی به الحال

لا تنکروا حالی فانی امرءٌ ۔۔۔ دارت به فی السیر احوال

۹۶ **حکایة**۔ حدّث محمّد بن اسحاق عن ابیه قال دخلت علی الرشید وبین یدیه طبقٌ فیه وردٌ (گلاب ۱۲) فقال قل فی هٰذا شیئاً فقلت شعرًا ؎

کانه خدُّ (رخسار معشوق) محبوبٍ یُقبّلُه (بوسہ دی جاوے ۱۲) ۔۔۔ فم المحب (دہن عاشق ۱۲) وقد اضحیٰ به خجلًا

فقالت له جاریة کانت علی راسه اخطأت هلا قلت کما اقول شعرًا ؎

كَانَّهُ لَوْنُ خَدِّىْ حِيْنَ تَدْفَعُنِىْ يَدُ الرَّشِيْدِ لِاَمْرٍ يُوْجِبُ الْغُسْلَا

قَالَ فَضَحِكَ الرَّشِيْدُ وَقَالَ اُخْرُجْ يَا اِسْحٰقُ فَقَدْ حَرَّكَتْنِىْ هٰذِهِ الْمَاجِنَةُ ثُمَّ قَامَ وَاَخَذَ بِيَدِهَا وَخَلَا بِهَا ۔ حِكَايَة ۹۶ ۔ قِيْلَ اِنْقَطَعَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ عَنْ اَصْحَابِهٖ فَانْتَهٰى اِلٰى اَعْرَابِىٍّ فَقَالَ اَتَعْرِفُ عَبْدَ الْمَلِكِ ابْنَ مَرْوَانَ قَالَ نَعَمْ جَائِرٌ فَاجِرٌ ۔

الترجمۃ والمطالب

جب پہنچا وہ یحیٰی بن خالد کے دروازہ پر تو داخل کیا ان تمام چیزوں کو اس کے پاس اور پیش کیا یحیٰی کے سامنے تو حکم دیا یحیٰی نے اس کے برابر دینے کا اور رکھ لیا اس کو اپنے پاس خاص لوگوں میں سے بکلامیں ایک شئی سے دوسری شئی کی طرف۔ موافق اس کے کہ تقاضا کرتا تھا جس کا حال۔ شاد پر ابھجوتم میرے حال کو اس لیے کہ میں ایک ایسا شخص ہوں کہ گھماتے رہتے ہیں جس کو چلنے میں مختلف احوال۔ **حکایت** ۔ محمد بن اسحاق نے اپنے والد سے بیان کیا ہے کہ میں خلیفہ ہارون رشید کے پاس پہنچا جبکہ اس کے سامنے ایک طشت میں گلاب کے پھول تھے۔ ہارون رشید نے کہا اس کے بارے میں کچھ کہو میں نے شعر کہا سے گویا یہ طباق لیے محبوب کا رخسارہ ہے جب کہ بوسہ لیا ہو عاشق نے اور ہوگیا ہو وہ اس بوسہ لینے کی وجہ سے شرمندہ۔ اس سے جاریہ نے کہا جو اس کے سر پہ کھڑی ہوئی تھی کہ غلطی واقع ہوتی تجھ سے شعر میں۔ کیوں نہیں کہا تم نے جیسا کہ میں نے ایک شعر کہا ہے سے گویا کہ وہ طباق میرے رخسار کا رنگ ہے جبکہ دفع کرتا ہے مجھ کو ہارون رشید کا ہاتھ ایک ایسے کام کے لئے جو واجب کرتا ہے غسل کو (یعنی جماع کے لیے مجھ کو کھینچتا ہے اور اس وقت شرمندگی کی وجہ سے سرخی چہرہ پر آجاتی ہے) کہا راوی نے کہ ہنس پڑا ہارون رشید اور کہا اس نے کہ نکل اے اسحٰق مجھ کو اس بے باک عورت نے شہوت دلادی ہے۔ پھر خلیفہ کھڑا ہوا اور اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کے ساتھ خلوت کی **حکایت** ۹۶ ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ عبد الملک بن مروان اپنے ساتھیوں سے ایک دن بچھڑ گیا اور ایک اعرابی کے پاس پہنچا اور کہنے لگا اے اعرابی کیا تم جانتے ہو عبد الملک بن مروان کو۔ اعرابی نے کہا جی ہاں بڑا ظلم کرنے والا ہے۔ ناحق دغا جو ہے۔

اللغات

عرضت۔ فعل ماضی من ضرب وسمع یقال عرض لہ اذا ظہر وبدا (یعنی پیدا و آشکارا گردید)۔ حسب۔ بالفتح بمعنی الکفایۃ یقال حسبک درہم ای کفاک۔ دارت۔ فعل ماضی من دار یدور ومعنی البیتین ای خرجت من حال الی حال ومن بوس الی رخاء حسب الاتفاقات والاکنت مستحقا للعقاب والذلۃ فلا تستنکر واحوالی ربما اتاقیہ فانی دارت بی الاحوال والاہوال فی تلک المسافرۃ البعیدۃ وانتقلت من رخاء الی بوس ثم من بوس الی رخاء حسب الذی مفعول مطلق لخرجت وتقدیرہ ای خرجت خروجا حسب۔ لغات حکایت ۹۵ ۔ تدفعنی۔ صیغۃ المضارع الحاضر من فتح یقال دفعہ دفعا ای نحاہ وابعدہ وردہ ودفعہ الی کذا ای اضطرہ۔ ماجنۃ۔ المرأۃ قلیلۃ الحیاء یقال مجن الرجل مجونا ومجانۃ ومجنا اذا مزاح وقل حیاؤہ فہو

ماجن باب نصر ۱۲

قال ویحك انا عبد الملك ابن مروان قال لاحیاك الله ولاقربك اکلت مال الله و
زندہ نہ دارد ۱۲ مقرب نہ سازد ۱۲ ای اموال بیت المال ۱۲

ضیعت حرمته قال ویحك انا اضر وانفع قال لا رزقنی الله نفعك ولادفع عنی

ضررك فلما وصلت خیله الیه قال یا امیر المومنین اکتم ما کان بینی وبینك
ای مسکرد و مخمور ۱۲

فی المجالس بالامانة فضحك عبد الملك وانعم علیه۔

حکایة ۹۸ ۔ قیل ان اعرابیا ولی البحرین فجمع الیهود وقال ما صنعتم بعیسیٰ ابن

مریم علیه السلام قالوا قتلناہ قال والله لا تخرجوا من السجن حتی تؤدوا دیته فما

خرجوا حتی اخذ منهم الدیة کاملة۔

حکایة ۹۹ ۔ قیل اهدیٰ ابو جعفر محمد بن علی الی البحتری الشاعر المعروف

نبیذا مع غلام حسن الوجه بدیع الوصف فلما راٰہ البحتری ضمه الیه وقبله و

کتب معه هذه الابیات۔ ؎

ابا جعفر کان تقبیلنا غلامك احدی الهنات الهنیة

بعثت الینا بشمس المدام تشرق فی کف شمس البریة

فلیت الهدیة کان الرسول ولیت رسولك کان الهدیة فلما قرأ الابیات ارسل الیه الغلام۔
ای بجائے ہدیہ ۱۲

الترجمۃ والمطالب عبد الملکؒ نے کہا افسوس تیرے حال پر میں ہی عبد الملک بن مروانؓ ہوں۔ اعرابی نے کہا خدا تجھے زندہ نہ رکھے اور تجھے کسی کو قریب نہ کرے۔ تو نے خدا کے مال کو کھایا اور تو نے اللہ کے مال کی حرمت کو ضائع کیا۔ کہا عبد الملکؒ نے اے اعرابی تجھ پر افسوس ہے۔ میں لوگوں کو نفع بھی پہنچاتا ہوں اور نقصان بھی پہنچا دیتا ہوں۔ اعرابی نے کہا خدا تیرے نفع کو مجھے نصیب نہ کرے اور نہ تیرے نقصان کو مجھ سے دفع کرے۔ پس جب

اس کا لشکر اور خادم عبدالملک تک پہنچے تو اعرابی نے کہا امیرالمؤمنین جو باتیں میرے تمہارے درمیان میں ہوئی ہیں انہیں تم پردۂ راز میں رکھیں۔ مجالس کی باتیں آپس میں امانت ہوتی ہیں۔ عبدالملک بن مروانؓ ہنسا اور اس کو انعام دیا۔

حکایت۔ بیان کیا گیا ہے کہ ایک اعرابی بحرین شہر کا گورنر بنایا گیا تو اس نے بحرین کے یہودیوں کو جمع کیا اور دریافت کیا کہ کیا کیا تم نے اے یہودیو! عیسیٰ بن مریم کے ساتھ۔ یہودیوں نے کہا ہم نے انہیں قتل کر ڈالا۔ اعرابی نے کہا قسم خدا کی تم اب قید خانہ سے نہیں نکلو گے یہاں تک کہ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دیت نہ دے دو۔ پس نہ نکلے یہودی قید خانہ سے یہاں تک کہ لی اس اعرابی گورنر نے ان سے پوری دیت۔

حکایت۔ بیان کیا گیا ہے کہ ابوجعفر محمد بن علی نے بحتری مشہور شاعر کے پاس نبیذ کا ہدیہ بھیجا ایک حسین لڑکے کے ہاتھ جو عجیب اوصاف والا تھا۔ جب بحتری نے اس لڑکے کو دیکھا تو سینے سے چمٹا لیا (یعنی معانقہ کیا) اور اس کا بوسہ لیا اور اس کے ساتھ یہ اشعار لکھ کر دیدیئے۔ اے ابوجعفر تیرے غلام کا منہ چوم لینا خوشگوار ہبوں میں سے ایک ہبہ ہے۔ میرے پاس تم نے چمکدار شراب کو بھیجا۔ جو چمک رہی ہے ہاتھ میں لیے غلام کے جو عالم کا آفتاب ہے۔ پس میری تمنا ہے کہ ہدیہ رسول بن جاتا اور تیرا قاصد بن جاتا۔ ابوجعفر نے جب یہ اشعار پڑھے تو بحتری کے پاس غلام کو بھیج دیا۔

اللغات ویحک۔ کلمۃ الترحم والترجع وقد تاتی بمعنی المدح والتعجب وقیل انہا بمعنی ویل وہو المراد ہہنا۔ لاحیاک من التفعیل یقال لاحیاہ اللہ ای لا أبقاک۔ لاقربک۔ من التفعیل یقال قربہ ای ادناہ حرمۃ الذمۃ النصیب۔ خیل۔ جماعۃ الافراس یستعمل بمعنی الفرسان ایضاً والمراد ہہنا المعنی الثانی ۱۲۔

حکایۃ۔ قال بعض الادباء وصفت للمامون جاریۃ شاعرۃ فائقۃ فی الجمال والکمال یقال لہا فضل فبعث فی شرائہا واتی بہا وقت خروجہ الی الروم فلما ہم لیلبس درعہ خطرت ببالہ فدعا بہا فخرجت الیہ فلما نظر الیہا اعجب بہا فقالت ماھذا (استفہامیہ ۱۲) قال ارید الخروج الی بلاد الروم فقالت قتلتنی واللہ یا سیدی ثم ذرفت دموعہا علی خدہا فقال المامون

دمعۃ کاللؤلؤ الرطب علی الخد الاسیل ہطلت فی ساعۃ البین من الطرف الکحیل

الترجمۃ والمطالب ایک ادیب نے کہا کہ خلیفہ مامون کے سامنے ایک لونڈی کی تعریف کی گئی۔ جو شاعرہ تھی خوبصورتی اور لیاقت میں بڑھی ہوئی تھی۔ اس کا نام فضل تھا۔ خلیفہ نے اس کے خریدنے کے لیے آدمی بھیجا اور لونڈی اس وقت لائی گئی جبکہ وہ شہر روم کو جا رہا تھا۔ پس جبکہ اس نے زرہ پہننے کا ارادہ کیا اس

دل میں خطرہ پیدا ہوا تو اس کو بلایا۔ وہ آئی پس جب خلیفہ نے اس کو دیکھا تو وہ اس کو بے حد پسند آئی۔ اس لونڈی نے خلیفہ سے کہا یہ کیا ہے۔ تو خلیفہ نے کہا میں شہر روم کی طرف جانے کا ارادہ کر رہا ہوں۔ تو لونڈی نے بیساختہ یہ کہا کہ آپ نے تو مجھے مار ڈالا پھر اس کے آنسو نکل کر چہرے پر بہنے لگے۔ پس خلیفہ نے یہ شعر کہا ؎ میری جدائی کے وقت اس کے آنسو سرملی آنکھ سے جو تازہ تیروں کی طرح ہیں اس کے ہموار رخسار پر بہنے لگے۔

للغات وصفت۔ فعل ماض من ضرب بمعنی نعتہ۔ جاریۃ۔ کنیز والجمع جاریات وجوار۔ شراؤھا مصدر بمعنی الابتیاع والبیع۔ درعہ۔ بکسر الاول وسکون الثانی بمعنی زرہ والجمع دروع وادراع ودراع۔ خطرت۔ من نصر یقال خطر الامر بالہ وعلی بالہ وفی بالہ ای ذکرہ بعد نسیان۔ ذرفت۔ من ضرب یقال ذرف الدمع اذا سال۔ دموع۔ جمع دمع لواحدۃ دمعۃ۔ اللؤلؤ۔ بالضم والجمع لآلی۔ الرطب۔ بفتح الراء خلاف الیبس۔ الخد۔ رخسارہ والجمع خدود۔ الاسیل۔ کامیر بمعنی ہموار کشیدہ۔ سطلت۔ فاعلہ الضمیر الراجع الی الدمعۃ الہطل از ضرب۔ الطرف۔ العین والجمع اطراف۔ الکحیل۔ بمعنی مکحولۃ یقال عین کحیل وکحیلۃ ای مکحولۃ۔

ثم قال لها اجیزی فقالت شعراً ؎

انما تفتضح العینان فی وقت الرحیل ‌ ‌ حین ھم القمر الطالع عنا بالافول

(تفتضح: رسوا می شوند — الافول: غروب)

فضمها المامون الی صدرہ ثم قال لخادمه مسرور اکرمها واکرم محلها واصلح لها کلما تحتاج الیه من المقاصیر والخدم والجواری الی وقت رجوعی۔

حکایۃ۔ قیل ان رجلاً کانت عندہ ابنۃ جمیلۃ تزوجها رجل من اهل النعم واحبته فلم تلبث معه الا قلیلاً حتی مات فحزنت علیه حزناً شدیداً وکانت تدخل بستاناً لابیها تخلو فیه وتبکی وتنشد هذه الابیات شعراً ؎

ایها الدهر اسأت ‌ ‌ قلت للدهر بتجو ‌ ‌ خانه الدهر فمات ‌ ‌ فما ابکی لالف

کان لی فی الخلوات ‌ ‌ انه احسن خلق ‌ ‌ ب وبالالف بدأت ‌ ‌ لم ترکت الام والا

(غمسم — بستان: باغ)

فقطن لها ابوها وسمعها تردد الابیات فقال لها ما کنت تقولین یا بنیۃ فقالت

(تردد: بار بار می خواند)

یا ابتی وجدت الماء قد قل ولحق النخل العطش فلما رأیت ذلك احزننی فانشدت شعرًا

الترجمۃ والمطالب پھر اس سے کہا کہ تو مصرعہ اس پر لگا (یعنی تو دوسرا شعر اس وزن کا کہہ) تو اس نے یہ شعر کہا ؎ جس وقت کہ چاند نکلنے والے نے ہم سے غروب ہونے کا (جانے کا) ارادہ کیا (یعنی خلیفہ نے)، تو دونوں آنکھیں جانے کے وقت رُسوا ہو ہی جاتی ہیں۔ پس خلیفہ مامون نے اس کو اپنے سینے سے چمٹا لیا۔ پھر نوکر مسرور سے یہ کہا کہ تم میرے بعد اس کی عزت واحترام کا خیال رکھنا اور اس کو خادموں اور لونڈیوں اور مکانوں کی جس چیز کی ضرورت ہو میرے واپس آنے تک خیال رکھا جائے۔

حکایت ۔بیان کیا گیا ہے کہ ایک مرد کی ایک لڑکی بہت خوبصورت تھی۔ اس کا نکاح اس نے ایک مالدار شخص سے کر دیا تھا اور اس کو وہ چاہتی تھی۔ ابھی تھوڑے دن نہ گزرے تھے کہ اس کے خاوند کا انتقال ہو گیا۔ تو اس کو جیا نکاح ہوا اور وہ اپنے باپ کے باغوں میں جاتی اور تنہائی میں یہ شعر پڑھ کر رویا کرتی تھی ؎ میں اپنے دوست (خاوند) کو رو رہی ہوں۔ زمانے نے میرے ساتھ خیانت کی پس اس کا انتقال ہو گیا۔ میں زمانے سے اپنے غم کا اظہار کرتی ہوں اور اس سے بھی کہتی ہوں کہ اے زمانہ تُو نے یہ بہت بُرا کیا۔ تو نے ماں باپ کو تو چھوڑ دیا اور میرے ہی دوست سے تو نے ابتدا کی اور وہ میرے لیے تنہائی میں بہت اچھا تھا۔ اس کے باپ نے ان اشعار کو سمجھ لیا کہ وہ بار بار ان اشعار کو جا کر پڑھتی ہے۔ باپ نے اس سے کہا کہ اے میری پیاری بیٹی تو کیا پڑھتی تھی۔ پس اس نے یہ جواب دیا کہ اے میرے اچھے باپ میں نے پانی کو کم پایا، اور میرا کھجور کا درخت سُوکھ گیا۔ پس جب میں نے باغ میں جا کر یہ دیکھا تو مجھے بیحد افسوس ہوا اور میں نے یہ شعر پڑھے۔

اللغات القمر۔ ماسوی الہلال والجمع اقمار۔ حین۔ ظرف منصوب متعلق تعتقنیم۔ الرحیل۔ معناہ الارتحال الفاظ جمع مقصورۃ ای عجرۃ۔ الجواری۔ جمع جاریۃ والجمع جاریات وجوار۔ بستانا۔ والجمع بساتین۔ لالف۔ اللام جاسۃ۔ والالف بمعنی الحبیب۔ لم۔ اصلہ لما بلام التفعیل وما الاستفہامیہ۔ الخلوات۔ جمع خلوۃ بمعنی تنہائی ۱۲۔

انما ابکی لنخل ۔۔ خانہ الماء فمات ۔۔ قلت للماء بنجو ۔۔ ایّما الماء اساءت
لم ترکت الزرع ۔۔ والکرم وبالنخل بدأت (ابتدا کر دی) ۔۔ انہ احسن شیء ۔۔ کان لی فی الثمرات

قال لہا یا بنیۃ هل لك ان ازوجك قالت لا (نافیہ) واللہ یا ابتی مالی رغبۃ (اے رغبۃ) فی زوج فلم تلبث الا قلیلا حتی ماتت رحمہا اللہ تعالٰی۔

حکایۃ۔ قیل ان احمد بن اسرائیل کتب الی الواثق باللہ وقد عزلہ عن

الخراج ودیوان الخراج وامر بتقییدہ لتصحیح حساباته یا امیر المؤمنین بم یستحق
الاذلال من انت بعد الله ورسوله مؤمل عزة ولم تزل نفسہٗ راجیة لابتداء احسانك الیه
ولم نعمك علیه عینه طامحة الی تطوّلك والزیادة فی الصّنیعة لدیه فهب لـه
امیر المؤمنین ما یرینك واعف عنه ما یشینك فما لهٗ عنك معدلٌ ولا علیٰ
غیرك معولٌ فامر باطلاقه واحسن الیه وصار فی منزلة رفیعة لدیه۔

ترجمہ والمطالب میں کھجور کے لیئے رو رہی ہوں کہ اس کو پانی نہیں پہنچا وہ خشک ہوگیا۔ میں پانی سے غم کا اظہار کرتی ہوں اور کہتی ہوں اے پانی تو نے بہت بُرا کیا۔ تو نے کھیتی اور انگور کو تو چھوڑ دیا اور تو نے کھجور سے ابتدا کی اور کھجور کا درخت میرے پھلوں میں اچھا تھا۔ باپ نے اس سے کہا کہ اے میری پیاری بیٹی تجھے خواہش ہو تو تیری شادی کر دوں۔ اس نے یہ کہا خدا کی قسم مجھے کسی اور شوہر کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ تھوڑے دنوں کے بعد مر گئی خدا اس پر رحم کرے۔ **حکایت** ۔بیان کیا گیا ہے کہ احمد بن اسرائیل نے خلیفہ واثق باللہ کے پاس خط لکھا جبکہ ان کو ٹیکس لینے خراج سے موقوف کر دیا تھا اور اس نے یہ حکم دے دیا تھا کہ ان کو جیل میں رکھا جائے۔ تا وقتیکہ ان کے حساب کی جانچ نہ کر لی جائے۔ خط کا یہ مضمون تھا۔ میں کس وجہ سے ذلیل و رسوا کیئے جانے کا مستحق ہوں اور تو اللہ اور رسول کے بعد عزت کا جائے پناہ ہے اور میرا دل تمہارے شروع احسانات کا ہمیشہ اُمیدوار رہا اور تمہاری نعمتیں مجھ پر پے در پے رہیں اور میری آنکھ تمہاری طرف زیادہ احسان کرنے اور بھلائی کرنے کی وجہ سے اُٹھی رہی اے امیر المؤمنین مجھے تو بخشدے جو تجھ کو زیبا ہے اور تو مجھے معاف کر دے ان باتوں کو جو تم کو عیب دار بنائیں۔ میں تم سے پھر کر کہاں جاؤں اور مجھ کو کوئی بھروسہ کی نہیں ہے۔ خلیفہ نے اس کو چھوڑنے کا حکم دے دیا اور اس کے ساتھ بھلائی کی اور ہو گیا وہ اسکے نزدیک بڑا مرتبہ والا۔

لغات الزرع بمعنی المزروع۔ الکرم۔ بفتح الاول وسکون الثانی العنب والجمع کروم۔ الثمرات۔ جمع ثمرة۱۲۔ فلم تلبث۔ من سمع بمعنی لم تقم۔ الواثق باللہ۔ ہو من الخلفاء العباسیة ومعتزلی المذہب۔ وقد۔ الواو اصلہ بما د حذفت الالف علی الاصل۔ نعمک۔ جمع نعمۃ۔ طامحۃ۔ صیغۃ اسم الفاعل من فتح ای مرتفعۃ۔ الصنیعۃ۔ یشینک۔ من الشین از ضرب عیب دار کردن۔ معدل۔ اسم ظرف من العدول وہو التجاوز من مکان الی مکان ۱۲ لنظم اسے مستعان من باب التفعیل۔

حکایۃ. قیل ان رجلاً من اٰل مھلب اشتریٰ غلاماً اسود فربّاہ وتبنّاہ فلمّا اشتد ساعدہ وترعرعَ ھویٰ سیدتہ فراودھا عن نفسھا فاجابتہ الیٰ ذٰلک فدخل مولاہ یوماً علیٰ غفلۃٍ فاذا ھو علیٰ صدر سیدتہٖ فعمد الیہ وجبّ ذکرہ وترکہ یتشحط فی دمہ ثم انہ ادرکتہ علیہ رقۃٌ ویخوف من نعلہ فعالجہ حتی اُقتیل من علتہ وخرج من مرضہ فاقام بعد ھٰذا مدۃ یدبر علیٰ مولاہ امراً یکون فیہ شفاء قلبہ وکان لمولاہ ابنان احدھما طفلٌ والاٰخر بالغٌ فغاب الرجل عن منزلہ لبعض امورہ فاخذ العبد الصبیین وصعد بھما الیٰ ذروۃِ سطحٍ عالٍ وجعل یعللھما بالطعام مرّۃً وباللعب اخریٰ الیٰ ان دخل مولاہ فرفع رأسہ فاذا ھو بابنیہ فی شاھقٍ.

الترجمۃ والمطالب

حکایت. کہا گیا ہے کہ آل مہلب کے ایک مرد نے ایک حبشی غلام خریدا اور اس کی پرورش کی اور اس کو بیٹا بنالیا۔ جب وہ بڑا ہوا اور جوان ہوا تو وہ اپنی مالکہ پر عاشق ہوگیا اور اس حبشی نے اس کو اپنی طرف مائل کیا اور اس سے خواہش صحبت کی۔ اس مالکہ نے اس کا کہنا مان لیا۔ اس غلام کا مالک ایک دن اچانک گھر میں آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ وہ غلام اپنی مالکہ کے سینہ پر چڑھا بیٹھا ہے اور اپنی حاجت برآری کر رہا ہے۔ مالک اس غلام کی طرف بڑھا اور اس نے اس کے ذکر (شرمگاہ) کو کاٹ دیا اور اس کو اسی حالت پر چھوڑ دیا۔ اس کا خون ٹپکتا رہا۔ پھر مالک کو اس پر رحم آیا اور وہ اپنے اس فعل پر نادم ہوا اور اس نے اس کا علاج کرایا۔ یہاں تک کہ وہ اچھا ہوگیا۔ اس کے بعد وہ غلام اس کے یہاں ایک مدت رہا۔ مگر یہ سوچتا تھا کہ میں اپنے مالک سے کب بدلہ لوں تاکہ میرے دل کو تسلی ہو۔ اور اس کے مالک کے دو بیٹے تھے۔ ایک تو بچہ تھا اور دوسرا بالغ جوان تھا۔ اس کا مالک کسی ضرورت سے اپنے مکان سے گیا تو وہ غلام اس کے دونوں بچوں کو مکان کی چھت پر لے گیا اور اس نے دونوں کو کھانے کی چیزوں اور کبھی کھیل سے بہلا رکھا تھا۔ یہاں تک کہ اس کا مالک مکان میں داخل ہوا تو اس نے جو سر اٹھا کر دیکھا کہ یہ غلام مع اس کے دونوں بیٹوں کے اونچی چھت پر موجود ہے۔

اللغات

اشتد ساعدہ۔ کنایۃ من القوۃ والشباب۔ ترعرع۔ فعل ماض ای نشأ وشبّ۔ ھویٰ۔ از سمع بمعنی حب داشتن۔ فراودھا۔ فعل ماض من المفاعلۃ ای خادعہ وطلب منہ المنکر۔ مولاہ۔ المالک والجمع موال.

…ر حرکۃ العضو المخصوص۔ رِقّۃ۔ بالکسر بمعنی رحمت ومہربانی۔ طفل۔ المولود الصغیر والجمع اطفال۔ الصبیین۔ تثنیۃ صبی دون الفتی عمراً
…عد۔ از سمع بمعنی ارتقی۔ ذِروۃ۔ بکسر الذال وضمہا المکان المرتفع واعلی الشئ والجمع ذُری وذِری۔ سطح۔ بمعنی سقف والجمع سطوح۔
…ابی۔ ای العالی از فتح وضرب وسمع۔

…ال ویلک اللہ اللہ فی تربیتی لک قال دع عنک ھٰذا انو اللہ ما ھی الا نفسٌ لارمین
(ای لا اسمع ما تقول — فراہم انداخت)

…ا قال ویلک وما ترید قال جب نفسک کما جببتنی اولا رمین بھما وانی لاسمع بعدھما
(قطع کن)

…نی مثل شُربۃ ماء قال فجعل یکرر علیہ وھو یابی وذھب لیروم الصعود الیھم
(اصرار می کرد)

…ری بھما الیھم مما من ذروۃ ذٰلک الشاھق فقال ابوھما ویلک فاصبر حتی اخرج
(بلندی)

یۃ وافعل ما اردت فاخذ المدیۃ لیریہ ما یصنع بنفسہ فرمی بذکرہ وھو یراہ

اعلم انہ قد فعل رمی بالصبیین وقال ذاک بذاک وھٰذہ زیادۃ فتقطع الصبیان
(پارہ پارہ شدند)

…ذ لک الاسود وکتب بخبرہ الی المعتصم باللہ فامر بقتلہ وان یخرج
(گرفتار کردہ شد)

مملکتہ کل عبد اسود۔

…رجمۃ والمطالب تو مالک نے اس غلام سے کہا کہ تو اللہ سے ڈر اور اللہ سے ڈر اور میرے پالنے کا خیال کر۔ اس غلام نے یہ کہا کہ تو اپنے اس خیال کو چھوڑ دے۔ خدا کی قسم مجھے ان کی جان کا خیال نہیں۔ میں …ونوں کو اوپر سے ابھی پھینکے دیتا ہوں۔ مالک نے کہا کہ تیرا ستیاناس ہو اور تیری خواہش کیا ہے۔ اس نے کہا کہ تو اپنا ذکر …ٹ دے۔ جیسا کہ تو نے میرا کاٹا تھا۔ ورنہ میں ان دونوں کو پھینک دوں گا اور اس کے بعد میں بھی مر جاؤں گا اور اپنی جان پانی …ونٹ کی طرح ختم کر دوں گا اور مالک اس سے بار بار کہتا تھا۔ مگر وہ انکار کرتا رہا اور مالک نے اوپر چڑھنے کا ارادہ کیا۔ …اس نے ان دونوں بچوں کو نیچے گرانے کے لئے جھکا دیا۔ تو مالک نے کہا کہ تیرا ستیاناس ہو تو صبر کر۔ یہاں تک کہ میں چھری …ل اور میں وہ کر دوں جو تو چاہتا ہے۔ اس نے چھری لی اس لئے تاکہ وہ دیکھے۔ اس نے اپنے ذکر کو کاٹ کر پھینک دیا …لام دیکھ رہا تھا۔ پس جب اس نے جان لیا کہ وہ اپنا کام کر چکا۔ تو اس نے اس کے دونوں بچوں کو اوپر سے نیچے پھینک …اور اس نے یہ کہا کہ میرے ذکر کاٹنے کے برابر تیرا ذکر کاٹنا ہو گیا اور تمہارے دونوں بچوں کو پھینکنا یہ میری طرف سے زیادتی

ہے۔ دونوں بچوں کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے اور وہ غلام حبشی پکڑا گیا اور اس کی خبر خلیفہ معتصم باللہ کو دی گئی تو خلیفہ نے اس کے قتل کرنے کا حکم دے دیا اور یہ فرمان مزید بھیجا کہ میری سلطنت سے تمام غلام حبشی نکال دیئے جائیں۔

اللغات اللہ اللہ۔ ای اتق اللہ واتق اللہ۔ دع عنک۔ ای لا اسمع ما تقول۔ الصعود۔ بفتح الصاد ضد الهبوط والجمع صعائد۔ فاہوی۔ فعل ماض من الانفعال ای سقط ومال۔ فاصبر۔ صیغة الامر من الصبر از ضرب۔ المدیة بالضم بمعنی الشفرة والجمع مُدیٰ ومدیٌ ومُدیات ومُدَیات۔ ذاک بذاک۔ لفظة ذاک الاول اشارة الی قطع الذکر وذاک الثانی الی قطع الذکر الغلام والباء للمعاوضة او المقابلة۔ وبذہ زیادة۔ ای ہلاک الصبیین۔ مملکة۔ بتشنیة اللام والجمع ممالک ۱۲۔

حکایة۔ قیل کان رجل له غلام فباعه وقال للمشتری انی ابرءُ الیك من كل عیب به الا عیبا واحدا قال وما هو قال النمیمة قال انت بریٌ منه فانی لا اقبل قوله وقال فما لبث الا قلیلا حتی اتی السید وقال ان امرأتك ترید ان تقتلك وتتزوج غیرك قال وما یدریك قال قد عرفت ذلك فتناوم علیها فانه سیظهر لك ما اقول ثم اتی الی المرأة وقال ان زوجك یرید ان یخلعك ویتزوج غیرك فهل لك ان ارقیك فیرجع الیك حبه قالت نعم ولك كذا وكذا قال ائتنی بثلاث شعرات من تحت حنكه فلما دنت منه لتتناول الشعر قام الیها بالسیف ولم یشك فیما قاله الغلام فقتلها وجاء اخوة المرأة فقتلوا الزوج فذهبا كلاهما بسوء صنیع عبدهما وقبولهما نمه فنعوذ بالله من النمیمة ونسأله الحمایة منها ومن ذویها۔

الترجمة والمطالب **حکایت**۔ بیان کیا گیا ہے کہ ایک مرد کا غلام تھا۔ اس کو خریدار کے ہاتھ فروخت کر دیا اور خریدار سے یہ کہا کہ میں اس کے تمام عیب سے بری ہوں۔ مگر اس میں ایک عیب ہے اس نے کہا وہ کیا ہے؟ اس نے کہا چغل خوری۔ تو خریدار نے کہا کہ تو اس عیب سے بری ہے۔ میں اس کی ...... کوئی بات نہیں مانوں گا۔ راوی نے بیان کیا کہ وہ تھوڑی دیر کے بعد اپنے مالک کے پاس آیا اور اس سے آن کر یہ کہا کہ تم کو تمہاری بیوی قتل کرنا چاہتی ہے اور تمہارے بعد کسی اور سے وہ نکاح کرنا چاہتی ہے۔ اس نے اس سے پوچھا کہ تمہیں یہ کیسے معلوم

ہوا اس نے جواب دیا اس کا مجھے علم ہو چکا ہے۔ تو سونے لیٹ جا تجھ کو معلوم ہو جائے گا۔ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں۔ پھر وہ غلام اس کی عورت کے پاس آیا اور اس سے آن کر یہ کہا کہ تمہارا خاوند تمہیں چھوڑنا چاہتا ہے اور وہ کسی اور سے نکاح کرنا چاہتا ہے کیا تمہاری یہ خواہش ہے کہ میں تعویذ کر دوں۔ تاکہ تمہاری محبت اس کے دل میں ہو جائے۔ اُس نے کہا ہاں اور میں تم کو اتنا اتنا انعام دوں گی۔ تب اس نے اس سے کہا کہ تو تین بال اس کی ٹھوڑی کے نیچے کے لا۔ جب وہ بال لینے اس کے پاس گئی۔ تو وہ تلوار لے کر کھڑا ہو گیا اور اس کو غلام کے کہنے کا یقین ہو گیا۔ اس نے اس کو قتل کر دیا اور عورت کے لوگ آئے۔ انہوں نے اس کو قتل کر دیا۔ دونوں میاں بیوی کا حشر یوں ہوا۔ اس لیے کہ غلام کی چغلخوری کو دونوں نے قبول کر لیا تھا۔ ہم چغلخوری سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اور اُس سے ہم بچنے کی التجا کرتے ہیں۔ اے اللہ تو اس چغلخوری سے ہم کو بچائے رکھ۔

للغات عَیبًا۔ النقیصۃ والجمع عیوب۔ النمیمۃ۔ غمازی چغلخوری والجمع نمائم۔ لیث۔ از سمع بمعنی اقام۔ وما یدریک۔ ما استفہامیہ ای ما یخبرک ای ایُّ شیٔ یخبرک بہذا الامر۔ تناول۔ مصدر من التفاعل بمعنی الاخذ۔ السیف۔ تلوار الجمع اسیاف وسیوف۔ اخوۃ۔ جمع اخ اے من جمعک وایاہ صلب او بطن۔ الحمایۃ۔ مصدر من ضرب بمعنی المحافظت ۱۲

حکایۃ۔ قیل ان ابانواس اتی الی باب الرشید یوما فلما علم بہ طلب بیضا د
ل للجماعۃ الذین عندہ ہذا ابونواس علی الباب فکل واحد منکم یاخذ بیضۃ و
یجعلہا تحتہ واذا دخل اظہرت الغضب علی الجمیع وقلت لکم بیضوا الآن بیضۃ بیضۃ
والا امرت بضرب رؤسکم حتی نری ما یقول ثم طلبہ فدخل فبعد ساعۃ جال
بہم الحدیث الی شیٔ اغضب الخلیفۃ فاظہر لہم الغضب الشدید وقال لہم
لواحد مثل الدجاجۃ ویدخل فیما لا یعنیہ بیضوا الآن بیضۃ بیضۃ لانہا
صفتکم والا امرت بضرب رؤسکم والتفت الی من علی یمینہ وقال انت الاول بض
الآن بیضۃ فعصر نفسہ وتنحنح وتغیر وجہہ ثم اخرج بیضۃ فدار علی الکل مثل
ہذا حتی وصلت النوبۃ الی ابی نواس فضرب بیدہ یصفق جنبیہ ثم صوّت وقال
فی صراخۃ قوقو قوقو وقال یا مولانا ما یصلح الدجاج بغیر دیک فہؤلاء دجاج و

(ای بقدرہا ۱۲ — تخم مرغ ۱۲ — ای وان لم یبیضوا ۱۲ — ابو نواس ۱۲ — دار الرشید ۱۲ — ای کل واحد منکم ۱۲ — خروس ۱۲ — حکایۃ صوت الدیک ۱۲)

وانا دیکهم فضحك الخلیفة حتی استلقی علی قفاه واستحسن ذلك منه.

الترجمۃ والمطالب

حکایت. کہا گیا ہے کہ ابونواس شاعر خلیفہ ہارونؒ رشید کی ڈیوڑھی پر ایک دن آیا جب اس کو اس کے آنے کا علم ہوا تو اس نے انڈے تلاش کرائے اور جو جماعت اس کے پاس اس وقت تھی اس نے ان سے یہ کہا کہ ابو نواس دروازہ پہ ہے۔ ہر ایک تم میں سے ایک انڈا لے لے اور اس کو اپنے نیچے رکھ لے۔ جب وہ اندر آئے گا میں تم سب پر غصہ ہوجاؤں گا اور اس وقت یہ کہوں گا کہ تم سب ہر ایک ابھی ابھی ایک ایک انڈا دو (کیوں کہ تم مرغیاں ہو) ورنہ میں تمہاری گردن اڑانے کا حکم دوں گا۔ تاکہ ہم معلوم کریں کہ وہ اس وقت کیا کہے گا۔ پھر اس کو اندر بلایا گیا۔ وہ آیا۔ تھوڑی دیر کے بعد امیر المؤمنین کو ان کی گفتگو پر غصہ آیا اور بہت ہی غصہ ہوا اور ان سے یہ کہا کہ تم میں ہر ایک مرغی کی طرح ہے (تم سب جانور ہو) اور بے کار باتیں بکتے ہو۔ تم سب کے سب انڈے دو۔ اس واسطے کہ تم مرغیاں ہو۔ ورنہ میں تمہاری گردنیں اڑا دوں گا اور جو خلیفہ کے داہنی طرف تھے ان پر خلیفہ متوجہ ہوا۔ اور ان سے یہ کہا کہ تم پہلے ابھی انڈا دو۔ اس نے اپنے نفس کو بھینچا (دبایا) اور کھنکارا اور اپنے چہرے کو متغیر کر کے اس نے انڈا نکالا اور تمام آدمیوں پر یہ نوبت باری باری کی ہوئی۔ یہاں تک کہ ابونواس کا نمبر آیا۔ اس نے اپنے دونوں بازو اپنے دونوں پہلو پر مارے اور اس نے آواز دی اور اپنی آواز میں یہ الفاظ کہے ککڑوں کوں اس نے یہ کہا اے میرے سردار مرغیاں بغیر مرغ کے اچھی نہیں لگتیں۔ یہ سب مرغیاں ہیں اور میں ان کا مرغ ہوں۔ خلیفہ اتنا ہنسا کہ چت گر پڑا اور اس کا یہ جواب اُسے بہت پسند آیا۔

اللغات

بیضًا۔ بفتح البا۔ جمع بیضۃ۔ بمعنی تخم مرغ۔ بیضوا۔ صیغۃ الامر از ضرب مثل بیعوا۔ جال۔ از نصر بمعنی دار و طاف۔ الحدیث۔ الخبر والجمع احادیث وحدثان۔ الدجاجۃ۔ بالتثلیث والفتح اولی مرغی والجمع دجج۔ نعصر از ضرب بمعنی فشار دنفس خود را۔ نفسہ۔ الجسد والجمع انفس ونفوس۔ النوبۃ۔ من المناوبۃ والجمع نوب۔ عضدیہ۔ والجمع اعضاد واعضد۔ صراخہ۔ بالضم مصدر الصوت والصیاح الشدید۔ دیک۔ بالکسر ذکر الدجاجۃ والجمع دیکۃ ودیوک۔ قفاہ مؤخر العنق ۱۲۔ استحسن۔ از استفعال ای عدہ حسنا ۱۲

حکایۃ۶ ۔وحکی انه غضب (ای ہارون الرشید) علیه (ای علی ابی نواس) یومًا فامر جماعة ان یخروا (براز کنند) علی فراشه الذی یرقد علیه فاتوه وهو ببیته (حال) فقالوا له امرنا الخلیفة بان نخرء (خراب کنند) علیٰ فراشك فقال امر

۱۶ الخلیفة مطاعٌ فهل امرکم بشیٔ غیر الخراء قالوا لا فاخذ خشبة بیده وقال لهم

۲

اخذ وا ولکن ان بال احدٌ منکم ضربت رأسه بهذه الخشبة فما امكنهم ذلك بغير ان
يبولوا فرجعوا الى الخليفة وأعلموه بذالك فضحك وامرله بصلة۔

حکایة - دخل لصٌّ دار مالك بن دينار في الليل فطاف بها فلم يجد فيها شيئًا
فلما هم بالخروج رفع مالك رأسه وقال ياهذا اطلبت الدنيا وما وجد تما عندنا فهل
لك ان تقبل على الآخرة فقال اللص نعم ثم تقدم الى مالك فتاب على يديه فلما
طلع الفجر اخذه مالك ومضى به الى المسجد فلما رأه التلامذة قالوا للشيخ ما
هذا الرجل فقال هذا لصٌّ جاء ليصيدنا فصدناه فصار ذلك اللص ببركة
مالك من كبار الاولياء۔

ترجمة والمطالب

حکایت ۔ اور بیان کیا گیا ہے کہ خلیفہ ہارون رشید ابونواس شاعر پر ایک دن غصہ ہوا۔ اس نے ایک جماعت کو یہ حکم دیا کہ جب بچھونے پر یہ سوتا ہے تم سب جا کر اس کے بستر پر پاخانہ پھیر دو۔ وہ لوگ آئے اور یہ شاعر گھر میں موجود تھا۔ ان لوگوں نے اس سے یہ کہا کہ ہم کو خلیفہ نے یہ حکم دیا ہے کہ ہم سب تمہارے بستر پر پاخانہ پھیریں۔ تو اس نے یہ کہا کہ بادشاہ کا حکم سر آنکھوں پر ہے (ماننے کے قابل ہے)، اور ان سے یہ کہا کہ کیا تم کو پاخانہ کے سوا کسی اور چیز کا بھی حکم دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ ابونواس شاعر نے ایک لکڑی اپنے ہاتھ میں لی اور ان سے کہا کہ تم پاخانہ پھیرو۔ لیکن تم میں سے اگر کوئی پیشاب کرے گا تو یہ لکڑی اس کے سر پر ماروں گا۔ ان کو بغیر پیشاب کیے پاخانہ پھیرنے پر قدرت نہ ہوئی۔ وہ سب کے سب خلیفہ کے پاس پہنچے اور جا کر اس کو اس امر سے آگاہ کیا۔ بادشاہ ہنسا اور اس کو انعام کا حکم دیا۔

حکایت ۔ ایک چور رات کو مالک بن دینار کے گھر میں گھسا۔ وہاں اس نے ڈھونڈا۔ اس کو کچھ نہ ملا۔ پس جب اس نے جانے کا ارادہ کیا تو مالک بن دینار نے اپنا سر اٹھا کر یہ کہا۔ اے شخص تو نے دنیا طلب کی۔ مگر وہ تجھے نہ ملی۔ کیا تیری خواہش ہے کہ تو آخرت کی طرف متوجہ ہو؟ چور نے کہا ہاں۔ پھر وہ چور مالک بن دینار کے پاس آیا اور ان کے ہاتھ پر توبہ کی۔ پس جب صبح ہوئی تو مالک بن دینار اس چور کو پکڑ کر مسجد میں لے گئے۔ جب ان کے شاگردوں نے اس کو دیکھا تو دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہے۔ تو مالک بن دینار نے کہا کہ یہ چور ہمارا شکار کرنے آیا تھا۔ ہم نے اس کو شکار کر لیا

یہ چور مالک بن دینار کی برکت سے بڑے اولیاء اللہ میں ہوگیا۔

اللغات

جماعۃ۔ الفرقۃ من الناس والجمع جماعات۔ یحزّوا۔ از سمع ای یقنطوا۔ فراشہ۔ مایفرش وینام علیہ والجمع افرشۃ و فرش ۱۲۔ یرقد۔ از نصر ای ینوم۔ یبولوا۔ من البول از نصر بمعنی شاشیدن۔ لص۔ بالکسر السارق الجمع لصوص واللصائص ولصصۃ۔ الدنیا۔ الحیوۃ الحاضرۃ نقیض الآخرۃ والجمع دُنیٰ۔ الآخرۃ۔ دار البقاء۔ طلع از نصر بمعنی ظہر۔ المسجد والجمع مساجد الموضع الذی یسجد فیہ ویتعبد فیہ۔ التلامذۃ۔ جمع تلمیذ بمعنی شاگرد۔ الاولیاء۔ جمع ولی وہو مطیع اللہ تعالیٰ ۱۲۔

حکایۃ ۱۰۸۔ قال بعض حکماء الفرس اخذت من کل شیء احسن ما فیہ فقیل لہ فما اخذت من الکلب قال حُبَّہ لاھلہ وذبّہ عن صاحبہ قیل فما اخذت من الغراب قال شدۃ حذرہ قیل فما اخذت من الخنزیر قال بکورہ فی حوائجہ قیل فما اخذت من الھرۃ قال تملقھا عند المسئلۃ۔

حکایۃ ۱۰۹۔ قیل ان رجلًا اتی سلیمان علیہ السلام فقال لہ یا نبی اللہ علمنی منطق الطیر فقال اُعلّمک بشرط ان لا تخبر بہ احدًا وان اخبرت بہ احدًا مُتَّ فقبل ذلک فعلمہ فرجع الرجل الی دارہ وامسیٰ وکان لہ حمارٌ وثورٌ ودیکٌ فکان الحمار یسئل الثور کیف کنت الیوم قال فی عناءٍ وشدۃ قال اترید ان لا یحمل علیک غدًا فتستریح قال نعم قال لا تاکل العلف اللیلۃ ففعل وکان الرجل یسمع کلامھما فلما اصبح امر ان یحمل علی الحمار بدل الثور فلما کان اللیل انصرف الحمار الی معلفہ فسأل الثور کیف کنت الیوم کانک لم تعمل قال بلیٰ قد عملت واصابتنی الشدۃ کما اصابتک الا انی سمعت انھم یستعدون لذبحک وقالوا ھو علیل لا یصلح الا للذبح قبل ان یموت۔

الترجمة والمطالب

حکایت ۔ حکماء فارس نے بیان کیا ہے کہ میں نے ہر چیز میں سے اچھی چیزیں پسند کرلیں اس سے پوچھا گیا کہ کتّے سے کیا عمدہ خصلت تم نے لے لی تو جواب دیا کہ اس کا اپنے گھر والوں سے محبت کرنا ہے اور اپنے مالک سے برائی کو دور کرنا ہے ۔ اس سے کہا گیا کہ کوّے سے تم نے کیا عمدہ خصلت لی ۔ تو کہا کہ اس کا بہت احتیاط کرنا (لوگوں سے اس کا بچنا) ہے ۔ ان سے پوچھا گیا کہ سُور سے تم نے کیا بات اختیار کی ۔ تو جواب دیا کہ وہ سویرے اپنی ضروریات سے فارغ ہو جاتا ہے ۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ بلّی سے تم نے کیا بات اختیار کی ۔ تو جواب دیا ۔ کہ بلتے وقت خوشامد اور چاپلوسی کرتی ہے ۔

حکایت ۔ کہا گیا ہے کہ ایک مرد حضرت سلیمانؑ کے پاس آیا اور ان سے یہ کہا کہ اے اللہ کے نبی آپ مجھے پرندوں کی بولی سکھلا دیجئے ۔ آپ نے فرمایا کہ میں تم کو اس شرط پر سکھلا دوں گا کہ تم کسی سے ظاہر مت کرنا اور اگر تم نے بتلا دیا تو تم فوراً مر جاؤ گے ۔ اس مرد نے آپ کی شرط مان لی ۔ آپ نے اس کو بولیاں سکھلا دیں ۔ وہ مرد واپس گھر آیا اور شام کو وہ وہیں رہا اور اس کے پاس گدھا ، بیل ، مرغ تھے ۔ گدھا بیل سے پوچھنے لگا کہ آج تمہارا دن کیسے گزرا ۔ اس نے کہا بہت مشقت سے اور تکلیف سے ۔ گدھے نے بیل سے کہا کیا تمہاری یہ خواہش ہے کہ تم پر کل کوئی سامان نہ لادا جائے اور تم کو آرام ملے ۔ بیل نے کہا ہاں ۔ تو گدھے نے کہا کہ آج کی رات تم چارہ مت کھانا ۔ بیل نے ایسا ہی کیا اور مرد ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا ۔ پس جب صبح ہوئی تو مرد نے یہ حکم کیا کہ بیل کے بدلے گدھے پر سامان لادا جائے ۔ پس جب رات ہوئی تو گدھا اپنی چراگاہ پر آیا تو اس سے بیل نے پوچھا کہ تیرا آج کا دن کس طرح گزرا ۔ گویا تو نے کچھ کام ہی نہیں کیا ۔ اس نے کہا کیوں نہیں میں نے کام کیا اور مجھ کو بہت سخت محنت اٹھانی پڑی ۔ جیسے کہ تو نے اٹھائی تھی ۔ مگر میں نے یہ سنا ہے کہ لوگ تیرے ذبح کے لیے تیار بیٹھے ہیں اور وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ بیمار ہے ۔ علاوہ اس کے وہ کسی چیز کے قابل نہیں ۔ اس کو مرنے سے قبل ذبح کر لیا جائے ۔

للغات

الفرس ۔ بالضم ای ساکن الفارس ۔ الکلب ۔ والجمع کلاب واکلب بمعنی سگ ۔ ذبہ ۔ مصدر از نصر بمعنی دفع کردن ۔ الغراب ۔ بمعنی زاغ والجمع اغرب وغرب وغربان واغربة ۔ بکورہ ۔ مصدر از نصر بمعنی پگاہ برخاستن ملق ۔ مصدر بمعنی سخن وگفتگو ۔ ثور ۔ الذکر من البقر ۔ عناء مصدر من سمع ۔ معلف ۔ بفتح المیم وکسرہا موضع العلف والجمع معالف ۱۲ للذبح ۔ مصدر من فتح بمعنی ذبح کردن ۱۲ ۔

فان اردت السلامة فکل العلف فضحک الرجل لما فیہم من کلامہما فقالت لہ امرأۃ لم تضحک قال لا شیٔ فألحت علیہ فلم یخبرہا مخافۃ ان یموت فقالت ان لم تخبرنی قلت انک مجنون او ان لک امرأۃ غیری قال ان اخبرتک مت فلم تطاوعہ ولم یکن لہ بدٌّ

(مصدریہ ۱۲) (مصدریۃ ۱۲) (ای لم تطاوع المرأۃ الرجل ۱۲)

منهما فقال امهليني حتى اُوصِيَ ففعلت فلما اصبح كان يوصي وامسك الحمار والثور
عن الاكل والشرب ولم يمسك الديك عن الصُّراخ والنشاط فقالوا له اصحابه صاحبنا
يموت فما هذا النشاط قال الموت لهذا اخيرٌ من الحياة قالوا ولم ذلك قال ان تحت يدي
عشرين وانا اعولهن وهو لا يقدر ان يعول امرأة واحدة ولا يقدر ان يدافعها عن نفسه
قالوا فما يعمل معها قال يأخذ السوط ويضربها الى ان تموت او تتوب فقال الرجل
صدق الديك وقام واخذ السوط وضربها حتى سكتت ورجعت عن ذلك .

(حواشی: امهليني: مہلت دے مرا — امسك: باز ماند — الصراخ: الصوت — النشاط: خوشی — لهذا: اے لہذا الرجل — تحت يدي: الدیک — عشرين: من الدجاج — يعول: مصدر — يدافعها: مصدر — تموت: ای المرأۃ — السوط: تازیانہ)

الترجمۃ والمطالب

اور اگر تو زندگی چاہتا ہے تو چارہ کھالے۔ یہ مرد ان دونوں کی باتیں سُن کر ہنس پڑا۔ اس سے اس کی بیوی نے کہا کہ تو کیوں ہنستا ہے۔ اس مرد نے کہا کوئی بات نہیں۔ پس اس کی عورت نے اس سے بہت اصرار کیا۔ اس نے اپنی عورت کو نہ بتلایا۔ اس لیے کہ میں نہ مر جاؤں۔ اس کی بیوی نے اس سے یہ کہا کہ اگر تو مجھ کو نہ بتلائے گا تو میں کہوں گی کہ تو دیوانہ ہے یا تیری اور کوئی بیوی ہے۔ اس نے کہا کہ اگر میں تجھ کو بتلاؤں گا تو میں مر جاؤں گا۔ اس نے اس کا کہنا نہ مانا اور اس سے اس مرد کو کچھ بن نہ پڑا۔ پھر اس کے مرد نے اپنی بیوی سے یہ کہا کہ تو مجھ کو اتنی مہلت دے کہ میں وصیت کر دوں۔ اس نے مان لیا۔ پس جب کہ صبح ہوئی تو وہ وصیت کرنے لگا۔ گدھا اور بیل کھانے اور پینے سے رُکے رہے اور مُرغ اپنی آواز دینے سے نہ رُکا اور وہ خوشی مناتا رہا۔ اس کے ساتھی جانوروں نے اس سے یہ کہا ہمارا مالک تو مرتا ہے۔ تیری خوشی کا کیا وقت ہے۔ اس مُرغ نے جواب دیا۔ اس آدمی کا مرنا اس کے زندہ رہنے سے بہتر ہے۔ اس کے ساتھیوں نے کہا یہ کیوں کر۔ تو مرغ نے یہ کہا کہ میرے قبضہ میں بیس مرغیاں ہیں اور میں سب کی نگہداشت کرتا ہوں اور میں اُن پر غالب ہوں۔ کیا وہ مرد اتنا بھی قادر نہیں کہ وہ اپنی بیوی کی ذمہ داری برداشت کرلے اور اس کو اپنے سے دفع کردے۔ تو اس کے ساتھیوں نے اس سے کہا کہ وہ اس کے ساتھ کون سا کام (سلوک) اختیار کرے۔ اس نے کہا کہ وہ کوڑے کو لے اور اپنی بیوی کو خوب مارے۔ یہاں تک کہ وہ مرنے کے قریب ہو جائے یا وہ توبہ کرے۔ مرد نے کہا مرغ نے سچ کہا۔ چنانچہ اس نے کوڑا لیا اور اپنی بیوی کو مارنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ خاموش ہوگئی اور اس نے اس بات کو پھر نہ لوٹایا۔

اللغات

م تضحک۔ اصلہ من ماتضحک۔ فالحت۔ فعل ماض من الافعال اے اذا واجب علیہ وشدد۔ مجنون۔ دیوانہ والجمع مجانین۔ فلم تطاوعہ۔ ای لم توافقہ من المفاعلۃ۔ الصراخ۔ بالضم الصیاح الشدید۔ نشاط۔ مصدر

من سمع بمعنی خوشی۔ سوط۔ تازیانہ را، الجمع اسواط و سیاط۔ تتوب۔ از نصر بمعنی الرجوع عن المعصیۃ۔ سکتت من نصر بمعنی خاموش شد۔

حکایة[10]۔ قیل ان الرشید خرج یومًا الی الصید فانفرد من عسکرہ و الفضل بن الربیع (اے وزیرہ) خلفه فاذا هو بشیخٍ علی حمارٍ فنظر الیه الرشید فاذا هو رطب العینین (ای ضعیف البصر) فغمز لفضل علیه فقال له الفضل این تریدُ (اے ارید) یا شیخ قال حائطًا (بستان) لی قال هل لک (ای بل رغبتہ) ان ادلک علی شیءٍ تداوی به عینیک فتذهب هذه الرطوبة فقال ما احوجنی الی ذٰلک! فقال خذ عیدان الهواء وغبار الماء وورق الکمأة (اجعلہ) وصیّرہ فی قشر (پرست) جوزةٍ (گردگان) واکتحل به فانه یذهب رطوبة عینیک فاتکأ الشیخ علی قربوس فرسه وضرط ضرطةً (مفعول مطلق) طویلةً وقال خذ هذه اجرتک لوصفک وان نفعنا الکحل زدناک (فی الاجرۃ) یا ابن الفاعلة (ای الزانیۃ) فضحک الرشید حتی کاد ان یسقط (مصدریۃ) عن ظهر دابته۔

حکایة[11]۔ قیل ان بعض الملوک کان مُغرمًا بحُبّ النساء وکان وزیرہ ینهاہ عن ذلک فرأته بعض قیانه (کنیزان) متغیر الحال علیهن (اے ناقلاً من حبہن) فقالت له یا مولای ما هذا فقال لها ان وزیری فلانًا قد نهانی عن محبتکن فقالت الجاریة هبنی له ایها الملک وسترٰی ما اصنع به

الترجمة والمطالب

حکایت۔ کہا گیا ہے کہ خلیفہ ہارون رشید ایک دن شکار کے لیے نکلا اور وہ اپنے لشکر سے تنہا ہو گیا اور فضل بن ربیع وزیر اس کے ساتھ تھا۔ اتنے میں ایک شخص جو خچر پر سوار ہوئے جا رہا تھا۔ اس کی طرف خلیفہ نے دیکھا کہ وہ ضعیف البصر ہے (آنکھوں سے اس کو کم نظر آتا تھا) اور اس کی آنکھوں سے پانی بہتا تھا۔ خلیفہ نے اپنے وزیر کی طرف اشارہ کیا کہ اس سے مذاق کرے۔ اس نے شیخ سے پوچھا کہ تم کہاں جا رہے ہو۔ شیخ نے جواب دیا کہ میں اپنے باغ میں جا رہا ہوں۔ فضل نے کہا کیا تمہاری خواہش ہے کہ میں تم کو ایسی دوا بتاؤں جس سے تم اپنا علاج کرو تو یہ رطوبت .... اور ہر وقت آنکھوں سے پانی بہنا موقوف ہو جائے۔ تو شیخ نے کہا کہ ہاں مجھے تو اس کی سخت ضرورت ہے۔ تو فضل نے اس کو یہ نسخہ بتایا کہ تو ہوا کی لکڑی اور پانی کا غبار اور سانپ کی چھتری، ان

چیزوں کو رکھے کر اخروٹ کے چھلکوں میں کر لے اور اس کے بعد ان کو تو سرمہ کی طرح اپنی آنکھوں میں لگا۔ یقیناً تیرا یہ مرض چلا جائے گا شیخ نے اپنے گھوڑے کے زین کے آگے اس کی اونچائی پر سہارا لے کر ایک لمبا گوز مارا (پادا)، اور یہ کہا کہ تو اپنے نسخہ کی مزدوری لے اور اگر ہم کو تیرے سرمے نے نفع دیا تو اے حرامی! ہم اس سے زائد تم کو انعام اور مزدوری دیں گے۔ ہارون رشید اتنا ہنسا کہ وہ گھوڑے کی پیٹھ سے گرنے کے قریب ہو گیا۔

حکایت۔ کہا گیا ہے کہ ایک بادشاہ عورتوں کی محبت پر مٹا ہوا تھا اور وزیر اس کو اس سے روکتا تھا۔ اس کی بعض لونڈیوں نے بادشاہ کو اپنے سے ہٹا ہوا اور اس کا تیور بدلا ہوا دیکھا اور اس سے سوال کیا اے ہمارے آقا یہ کیا بات ہے۔ بادشاہ نے ان سے یہ کہا کہ میرے فلاں وزیر نے مجھ کو تمہاری محبت سے روک رکھا ہے۔ لونڈی نے بادشاہ سے کہا کہ تو اپنے اس وزیر کو مجھ کو ہبہ کر دے۔ میں اس کے ساتھ جو معاملہ کروں گی تو دیکھ لے گا۔

اللغات فقز۔ من ضرب بمعنی اشارہ۔ حائطا۔ الجدار والجمع حیطان وحیاطٌ ۱۲۔ الرکوبۃ۔ خلاف الیبس بمعنی تری ۱۲۔ ما احوجنی۔ صیغۃ تعجب ای اشد احتیاجا۔ الکمأۃ۔ بالفتح سانپ کی چھتری (کھمبی)۔ قشر۔ بالکسر غشاء الشیٔ والجمع قشورٌ۔ قربوس۔ بفتحتین وضم الباء بمعنی الشیٔ المرتفع الذی یتکیٔ علیہ الراکب من خلفہ۔ ضرط۔ من ضرب ای اخرج ریحا من دبرہ مع صوت۔ مغرما۔ صیغۃ اسم المفعول من باب الافعال ای مولعا۔ قیان۔ بکسر القاف جمع قینۃ وہی الجاریۃ المغنیۃ۔ ما صنع بہ۔ ای ما فعل بہ۔

فوهبه له فلما خلا بها تمنعت منه حتى تمكن حبّها من قلبه فقالت لا تقربني حتى اركبك وتمشي بي خطوات فاجابها الى ذلك فوضعت عليه سرجا وجعلت في رأسه لجاما وركبته وكانت قد ارسلت الى الملك بهذا الخبر فهجم عليه الملك وهو على تلك الحالة فقال ما هذا ايها الوزير كنت تنهاني عن محبتهن وهذه حالتك معهن فقال ايها الملك من هذا كنت اخاف عليك فاستحسن منه هذا الجواب۔

حكاية۔ قال هشام الكلبي ان ناسا من بني حنيفة خرجوا يتنزهون الى جبل لهم فرأى فتى منهم في طريقه جارية فومقها وقال لاصحابه لا انصرف والله حتى ارسل اليها واخبرها بحبي لها فمنعوه فابى ان يكف واقبل يراسل الجارية وتمكن من قلبه حبها فانصر

اصحابه واقام الفتی فی ذلك الجبل فمضی الیها متقلداً سیفاً وھی بین اخوین لھا نائمۃ فایقظھا فقالت انصرف لئلا ینتبه اخوای فیقتلانك فقال الموتُ (مبتدا ۱۲) واللّٰه اھون (خبر ۱۲) مما انا فیه ولکن ان اعطیتنی یدك حتی اضعھا علی قلبی انصرفت۔

ترجمۃ والمطالب بادشاہ نے اس کو ہبہ کر دیا۔ پس جب کہ وزیر نے اس کے ساتھ خلوت کی۔ اس لونڈی نے اس کو اپنے پاس نہ بھٹکنے دیا۔ تاکہ اس جاریہ کی محبت وزیر کے دل میں راسخ ہو جائے۔ پھر اس لونڈی نے اس سے یہ کہا کہ تو میرے قریب مت آ۔ یہاں تک کہ میں تیرے اُوپر سوار ہوں اور تو مجھے چند قدم لے چلے۔ وزیر نے اس کا کہنا مان لیا۔ اس لونڈی نے اس پر زین کسی اور اس کے منہ میں لگام دی اور وہ اس پر سوار ہوئی اور اس نے بادشاہ کے پاس خبر بھیجدی۔ دفعۃً بادشاہ آن موجود ہوا اور وہ وزیر اس حالت میں تھا۔ بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ تُو تو مجھ کو ان کی محبت سے منع کرتا تھا اور یہ تیری حالت ان کے ساتھ ہے۔ پس وزیر نے یہ کہا کہ اے بادشاہ میں اس حالت سے تم پر خوف کرتا تھا (مجھ جیسی تمہاری حالت نہ ہو جائے)، بادشاہ نے اس کا یہ جواب پسند کیا۔

حکایت۔ ہشام کلبی نے بیان کیا ہے کہ چند آدمی قبیلہ بنی حنیفہ کے پہاڑ کی طرف جوان کا تھا۔ سیر کرنے کے لیے نکلے۔ ان میں سے ایک جوان نے راستہ میں لونڈی کو دیکھا تو وہ اس پر عاشق ہو گیا اور اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میں یہاں سے خدا کی قسم نہیں ہٹوں گا۔ جب تک کہ میں اس کے پاس پیام بھیجوں اور اپنی محبت کا اس سے اظہار کروں۔ ان لوگوں نے اس کو منع کیا تو اس نے انکار کر دیا اور اس نے پیام بھیجنے کا سلسلہ جاری کیا اور اس کے دل میں اس کی محبت جم گئی۔ اس کے ساتھی چلے آئے اور وہ جوان اس پہاڑ کے درمیان ٹھہرا رہا۔ یہ جوان اس لونڈی کے پاس اپنی تلوار کو قلادہ کی طرح ڈال کر پہنچا اور وہ لونڈی اپنے دونوں بھائیوں کے درمیان سو رہی تھی۔ اس نے اس کو جگایا تو اس نے اس جوان سے کہا کہ تو یہاں سے چلا جا کہیں میرے بھائیوں کو نہ خبر ہو جائے ورنہ تجھے جان سے مار دیں گے۔ اس جوان نے کہا میرا مرنا خدا کی قسم بہت اچھا ہے اور مجھ سے تکلیف برداشت نہیں ہوتی۔ لیکن اگر تو مجھے اپنا ہاتھ دے دے۔ تاکہ میں اس کو اپنے دل پر رکھ لوں۔ تو چلا جاؤں گا۔

اللغات خطوات۔ جمع خطوۃ ما بین القدمین۔ سرجا۔ بالفتح وسکون الراء زین والجمع سروج۔ لجاما۔ بکسر اللام لگام و الجمع لُجُم و لُجْم و الجمۃ۔ فجئم۔ من نصر اذا دخل علیه دفعۃً۔ ناسا۔ اسم وضع للجمع کالرھط والقوم واحدہ انسان من غیر لفظه۔ جبل بحرکۃ پہاڑ والجمع جبال واجبال۔ فومقھا۔ من باب حسب ای احبھا وعشقھا مصدرہ الومق۔ قلب۔ دل والجمع قلوب۔ یتمکن۔ من باب التفعل یقال تمکن من الامر اذا قدر علیه ۱۲

فاعطته يدها فوضعها على قلبه وصدره وانصرف فلما كانت الليلة الثانية اتاها وهي على تلك الحال فايقظها فقالت من الذي يقول شعرا ؎

متى تزر قوم من تهوىٰ زيارتها ... لا يُتحفوك بغير البيض والأسل

تريد بذلك تخويفه قال الذي يقول ؎

والهجر اقتل لي مما اراقبهُ ... انا الغريق فما خوفي من البلل

ثم قال ان امكنتني من شفتيك ارشفهما انصرفت فامكنته فرشفهما ساعة ثم انصرف فوقع في قلبها من حبه مثل الذي وقع بقلبه منها وفشي خبرهما في الحي فقال اهل الجارية ما مقام هٰذا الفاسق في هٰذا الجبل اخرجوا بنا اليه حتى نخرجه هذه الليلة فبعثت اليه الجارية اٰخر النهار ان القوم يأتونك الليلة فاحذر فلما امسىٰ قعد على مرقب ومعه قوسه وسهمه ووقع في الحي الاول الليل مطر فاشتغلوا عنه فلما كان اٰخر الليل انقشع السحاب وطلع القمر اشتاقت الجارية فخرجت تريده ومعها صاحبة لها من الحي كانت تثق بها

الترجمة والمطالب

اس نے اپنا ہاتھ دے دیا۔ اس نے اس ہاتھ کو اپنے دل اور سینہ پر رکھا اور وہ چل دیا۔ پس جبکہ دوسری رات ہوئی۔ وہ جوان اس کے پاس آیا اور وہ اسی حالت گذشتہ پر سوئی ہوئی تھی اس نے اس کو جگایا۔ پس اس نے کہا اس شعر کا کہنے والا کون شخص ہے ؎ جب تو اس محبوبہ کی قوم میں جائے جس سے تو ملنا چاہتا ہے تو وہ قوم تجھ کو سوائے تلوار اور نیزوں کے اور کوئی تحفہ نہ دے گی (کیونکہ محبوبہ کا تجھے ملنا دشوار ہے اور وہ بہت ہی محفوظ ہے)۔ اس کا ارادہ اس شعر سے دھمکانے اور ڈرانے کا تھا۔ تو اس جوان نے کہا کہ اس شعر کا قائل وہ ہے جس کا یہ شعر ہے ؎ محبوبہ کی جدائی (اس تلوار اور بھالوں سے) جس سے میں بچنا چاہتا ہوں مجھ کو زیادہ قتل کرنیوالی ہے میں تو اس شخص کیطرح ہوں جو دریا میں ڈوبا ہوا ہو۔ پس مجھ کو تری جو اس سے آسان ہے۔ اس سے مجھے کیا خوف ہے۔ پھر اس جوان نے لونڈی سے کہا کہ اگر

تو مجھ کو اپنے دونوں ہونٹوں کے چوسنے کی قدرت وطاقت دے تو میں چوس کر چلا جاؤں گا۔ اس نے اس کی خوشی کو منظور کر لیا اس جوان نے تھوڑی دیر چوسا۔ پھر وہ چلا گیا۔ اب دونوں کے دل میں محبت کے آثار نمودار ہوئے اور ان دونوں کی خبر قبیلہ میں پھیل گئی۔ لونڈی کے گھر والوں نے کہا کہ یہ فاسق (بدکار) اس پہاڑ پر کیوں مقیم ہے۔ تم سب کے سب ہمارے ساتھ چلو، ہم اسی رات اس کو نکال کر بھگا دیں گے۔ اس لونڈی نے اس کے پاس یہ پیام کہلا کر بھیجا کہ میری قوم تیرے پاس آج کی رات آئے گی۔ تو اپنے بچاؤ کی تدبیر کرنا، احتیاط کرنا۔ پس جبکہ شام ہوئی وہ جوان اونچی جگہ پر گھات میں بیٹھ گیا اور اس کے ساتھ اس کی کمان اور تیر تھے اور قبیلہ میں رات کے اول حصہ میں بارش ہوگئی۔ وہ لوگ اس سے بے پرواہ ہو گئے۔ پس جبکہ آخر رات ہوئی بادل کھلا اور چاند نکلا تو اس لونڈی نے اس کے پاس جانے کا ارادہ کیا اور اس کے ساتھ ایک عورت تھی اس کی قوم کی۔ جس پر اس کو بھروسہ تھا۔

للغات لا تحفزک۔ من باب الافعال بمعنی ابداء الیہ۔ البیض۔ بالکسر جمع ابیض والمراد بہ السیوف۔ الاَسَل۔ الرمح الطویل۔ الغَرَقِی۔ والجمع غرقیٰ اے غرق شدہ۔ البَلَل۔ مصدر بمعنی تری۔ شَفَۃ۔ والجمع شفاۃ وشفہاۃ بمعنی لب رشفہا۔ من باب نصر وضرب یقال رشف الماء اے مصّہ۔ الحی بمعنی قبیلہ والجمع احیاءٌ۔ الفاسق۔ ہو الذی خرج عن طریق الحق والجمع فسقۃٌ وفُسّاقٌ وفاسقون ۱۲۔ القوم۔ الجماعۃ من الناس والجمع اقوامٌ واقاوم واقاویم۔ قوس۔ کمان۔ والجمع قُسِیٌّ واقواس قیاسٌ۔ انقشع۔ من باب الانفعال ای زال وانکشف۔ ثِقَۃ۔ من باب ضرب وثوق مصدر بمعنی اعتماد کردن ۱۲۔

نظر الفتی الیہما فظن انہما ممن یطلبہ فرمیٰ فلم یُخطِ قلب الجاریۃ فوقعت میتۃً فصاحت الاُخریٰ وانحدر الفتی من الجبل فاذا الجاریۃ میتۃٌ والاخریٰ علیٰ رأسہا فبکی بُکاء الثکلیٰ وقال شعرا ؎

اُختُلِست ریحانتی من یدی	یا عین اجری الدم لا تجمدی
کانت ھی الانس اذا استوحشت	نفسی من الاقرب والابعد
وروضۃً کانت بہا مرتعی	ومنہلاً کان بہ موردی
کانت یدای کانت بہا قوتی	فاختلس الدھر یدای من یدی

وقالت صاحبتہا الواقفۃ علیٰ رأسہا شعرا ؎

لعب الغراب بما کرھت	ولا ازالۃ للقدر

تبکی وانت قتلتها فاصبر والا فانتحر

ثم ضرب الفتی نفسهٗ بسکین کان معه فمات فجاء اهل الحی وهما میتان فدفنوهما فی قبر واحد۔

الترجمۃ والمطالب

پس جوان نے ان دونوں کی طرف دیکھا۔ اس نے یہ خیال کیا کہ یہ دونوں میری تلاش میں آرہے ہیں۔ اس نے تیر مارا وہ لونڈی کے دل پر لگا۔ پھر وہ مُردہ ہوکر گر پڑی تو دوسری عورت چیخی۔ اور جوان پہاڑ سے اُترا تو وہ لونڈی کو مرا ہوا پاتا ہے اور دوسری اس کے سرہانے بیٹھی ہوئی ہے۔ یہ جوان ثکلی عورت کی طرح رویا (ثکلی وہ عورت جس کا بچہ مرجائے) اور چلایا اور اس نے یہ شعر پڑھے ؂ میرا گلدستہ میرے ہاتھ سے اُچک لیا گیا۔ اے آنکھ تو اچھی طرح اپنے آنسو بہا اور اس میں تو کمی نہ کر۔ جب میرے قریب اور دُور کے رشتہ دار دل سے طبیعت گھبراتی تھی تو وہ لونڈی میرے دل کے بہلانے کی جگہ تھی اور اس سے میں اپنا دل بہلایا کرتا تھا اور وہ معشوقہ باغ تھی (میرے لئے) اور اس باغ میں میری چراگاہ تھی اور وہ معشوقہ چشمہ تھی جس میں میرا آنا تھا اور وہ معشوقہ میرا ہاتھ تھی۔ اس کے ساتھ میری قوت تھی۔ زمانہ نے میرے ہاتھ (معشوقہ) کو میرے ہاتھ سے اُچک لیا (چھین لیا) اور اس کے ساتھ جو عورت آئی تھی وہ اس کے سرہانے کھڑی تھی۔ اس نے یہ شعر پڑھے ؂ کوّے نے آواز دی جو تم نے اچھا نہ سمجھا اور تقدیر کا لکھا ہوا ٹلتا نہیں۔ تو روتا ہے اور تونے ہی تو اس کو مار ڈالا ہے۔ تو صبر کر، ورنہ تو اپنے نفس کو ہلاک کردے۔ پھر جوان نے اپنے بدن پر چھری ماری۔ جو اُس کے پاس تھی اور مرگیا اور اس کے پاس قبیلہ والے آئے اور وہ دونوں مُردہ تھے اور ان دونوں کو ایک قبر میں دفن کردیا۔

اللغات

فتخبط۔ من الافتعال الخبط ضد اصاب ۱۲۔ انحدر۔ من الانفعال ای نزل وانهبط ۱۲۔ الثکلی ہی التی فقدت ولدها سواء کانت بالموت او بغیرہ والجمع ثواکل وثکالی ۱۲۔ ریحانتی۔ بالفتح گلدستہ ۱۲۔ الدمع۔ ماء العین الواحدۃ دمعۃ والجمع دموع وادمع۔ لاتجمد۔ من باب نصر یقال جمد الماء واذا قام۔ الاقرب۔ اسم تفضیل والجمع اقارب واقربون وکذا الابعد اسم تفضیل بمعنی دور تر ضد قرب۔ روضۃ۔ ہی ارض مخضرۃ بانواع النبات والجمع روض ورياض وروضات وراضان ۱۲۔ مرتعی۔ بفتح التاء کمقعد بمعنی چراگاہ۔ منهلا۔ المورد والشرب والجمع مناہل۔ نعب الغراب۔ وکان من عقیدۃ العرب ان صیاح الغراب علامۃ للفراق ۱۲۔ القدر۔ مصدر بمعنی مبلغ الشیء والطاقۃ۔ فاصبر۔ من باب ضرب بمعنی صبر کن ۱۲۔ فانتحر۔ من باب الافتعال الانتحار ہو الہلاک ای ان لم تستطع الصبر فاہلک نفسک وانحرها ۱۲۔

حکایة ۱۳۔ قیل اصطحب اسدٌ و ثعلبٌ و ذئبٌ فخرجوا یصیدون فصادوا حماراً وظبیاً و ارنباً فقال الاسد للذئب اقسم بیننا صیدنا فقال الحمار لك والارنب للثعلب والظبی لی فخلبه الاسد فاخرج عینه فقال الثعلب قاتله اللہ ما اجهله بالقسمة فقال الاسد هات انت یا ابا معاویة فاقسم فقال یا ابا الحارث الامر اوضح من ذلك الحمار لغدائك والظبی لعشائك وتخلل بالارنب فیما بین ذلك فقال الاسد قاتلك اللہ ما اقضاك من این تعلمت هذا قال من عین الذئب۔

حکایة ۱۴۔ قیل اجتمع السراج الوراق مع ابی الحسین الجزار وابن الفقیسی فمرت بهم جاریةٌ بدیعة جمالٍ فقال السراج ؎

شمائلها تدلُّ علی اللطافه ۔۔۔ وریقتها اَرَقُّ من السلافه

وقال ابو الحسین الجزار ؎

وفی وجناتها وردٌ ولٰکن ۔۔۔ عقاربُ صُدغِها مَنَعَت قُطافَهٗ

وقال ابن الفقیسی ؎

فلو اُعطی الخلافة ذو جمالٍ ۔۔۔ لحقَّ لها بان تُعطی الخلافة

الترجمة والمطالب

حکایت۔ کہا گیا ہے کہ شیر اور لومڑی اور بھیڑیا تینوں مل کر شکار کے لیے نکلے اور تینوں نے ایک گدھا ایک ہرن ایک خرگوش شکار کیا۔ شیر نے بھیڑیے سے کہا کہ تو ان سب شکاروں کو ہم تینوں میں بانٹ دے۔ اس نے کہا گدھا تو آپ کا حصہ ہے اور خرگوش لومڑی کا اور ہرن میرا۔ شیر نے اس کے ایک پنجہ مارا اور اس کی آنکھیں نکال لیں یہ دیکھ کر لومڑی بولی خدا اس بھیڑیے کو غارت کرے۔ اس نے تقسیم کرنے میں کس قدر بیوقوفی کی ہے۔ شیر نے کہا اے ابو معاویہ (یہ لومڑی کی کنیت ہے)، تو آکر بانٹ دے۔ لومڑی بولی ابو الحارث (یہ شیر کی کنیت ہے) صاف اور ظاہر بات تو یہ ہے کہ گدھا

تو آپ کے صبح کے کھانے کے لیئے ہے اور ہرن شام کے کھانے کے لیئے اور خرگوش بیچ میں ناشتہ کے لیئے۔ شیر نے کہا خدا تجھے مارے یہ فیصلہ تجھے کس نے بتایا اور تو نے یہ کہاں سے سیکھا۔ اس نے کہا بھیڑیئے کی آنکھ سے۔

حکایت۔ کہا گیا ہے کہ سراج وراق، ابو الحسین جزار اور ابن العفیفی کے ساتھ جمع ہوئے اور ان کے سامنے ایک لونڈی بہت خوبصورت گزری تو سراج نے یہ شعر کہا ؎ اس کی عادتیں نرمی اور اس کی خوبی پر دلالت کرتی ہیں اور اس کا تھوک انگور کی شراب سے بھی زیادہ لطیف ہے اور ابو الحسن جزار نے یہ شعر کہا ؎ اس کے رُخسارے میں گلاب موجود ہے۔ لیکن اس کی کنپٹیوں کے بالوں کے بچھو نے اس کے لینے سے روک رکھا ہے اور ابن العفیفی نے یہ شعر کہا ؎ اور اگر خلافت (بادشاہت) کا مستحق کوئی خوبصورت ہوتا تو یہ لونڈی خلافت کے لیئے زیادہ مستحق تھی۔

اللغات اصطحب۔ فعل ماض من باب الافتعال بمعنی صحب ۱۲۔ اَسَد۔ نوع من السباع (شیر) والجمع اُسُد و اُسُدٌ و اُسُوْدٌ و آسادٌ و آسُدٌ ۱۲۔ ثعلب۔ روباہ والجمع ثعالب ۱۲۔ ذئب۔ گرگ والجمع ذئاب واذؤب وذؤبان حمار۔ والجمع حمیر واحمرۃ وحمرٌ۔ ظبی۔ الغزال والجمع ظباءٌ ظُبِیٌّ ظَبَیاتٌ ۱۲۔ ارنب۔ خرگوش والجمع ارانب ۱۲۔ اقسم۔ صیغۃ الامر الحاضر من ضرب بمعنی تقسیم کردن ۱۲۔ قضقب۔ از نصرای خدشہ وجرح۔ تغدائک۔ طعام الغدوۃ ۱۲۔ العشائک۔ طعام العشی والجمع اعشیۃ۔ تخلل۔ صیغۃ الامر الحاضر من باب التفعل بمعنی درمیان کن۔ شمائلہا۔ جمع شمال وہوالخلق۔ السلافۃ۔ ماسلل قبل العصر وہو افضل الخمر والجمع سلافات۔ ورد۔ الواحدۃ وردۃ بمعنی گلاب۔ صدغ۔ بالضم بمعنی زلف وگیسو والجمع اصداغ ۱۲۔ خطافۃ۔ الاخذ بسرعۃ والہاء للضمیر۔ الخلافۃ۔ الامارۃ والنیابۃ من الغیر والامامۃ ۱۲

۱۵ حكاية. قيل ان الوزير نظام الملك ابو الحسن (اسم الوزير ۱۲) علي خرج يوما الى الصلوة فجلس قليلا ثم التفت الى الحاضرين وقال لهم هذا بيت شعر اريد له اولا وهو هذا ؎

فكأنني وكأنه وكأنهم امل ونيل حال دونهما القضا

وكان في الجماعة ابو القاسم مسعود الخجندي الشافعي فقال مرتجلا ؎

بأبي حبيب زارني متنكرا (حال من زار ۱۲) فبدا الوشاة له فولى معرضا

۱۶ حكاية. قيل ان المهدي دخل يوما وقت الظهر الى مقصورة (کوشک ۱۲) جارية الخيزران على حين غفلة فوجدها تغتسل فلما رأته تجللت بشعرها حتى لم يبن (ظاہر نشد ۱۲) من جسدها شيء

فاعجبه ذلك واستحسنه ثم عاد الى مجلسه وقال من بالباب من الشعراء فقيل له
(پسند آمد ۱۲) (استفہامیہ ۱۲)
ابونواس وبشار بن بُرد قال فليحضرا جميعا فاحضرا وجلسا قال فليقل كل منكما شعرًا
يوافق ما فى نفسى فانشأ بشار بن بُرد يقول شعرًا ؎

تجنبتكم والقلبُ صاب اليكم　　بنفسى ذاك المنزل المتجنبُ
(حالیہ ۱۲)
اذا ذُكرُوا اعرضتُ لا عن ملالةٍ　　وذكراكم شيءٌ الىّ مُحببٌ،
(موصوف ۱۲) (صفت ۱۲)

ترجمة والمطالب

حکایت. کہا گیا ہے کہ وزیر نظام الملک یعنی ابو الحسن علی ایک دن نماز کو گئے. وہاں تھوڑی دیر بیٹھے. پھر حاضرین کی طرف متوجہ ہوئے اور یہ ان سے کہا کہ یہ شعر کا بیت ہے جس کا اول میں (کہتا) ہوں اور وہ شعر یہ ہے ؎ پس گویا میں اور گویا وہ اور گویا وہ لوگ ایسے ہے اور مراد کو پہنچا ہے اس طرف ان دونوں کے درمیان خداوندی حائل ہوگئی اور اس جماعت میں ابو القاسم مسعود خجندی شافعی موجود تھے. انھوں فی البدیہہ یہ شعر کہا ؎ میرے (جان) اس دوست پر فدا کئے جائیں جو مجھ سے بھیس بدل کر (لوگوں کے خوف کی وجہ سے) ملا اس کو چغلخور ظاہر ہوگئے. پھر وہ مجھ سے پھیر کر چلا گیا (اس میں شاعر تو مثل امید کے ہے اور حبیب تو مقصد کے پورا ہونے کی طرح پر ہے اور چغلخور قضاء الہی کی طرح میری امیدوں میں حائل ہو رہے ہیں) **حکایت** بیان کیا گیا ہے کہ خلیفہ مہدی ظہر کے وقت اپنی لونڈی (جس کا نام خیزران تھا) کے محل میں اچانک اس کی بےخبری اور لاعلمی میں پہنچا. وہاں پہنچ کر دیکھتا ہے کہ وہ نہا رہی ہے. جب اس نے خلیفہ کو دیکھا تو اس نے اپنے بالوں سے اپنا بدن ڈھانپ لیا. یہاں تک کہ اس کے جسم کا کوئی حصہ ظاہر نہ رہا. خلیفہ کو اس کا اس طرح پردہ کرنا بہت ہی پسند آیا اور وہ اپنی جگہ واپس آگیا اور اس نے آکر یہ دریافت کیا کہ دروازے پر کون کون شاعر موجود ہیں. تو کہا گیا کہ ابو نواس اور بشار بن برد ہیں. خلیفہ نے کہا کہ ان دونوں کو بلایا جائے وہ دونوں حاضر کئے گئے اور بیٹھ گئے. خلیفہ نے ان سے یہ کہا تم دونوں ایسا شعر کہو جو میرے دل کی بات کے موافق ہو (یعنی میرے خیال میں ہے) تو بشار بن برد نے یہ شعر کہا ؎ میں تم سے بچتا ہوں حالانکہ میرا دل تمہاری ہی طرف ہے. میں اپنی جان اس پر قربان کرتا ہوں جو وہ مجھ سے دور کیا گیا ہے اور میں اپنے حبیب کے منہ پھیر لیتا ہوں رنج کی وجہ سے نہیں بلکہ دشمنوں کے خوف سے .... اور میں تمہارے ذکر سے کس طرح منہ پھیر لوں. جب کہ تمہاری یاد مجھ کو بہت ہی محبوب اور پسندیدہ ہے.

لغات

بیت. شعر وہو ما اشتمل من النظم علی مصرعین صدر وعجز ۱۲. امل. الرجاء والجمع آمال. نیل. مصدر من باب ضرب بمعنی یافتن. القضا. ہو الامر الالٰہی ۱۲. مرتجلا. من الافتعال یعنی فی البدیہہ گفتن ۱۲. الوشاة. جمع واش بمعنی چغلخور

من ضرب ۱۲ مقصورہ ۔ الدار الواسعۃ والجمع مقاصیر ۱۲ تحللت ۔ من باب التفعل ای تخفت وتسترت ۔ لم یبن ۔ من ضرب ای لم یظہر ۔ صاحب علی وزن
داع بمعنی مائل من نصر ۔ بتقی ۔ اے اتقی بتقی ۔ ذکرا کم ۔ مبتداء والجملۃ ای شیئ الی محبب خبرہ ۱۲

وقالوا تجنبنا ولا تقربننا ... فكيف وانتم حاجتي اتجنب

على انهم احلى (شیریں تر) من المن (ترنجبین) عندنا ... واطيب من ماء الحيوة (آب حیات) واعذب (زیادہ شیریں)

فقال احسنت ولكن والله ما اصبت (درست نہیں کہا) فقال ابو نواس شعراً

نضت عنها القميص يصب ماء (ای الغسل) ... فورّد خدها فرط الحياء

وقابلت الهواء وقد تعرت ... بمعتدل (ای بقدر معتدل) ارق من الهواء

ومدت راحة كالماء منها (ای فی الصفاء من نفسها) ... الى ماء معد في الاناء

فلما ان قضت وطرا وهمت ... على عجل لاخذ بالرداء (الباء زائدۃ)

وقامت تشرئب على حذار (من ان یراہا احد) ... كشبه الظبي افرد من ظباء

رأت شخص الرقيب على التداني ... فاسبلت الظلام على الضياء (ای علی بدنہا)

فغاب الصبح منها تحت ليل ... وظل الماء يجري فوق ماء (جسم)

فسبحان الاله وقد براها (ای خلقہا) ... كاحسن ما يكون من النساء

الترجمۃ والمطالب

اور وہ لوگ مجھ سے کہتے ہیں کہ تو ہم سے علیحدہ ہو جا اور ہمارے پاس نہ آ۔ میں تم سے کیونکر علیحدہ ہو سکتا ہوں۔ حالانکہ تم ہی میری حاجت اور تمنا ہو اور محبوبہ کے لوگ میرے نزدیک ترنجبین سے زیادہ شیریں ہیں اور آبِ حیات سے بھی زیادہ اچھے اور پاکیزہ ہیں۔ خلیفہ مہدی نے کہا کہ تم نے اچھا کلام کہا۔ لیکن تم خدا کی قسم جیسا مطلب (دلی تمنا) کو نہ پہنچے اور ابو نواس نے یہ شعر کہے محبوبہ نے اپنے کپڑوں کو اُتارا پانی بہانے کے لئے اُسکے رخسار کو شرم کی زیادتی نے گلاب جیسے رنگ کا کر دیا تھا اور وہ ہوا کے مقابل آئی اور وہ اپنے ہموار قد سے ننگی ہو چکی تھی۔ اُ بدن ہوا سے بھی زیادہ لطیف اور نازک تھا اور اس نے اپنا ہاتھ پانی کی طرف بڑھایا۔ جس برتن میں پانی تھا۔ تاکہ وہ نہالے۔

جب وہ نہا چکی اور اس نے جلدی سے چادر لینے کا ارادہ کیا اور وہ کھڑی ہوئی دیکھ رہی تھی گردن کو اٹھائے ہوئے خوف کی وجہ سے اس ہرن کی طرح جو اپنے گلے سے اکیلا رہ جائے اور وہ چاروں طرف بھٹکتا پھرے۔ اسی طرح اس کا حال تھا۔ اس نے ایک آدمی کو قریب سے آتے ہوئے دیکھا۔ تو اس نے اپنے بال کو روشن بدن (چمکتے ہوئے) پر ڈال دیا تو اندھیرا ہو گیا۔ صبح رات کے نیچے چھپ گئی (اس کا بدن جو مثل صبح کے تھا وہ بالوں کے اندھیرے میں چھپ گیا) اور پانی اس کے بدن پر ٹپک رہا تھا (اور پانی بیا صفائی میں اس کا بدن تھا)، میں خدا کی پاکی کا اظہار کرتا ہوں کہ جس نے اس عورت کو تمام عورتوں سے اچھا پیدا کیا۔

لغات المنّ۔ مصدر کل ما انعم بہ و من بنی اسرائیل ہو الذی انزلہ اللہ لہم تواد ترنجبین۔ اعذب۔ صیغۃ اسم التفضیل من باب کرم بمعنی شیریں تر ۱۲۔ ما اصبت۔ ای ما اصبت ما فی نفسی وما وافقت اشعارک ما کنت اریدہ ۱۲۔ نضت۔ فعل ماض من نصر یقال نضا الثوب ای ازالہ عن البدن ۱۲۔ القمیص۔ ما یلبس علی الجلد والجمع القمصۃ وقمص وقمصان ۱۲۔ فوردت۔ فعل ماض من باب التفعیل یقال وردت المرأۃ ای حمرت خدہا ۱۲۔ خد۔ الخد من الوجہ معروف والجمع خدود ۱۲۔ فرط۔ اسم من الافراط ای مجاوزۃ الحد ۱۲۔ قابلت فعل ماض من باب المفاعلۃ ای واجہت ۱۲۔ تعرت۔ صیغۃ فعل ماض من باب التفعل ای خلعت ۱۲۔ بمعتدل۔ ہو صفۃ لمحذوف ای ببدن معتدل ۱۲۔ ارق۔ صیغۃ التفضیل ای اللطیف وبابہ من ضرب۔ راحۃ۔ باطن الید والجمع راحات۔ منہا۔ ای من نفسہا۔ معد۔ صیغۃ اسم المفعول ای مہیا۔ الاناء۔ جمع انیۃ الوعاء ۱۲۔ وطر۔ بفتحتین الحاجۃ والجمع اوطار ۱۲۔ الرداء۔ ما یلبس فوق الثیاب والجمع اردیۃ ۱۲۔ ظل۔ بمعنی صار۔ فوق ماء۔ المراد بالماء الثانی ہو الجسم ۱۲۔ النساء۔ جمع امرأۃ من غیر لفظہا بمعنی زن ۱۲۔

قال المهدى سيفًا ونطعًا قال ولم يا امير المؤمنين قال كنت همنا قال لا والله يا امير المؤمنين ما قلت شيئا خطر ببالي فامر له باربعة آلاف درهم وصرفه۔

حكاية۔ حدث الربيع قال ما رأيت قط اثبت قلبا ولا احضر حجة من رجل من اهل الكوفة اشخصه المنصور لسعاية سعى بها رجل عليه وقيل له ان عنده اموالا لبني امية وودائع فلما حضر قال له المنصور اخرج ودائع بني امية واموالهم التي عندك قال الرجل يا امير المؤمنين اوارث انت لبني امية قال لا قال افوصي لهم قال لا قال فباي شيء (الهمزة للاستفهام) (الهمزة للاستفهام الانكاري) ادفع اليك ما في يدي من اموالهم قال فاطرق المنصور راسه مفكرا (سر فرو افگند) في الحجة ثم رفع رأسه وقال ان بني امية خانوا المسلمين في اموالهم وفيهم وانا

وكيل المسلمين فى حقوقهم يجب علىّ ان اطالب فيما اخذ ولا منهم على سبيل الخيانة واردها الى بيت مال المسلمين قال الرجل يا امير المؤمنين بقية عليك البينة العادلة ان هذا المال الذى قبلى من تلك الخيانات دون غيرها لقد كان للقوم اموال من وجوه شتى

الترجمة والمطالب

خلیفہ مہدی نے حکم دیا کہ چمڑے اور تلوار کو لاؤ (تاکہ ہم اس کو مار ڈالیں) ابو نواس شاعر نے کہا اے امیر المؤمنین یہ کیوں؟ خلیفہ نے کہا کہ تو ہمارے ساتھ تھا۔ ابو نواس نے کہا نہیں خدا کی قسم یہ جو کچھ کہ میں نے کہا وہ ہے جو میرے دل میں آیا۔ خلیفہ نے اس کو چار ہزار درہم کا حکم دیا اور اس کو واپس کر دیا۔

حکایت۔ ربیع نے بیان کیا کہ ایک کوفے کا رہنے والا جو دل کا پکا اور دلیل کا حاضر تھا۔ اس جیسا میں نے کسی کو نہیں دیکھا اس کو کسی چغلخوری کی وجہ سے منصور نے بلایا اور اس کے متعلق یہ کہا گیا کہ اس کے پاس بنی اُمیہ کے مال اور امانتیں ہیں۔ جب وہ آیا تو خلیفہ منصور نے اس سے کہا کہ تیرے پاس بنی اُمیہ کی امانتیں اور ان کے مال ہیں تو ان کو نکال اور میرے پاس لا۔ اس مرد نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! کیا آپ بنی اُمیہ کے وارث ہیں؟ خلیفہ نے کہا کہ نہیں۔ اس مرد نے کہا کہ کیا آپ ان کے منیجر اور منتظم ہیں؟ خلیفہ نے کہا کہ نہیں۔ تو اس مرد نے کہا کہ میں کس وجہ سے ان کا مال جو میرے قبضہ میں ہے وہ تم کو دوں۔ راوی نے بیان کیا کہ خلیفہ منصور نے تھوڑی دیر تک اپنا سر جھکایا (سوچا) پھر اس نے اپنا سر اٹھا کر یہ کہا کہ بنی اُمیہ نے مسلمانوں کے غنیمتوں اور مالوں میں خیانت کی ہے اور میں ان کا ان کے حقوق میں وکیل ہوں اور مجھ پر یہ واجب ہے کہ جو انہوں نے خیانت کی صورت میں لیا ہے میں ان سے مطالبہ کر سکتا ہوں اور میں اس کو مسلمانوں کے بیت المال میں واپس کر دوں۔ اس مرد نے کہا کہ اے امیر المؤمنین آپ کو سچا گواہ پیش کرنا ہوگا کہ یہ مال جو میرے پاس ہے وہ خیانت کا ہے اور اس کے علاوہ کا نہیں ہے اور لوگوں کے پاس مال تو مختلف طریقوں سے ہی ہوتا ہے۔

اللغات

سيفا ونطعا۔ اى آتونى سيفا السيف تلوار والجمع اسياف وسيوف واسيف۔ نطعا۔ بالضم والكسر وهو الاهاب يفرش تحت المحكوم عليه بالعذاب او بقطع الرأس والجمع انطاع ونطوع اى اشار المهدى الى قتله۔ حجة۔ الدليل والبرهان والجمع حجج۔ سعى بها۔ اى نم بها وذكرها عند السلطان۔ اوارث۔ الهمزة للاستفهام الانكارى صيغة اسم الفاعل من باب حسب۔ اوصى۔ الهمزة للاستفهام الانكارى والجمع اوصياء۔ ودائع۔ جمع وديعة ما اودع۔ اطرق۔ من باب الافعال اے سرنگوں شد۔ فيئهم۔ ہو مال الغنيمة۔ وكيل۔ من يعتمد عليه فى تدبير امر والجمع وكلاء۔ البينة۔ الدليل والحجة والجمع بينات۔ الخيانات۔ جمع خيانة ۱۲۔ شتى۔ جمع شتيت وهو المتفرق مثل جمع المريض على مرضى يقال اشياء شتى اى مختلفة ومتفرقة ۱۲

قال فاطرق المنصور مليّاً يطلب الحجة عليه فلم يجدها فالتفت الى ر قال يا ربيع أطلِقِ الرجلَ فوالله ما خاطبتُ رجلاً مثله قط ثم قال له سل حاجتك ان كان لك حاجة قال الرجل والله ما لي حاجةٌ الا ارسالُ كتاب مع البريد الى اهلي سلامتي فان قلوبهم متعلقة بي وبخبري فامر المنصور بذلك ثم قال الرجل يا امير المؤمنين ما قِبَلِي لبني أُمية مالٌ قط ولا وديعةٌ واني احبُّ ان يأمرَ امير المؤمنين بالجمع بيني وبين من سعى بي اليه فقال له المنصور لِمَ لم تنكر قال ماني لما وتفت هذا الموقف رأيتُ الاحتجاج اقرب الي من الجحود فامر المنصور باحضار الساعي فأُحضِرَ فاذا هو غلام الرجل قد هرب منه قال يا امير المؤمنين هذا والله عبدي قد ابق مني وسرق مني ثلاثة آلاف دينار واتلفها فشدّد المنصور على الغلام فقال صدق والله يا امير المؤمنين وانما كذبت عليه لاشغله عن طلبي فقال المنصور هب جُرمه بي واسائته فقال اشهدك يا امير المؤمنين انه حرٌّ لوجه الله۔

الترجمۃ والمطالب

راوی نے کہا کہ منصور نے تھوڑی دیر سر جھکایا اور اس پر دلیل سوچنے لگا۔ تو اس کو کوئی دلیل نہیں ملی۔ خلیفہ ربیع کی طرف متوجہ ہوا اور کہا اے ربیع تو اس آدمی کو چھوڑ دے۔ خدا کی قسم اس جیسے آدمی سے کبھی میں نے بات نہیں کی۔ پھر منصور نے اس سے کہا کہ تو اپنی حاجت مجھ سے مانگ۔ اگر کوئی تیری حاجت ہے۔ تو اس مرد نے کہا خدا کی قسم میری کوئی حاجت نہیں۔ سوائے اس کے کہ قاصد کے ہاتھ میرے گھر والوں کے پاس خط میری سلامتی کا بھیجوا دیا جائے۔ کیونکہ ان کا دل مجھ میں پڑا ہوگا اور وہ میری خیریت کی خبر کے منتظر ہوں گے۔ خلیفہ نے اس کا حکم دے دیا۔ پھر اس مرد نے کہا۔ اے امیر المؤمنین نہ تو میرے پاس بنو اُمیّہ کا مال ہے اور نہ ان کی ودیعت ہے اور اے خلیفہ میری یہ خواہش ہے کہ آپ اس شخص کو بلائیں میرے سامنے۔ جس نے میری چغلخوری آپ سے کی ہے۔ خلیفہ نے اس سے کہا

کر تم نے پہلے ہی اس کا انکار کیوں نہ کر دیا۔ تو اس نے یہ جواب دیا کہ میں اس جگہ ٹھہرا تو میں نے انکار کرنے سے حجت اور دلیل کو زیادہ اچھا سمجھا۔ خلیفہ منصور نے چغلخور کے حاضر کرنے کا حکم دیا۔ وہ حاضر کیا گیا۔ تو وہ چغلخور اس آدمی کا غلام تھا۔ جو اس سے بھاگ گیا تھا۔ اس مرد نے اس کو دیکھ کر یہ کہا کہ اے خلیفہ خدا کی قسم یہ میرا غلام ہے جو میرے پاس سے بھاگ گیا تھا اور اس نے میرے تین ہزار دینار چرائے اور ان کو تلف کر دیئے۔ خلیفہ منصور نے اس غلام پر سختی کی۔ تو غلام نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! خدا کی قسم اس مرد نے سچ کہا اور میں نے اس پر یوں جھوٹ بولا۔ تاکہ میں اس کو اپنی تلاش سے روک دوں۔ (تاکہ یہ مصیبت میں گرفتار ہو جائے اور وہ میری طرف سے غافل ہو جائے) خلیفہ نے یہ کہا کہ تم اس کا قصور میری وجہ سے معاف کر دو اور اس کی برائیوں سے قطع نظر کر لو۔ تو اس مرد نے کہا کہ اے خلیفہ میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ غلام لوجہ اللہ آزاد ہے۔

اللغات ملیاً۔ ای مدۃ طویلۃ۔ البرید۔ الرسول والقاصد والجمع بُرُدٌ۔ قِبَلی۔ بکسر القاف وفتح الباء بمعنی الجانب۔ لم لم تنکر۔ الاول مرکب من لام التعلیل والمیم المفتوحۃ المخففۃ بمعنی ما الاستفہامیۃ والثانی لم من الحروف الجازمۃ ہرب۔ فعل ماض من باب نصر اے فرّ ۱۲۔ لاشغلہ۔ ای لان اشغلہ اللام بمعنی کے۔ بی۔ ای بشفاعتی۔ اساتہ۔ ای سوء فعلہ۔ اشہدک صیغۃ المتکلم من باب الافعال یقال اشہدہ ای جعلہ شاہداً۔ حر۔ ای ضد العبد والجمع احرار ۱۲

وان له من مالى ثلاثة آلاف دينار اخرى فقال المنصور ما اراد هذا كله منك قال هذا قليلٌ لمن تكلم امير المؤمنين فيه فاعجب المنصورُ كلامه وامر له بخلعة حسنة وكان يتعجب ابدًا من ثبوته على حجته واجتماع عقله وكرم فعله۔

حكاية ۱۱۸ قيل ان ملكاً من ملوك الفرس كان سميناً مثقلاً حتى انه لا ينتفع بنفسه فجمع الاطباء على ان يعالجوه من ذلك فصار كلما عالجوه لا يزداد الا شحماً فجيئ اليه بعض الحذّاقِ من الاطباء فقال له انا أُعالجك ايها الملك ولكن امهلني ثلاثة ايام حتى اتأمل وانظر الى طالعك وما يُوافقُك من الادوية فلما مضت له ثلاثة ايام قال ايها الملك انى نظرتُ فى طالعك فظهر لى انه ما بقى من عمرك الا اربعون يوما فان لم تصدقنى

فاحبسنی عندك لتقتص منی فامر الملك بحبسه واخذ الملك فی التاهب للموت
ای الطبیب
ورفع جمیع الملاهی وراکبه الهمّ والغمّ واحتجب من الناس وصار كلما مضی
یوم یزداد همًا ویتناقص حاله۔
جواب لما

الترجمة والمطالب اور میں اس کو اپنے مال میں سے تین ہزار دینار اور دیتا ہوں۔ منصور خلیفہ نے اس سے یہ کہا کہ یہ تو میری خواہش نہ تھی۔ میں نے تو محض قصور کے معاف کرنے کو کہا تھا۔ تو اس نے یہ کہا کہ جس کے بارے میں خلیفہ کہے یہ تو بہت ہی کم ہے۔ خلیفہ منصور کو اس کا کلام بہت ہی پسند آیا اور اس کو ایک عمدہ خلعت انعام کا حکم دیا اور اس مرد کو اپنی دلیل پر قائم رہنے اور اس کی عقل و فہم اور اس کی بخشش پر خلیفہ منصور ہمیشہ تعجب ہی کرتا تھا۔

حکایت۔ کہا گیا ہے کہ فارس کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ بہت موٹا اور بھاری بھرکم تھا۔ یہاں تک کہ وہ ذات کے لئے فائدہ نہیں اٹھا سکتا تھا۔ بہت سے طبیب اس کے علاج کے لئے جمع ہوئے۔ لیکن جتنا اس کا علاج کیا جاتا وہ اتنا ہی زیادہ موٹا ہوتا تھا۔ آخر ایک نہایت ہوشیار طبیب بادشاہ کے پاس لایا گیا تو اس نے یہ کہا کہ بادشاہ سلامت میں ضرور آپ کا علاج کروں گا۔ مگر مجھے تین روز کی مہلت دی جائے۔ تاکہ میں آپ کے طالع (زائچہ) میں غور و فکر کرلوں اور میں یہ دیکھوں کہ کون سی دوائیں آپ کے موافق پڑیں گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب تین روز گزر گئے تو طبیب نے بادشاہ سے عرض کیا کہ میں نے آپ کا زائچہ دیکھا تو مجھے ظاہر ہوا کہ اب آپ کی عمر کے صرف چالیس روز باقی رہ گئے ہیں۔ اگر آپ کو میری بات کا یقین نہ ہو تو مجھے آپ قید کردیں۔ تاکہ مجھ سے آپ بدلہ لے سکیں۔ بادشاہ نے طبیب کے قید کرنے کا حکم دے دیا اور خود موت کی تیاری میں مشغول ہوگیا۔ اس نے تمام سامان کھیل کود کے اٹھا ڈالے اور اس پر رنج و غم سوار ہوگیا اور لوگوں سے گوشہ نشینی اختیار کی اور جو دن گزرتا تھا۔ بادشاہ کا غم بڑھتا تھا۔

اللغات خلعة۔ بکسر الخاء المعجمة الثوب الذی یعطی منحة ۱۲۔ حجة۔ بالضم البرہان والدلیل والجمع حجج ۱۲۔ سمنا۔ کثرة الشحم والدسم والجمع سمان ۱۲۔ مثقلا۔ من باب التفعیل اے گراں جسم ۱۲۔ الاطباء۔ جمع طبیب صاحب علم الطب ۱۲۔ شحم۔ (چربی) والجمع شحوم ۱۲۔ الحذاق۔ جمع حاذق وہو الماہر ۱۲۔ طالعک۔ فی مصطلح النجوم ہو النجم الذی طلع حین ولادته ۱۲۔ فاحبسنی۔ صیغة فعل الامر الحاضر من ضرب ای سجنه ۱۲۔ لتقتص۔ اللام المکسورة بمعنی کے من باب الافتعال کا اخذ منه القصاص وہو القتل ۱۲۔ الملاہی۔ جمع ملہی بالکسر آلة اللہو ۱۲۔ الہم۔ مصدر الحزن والجمع ہموم ۱۲۔ والغم۔ ماخوذ من غمة اذا غطاه ۱۲۔ یتناقص۔ صیغة المضارع من باب التفاعل اے ینقص شیئاً فشیئاً ۱۲۔ حالہ۔ اے ہیئة وکیفیة یؤنث ویذکر ۱۲۔

ای مع مع مرہ مع ترکونہ
فلما مضت الایام المذکورة طلب الحکیم وکلمه فی ذلك فقال له ایها الملك انما

فعلت ذٰلك حيلة على ذهاب شحمك وما رأيتُ لك دواءً يفيدك الا هٰذا الدواء وخلع عليه الملك خلعةً سنيّةً وامرله بمالٍ جزيلٍ۔

حكاية۔ سأل بعض الملوك وزيره هل الادبُ يغلب الطبع ام الطبع يغلب الادب فقال الطبع يغلب الادب لانه اصلٌ والادب فرعٌ وكلّ فرعٍ يرجع الى اصله ثم ان الملك استدعى الشراب واحضر سنانير بايديها الشماعُ فوقفت حوله فقال للوزير انظر خطاك فى قولك الطبع يغلب فقال الوزير امهلنى الليلة قال قد امهلتك فلما كان الليلة الثانية اخذ الوزير فى كمه فارةً وربط فى رجلها خيطاً ومضى الى الملك فلما اقبلت السنانير بايديها الشماعُ اخرج الفارة من كمّه فلما رأتها السنانير رمت بالشما وتبعت الفارة فكاد البيتُ ان يحترق فقال الوزير انظر ايها الملك كيف غلب الطبعُ الادب ورجع الفرع الى اصله قال صدقت لله درّك

الترجمة والمطالب پس جب کہ چالیس دن گزر گئے۔ تب بادشاہ نے طبیب کو بلوایا اور اس معاملہ میں گفتگو کی طبیب نے عرض کیا اے بادشاہ میں نے آپ کے موٹاپے کے دور کرنے کے لیئے یہ تدبیر کی تھی اور مجھے آپ کے لیئے بجز اس تدبیر کے کوئی دوا نہ سوجھی جو مفید ہوتی۔ بادشاہ نے طبیب کو ایک عمدہ خلعت انعام دیا اور اس کے لیئے بہت سے مال کا حکم دیا۔

حکایت۔ ایک بادشاہ نے اپنے وزیر سے پوچھا کہ ادب طبیعت اور سرشت پر غالب ہے یا طبیعت اور سرشت ادب پر غالب ہے، وزیر نے کہا کہ طبیعت ادب پر غالب ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ اصل ہے اور ادب فرع ہے اور ہر فرع اپنے اصل کی طرف لوٹتی ہے۔ یہ جواب سن کر بادشاہ نے شراب منگوائی اور بلیوں کو جن کے ہاتھ میں موم بتیاں تھیں بلوایا۔ وہ بادشاہ کے آس پاس کھڑی ہو گئیں۔ بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ اپنی بات کی غلطی کو دیکھو کہ طبیعت غالب ہوتی ہے۔ وزیر نے کہا کہ آج کی رات آپ مجھے مہلت دیں۔ کل میں اس کا جواب دوں گا۔ بادشاہ نے کہا کہ اچھا میں تم کو مہلت دیتا ہوں۔ جب دوسری رات ہوئی تو وزیر اپنی آستین میں ایک چوہا لایا۔ اس کے پیر میں ایک تاگا باندھا تھا۔ جب بلیاں جن کے ہاتھوں میں موم بتیاں تھیں

آئیں تو وزیر نے اپنی آستین سے چوہا نکال کر چھوڑ دیا۔ بلیوں نے جو چوہے کو دیکھا وہ موم بتیوں کو پھینک کر چوہے کی طرف لپکیں موم بتیوں کے پھینکنے سے قریب تھا کہ مکان جل جائے۔ پس وزیر نے بادشاہ سے کہا۔ یہ تو فرمایئے کہ طبیعت ادب پر کیوں کر غالب ہوئی اور فرع اپنے اصل کی طرف کس طرح لوٹی۔ بادشاہ نے کہا کہ تم نے سچ کہا۔ خدا تم کو جزائے خیر دے۔

للغات وَدَار۔ شلثۃ ما عولج بہ من کل شیٔ والجمع ادویۃ ۱۲۔ فَخَلَعَ۔ من باب فتح یقال خلع علیہ ثوبا اے البسہ ایاہ منحۃ ۱۲۔ الملوکَ۔ جمع ملک صاحب الامر والسلطنۃ علی امۃ او قبیلۃ او بلاد ۱۲۔ وزیرہ۔ من یعینہ الملک علی شؤون الملکۃ فیتعین برایہ وتدبیرہ والجمع وزراء ۱۲۔ الادبَ۔ ملکۃ تعصم من کانت فیہ عما یشینہ فی الاصل الاصلاح والتعلیم والجمع آداب ۱۲۔ والطبع بالعکس اعنی الصفۃ التی خلق علیہ الانسان والجمع طباع ۱۲۔ الشراب۔ کل ما یشرب والجمع اشربۃ ۱۲۔ السَّنَانیر۔ جمع سنور الہرۃ ۱۲ لشمَاع۔ جمع شمع موم العسل او الشحم وغیر ذلک مما یدبر علی الہیئۃ فیستضاء بہ الواحدۃ شمعۃ والجمع شمعات ۱۲۔ خَطَارِک۔ فان الادب شبہا قد غلب علی الطبع بحیث حملت السنانیر عمل ذوی العقول مع انہ خلاف طباعہا ۱۲۔ امہلنی۔ صیغۃ الامر الحاضر من باب الافعال بمعنی مہلت دادن ۱۲۔ کُمَّہ۔ بضم الکاف مدخل الید ومخرجہا من الثوب والجمع اکمام وکمۃ ۱۲۔ فارۃ۔ للمذکر والمؤنث و معروفۃ (چوہا)، والجمع فئران وفئرۃ۔ ربَطَ۔ فعل ماض من باب ضرب ونصر یقال ربطہ اے اوثقہ وشدہ۔ خیطا۔ السلک والجمع خیوط وخیوطۃ واخیاط وخیطان۔ تبعتَ۔ فعل ماض من سمع ای مشی خلفہ ۱۲۔ غلَبَ۔ صیغۃ فعل ماض من باب ضرب بمعنی غالب شدن الفرع۔ مصدر الفرع من کل شیٔ اعلاہ المتفرع من اصلہ والفرع فی المسائل العلمیۃ ما مبنی علی غیرہ وقیس علیہ ویقابلہ و الاصل ۱۲۔

۱۲۱ **حکایة**۔ قیل ان ابراهیم بن المهدی اختفی مرۃً عن المامون عند عجوز فقالت له ساحتال بك فی شیٔ من الدراهم فقال لا بأس فاتت المامون وقالت له ان دللتك علی ابراهیم بن المهدی ماذا (استفہامیہ ۱۲) تجعل (اے اعطیک ۱۲) لی قال مأة الف درهم فقالت وجّهه معی رسولًا (فرستادہ ۱۲) ومره ان یطیعنی فی جمیع ما امره به واعطه الف دینار یدفع الیّ عند ما اُریه وجه ابراهیم فوجّه معها حسین الخادم واعطاه الف دینار وامره بما قالت فجاءت به الی مسجد فیه صندوق (مرصدرا ۱۲) کبیر وقالت له ادخل فی هذا الصندوق فامتنع فقالت له الم (الہمزۃ للاستفہام ۱۲) یامرك امیر المؤمنین بطاعتی فکیف تمتنع وان لم تفعل انصرفت فدخل

حسین الصندوق واتت بحمّالٍ فحمله فجعلت تطوف به فی الاسواق والشطوط فمرّۃً یسمع صوت الحدّادین ومرّۃً یسمع صوت الملاحین فلما اظلم اللیل ادخلته دارًا و فتحت عنه فاذا هو بمجلسٍ عظیمٍ وفی صدرہٖ ابراهیم بن المهدی یشرب وبین یدیه قیانٌ یغنّین فاکبّ علیٰ رجلی ابراهیم یقبلهما

(پلیدار ۱۲ — بازار ۱۲ — کنارہ دریا ۱۲ — آہنگران ۱۲ — مقابل ۱۲ — کنیزان ۱۲ — ایک مرتبہ ۱۲)

الترجمۃ والمطالب

حکایت: کہا گیا ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن مہدی خلیفہ مامون سے ڈر کر ایک بڑھیا کے پاس چھپ گیا۔ بڑھیا نے ابراہیم سے کہا کہ میں تیرے نام سے عنقریب حیلہ کروں گی۔ تاکہ مجھے کچھ دراہم مل جائیں۔ ابراہیم نے کہا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ وہ بڑھیا مامون کے پاس آئی اور اس سے یہ کہا کہ اگر میں تم کو ابراہیم بن مہدی کا پتہ بتلاؤں۔ تو آپ مجھے کیا انعام دیں گے؟ مامون نے کہا ایک ہزار درہم۔ بڑھیا نے کہا تو آپ ایک قاصد میرے ساتھ کیجئے اور اس کو یہ حکم دے دیجئے کہ میں جو اس سے کہوں وہ اس کو مانے اور آپ اس کو ایک ہزار دینار دے دیں۔ جب میں اس کو ابراہیم کا چہرہ دکھلا دوں تو وہ مجھ کو دے دے۔ اس بڑھیا کے ساتھ مامون نے حسین کو جو اس کا خادم تھا۔ اس کے ساتھ کیا اور اس کو ایک ہزار دینار دے دیئے اور حکم دیا کہ جو بڑھیا کہے اس کو ماننا۔ وہ بڑھیا حسین کو مسجد میں لائی وہاں ایک بڑا صندوق تھا بڑھیا نے حسین سے کہا کہ تم اس کے اندر داخل ہو جاؤ۔ وہ اس کے اندر جانے سے رکا تو بڑھیا نے کہا کیا امیر المؤمنین نے تم کو میری اطاعت کا حکم نہ کیا تھا۔ اب تم کیوں اس کے اندر نہیں جاتے۔ اگر تم ایسا نہ کرو گے تو میں ابھی خلیفہ کے پاس جاتی ہوں۔ حسین صندوق میں گھسا اور وہ مزدور لائی اور اس کو اٹھوایا۔ کبھی تو اس کو بازاروں میں پھراتی تھی اور کبھی دریا کے کناروں میں اور کبھی وہ لوہاروں کی آواز سنتا تھا اور کبھی ملاحوں کی آواز سنتا تھا۔ پس جب کہ اندھیری رات ہو گئی تو اس نے صندوق کو ایک گھر میں داخل کیا اور اس نے صندوق کھول دیا۔ تو حسین کیا دیکھتا ہے کہ میں بڑی مجلس میں ہوں اور صدر مجلس ابراہیم بن مہدی ہیں۔ جو شراب پی رہے ہیں اور ان کے سامنے لونڈیاں گا رہی ہیں۔ حسین ابراہیم کے پیروں پر گر پڑا اور ان کو چومنے لگا۔

اللغات

اختفی۔ من باب الافتعال اے تواری عجوز ہی المرأۃ المسنّۃ والجمع عجز وعجائز۔ دلّہ۔ فعل ماض من باب التفعل یقال دلّہ ای اشدہ وہداہ۔ وجہ۔ ما یبدو للناظر من البدن والجمع اوجہ ووجوہ واجوہ۔ مسجد۔ الموضع الذی یسجد فیه وکل موضع یتعبد فیه والجمع مساجد۔ صندوق۔ الوعاء المعروف والجمع صنادیق ۱۲۔ حمّال۔ وہو الذی یحمل الاحمال۔ الاسواق۔ جمع سوق بالضم موضع جمیع البضائع والامتعۃ۔ الشطوط۔ جمع شط بالفتح والتشدید بمعنی کنارہ دریا۔ الحداد۔ بمعنی آہنگر۔ اظلم۔ فعل ماض من باب الافعال یقال اظلم اللیل اے صار مظلما۔ صدرہ۔ مصدر اعلی مقدم کل شیٔ یقال صدر القوم

ای رئیسہم۔ قیان۔ جمع قینۃ الجاریۃ المغنیۃ۔ اکب۔ فعل ماض من باب الافعال بمعنی سرنگوں افتادیقال اکب فلانا ای صرعہ ۱۲۔ رجلی۔ تثنیۃ رجل بمعنی القدم والجمع ارجل ۱۲۔

وتناولت العجوز منه الدنانير فسألہ ابراھيم عن المامون (ای عن حالہ ۱۲) وناولہ القدح فشرب ثم تقدم لہ طعامًا فاکل ثم سقاہ شرابًا فيہ بنج فلما سکر ادخل فی الصندوق وقفل عليہ وحمل الی باب العامۃ فالقی ھناك فلما اصبح الناس راوا الصندوق وليس معہ احد فنموا خبرہ الی المامون فاحضر وفتح فاذا (مفاجاتیہ ۱۲) احسين الخادم ملوث نعولجحتی افاق فقال لہ المامون رأيت ابراھيم قال ای (بمعنی نعم ۱۲) واللہ يا امير المؤمنين قال اين ھو قال لا ادری وحدثہ بالقصۃ فقال المامون خدعتنا واللہ العجوز وذھب المال۔

(۱۲) **حكاية**۔ قيل ان الحجاج امر بضرب عنق شخص فقال لحاجبہ اريد ان اكلم الامير قبل ان يقتلنی فقال لہ الحجاج قل فقال ايہا الامير لاحب ان اكلمك الا وانا امشی معك مكتوفا يعالی فی ايوانك من اولہ الی اٰخرہ رعا علی الامير فی ذلك من باس (زاجرہ ۱۲) ولا يحول بينہ وبين ما يريد منی شئ فاخذہ يتمشی معہ فی الايوان فلما بلغ الی اٰخرہ قال ايہا الامير ان الكريم يراعی صحبۃ ساعۃ وقد صحبت الامير فی ھذہ المشيۃ وانا ولی من رعی حق الصحبۃ۔

الترجمۃ والمطالب اور بڑھیا نے اس سے دنانیر لے لیے۔ ابراہیم نے اس سے مامون کی حالت دریافت کی اور اس کو پیالہ دیا۔ وہ اس نے پیا۔ پھر اس کے سامنے کھانا رکھا اس نے وہ کھایا پھر اس کو شراب

پلائی۔ جس میں بھنگ ملی ہوئی تھی۔ پس جب کہ حسین نشے میں ہوگیا۔ اس کو صندوق میں داخل کیا گیا اور اس پر تالا لگا دیا اور اس صندوق کو عام راستہ کی طرف اُٹھا کر ڈال دیا۔ جب صبح ہوئی تو لوگوں نے صندوق کو دیکھا اور وہاں کوئی نہ تھا۔ اس کی خبر ماموں تک پہنچی وہ صندوق لایا گیا اور کھولا گیا۔ تو حسین اس کا خادم پا خانہ میں لتھڑا ہوا بیہوش پڑا ہے۔ اس کا علاج کرایا گیا۔ یہاں تک کہ اس کو ہوش آیا۔ اس سے ماموں نے کہا کہ تُو نے ابراہیم کو دیکھا تھا۔ اس نے کہا ہاں خدا کی قسم اے امیر المؤمنین۔ خلیفہ نے اس سے دریافت کیا کہ وہ کہاں ہے؟ حسین نے کہا مجھ کو معلوم نہیں۔ اس نے سارا قصہ اس کو بتایا تو ماموں نے کہا خدا کی قسم ہم کو بڑھیا نے دھوکہ دیا اور یُوں ہی مال برباد ہوا۔

حکایت۔ کہا گیا ہے کہ حجاج نے ایک شخص کی گردن مارنے کا حکم دیا۔ اس شخص نے دربان سے کہا کہ میری یہ خواہش ہے کہ میں امیر المؤمنین سے بات کروں۔ اس سے قبل کہ وہ مجھے قتل کرے۔ اس سے حجاج نے کہا کہ اپنی خواہش بیان کر۔ اس نے یہ کہا کہ اے امیر المؤمنین میری خواہش صرف بات ہی کرنے کی نہیں ہے۔ بلکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ میں آپ کے ساتھ تمام محل میں آپ کے کاندھے پر ہاتھ رکھ چلوں اور اس میں آپ کا کوئی حرج نہیں اور آپ میری طرف سے کسی قسم کا اندیشہ نہ کریں۔ تو حجاج اس کو لے کر اپنے ساتھ محل میں چلنے لگا۔ جب حجاج اخیر محل پر پہنچا۔ تو اس نے کہا کہ اے امیر المؤمنین کریم شخص تھوڑی دیر ساتھ رہنے کا خیال کرتا ہے اور میں امیر کے ساتھ اس چلنے میں ساتھ رہا ہوں اور اس کے لیے زیادہ لائق اور مناسب ہے کہ وہ ساتھ رہنے کے حق کی رعایت کرے۔

اللغات بنج۔ معرب بھنگ۔ سکر۔ من باب سمع نقیض صحا۔ قفل۔ صیغۃ فعل ماض مجہول من باب التفعیل ای غلق۔ فانہوا۔ من باب الافعال اے بلغوا۔ فعولج۔ فعل ماض مجہول من باب المفاعلۃ یقال عالج المریض اے داواہ۔ ای۔ بالکسر من حروف الایجاب وذکر ابن مالک مستعمل بمعنی نعم ۱۲۔ خدعتنا۔ من باب فتح بمعنی دھوکہ دادن۔ لحاجبہ۔ البواب والجمع حجاب وحجبۃ۔ الایوان۔ بکسر الہمزۃ وہو دیوان الملک ومجلسہ والجمع الایوانات واوادین۔ تمشی۔ صیغۃ المضارع من باب التفعل بمعنی مشی۔ المشیۃ بکسر المیم ای ہیئۃ المشی ۱۲۔

فقال الحجاج خلوا سبیلہ واللہ لقد صدق ثم امر لہ بعطیۃ ومضی الرجل لشانہ۔

۱۲۲ **حکایۃ**۔ قیل ان رجلا جلس یوما یاکل وہو زوجتہ وبین یدیہما دجاجۃ مشویۃ واذا بسائل عند الباب فخرج الیہ فانتہرہ فاتفق بعد ذلک ان الرجل افتقر وزالت نعمتہ وطلق زوجتہ وتزوجت برجل اٰخر فجلس فی بعض الایام یاکل معہا وبین یدیہما دجاجۃ

واذا بسائل یقرع الباب فقال لزوجة ادفعی الیه هذه الدجاجة فخرجت الیه فاذا هو زوجها الاول فدفعت الیه الدجاجة ثم رجعت وهی باکیة فسألها عن بکائها فاخبرته ان السائل کان زوجها واخبرته بقصة ذلک السائل الذی انتهره زوجها الاول فقال لها والله انا ذلک السائل۔

۱۲۳ **حکایة**۔ قیل ان معاویة لما ولی زیاد بن امیة العراق وهم یقطعون السبیل ویفسدون فیها ویسرقون فاول ما قدم علیهم قصد الجامع فرقی المنبر وخطب ثم قال والله لئن خرج احد بعد العشاء لاخذن رأسه فلیعلم الحاضر الغائب۔

ترجمۃ والمطالب پس حجاج نے کہا کہ اس شخص کو تم چھوڑ دو۔ خدا کی قسم اس نے ٹھیک کہا۔ پھر اس نے اس کو عطیہ کا حکم دیا اور وہ آدمی جیسے آیا تھا ویسے ہی چلا گیا۔

حکایت۔ کہا گیا ہے کہ ایک مرد بیٹھا ہوا تھا اور وہ اور اس کی بیوی کھانا کھا رہے تھے اور ان دونوں کے سامنے مرغی بھنی ہوئی تھی کہ اچانک ایک فقیر دروازہ پر آن موجود ہوا۔ وہ مرد نکلا اور اس کو جاکر جھڑک دیا۔ بعد کو ایسا اتفاق ہوا کہ وہ مرد محتاج ہوا اور اس کے پاس کچھ نہ رہا اور اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور اس نے کسی اور مرد سے نکاح کیا۔ یہ مرد کسی دن بیٹھا ہوا کھانا کھا رہا تھا اس عورت کے ساتھ اور ان دونوں کے سامنے مرغی پکی ہوئی تھی۔ اتنے میں ایک فقیر نے دروازہ پر دستک دی۔ اس مرد نے اپنی بیوی سے کہا اس مرد کو یہ مرغی دے دو۔ وہ عورت دینے کیلئے چلی۔ کیا دیکھتی ہے کہ وہ مانگنے والا اس کا پہلا خاوند ہے۔ اس نے مرغی اس کو دی۔ پھر وہ وہاں سے روتی ہوئی لوٹی۔ اس نے اس کے رونے کا سبب پوچھا۔ اس نے کہا کہ وہ فقیر میرا پہلا خاوند تھا اور اس نے اس سائل کا قصہ سنایا جس کو اس کے پہلے خاوند نے ڈانٹا تھا۔ اس مرد نے کہا کہ خدا کی قسم میں وہ پہلا فقیر تھا۔

حکایت۔ بیان کیا گیا ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ نے زیاد بن امیہ کو عراق کا والی (گورنر) بنایا اور وہ عراق والے راستوں کو روکتے اور زمین پر فساد برپا کرتے اور چوری ڈکیتی کرتے۔ جب زیاد بن امیہ وہاں پہنچے تو جامع مسجد گئے اور منبر پر چڑھ کر تقریر کی اور یہ کہا کہ خدا کی قسم اگر عشاء کے بعد کوئی تم میں سے گھر سے نکلے گا تو اس کی میں گردن اڑا دوں گا۔ پس چاہیے کہ موجود غائب (جو موجود نہ تھا) کو بتا دے۔

اللغات خلّوا۔ صیغۃ الجمع المذکر الحاضر من باب التفعیل ای اطلقوا۔ بعطیۃ۔ ای ما یعطی والجمع اعطیۃ ۱۲۔ جلس۔ فعل ماض من ضرب منہ قام۔ زوجۃ۔ امرأۃ الرجل والجمع زوجات ۱۲۔ دجاجۃ۔ ماکیان (مرغی) والجمع دجج ۱۲۔ مشویۃ۔ صیغۃ اسم المفعول من باب ضرب ای عرضہ النار تنضج۔ فانتہرہ۔ فعل ماض من باب الافتعال یقال انتہر السائل ای زجرہ ۱۲۔ افتقر۔ فعل ماض من باب الافتعال ضد استغنی۔ زالت۔ فعل ماض من نصر۔ یقرع۔ من باب فتح ای یدق۔ باکیۃ۔ صیغۃ اسم الفاعل من ضرب یقال بکی بکاء ای سال دمعہ حزنا۔ السائل۔ صیغۃ اسم الفاعل والجمع سائلون وسؤال وسُوّال وسائلۃ ۱۲۔ ولّی۔ صیغۃ ماض من التفعیل ہے جعلہ والیا علیہ لیقطعون من فتح بمعنی قطع کنند۔ منہا۔ ای فی الارض۔ الجامع۔ معبد المسلمین والجمع جوامع ۱۲۔ فرقی۔ فعل ماض من باب سمع ای صعد۔ المنبر۔ والجمع منابر۔ خطب من باب نصر لے وعظ ۱۲۔

ثم امر منادیا ینادی فی البلاد ثلثۃ ایام فلما کانت اللیلۃ الرابعۃ خرج زیاد وقد مضی من اللیل ثلثۃ وجعل یطوف بخلال البلاد فرای رجلا راعیا ومعہ غنم فقال لہ زیاد ما تصنع ھھنا قال اتیت البلاد ولم اجد موضعا استقر فیہ فنزلت مکانی الی الصبح لابیع غنمی غدا انشاء اللہ تعالٰی فقال لہ زیاد واللہ انی اعلم انک صادق ولکننی ان ترکتک خفت ان یشیع الخبر عنی فیقال ان زیادا یقول ولا یفعل فتفسد سیاستی وتنکسر ھیبتی والجنۃ خیر لک وضرب عنقہ حتی اتی فی اللیلۃ علی خمسۃ الاف وخمسمائۃ نفس وجعل رؤسھم علی باب دارہ فھابہ الناس وفزعوا لما راوا من افعالہ فلما کان فی اللیلۃ التی بعدھا خرج ایضا فلقی ثلثمائۃ رجل فاخذ رؤسھم فلم یقدر احد بعد ذلک ان یخرج من بیتہ بعد العشاء فلما کان یوم الجمعۃ رقی المنبر وقال لا یغلق احد باب دکانہ لیلا ومھما سرق شیء فھو علی فلم یقدر احد منھم ان یغلق دکانہ۔

الترجمۃ والمطالب پھر اس نے آواز دینے والے کو حکم دیا کہ وہ شہر میں تین دن تک پکارے۔ پس جبکہ چوتھی رات ہوئی تو زیاد نکلا اور رات کا تہائی حصہ گزر چکا تھا۔ وہ شہر کے درمیان گھومنے لگا۔ اس نے

ایک مرد چرواہے کو دیکھا اور اس کے ساتھ بکریاں تھیں۔ اس سے زیاد نے پوچھا کہ تم اس جگہ کیا کرتے ہو۔ اس نے کہا کہ میں شہر سے آیا ہوں اور میں نے کوئی جگہ ٹھہرنے کی نہیں پائی جس میں کہ میں ٹھہروں۔ صبح تک اس جگہ ٹھہر گیا ہوں۔ تاکہ کل میں اپنی بکریوں کو انشاء اللہ ذبح دوں۔ اس سے زیاد نے کہا خدا کی قسم میں جانتا ہوں تحقیق کہ تو سچا ہے اور لیکن میں اگر تجھ کو چھوڑتا ہوں تو مجھے ڈر ہے کہ میرے متعلق یہ خبر اڑا دی جائے گی۔ کہ زیاد کہتا تو ہے مگر اس پر عمل نہیں کرتا۔ تو میرے انتظام میں خرابی و نقصان پیدا ہوگا اور میری ہیبت چلی جائے گی اور تیرے لئے جنت بہتر ہے (کیونکہ تو شہید ہوگا) اور اس کی گردن اڑا دی۔ یہاں تک کہ اس نے اس رات پانچ ہزار پانچ سو نفوس کو قتل کیا اور ان کے سروں کو اپنے گھر کے دروازہ پر لٹکا دیا۔ تمام آدمی اس کے یہ کارنامے دیکھ کر ڈر گئے اور گھبرا گئے۔ پس جب اس کے بعد رات آئی تو پھر زیاد نکلا۔ اس کو تین سو آدمی ملے۔ پس اس نے ان کی گردنیں اڑا دیں۔ اس کے بعد کسی کو عشاء کے بعد گھر سے نکلنے کی قدرت نہ ہوئی۔ پس جب جمعہ کا دن ہوا تو وہ منبر پر چڑھا اور یہ کہا کہ کوئی شخص اپنی دکان کے دروازے کو بند نہ کرے اور جس کسی کی چیز چوری ہوگی اس کا میں ذمہ دار ہوں۔ کسی کو اس پر قدرت نہ ہوئی کہ وہ اپنی دکان کے دروازے کو بند کرے۔

للغات غَنَمٌ۔ محرکۃ الشاء۔ لا واحد لہا من لفظہا فیقال للواحد الشاۃ والجمع اغنام وغنوم واغانم ۱۲۔ یَشِیعُ من باب ضرب یقال شاع الخبر ای فشا۔ عُنُقٌ۔ وصلۃ ما بین الرأس والبدن مذکر وقد یؤنث والجمع اعناق۔ رُؤُوسُہم۔ جمع رأس ما الرقبۃ من اعلاہا والجمع رؤوس وارؤس ورؤس۔ ہَابَہٗ۔ فعل ماض من باب سمع یقال ہابہ ای حذرہ۔ فزعوا۔ فعل ماض من فتح یقال فزع من کذا اے خاف ۱۲۔ رَقِیَ۔ فعل ماض من باب سمع یقال رقی فیہ والیہ اذا صعد۔ لا یُغْلِقُ من باب الافعال ضد فتح دکانہ۔ اے فرت والکلمۃ فارسیۃ والجمع دکاکین۔ سُرِقَ۔ فعل ماض مجہول من باب ضرب یقال سرقہ سرقۃ اے اخذ مال الغیر خفیۃ وبحیلۃ ۱۲۔

فجاءہ رجل صیرفی (صراف) بعد ایام یسیرۃ وقال انہ سُرِق من دکان البارحۃ (شب گذشتہ) اربعمائۃ دینار فقال لہ زیاد ہل تقدر ان (مصدریۃ) تحلف علی ما تدعیہ قال نعم فاستحلفہ (سوگند گرفت) ووزن لہ (اے ادی الیہ) عوض ذہبہ ثم استکتمہ (پوشیدہ داشت) فلما کان یوم الجمعۃ خطب الناس وقال ان فلانا الصیرفی قد سرق لہ من دکانہ اربعمائۃ دینار والآن کلکم حاضرون فان ارجعتم (بازگردانید) ذلک فقد عاد الی الرجل مالہ وان لم ترجعوا فقد الیت (سوگند دادہ ام) علی نفسی لا یمکن احدا کم ان (مصدریۃ) تخرج من الجامع الا امرت بقتل الجمیع فی ہذہ الساعۃ ففی الحال الزموا من کان یتہم بالسرقۃ وقد

قدامہ بین یدیہ فرد حینئذ السارق ما اخذ وامر بصلبہ فصلب فی الحال ثم سأل
ای محلۃ فی البصرۃ لم یکن فیہا امن ولا ہیبۃ فقیل لہ محلۃ بنی الازد فامر بثوب
من دیباج لہ ثمن عظیم ان یلقی علی ما قارعۃ الطریق بتلک المحلۃ فبقی الثوب علی ذلک
ایاما لم یقدر احد ان یرفعہ من مکانہ۔

الترجمۃ والمطالب

پس آیا ایک صراف (روپیہ پیسہ پرکھنے والا) تھوڑے دن کے بعد اور آکر یہ کہا کہ میری دکان سے شب گذشتہ چار سو دینار چوری چلے گئے ہیں۔ اس سے زیاد نے کہا کہ جو تم دعویٰ کر رہے ہو۔ اس پر تم قسم کھا سکتے ہو۔ اس نے کہا ہاں۔ اس نے اس سے قسم لی اور اس کے سونے کے عوض اس کو سونا دے دیا۔ اس بات کو اس نے چھپائے رکھا۔ پس جب جمعہ کا دن ہوا۔ اس نے مجمع عام میں تقریر کی اور یہ کہا کہ فلاں صراف کی دکان سے چار سو دینار چوری چلے گئے ہیں اور اب تم سب کے سب موجود ہو۔ اگر تم اس کا مال دے دوگے۔ تو اس کو دے دیا جائے گا اور اگر تم واپس نہیں کروگے تو میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم میں سے کوئی جامع مسجد سے جانے نہیں پائے گا اور اس وقت میں تم سب کے سامنے کا حکم دوں گا۔ اسی وقت تم سب چور کو میرے سامنے پیش کرو۔ تو ان لوگوں نے پیش کیا۔ جو چیز چور نے لی تھی وہ اس کو لوٹا دی اور زیاد نے اس کو سولی کا حکم دیا۔ پھر زیاد نے معلوم کیا کہ کون سا محلہ بصرہ میں ہے۔ جس میں امن وامان نہیں ہے۔ اس سے کہا گیا بنی ازد کا محلہ۔ اس نے حکم دیا کہ قیمتی کپڑے ریشمین اس محلہ کے راستے میں ڈالے جائیں۔ چنانچہ وہ ریشمی تھان اس محلہ میں پڑے رہے اور کسی کو اس کے اٹھانے کی ہمت نہ ہوئی۔

اللغات

صیرفی۔ بیاع النقود ونقود وغیرہا ۱۲۔ یسیرۃ۔ القلیل۔ البارحۃ۔ اقرب لیلۃ مضت والبارحۃ الاولیٰ ہی التی قبلہا۔ وزن۔ فعل ماض من باب ضرب یقال وزن لہ الدرہم اے اعطاہ ایاہ بالوزن ۱۲۔ مالہ۔ ماملکتہ من جمیع الاشیاء والجمع اموال۔ آلیت۔ صیغۃ المتکلم من باب الافعال اے حلفت الایلاء وہو القسم مطلقا وقد یختص علی ترک قربان النساء ۱۲۔ نفسی۔ الروح والدم والجسد والجمع النفوس ونفوس۔ الجامع۔ ہو معبد المسلمین والجمع جوامع ۱۲۔ البصرہ۔ بلد بالعراق ۱۲۔ امن۔ مصدر من باب سمع بمعنی الاطمینان۔ ہیبۃ۔ بالفتح الخوف من باب سمع۔ دیباج۔ الثوب الذی سداہ ولحمتہ حریر والجمع دبابیج ودبابج۔ ثمن۔ ما کان عوض المبیع والجمع اثمان واثمنۃ واثمن ۱۲۔ قارعۃ۔ اے اعلاہ ومعظمہ یعنی وسط۔ مکانہ۔ وفی بعض النسخ ہذہ العبارۃ موجودۃ قلت ان تعیینہ فعلہ بالرامی وغیرہ من عباد اللہ تعالیٰ لیس من السیاسۃ فی شیء کیف لا وہو مبین الظلم وای ظلم اظلم من قتل النفس ذلک ماواہ جہنم قہرہ اللہ تعالیٰ وقبح من رضی بفعلہ انتہی ۱۲۔

افتخار علی۔

حکایة[۲۴] ۔ ذکر صاحب حیاۃ الحیوان ان الاسد لما مرض عادته السباعُ الا الثعلب فنمّ علیه الذئب فقال له اذا حضر فاعلمنی فاخبر بذلك الثعلبُ فلما حضر اعلمه فقال له الاسد این کنت الی الآن قال فی طلب الدواء لك قال فبای شیء اصبت قال خرزةٌ فی ساق الذئب ینبغی ان تخرج فضرب الاسدُ بمخالبه فی ساق الذئب وانسلّ الثعلب منهم فمرّ به الذئب بعد ذلك ودمه یسیل فقال له الثعلبُ یا صاحب الخفِّ الاحمر اذا قعدت عند الملوك فانظر الیٰ ما یخرج من رأسك ۔

حکایة[۲۵] ۔ قیل لما وفد قیس بن عاصم علی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم سأله بعض الانصار عما یتحدث به فی الموؤدات فاخبره انه ما ولدت له بنتٌ الا وأدها لکنت اخاف العار وما رحمت منهن الا بُنیّة کانت ولدتها امها وانا فی سفر فدفعتها الی اخوالها وقدمت انا من سفری فسألتها عن الحمل فاخبرت انها ولدت ولدا میتًا وکتمت حالها حتی مضت علی ذلك سنون وکبرت الصَّبیّة وینعت ۔

ترجمہ والمطالب

حکایت ۔ حیاۃ الحیوان کے مصنف نے ذکر کیا ہے کہ شیر جب بیمار ہوا تو اس کی مزاج پرسی کو سب درندے حاضر ہوئے ۔ مگر لومڑی نہ آئی ۔ بھیڑیئے نے اس کی چغلی کھائی ۔ شیر نے کہا کہ جب وہ آجائے تو مجھے بتلانا ۔ لومڑی کو بھی اس کی خبر ہو گئی ۔ جب وہ حاضر ہوئی تو بھیڑیئے نے شیر کو یاد دلایا ۔ شیر نے لومڑی سے پوچھا کہ تو اب تک کہاں تھی ۔ اس نے کہا کہ میں آپ کے لیے دوا تلاش کر رہی تھی ۔ شیر نے کہا پھر کون سی چیز پر تو کامیاب ہوئی ۔ اس نے کہا بھیڑیئے کی پنڈلی کا مہرہ نکال لینا چاہیئے ۔ شیر نے فوراً بھیڑیئے کی پنڈلی پر ایک پنجہ مارا اور لومڑی وہاں سے سرک گئی (کھسک گئی) ۔ اس کے بعد بھیڑیا جو لومڑی کے پاس سے ہو کر گزرا اور خون اس کی ٹانگ سے بہہ رہا تھا ۔ تو اس سے لومڑی مذاق سے کہنے لگی ۔ اے سُرخ موزے والے جب تو بادشاہوں کے پاس پہنچے تو دیکھ بھال کر منہ سے بات نکالا کر ۔

حکایت ۔ جب قیس بن عاصمؓ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو انصار نے اُن سے زندہ درگور کیے

جانے کے متعلق دریافت کیا۔ تو قیس بن عاصمؓ نے کہا کہ میری لڑکی جو پیدا ہوئی اس کو میں نے زندہ درگور کر دیا۔ اور میں شرم سے ڈرتا تھا کہ میری لڑکی جوان ہوگی تو میں شادی کروں گا اور خسر کہلاؤں گا، مجھ کو اپنی ایک لڑکی پر رحم آیا جس کو میری بیوی لے جاتا تھا اور میں سفر میں تھا۔ میری بیوی نے اس میری لڑکی کو اپنی بہن کو دے رکھا تھا۔ جب میں سفر سے واپس آیا تو میں نے اپنی بیوی سے حمل کے بارے میں دریافت کیا۔ تو اس نے بتایا کہ میرا مرا ہوا بچہ پیدا ہوا تھا اور اس نے اس حال کو چھپائے رکھا۔ اس واقعہ کو کئی برس ہوگئے۔ لڑکی بڑی ہوئی اور وہ جوان ہوگئی۔

اللغات

صاحب الرازی ہو مصنف وتصنیفہ حیوۃ الحیوان معروف فی العرب والعجم وہو کتاب جلیل فی مجلدین جمع فیہا من احوال الحیوانات بانواعہا واصنافہا ما یکون بصیرۃ للناظر وفیہ مباحث نفیسۃ من الحدیث والتفسیر۔ الاسد نوع من السباع والجمع اُسُد و اُسُودٌ و اُسْدٌ و آسُدٌ و آسادٌ ۱۲۔ مرض۔ فعل ماض من باب سمع اے تغیرت صحتہ۔ عادتہ۔ فعل ماض من نصر یقال عاد المریض عیادۃ وعیادا اے اذا زارہ مریضا ۱۲۔ الثعلب۔ روباہ والجمع ثعالب۔ الذئب۔ گرگ والجمع ذئابٌ وذُؤبٌ وذؤبانٌ۔ خرزۃ۔ ما ینظم فی السلک من الجذع والودع والحب المثقوب وفصوص من حجارۃ وخرز الظہر فقارۃ وکل فقرۃ من الظہر والعنق خرزۃ۔ ساق۔ ما بین الکعب والرکبۃ والجمع سوق وسیقانٌ واسوقٌ ۱۲۔ مخالب۔ جمع مخلب بالکسر بمعنی پنجہ وچنگل ۱۲۔ صاحب الخف الاحمر کنایۃ عن الرجل المتلطخ بالدم خاطبہ الثعلب بہذا الخطاب استہزاء ۱۲۔ وفد۔ فعل ماض من باب ضرب اے قدم ۱۲۔ الانصار۔ جمع ناصر بمعنی تیاری کنندگان ۱۲۔ بنت۔ الولد الانثی والجمع بنات۔ بنیۃ۔ تصغیر البنت واصلہ بنیۃٌ۔ اخواتہا۔ محرکۃ جمع اخت انثی الاخ۔ سنوات۔ جمع سنۃ وہی العام التی یکون اثنا عشر شہرا ۱۲۔

فزارت اُمّها ذات يوم فدخلت فرأيتها وقد ضفرت شعرها وجعلت في قرونها اُجبذاد ونظمت عليه ودعًا والبسته قلادةً من جزعٍ فقلت لها من هٰذه الصبية وقد اعجبني جمالُها فبكت اُمّها وقالت هٰذه ابنتك فامسكت عنها حتى غفلت اُمّها ثم اخرجتُها يومًا فحفرت لها حفرةً وجعلتها فيها وهي تقول يا ابت ما تصنعُ اخبرني بحقك وجعلت أُقلّبُ عليه التراب وهي تقول يا ابت انت مغطّ على بهٰذا التراب انت تاركي وحدا ي د منصرفٌ عني وجعلت اقذفُ عليها حتى واريتها وانقطع صوتُها فتلك حسرتها في قلبي فدمعت عينا رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال ان هٰذه لقسوةٌ ومن لا

يَرحم لايُرحم۔

حكاية (۱۲۶). قيل لقيس بن سعد هل رأيت قط اسخى منك قال نزلنا بالبادية على امرأة فجاء زوجها فقالت انه نزل بك ضيوفٌ فجاء بناقة فنحرها وقال شانكم فلما كان من الغد جاء باخرى فنحرها وقال شانكم فقلنا ما اكلنا من الذى نحرت البارحة الا اليسير۔

الترجمۃ والمطالب پس وہ لڑکی اپنی ماں سے ایک دن ملنے کو آئی۔ تو میں نے اس کو دیکھ لیا۔ اس کی ماں اس کے بالوں کو گوندھ رہی تھی اور اس کے بالوں میں موباف ڈال رہی تھی۔ اس پر اس نے موتی کے پوتھ پرو رکھے تھے اور ہار مہرہ سلیمانی کا اس کو پہنا دیا تھا۔ میں نے اپنی بیوی سے پوچھا یہ لڑکی کون ہے اور اس کی خوبصورتی پر مجھے بے حد تعجب ہوا۔ تو لڑکی کی ماں (میری بیوی) رو پڑی اور یہ کہا کہ تمہاری لڑکی ہے۔ پس میں یہ سن کر رُک گیا اور خاموش ہوگیا اور میں موقع کا منتظر رہا کہ اس کی ماں غافل ہو جائے تو میں اپنا کام کروں۔ پھر میں نے اس لڑکی کو ایک دن گھر سے نکالا اور اس کے لئے میں نے گڑھا کھود رکھا تھا۔ میں نے اس کو اس گڑھے میں دھکیل دیا اور اس پر مٹی ڈالنے لگا اور وہ یہ کہتی تھی کہ اے باپ تو یہ کیا کر رہا ہے۔ کیا تیرا مجھ پر یہ ہی حق ہے۔ کیا تو مجھ کو اس مٹی میں چھپانے والا ہے اور مجھ کو چھوڑ کر جانے والا ہے اور میں اس پر مٹی ڈالتا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ میں نے اس کو چھپا دیا اور اس کی آواز بند ہوگئی۔ اس کی یہ حسرت میرے دل میں اب تک باقی ہے۔ پس اس واقعہ کو سن کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ آپ نے فرمایا یہ البتہ سخت دلی ہے۔ جو شخص رحم نہیں کرے گا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔

حکایت۔ قیس بن سعد سے کہا گیا کہ تم نے اپنے سے زیادہ سخی کسی کو دیکھا ہے۔ کہا ہاں! ہم اُترے ایک جنگل میں ایک عورت کے پاس۔ پس اس کا خاوند آیا اور اس سے آن کر یہ کہا کہ تمہارے یہاں مہمان آئے ہیں۔ تو وہ اُونٹنی کو لایا اور اس کو ذبح کیا اور اس نے کہا تم سب آرام سے رہو اور خوب کھاؤ پیو۔ جب کل ہوئی تو وہ دوسری اونٹنی لایا اور اس کو ذبح کیا اور یہ کہا کہ تم کسی بات کا خیال نہ کرو۔ ہم نے اس سے یہ کہا کہ تم نے جو کل گذشتہ ذبح کیا تھا۔ اس میں سے ہم نے تھوڑا کھایا ہے (وہی بہت تھا)۔

اللغات ضفرت۔ فعل ماض من باب ضرب ای نسج بعضہ علی بعض عریضا۔ جدآد۔ بالضم ہو مجتمع الخیوط الذی تشد بہ فرع المرأۃ وشعرہا (موباف)۔ قلادۃ۔ بالکسر ما جعل فی العنق من الحلی والجمع قلائد۔ جزع۔ بالفتح خرز الیمن

فیہ سواد و بیاض واحدہ جزعة۔ حفرۃ۔ ما حفر من الارض و القبر والجمع حُفَر ۱۲۔ مغط۔ صیغۃ اسم الفاعل من باب التفعیل لے سترہ و واراہ ۱۲۔ التراب۔ ای الارض والجمع اتربۃ و تربان ۱۲۔ صوت۔ آواز والجمع اصوات ۱۲۔ لقسوہ۔ اللام للتاکید غلظ القلب وصلابتہ ۱۲ لا یرحم۔ من باب سمع یقال رحمہ اے شفق علیہ وتعطف ۱۲۔ البادیۃ۔ الصحراء خلاف الحضر والجمع بادیات و بواد۔ ضیوف۔ جمع ضیف التنزیل للمفرد وللجمع والجمع اضیاف وضیوف وضیفان واضائف ۱۲۔ بناقۃ۔ الانثی من الابل والجمع ناق ونوق وانوق ونیاق و ناقات والاینق۔ فنحرہا۔ فعل ماض من باب فتح اے ذبحہا۔ شانکم۔ ای التموا علی حالکم ۱۲۔

فقال انی لا اطعم اضیافی الا الغریض فبقینا ایاما والسماء تمطر وھو یفعل کذلک فلما اردنا الرحیل وضعنا مائۃ دینار فی بیتہ وقلنا للمرأۃ اعتذری عنا الیہ ومضینا فلما ارتفع النھار اذا برجل یصیح خلفنا قفوا ایھا الرکب اللئام اعطیتمونا ثمن قراءنا ثم لحقنا فقال خذوھا و الا طعنتکم برمحی فاخذناھا وانصرفنا۔

حکایۃ ۱۲۔ قیل ان علیا رضی اللہ عنہ خطب ذات یوم فقال فی خطبۃ عباد اللہ الموت الموت ولیس منہ فوت (درگذشتن) ان اقمتم اخذکم وان فررتم عنہ ادرکم الموت معقود بنواصیکم فالنجاء النجاء فالوحا الوحا الا (حرف تنبیہ) ان ورائکم طالبا حثیثا وھو القبر الا وان القبر روضۃ من ریاض الجنۃ اوحفرۃ من حفر النار الا انہ یتکلم فی کل یوم ثلاث مرات فیقول انا بیت الظلمۃ انا بیت الوحشۃ انا بیت الدود (جمع دودۃ بمعنی کرمہا) الا ان وراء ذالک الیوم یوم یشیب (پیر شدہ) فیہ الصغیر ویسکر فیہ الکبیر وتذھل (شیر دہندہ) کل مرضعۃ عما ارضعت وتضع کل ذات حمل حملھا۔

الترجمۃ والمطالب پس اس نے کہا کہ میں اپنے مہمانوں کو تر و تازہ گوشت کھلاتا ہوں۔ ہم چند دنوں تک وہاں ٹھہرے اور پانی برس رہا تھا اور وہ اسی طرح کرتا رہا۔ جب کہ ہم نے چلنے کا ارادہ کیا۔ تو ہم نے سو اشرفیاں اس کے مکان میں رکھ دیں اور ہم نے اس کی عورت سے یہ کہا کہ تم ہماری طرف سے ان سے عذر کر دینا اور ہم چلے آئے

پس جب کہ خوب دن روشن ہوگیا تو میں نے پیچھے سے ایک آواز آدمی کی سنی۔ وہ چیخ کر یہ کہہ رہا تھا اے نالائق سوارو! تم ٹھہرو۔ تم نے ہم کو مہمانی کی قیمت دی۔ پھر وہ شخص ہم سے آکر مل گیا اور یہ کہا کہ تم اپنے دینار لے لو ورنہ میں تم کو نیزے سے ماروں گا۔ ہم نے وہ دینار لے لیے اور ہم واپس چلے آئے۔

حکایت۔ ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تقریر کی اور آپ نے اپنی تقریر میں یہ کہا کہ اے اللہ کے بندو! تم موت سے ڈرو اور موت سے ڈرو اور اس سے تم بچ نہیں سکتے ہو۔ اگر تم ٹھہرو گے کہیں، وہاں بھی تم کو موت نہ چھوڑے گی اور اگر اس سے تم بھاگو گے تب بھی وہ آن کر رہے گی۔ موت تمہارے ساتھ ہے۔ موت سے نجات طلب کرو اور نجات طلب کرو۔ تمہارے پیچھے تلاش کرنے والی اور جلدی کرنے والی ہے۔ وہ قبر ہے اور تم خبردار رہو۔ قبر جنت کے باغوں میں کا باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے اور خبردار رہو کہ قبر ہر روز تین مرتبہ یہ آواز دیتی ہے میں اندھیری جگہ کا گھر ہوں اور میں وحشت کا گھر ہوں اور میں کیڑوں کا گھر ہوں خبردار ہو کہ اس دن کے پیچھے ایک دن ہے۔ اس میں چھوٹے بچے بوڑھے ہو جائیں گے (ہول کی شدت کی وجہ سے) اور بڑے اس دن مدہوش ہو جائیں گے اور ہر دودھ پلانے والی عورت اپنے دودھ پلانے سے غافل ہو جائے گی اور ہر حمل والی اپنے حمل کو ساقط کر دے گی۔

اللغات

الفرتیقن۔ ہو الطری والجمع اغاریقن۔ بیتہ۔ المسکن والجمع بیوت وابیات وبیوتات ۱۲۔ یصیح۔ من باب ضرب ای صرخ بشدۃ ۱۲۔ خلف۔ مصدر ما یخلف نقیض قدام ۱۲۔ قفوا۔ من باب ضرب ای اسکنوا۔ الرکب۔ رکبان الابل والخیل والجمع ارکب ورکوب۔ اللئام۔ جمع لئیم عکس الکریم ای الدنی والرذیل۔ قرانا۔ بالکسر ہو طعام الضیافۃ و نا ضمیر المتکلم۔ لقینا۔ من باب سمع ای ادرکہ ۱۲۔ طعنتکم۔ من باب نصر وفتح ای ضربتکم۔ الموت۔ مصدر زوال الحیٰوۃ عمن کانت فیہ من باب نصر فوت۔ مصدر ذہاب الوقت لفعل من باب نصر۔ معقود۔ صیغۃ اسم المفعول من باب ضرب ای جعل فیہ عقدۃ۔ نواصیکم۔ جمع ناصیۃ مقدم الرأس ای الموت معکم۔ عباد اللہ۔ منصوب لانہ منادی ای یا عباد اللہ۔ الموت۔ ای اتقوا الموت۔ النجاء۔ مفعول لفعل محذوف ای اطلبوا النجاء ۱۲۔ الوحاء بالالف المقصورۃ وہی العجلۃ وہو منصوب علی انہ مفعول مطلق من غیر لفظہ وعنی اعجل ۱۲۔ القبر۔ مدفن الانسان والجمع قبور۔ حفر۔ جمع حفرۃ ما حفر من الارض ۱۲۔ یشیب۔ من باب ضرب بمعنی پیر شدن ۱۲۔

وتری الناس سکاریٰ وما ہم بسکاریٰ ولکن عذاب اللہ شدید الا وان وراء ذلک الیوم نار حرہا شدید وقعرہا بعید وحلیہا حدید وماؤہا صدید لیس للہ فیہ رحمۃ قال فبکی المسلمون بکاءً شدیدًا فقال الا وان وراء ذلک الیوم جنۃ عرضہا السموٰت والارض اعدت للمتقین اجارنا اللہ وایاکم من العذاب الالیم۔

۱۲۸ **حکایۃ**۔ قیل قصد بعض الادباء باب معن بن زائدۃ فوعدہ و ماطلہ فنفدت (درنگ نمود) (تمام شدہ) نفقتہ وضاق لذالک صدرہ وعزم علی الانصراف عن بابہ فکتب الیہ ابیاتا یقول فیہا ؎

بایِّ الحالتین علیک اُثنِی	فانی عند منصرفی مسول
ابا الحسنی ولیس لہا دلیلٌ	علی فمن یّصدّقُ ما اقول
اَم الاُخرٰی ولست لہا خلیقاً	وانت لکلّ مکرُمۃ نعُول

(اے لفظ مرۃ) (سزاوار) (بزرگی) (بمعنی مفعول اور بمعنی فاعل) (موصولۃ)

قال فلما قرء معنٌ ذلک دعا بہ فاعتذر الیہ وامرلہ بعشرۃ الاف درہم

الترجمۃ والمطالب اور تم آدمیوں کو بے ہوش دیکھو گے حالانکہ وہ بے ہوش نہیں اور لیکن اللہ کا عذاب سخت ہے۔ خبردار اور ہر اس دن کے پیچھے ایک آگ ہوگی۔ جس کی گرمی سخت ہوگی اور اس کی گہرائی بہت ہوگی اور اس کے پہاڑ لوہے کے ہیں اور اس کا پانی پیپ ہے۔ اللہ کی رحمت اس روز نہ ہوگی۔ راوی کہتے ہیں کہ سلمان ان واقعات کو سُن کر بہت زیادہ روئے۔ .... پھر آپ نے فرمایا اس دن کے بعد جنت ہے۔ جس کی چوڑائی آسمان اور زمین ہے۔ جو پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ اللہ ہم کو اور تم کو دردناک عذاب سے بچائے۔

حکایت۔ ایک ادیب نے معن بن زائدہ کے دروازے پر جانے کا ارادہ کیا۔ اُس نے اس سے وعدہ کرلیا اور وعدے کے ایفاء (پُورا کرنے) میں دیر ہوگئی اور اس ادیب کا خرچ بالکل ختم ہوگیا اور اس کے دل کو سخت صدمہ ہوا اور اس نے اس کے دروازے سے لوٹنے کا ارادہ کیا اور اس کے پاس یہ ابیات لکھ کر بھیجے وہ ابیات یہ ہیں سہ میں کون سی دو حالتوں میں تعریف کروں جب میں واپس ہوں گا تو میرے اہل والے مجھ سے دریافت کریں گے۔ اگر میں ان سے تمہاری بھلائی کی تعریف کرتا ہوں تو میرے پاس اس کے لئے کوئی دلیل نہیں۔ جس کو میں پیش کروں اور اگر میں ان سے دوسری بات کہتا ہوں (برائی یعنی یہ بخیل ہے) تو آپ اس کے اہل نہیں آپ ہر قسم کی بخشش کرتے ہیں۔ راوی نے کہا جب معن بن زائدہ نے ان ابیات کو پڑھا۔ تو اس کو بلا کر اس سے عذر خواہی کی۔ اور اس کو دس ہزار درہم کے دینے کا حکم دیا۔

اللغات سکارٰی۔ جمع سکران بمعنی مست و بیہوش۔ حرٌ۔ ضد البرد والجمع حرورٌ واحارٌ۔ قعرٌ۔ القعر من کل شی رمقتہ ونہایۃ اسفلہ والجمع قعورٌ۔ جبلہا۔ ما ارتفع من الارض اذا عظم وطال والجمع جبالٌ واجبالٌ۔ عرضہا۔ خلاف الطول والجمع

عروض واعراض وعراضٌ۔ السَّمٰوات۔ جمع سماء ۱۲۔ اجارتنا۔ فعل ماض من باب الافعال اے انقذتنا۔ الاٰیم۔ الموجع وبمعنی المصدر و لمفعول۔ ماطلہ۔ فعل ماض من باب المفاعلۃ وہو التاخیر فی ایفاء الوعد واداء الدین۔ نفقۃ۔ اسم من الانفاق والجمع نفقات ونفاق ۱۲۔ ضاق۔ من باب ضرب ای ضد اتسع۔ ابیاتا۔ جمع بیت وبیت الشعر ما اشتمل من النظم علی مصراعین صدر وعجز ۱۲۔ باھی الحالتین۔ ای ثناء الجمیل او الذم ۱۲۔ مسوّل۔ صیغۃ اسم المفعول من باب فتح وحذفت الہمزۃ لضرورۃ الشعر ۱۲۔ خلیقا۔ الجدیر والتام الخلق والجمع خلق وخلقاء ۱۲۔ فعوّل۔ بمعنی الفاعل والمفعول وبمعنی العمل مطلقا ۱۲۔

حکایۃ ١٢٩۔ قیل ان الحجاج خطب یوما فاطال فقام رجلٌ من القوم وقال الصلوٰۃ یا حجاج فان الوقت لا ینتظر والرب لا یعذرك فامر بحبسه فاتاه قومه وزعموا انه مجنون وسألوه ان یخلی سبیله فقال ان اقر بالجنون خلیتهٗ فقیل له فقال معاذ الله لا اقول ان الله ابتلانی وقد عافانی فبلغ ذلك الحجاج فعفا عنه لصدقه و لله درّ من قال ؎

علیك بالصدق ولو انه ۔۔۔ احرقك الصدق بنار الوعید

وابغ رضا الله فاغبی الوریٰ ۔۔۔ من اسخط المولیٰ وارضی العبید

ویقال الصدق عمود الدین ورکن الادب واصل المودۃ ولا تتم هٰذه الثلاثة الا به وقال النبی صلی الله علیه وسلم ایاکم والکذب فان الکذب یهدی للفجور والفجور یهدی الی النار وعلیکم بالصدق فان الصدق یهدی الی البر والبر یهدی الی الجنة وقال بعض الحکماء من قل صدقه قل صدیقه وقال بعضهم لو صُوِّرَ الصدق لکان اسدا ولو صُوِّرَ الکذب لکان ثعلبا۔

الترجمۃ والمطالب

حکایت۔ بیان کیا گیا ہے کہ حجاج نے ایک دن تقریر کی اور زیادہ دیر تک کی۔ قوم میں کا ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا اے حجاج نماز کا وقت ہو گیا ہے اور نماز تیار ہے۔ اس

لیے کہ وقت کسی کا انتظار نہیں کرتا اور خدا تم کو قابل عذر نہ سمجھے گا. حجاج نے اس کے قید کرنے کا حکم دے دیا. حجاج کے پاس اس شخص کی قوم کی ایک جماعت آئی اور یہ آن کر کہا کہ وہ شخص دیوانہ ہے اس کو چھوڑ دیا جائے حجاج نے کہا کہ اگر وہ اپنے دیوانہ ہونے کا اقرار کر لے گا تو میں اس کو چھوڑ دوں گا. اس شخص نے کہا خدا کی پناہ میں ایسا نہیں کہوں گا. کہ میں دیوانہ تھا. اب مجھ پر خدا نے احسان کیا اس کی یہ خبر حجاج کو پہنچی. اس کے سچ کہنے کی وجہ سے اس کے اس قصور کو حجاج نے معاف کر دیا. جس نے یہ شعر کہے اللہ اس کا بھلا کرے سے تم سچ بولنے کا عہد کر لو. اگرچہ تمہارا سچ بولنا تم کو دوزخ کی آگ میں جلا دے اور تم اللہ کی خوشنودی کے طالب رہو مخلوق میں بیوقوف وہ شخص ہے جو اپنے خدا کو ناراض رکھ کر اس کے بندوں کو خوش رکھے اور کہا جاتا ہے کہ سچ بولنا دین کا ستون اور ادب کا ایک رکن اور درستی کی جڑ ہے اور یہ تینوں باتیں سچ بولنے سے ہی پوری ہوتی ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے. تم جھوٹ بولنے سے بچو. اس لیے کہ جھوٹ بولنا بُرے کام کی راہ دکھاتا ہے اور بُرے کام کرنا دوزخ میں لے جاتا ہے اور تم سچ بولا کرو. اس لیے کہ سچ بولنے سے نیک کام کی ہدایت ہوتی ہے اور نیک کام جنت میں لے جاتا ہے اور کسی حکیم نے یہ کہا ہے جو شخص کم سچ بولے گا اس کے دوست کم ہوں گے اور ادیب یہ فرماتے ہیں. اگر سچائی کی تصویر کھینچی جاتی. تو شیر جیسی ہوتی اور اگر جھوٹ کی تصویر کھینچی جاتی تو لومڑی جیسی ہوتی.

اللغات

خطب. فعل ماض من باب نصر ای وعظ. الوقت. المقدار من الزمن والجمع اوقاتٌ. سجن. السجن والجمع سجونٌ. قوم. الجماعۃ من الناس والجمع اقوام واقاوم واقائم واقاویم ۱۲. مجنون. الذی زال عقلہ والجمع مجانین. سبیل. الطریق والجمع سُبُلٌ وسُبْلٌ واسْبُلٌ واسبلۃٌ. الصدق. نقیض الکذب ۱۲. نار الوعید ای نار الجحیم. ابغ. صیغۃ الامر الحاضر من باب ضرب اے اطلب ۱۲. الوریٰ. الخلق منہ ابو الوریٰ کنیۃ الدہر. عمود. مایقوم علیہ البیت والجمع اعمدۃ وعمدۃ وعُمُدٌ. رکن. مایقوی بہ والعز والمنعۃ والامر العظیم والجمع ارکان. اصل. مایقابل الفرع والجمع اصولٌ. اسد. وشیر، والجمع اُسُدٌ واُسْدٌ وآسُدٌ وآسادٌ. ثعلب. روباہ والجمع ثعالب ۱۲

حکایۃ
نمبر ۱۳۰

قال الاصمعی رأیت سعدون المجنون جالسًا عند رأس شیخ سکران یذابُّ عنہ الذباب فقلت لہ مالی اراک جالسًا عند رأس ھٰذا الشیخ قال انہ مجنونٌ فقلت لہ انت المجنون ام ھو قال بل ھو قلت من این قال لانی صلیت الظھر والعصر فی جماعۃ وھو لم یصل جماعۃ ولا فرادیٰ قلت وھل فی ذلک قلت شیئا قال نعم ؎

ترکتُ النبیذ لاھل النبیذ … واصبحتُ اشرب ماءً قراحا

رأیت النبیذ یذل العزیز ویزری الوجوہ الملاح الصباحا

فان کان ذا جائزا للشباب فما العذر فیہ اذا الشیب لاحا

فقلت لہ صدقت وانصرفت۔

حکایۃ۔ قیل ان زبیدۃ لامت الرشید علی حبہ المامون دون ولدہا الامین فقال لہا الآن اریک عذری فدعا ولدہا محمد الامین وکانت عندہ مساویک فقال لہ یا محمد ما ھذہ فقال لہ مساویک۔

الترجمۃ والمطالب

حکایت۔ امام اصمعیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے سعدون مجنون کو سرہانے ایک شیخ مست کے بیٹھا ہوا دیکھا۔ وہ اس سے مکھیوں کو ہٹا رہے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ مجھے کیا ہوا کہ میں تم کو اس شیخ کے سرہانے بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ سعدون نے کہا کہ وہ شیخ مجنون ہے۔ تو میں نے ان کے جواب میں یہ کہا کہ تم مجنون ہو یا وہ شیخ سعدون نے کہا کہ وہ شیخ۔ میں نے ان سے کہا کہ میں کیوں کر معلوم کروں۔ تو سعدون نے کہا۔ میں نے تو ظہر اور عصر کی نماز باجماعت پڑھی ہے اور اس شیخ نے نماز نہ تو جماعت سے پڑھی اور نہ تنہا۔ میں نے ان سے کہا کہ کیا تم نے شراب کے بارہ میں کچھ شعر کہے ہیں۔ سعدون نے کہا ہاں؟ میں نے شراب پینے والوں کے لئے چھوڑ دی ہے اور میں اس کے بجائے خالص پانی پیتا ہوں اور میں نے یہ دیکھا ہے کہ شراب عزت والے کو ذلیل کرتی ہے اور عمدہ اچھے چہروں کو حقیر بنا دیتی ہے۔ اگر جوانی کے زمانہ میں شراب کا پینا جائز ہوتا تو بڑھاپے کی حالت میں بدرجۂ اولیٰ جائز ہوتا۔ (تو ہر دو صورت میں شراب کا پینا حرام ہے) میں نے ان سے کہا کہ تم نے سچ کہا اور میں لوٹ آیا۔

حکایت۔ زبیدہ نے ہارون رشید کو ملامت کی کہ تم مامون سے محبت کرتے ہو اور میرے لڑکے محمد امین سے نہیں؟ تو ہارون رشید نے کہا کہ میں ابھی تم کو اپنا عذر دکھلاتا ہوں۔ محمد امین کو بلایا اور ہارون رشید کے پاس مسواکیں تھیں۔ ہارون رشید نے اس سے پوچھا کہ اے محمد امین! یہ کیا ہیں؟ تو محمد امین نے کہا مساویک (مسواکیں)

اللغات

راس مایلی الرتبۃ والجمع رؤوس وارؤس ورؤس۔ الذباب۔ بالضم مگس والجمع اذبۃ وذبان وذب ۱۲۔ جماعۃ۔ الفرقۃ من الناس والجمع جماعات ۱۲۔ فرادی۔ جمع فرد من لانظیر لہ۔ النبیذ۔ النبیذ والخمر المعتصر من العنب او التمر والشراب عموما والجمع انبذۃ ۱۲۔ اصبحت۔ بمعنی صرت۔ قراح۔ بالفتح کسحاب الماء الخالص۔ العزیز۔ الشریف والقوی والکرم ۱۲ الملاح۔ کغراب جمع ملیح ذو الملاحۃ ۱۲۔ الصباح۔ جمع صبیح وھو الابیض الحسن ۱۲۔ ذا۔ اسم اشارۃ والمراد بہ شرب الخمر او النبیذ للشباب۔

بکسر الشین جمع شاب ویمکن ان یکون بالفتح فالمعنی فی زمن الشباب ۱۲۔ لاحا۔ فعل ماض اصلہ لاح بمعنی ظہر والالف للاشباع۔ زبیدۃ۔ اسم زوجۃ ہارون الرشید وہی التی اجرت النہر فی مکۃ المکرمۃ ومنی ووادی العرفات وباسمہا سمی النہر زبیدۃ ۱۲۔ کاتت بن باب نصر ای عزلت ۱۲۔ مسادیک۔ جمع مسواک فالکاف فیہ اصلی ویحتمل ان یکون مرکبا من مساوی وکاف الخطاب۔ المساوی۔ جمع سوء بمعنی العیب علی خلاف القیاس ۱۲۔

ودعا المامون وقال لہ ما ھذا یا عبد اللہ فقال ضد محاسنك یا امیر المؤمنین فقالت زبیدۃ الآن بان لی عذارك۔

حکایۃ ۱۳۲۔ یروی انہ کان لبعض الملوك شاھینٌ وکان مُولعًا بہ نطار یومًا ووقع علی منزل عجوز فلزمتہ فلما رأت منقارہ معوجًا قالت ھذا لا یقدر ان یلقط الحبّ نقصتہ بالمقص ثم نظرت الی مخالبہ وطولھا فقالت واظنہ لا یستطیع المشی فقصتھا وتحکمت فیہ شفقۃ علیہ بزعمھا واھلکتہ من حیث ازالت نفعہ ثم ان الملك بذل الجعائل لمن یأتیہ بخبرہ فوجدہ عند العجوز فجاء بہ الی الملك فلما رأی حالہ قال اخرجوہ ونادوا علیہ ھذا جزاء من اوقع نفسہ عند من لا یعرف قدرہ۔

حکایۃ ۱۳۳۔ قیل لما ولی المامونُ الخلافۃ عرضت علیہ سیرۃ ابی بکر رضی اللہ عنہ وفی اٰخرھا وکان یاخذ الاموال من وجوھھا ویضعھا فی حقوقھا فقال امیر المؤمنین لا نطیق ذلك ثم عرضت علیہ سیرۃ عمر رضی اللہ عنہ وفی اٰخرھا وکان یأخذ الاموال من وجوھھا ویضعھا فی حقوقھا۔

الترجمۃ والمطالب

اور مامون کو بلا کر پوچھا۔ یہ کیا ہیں؟ تو اس نے کہا کہ اے امیر المؤمنین یہ تمہاری خوبیوں کی ضد ہیں (مامون نے ایسا لفظ جواب میں استعمال کیا جو دوسرے معنی کا وہم بھی نہیں ہو سکتا۔ بخلاف

مدامین کے اس میں اور معنی نکل سکتے ہیں)، زبیدہ نے کہا اب مجھے تمہارا عذر معلوم ہوگیا۔

حکایت۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کسی بادشاہ کے پاس باز تھا اور بادشاہ اسے بہت چاہتا تھا۔ ایک روز وہ اُڑ کر بڑھیا کے گھر جا بیٹھا۔ بڑھیا نے اس کو پکڑ لیا۔ جب اس نے اس کی چونچ ٹیڑھی دیکھی تو کہنے لگی اس کو دانہ اُٹھانے میں تکلیف ہوتی ہوگی۔ اس لئے اس نے قینچی سے اس کی چونچ کاٹ دی۔ پھر اس نے اس کے پنجوں کو ٹیڑھا اور لمبا دیکھا تو اس نے یہ خیال کیا کہ اس کو چلنے میں تکلیف ہوتی ہوگی۔ اس لئے اس کے پنجوں کو اس نے کاٹ دیا اور بڑھیا نے یہ سب کام اس کی بھلائی کیلئے کیا اور اس کو نفع پہنچانے اور اور اس کی بہبودی کے خیال سے اس کو ہلاک کر دیا۔ اُدھر بادشاہ نے ان لوگوں کے لئے انعام مقرر کر رکھا تھا۔ جو اس کے باز کی خبر پہنچائے ان لوگوں کو بڑھیا کے پاس کی خبر لگی۔ تو وہ بڑھیا سے باز کو لے کر بادشاہ کی خدمت میں پہنچے۔ بادشاہ نے جب اس کی یہ حالت دیکھی تو حکم دیا کہ اس کو لے جاؤ اور اس کے ساتھ یہ آواز لگاؤ۔ یہ سزا اس کی ہے جو اپنے آپ کو ایسے کے پاس ڈال دے جو کہ اس کی قدر ومنزلت کو نہ جانے۔ اس کا یہی حشر ہوگا۔ **حکایت**۔ کہا گیا ہے کہ جب مامون خلیفہ ہوئے ان کے سامنے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی کی عادت وحالت بیان کی گئی اور آخر میں یہ کہا گیا کہ وہ مالوں کو ...... اس کے طریقوں (صدقات، زکوٰۃ، خمس، غنیمت) سے لیتے تھے اور اس کو حقوق (مصارف ضروریہ) میں صرف کرتے تھے (مثلاً یتیموں کے نکاح وتیاری، جہاد وحفاظت حدود اسلام وغیرہ)، تو مامون نے کہا ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے ہیں۔ پھر ان کے سامنے حضرت عمرؓ کی عادت وحالت بیان کی گئی اور آخر میں کہا گیا کہ وہ مالوں کو اس کے طریقوں سے لیتے تھے اور اس کو اس کے حقوق میں صرف کرتے تھے۔

للغات ضد مماسک۔ لما کان لفظ مساویک بالاضافۃ یوہم الذم فترکہ ادبًا وقال ضد مماسک ۱۲۔ شاہین۔ طائر فی جنس الصقر والجمع شواہین وشیاہین ۱۲۔ مولعا۔ صیغۃ اسم المفعول من باب الافعال بمعنی فریفتہ شد۔ عجوز۔ المرأۃ المسنۃ لجمع عجز وعجائز۔ الحب۔ بمعنی دانہ والجمع حبوب۔ تحکمت۔ من باب التفعل ای حکم وقضی۔ الجعائل۔ جمع جعالۃ بتثلیث الجیم بمعنی اجر العامل یعنی مزدوری۔ جزآء۔ پاداش من باب ضرب۔ قدر۔ بمعنی الحرمۃ والوقار والجمع اقدار۔ سیرۃ۔ الطریقۃ والمذہب۔ حقوقہا جمع حق ضد الباطل والیقین ۱۲۔ یضعہا۔ ای یثبتہا من باب فتح ۱۲

فقال امیر المؤمنین لا نطیق ذلک ثم عُرضت علیہ سیرۃ عثمان رضی اللّٰہ عنہ وفی اٰخرھا وکان یأخذ الاموال من وجوھہا ویضعہا فی حقوقہا فقال امیر المؤمنین لا نطیق ذلک ثم عرضت علیہ سیرۃ علی کرم اللّٰہ وجہہ وفی اٰخرھا وکان یأخذ الاموال من وجوھہا ویضعہا فی حقوقہا فقال امیر المؤمنین لا نطیقُ ذلک ثم عرضت علیہ سیرۃ معاویۃ بن ابی سفیانؓ وفی اٰخرھا وکان یأخذ الاموال من وجوھہا ویضعہا کیف شاء قال ان کان فہذا۔

۱۳۲ **حكاية**. قيل ان الرشيد جمع اربعة من الاطباء عراقياً ورومياً وهندياً وسوادياً فقال ليصف كلٌّ منكم الدواء الذى لا داء فيه فقال الرومى الدواء الذى لا داء فيه حبّ الرشاد الابيض وقال الهندى الماء الحار وقال العراقى الاهليلج الاسود وكان السوادى ابصرهم برقة المعدة فقال له ما تقول قال الدواء الذى لا داء فيه ان تقعد على الطعام وانت تشتهيه وتقوم عنه وانت تشتهيه۔

الترجمة والمطالب

پس خلیفہ مامون نے کہا ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ پھر ان کے سامنے حضرت عثمانؓ کی عادت اور حالات بیان کی گئی اور اس کے اخیر میں یہ کہا گیا کہ وہ اپنے مالوں کو اس کے طریقے سے لیے تھے اور اس کو اس کے حقوق (مصارف ضروریہ) میں صرف کرتے تھے۔ امیر المؤمنین مامون نے کہا ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ پھر ان کے سامنے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی عادت و حالت بیان کی گئی اور اس کے اخیر میں یہ کہا گیا کہ وہ مالوں کو اس کے طریقوں سے لیتے تھے اور اس کو اس کے حقوق (مصارف ضروریہ) میں صرف کرتے تھے۔ خلیفہ مامون نے کہا ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے پھر ان کے سامنے حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ کی عادت و حالت بیان کی گئی اور اس کے اخیر میں یہ کہا گیا کہ وہ مالوں کو اس کے طریقوں سے لیتے تھے اور اس کو جس طرح چاہتے تھے رکھتے تھے۔ خلیفہ مامون نے کہا اگر ہم طاقت رکھتے ہیں تو حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ کی متابعت کی

حکایت. بیان کیا گیا ہے کہ خلیفہ ہارون رشیدؒ نے چار طبیب عراقیؒ، رومیؒ، ہندیؒ، سوڈانیؒ جمع کیے اور ان سے یہ کہا کہ ہر ایک تم میں سے وہ دوا بتلائے جس میں کوئی بیماری اس کے کھانے سے نہ ہو۔ رومی حکیم نے کہا کہ وہ دوا جس میں کوئی بیماری نہیں ہے ہالون ہے۔ حکیم ہندوستانی نے کہا وہ گرم پانی ہے اور حکیم عراقی نے کہا ہڑ سیاہ ہے اور حکیم حبشی نے کہا جو معدہ کی لطافت سے زیادہ خبردار تھا کہ تم اس کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ تو اس نے کہا وہ دوا جس میں کوئی بیماری نہیں ہے کہ تم کھانا کھانے کے لیے بیٹھو جب تم کو اس کی خواہش ہو اور کھانا کھا کر اٹھو جب بھی تمہیں اس کی خواہش باقی ہے۔

اللغات

ان كان. اى ان كان شئ نقدر عليه فهو سيرة معاوية بن ابى سفيانؓ. عراقيا. الالفاظ الاربعة منسوب على البدلية ۱۲. ليصف. فعل مضارع من باب ضرب. الدواء. بتثليث الدال ما يعالج به المرض والجمع ادوية ۱۲. داء. بالمد مشلثة المرض والعلة ۱۲. حب الرشاد. تخم سپنداں ويقال له بالهندية هالون ۱۲. الاهليلج. كالطرفل معرب ہلیلہ یعنی ہلیلہ سیاہ. سواديا. منسوب الى السواد والسواد من البلدة قراها واسم رستاق لعراق وموضع قرب البلقاء (قاموس) والصحيح ما فى النسخة المصرية من قول سودانيا مكان سواديا منسوب الى سودان وهو ملك الحبشة فالمراد به الحبشى ۱۲. افتخار على

وقال بعضُ الفضلاء سألتُ طبيبًا فارسيًا فقلت انا قومٌ نتغربُ فتتغيرُ علينا المياهُ فصف لنا ما نتعالجُ به فقال دعوا اكلَ الادوية وعليكم بالاغذية وما يخرج من الضرع والنحل وعليكم باكل اللحم وشرب ماء الكرم ودخول الحمام ولبس الكتان۔

۱۳۵ **حكاية**۔ دخل ابو دلامة الشاعرُ على المهدي يومًا فسلم عليه ثم قعد وارخى عيونه بالبكاء فقال له مَا لكَ قال ماتت اُمّ دلامة فقال انا لله وانا اليه راجعون وحملت له رقة لما رأى من جزعه فقال له عظم الله اجرك يا ابا دلامة وامر له الف درهم وقال له استعن بها في مصيبتك فاخذها ودعا له وانصرف فلما دخل منزله قال لاُمّ دلامة اذهبي فاستأذني على الخيزران جارية المهدي فاذا دخلت عليها فتباكى وقولي مات ابو دلامة فمضت واستأذنت على الخيزران فاذنت فلما اطمأنت ارسلت عينها بالبكاء فقالت لها مالكِ قالت مات ابو دلامة فقالت لله وانا اليه راجعون۔

ترجمة والمطالب اور فاضل ادب یہ کہتے ہیں کہ میں نے حکیم فارسی سے دریافت کیا اور میں نے یہ کہا ہم وہ قوم یا جماعت ہیں۔ جو سفر کرتے رہتے ہیں اور ہم پر پانی بدلتا رہتا ہے۔ ہمیں آپ ایسی چیز بتائیں جس سے ہم علاج خود کرلیں۔ اس حکیم فارسی نے کہا کہ تم دواؤں کو چھوڑو اور غذاؤں کا استعمال رکھو اور زیادہ تر دودھ اور شہد کا استعمال رکھو اور گوشت اور انگور کھاتے رہو اور حمام میں غسل کے لیئے جاتے رہا کرو اور ریشمی کپڑے پہنتے رہا کرو ان شاء اللہ بیماری نہ آئے گی۔

حکایت۔ ایک روز ابو دلامہ شاعر خلیفہ مہدی کے پاس پہنچا اور سلام کرکے بیٹھ گیا۔ پھر اس نے رونا شروع کردیا۔ مہدی نے کہا تجھے کیا ہوا۔ اس نے کہا میری بیوی ام دلامہ مرگئی۔ مہدی نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون اور ابو دلامہ کے جزع فزع دیکھ کر مہدی پر بھی رقت طاری ہوگئی۔ اس نے کہا ابو دلامہ خدا تیرا اجر بڑھائے اور ایک ہزار درہم کے دینے کا حکم

دے دیا اور یہ کہا کہ تم اس کو اپنی مشکلات میں صرف کرو۔ تاکہ تمہاری تکلیف دور ہو۔ پس اس نے وہ درہم لے لیئے اور اس کو دعا دی اور وہ چل دیا اور جب وہ گھر پہنچا تو اپنی بیوی اُم دلامہ سے کہا کہ تو بھی جا اور خلیفہ مہدی کے حرم خیزران کے پاس جانے کی اجازت چاہ۔ جب تو اس کے پاس پہنچے تو رونے کی صورت بنا کر یہ کہنا کہ میرا خاوند ابو دلامہ مرگیا ہے۔ چنانچہ یہ گئی اور خیزران کے پاس جانے کی اجازت چاہی تو اس نے اجازت دے دی۔ پس جب وہ مطمئن ہو کر بیٹھی تو اس نے رونا شروع کر دیا خیزران نے پوچھا کیا بات ہے۔ تو اس نے کہا ابو دلامہ مر گیا۔ خیزران نے سن کر کہا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اللغات

نتقرب۔ صیغۃ المتکلم من باب التفعل ای نختار الغربۃ من الاوطان ۱۲۔ المیاہ۔ جمع ماء ہو المائع المعروف ۱۲۔ نتعالج۔ صیغۃ المتکلم من باب التفاعل یقال تعالج ای تعاطی العلاج۔ ودعوا۔ صیغۃ الامر الحاضر من باب فتح ای اترکوا ۱۲۔ الادویۃ۔ جمع دواء بالمد ما یعالج بہ المرض ۱۲۔ الاغذیۃ۔ جمع اغذاء ما یغتذی بہ من الطعام والشراب ۱۲۔ القرح۔ پستان الجمع ضروع ۱۲۔ النحل۔ العسل یقع علی الذکر والانثی الواحدۃ نحلۃ۔ ماء الکرم۔ ای العنب والجمع کروم وبنت الکرم الخمرۃ ۱۲۔ الحمام۔ موضع الاستحمام والجمع حمامات ۱۲۔ الکتان۔ بالفتح والتشدید نبات بقدر الذراع ثیابہ معتدلۃ فی الحرارۃ والبرودۃ والیبوسۃ ۱۲۔ رقۃ۔ بکسر الراء المھملۃ الرحمۃ والاستحیاء۔ لما رای۔ مرکب من لام التعلیل وما المصدریۃ ۱۲

عظّم اللہ اجرکِ وتوجعت لھا ثم امرت لھا بالفی درھمٍ فدعت لھا وانصرفت فلو یلبث المھدی ان دخل علی الخیزران فقالت یا سیدی اما علمت ان ابا دلامۃ مات قال لا یا حبیبتی انما ھی امرأۃ ام دلامۃ قالت لا واللہ الا ابو دلامۃ فقال سبحان اللہ خرج من عندی الساعۃ فقالت وخرجت من عندی الساعۃ واخبرتہ بخبرھا وبکائھا فضحک وتعجب من حیلھما۔

۱۳۶ حکایۃ ۔ اخبر احمد بن بکر الباھلی قال حدثنی حاجب المھدی قال قال لی المھدی یومًا نصف النھار اخرج وانظر من بالباب فخرجت فاذا شیخٌ واقفٌ فقلت لک حاجۃٌ قال ما یمکن ان اخبر بھا احدًا غیر امیر المؤمنین فترکتہ ودخلت وقلت شیخٌ قد سألتہ الک حاجۃ قال ما یخبر الا امیر المؤمنین فقلت ایدخل قال نعم د مُرۃ

لتخفیف فخرجت وقلت له ادخل وخفف ودخل وسلم بالخلافة.

ترجمہ والمطالب خدا تیرے ثواب کو دو گنا کرے اور اس کو مٹن کر وہ رنجیدہ اور غمگین ہوئی۔ پھر اس کے لیے دو ہزار درہم کے دینے کا حکم دیا۔ ام دلامہ خیزران کو دعائیں دیتی ہوئی چلی آئی۔ ابھی تھوڑی دیر بھی نہ گزری تھی۔ کہ خلیفہ مہدی خیزران کے پاس آیا۔ خیزران نے کہا اے میرے آقا کیا آپ کو معلوم ہے کہ ابودلامہ کا انتقال ہوگیا۔ مہدی نے کہا نہیں اے میری پیاری ملکہ اس کی بیوی کا انتقال ہوا ہے۔ خیزران نے کہا خدا کی قسم ابودلامہ ہی کا انتقال ہوا ہے۔ خلیفہ مہدی نے کہا سبحان اللہ وہ تو ابھی میرے پاس سے گیا ہے۔ خیزران نے کہا اور وہ بھی میرے پاس سے ابھی ابھی گئی ہے اور اس سے اس کا اور اس کے رونے کا حال بیان کیا۔ خلیفہ مہدی ہنسا اور ان کے حیلہ وچالاکی سے بہت ہی زیادہ متعجب ہوا۔

حکایت ۔ احمد بن بکر باہلی کہتے ہیں کہ مجھ سے خلیفہ مہدی کے دربان نے کہا کہ خلیفہ مہدی کہہ رہے ہیں تم جاکر دیکھ کے دیکھو کر دروازے پر کون شخص ہے؟ تو میں گیا اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص کھڑا ہوا ہے۔ پس میں نے ان سے پوچھا کہ کیا تمہاری کوئی حاجت ہے۔ تو یہ کہا کہ میں اپنی اس حاجت کو سوائے خلیفہ کے کسی اور سے نہیں کہوں گا۔ میں اس کو چھوڑ کر اندر آیا اور آکر عرض کیا کہ ایک شیخ کھڑے ہیں اور ان سے میں نے دریافت کیا کہ کیا تمہاری کوئی حاجت ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ میں امیرالمومنین کے سوا اور سے نہیں کہوں گا۔ تو میں نے کہا کیا وہ اندر آسکتے ہیں؟ خلیفہ نے کہا ہاں اور تم ان کو اس بات کی ہدایت کردو کہ وہ مجھ سے اپنی حاجت مختصر بیان کریں۔ میں وہاں سے آیا اور ان شیخ سے کہا کہ آپ اندر چلئے اور آپ اپنی حاجت مختصر بیان کیجئے۔ تو وہ اندر گئے اور آداب شاہی کے موافق انہوں نے سلام کیا۔

للغات اجرک۔ الثواب والجمع اجورٌ وآجارٌ ۱۲۔ ترجمت۔ فعل ماض من باب التفعل ای تشکّی۔ لم تلبث۔ من باب سمع اے لم یقم ۱۲۔ حبیبتی۔ مؤنث بمعنی معشوقہ والجمع احباء وحبیبٌ۔ الساعۃ۔ الوقت الحاضر والجمع ساعات وسع ۱۲۔ حیلہا۔ جمع حیلۃ لحذق وجودۃ النظر والقدرۃ علی التصرف فی الاشتغال ۱۲۔ حاجب۔ البواب والجمع حجابٌ وحجبۃٌ ۱۲۔ النہار۔ للیل والجمع انہرٌ ونہرٌ۔ شیخ۔ المسن بعد الکہل والجمع شیوخ واشیاخٌ وشیخۃٌ ومشائخ وغیر ذلک۔ بالخلافۃ۔ ای موافق آداب السلطنۃ ۱۲

قال یا امیر المؤمنین انا قد امرنا بالتخفیف وانشأ یقول ؎

فان شئت خففنا فکنا کریشۃ　　متی تلقہا الانفاس فی الجو تذھب

وان شئت ثقلنا فکنا کصخرۃ　　متی تلقہا فی حومۃ البحر ترسب

وان شئت سلمنا فکنا کراکب　　متی یقض حقا من سلامک یذھب

قال فضحك المهدي وقال بل تكرم وتُقضى حاجتك فقضى حاجته وامر له بعشرة (راوی ۱۲) آلاف درهم۔

حکایۃ[۱۳۷]۔ قال الادیب ابو یعقوب كنتُ جالسًا عند معن بن زائدة واذا عليه ازارٌ يُساوي اربعة دراهم فقال يا ابا يعقوب هذا ازاري وقد قسمتُ (تقسیم نمودم امسال ۱۲) العام في قومك خاصّةً اربعين الف دينار قال فبينما نحن نتحدّث اذ ابصر اعرابيًّا يخُبُّ (کا دوید ۱۲) في مشيته من خوخة له مشرفة على الصحراء فقال لحاجبه ان كان هذا ايريدانا فادخله فدخل الاعرابي وسلم وانشأ يقول ؎

اصلحك الله (جملہ دعائیہ ۱۲) قلّ (مصدر اثر ۱۲) ما بيدي ۔۔۔ فلا أُطيق العيال اذا كثروا

اَلَحّ دهرٌ رمى بكلكله (کنایۃ عن شدۃ الظلم) ۔۔۔ فارسلوني اليك وانتظروا (سقط الہمزۃ لضرورۃ الشعر ۱۲)

الترجمۃ والمطالب پھر اس نے کہا اے خلیفہ امیر المومنین ہم کو حکم تخفیف سوال کا ملا ہے اور یہ شعر پڑھنے لگا ؎ اگر تم تخفیف کو چاہتے ہو تو ہم پر جیسے ہلکے پھلکے ہو جاتے ہیں۔ جب اس کو ہوا پہنچتی ہے تو وہ خلا یا آسمان کے اوپر چلا جاتا ہے اور اگر تم یہ چاہتے ہو کہ ہم بھاری بھر کم ہو جائیں تو ہم پتھر کی طرح سخت ہو جاتے ہیں۔ جب تم پتھر سمندر کی تہہ میں پھینکو تو وہ بیٹھ جاتا ہے اور اگر تم انتہا درجہ کی تخفیف چاہتے ہو تو ہم سوار کی طرح ہو جاتے ہیں۔ جب وہ اپنی ضرورت پوری کر لیتا ہے تو وہ سلام کر کے چلا جاتا ہے۔ راوی نے کہا خلیفہ مہدی کو ہنسی آئی اور یہ کہا کہ تمہاری تکریم و تعظیم کی جائے گی۔ خلیفہ مہدی نے اس کی حاجت پوری کی اور اس کو دس ہزار درہم دینے کا حکم کیا۔

حکایت۔ ابو یعقوب ادیب کہتے ہیں کہ میں معن بن زائدہ کے پاس بیٹھا تھا اور اس پر ایک چادر پڑی ہوئی تھی جو چار درہم کی قیمت کی تھی۔ تو اس نے کہا اے ابو یعقوب یہ میری چادر ہے اور میں نے اس سال تمہاری قوم میں خاص کر چالیس ہزار دینار تقسیم کیے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم جب درمیان میں معن بن زائدہ سے باتیں کر رہے تھے۔ تو اس نے ایک اعرابی کو کھڑکی سے دیکھا اور وہ کھڑکی اونچی جگہ پر تھی جس سے جنگل دکھائی دیتا تھا۔ وہ اعرابی اپنی چال میں دوڑ رہا تھا۔ اس نے دربان سے یہ کہا کہ اگر یہ پاس آنے کا ارادہ کرے تو اس کو تم آنے دینا روکنا نہیں۔ وہ اعرابی داخل ہوا اور سلام کیا اور یہ شعر پڑھنے لگا ؎ آپ کا

ہلاک کرے ، میرے پاس مال بہت ہی تھوڑا رہ گیا ہے اور میں اپنے بال بچوں کی (جو بہت ہیں) پرورش نہیں کرسکتا اور مجھے زمانہ بہت ہی مجبور کر دیا ہے اور اس نے بہت ہی ظلم کر رکھا ہے اور بال بچوں نے مجھ کو تمہارے پاس بھیجا ہے اور وہ میرے آنے کا انتظار کر رہے ہیں۔

للغات ریشۃ۔ الریشۃ للطائر کالشعر لغیرہ من الحیوان والجمع ریاش وار یاش ۱۲۔ الانفاس۔ جمع نفس محرکۃ نسیم الھواء ۱۲۔ الجو۔ مابین الارض والسماء والجمع جواء ۱۲۔ کصخرۃ۔ الحجر العظیم الصلب والجمع صخر وصخر وصخور وصخورۃ وصخرات ۱۲۔ لجۃ۔ یقال حومۃ البحر ای معظمہ۔ البحر۔ خلاف البر والجمع ابحر وبحور وبحار ۱۲۔ راکب۔ خلاف الماشی والجمع رکاب ورکبان وغیر ذلک ھو راکب کل ماسترک والملحفۃ ۱۲۔ العام۔ السنۃ والجمع اعوام۔ خرخرۃ۔ ہی الغرفۃ۔ بجلجلۃ۔ بالفتح الصدر ۱۲۔

یال فاضطرب و قال ارسلوك وانتظروا یا غلام ما فعلت بغلتنا الفلانیۃ قال حاضرۃ قال کم علیھا قال الف دینار قال اطرحھا لہ ثم قال لہ اذھب الیھم بما معك ثم اذا احتجت فارجع الینا۔

حکایۃ[۳۸]۔ حدث العتابی قال دخلت علی عبد اللہ بن طاھر وھو یرید مصر فقلت السلام علیك ایھا الامیر فقال وعلیك السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ثم قال وما الخبر فقلت بیتان من الشعر عملت البارحۃ فکری فیھما فقال ھاتھما فقلت عند ذلك ؎

حُسنُ ظَنِّی وحسنُ ما عوّد اللہ		یقیناً بك الغداۃ اتّی بی

ای شیء یکون احسن من حسن		یقین اعدا ئی الیك رکابی

فقال احسنت واللہ یا غلام احمل علیہ ثلاثین الف درھم قال واللہ لقد سبقنی بھا لغلام الی منزلی فلما کان من الغداد خلت علیہ فقلت السلام علیك ایھا الامیر فقال وعلیك السلام۔

الترجمۃ والمطالب راوی نے کہا پس معن بن زائدہ بیقرار ہوا اور یہ کہا کہ ان بال بچوں نے تمہیں بھیجا ہے اور وہ تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔ اے غلام ہمارا فلاں خچر کہاں ہے ؟ کہا وہ موجود ہے اور اس پر کتنا سامان ہے۔ کہا گیا۔ ہزار دینار کا اس پر سامان ہے معن بن زائدہ نے کہا کہ تو اس کو دے دے۔ اور یہ اس سے کہا ۔ ۔ ۔ ۔

کر تو اپنے اہل وعیال کے پاس اس سامان کو لے جا اور جب تم کو پھر ضرورت ہو تو تم ہمارے پاس چلے آنا۔

حکایت۔ عتابی نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن طاہر کے پاس پہنچا اور وہ مصر جانے کا ارادہ کر رہے تھے۔ میں نے جا کر السلام وعلیک کہا۔ انہوں نے جواب دیا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پھر انہوں نے پوچھا کہ کیا خبر ہے۔ میں نے کہا کہ میں شب گذشتہ شعر کے دو بیتوں میں مصروف رہا۔ انہوں نے کہا کہ تم بیان کرو۔ تو میں نے وہ شعر سنائے سے میرا حسن ظن اور تمہاری سخاوت کا یقین مجھ کو تمہارے پاس لایا ہے اور حسن یقین سے بڑھ کر کون سی چیز ہے۔ جو میری سواری کی دوڑاتی ہوئی تم تک لائی ہے۔ عبداللہ بن طاہر نے کہا تم نے خدا کی قسم اچھے شعر کہے۔ اے غلام تم اس کو تیس ہزار درہم دے دو۔ عتابی کہتے ہیں وہ غلام ان دراہم کو میرے گھر پہنچنے سے قبل لے کر پہنچ گیا۔ جب کل ہوئی میں ان کے پاس گیا۔ میں نے ان کو جا کر السلام علیک کیا۔ پھر انہوں نے وعلیک السلام جواب دیا۔

اللغات اضطرب۔ فعل ماض من باب الافتعال ای تحرک وماج ۱۲۔ بغلتنا۔ بغلۃ معروف ابوہا حمار وامہا فرس ۱۲۔ اطرحہا۔ صیغۃ الامر الحاضر من باب فتح اے القاہ واقذفہ وابعدہ ۱۲۔ احتجت۔ فعل ماض من باب الافتعال ای افتقرت ۱۲۔ البارحۃ۔ اقرب لیلۃ مضت والبارحۃ الاولیٰ وہی التی قبلہا۔ فکری۔ تردد الخاطر بالتامل والتدبر لطلب المعانی وما یخطر بالقلب من المعانی والجمع افکار۔ ظن۔ ہو الاعتقاد الراجح مع الاحتمال النقیض والجمع ظنون۔ عود۔ فعل ماض من باب التفعیل یقال عود اے صیرہ یعتادہ۔ رکابی۔ اے ابلی قیل ان الرکاب جمع الراحلۃ علی خلاف القیاس وقیل ہو مفرد لفظا وجمع معنی مثل القوم والخیل وغیرہ۔ منزلی۔ مکان النزول والدار والجمع منازل ۱۲۔ ومعنی البیت۔ یقول جاء بی الیک حسن ظنی بک ویقینی بسخائک فان اللہ تعالیٰ قد جعلنی معتادا بہذا الیقین ۱۲۔ حسن ظنی۔ فی الفاظ البیت تقدیم وتاخیر لضرورۃ الشعر فاصل العبارۃ ہکذا اتی بی حسن ظنی وحسن ما عود اللہ یقینا بک فی ہذہ الغداۃ ۱۲۔

ما الخبرُ فقلت بیتان من الشعر اعملت البارحۃ فکری فیہما فقال ہاتہما فقلت سہ

وجھی قد یکفیک فی حاجتی ورویتی تکفیک عن السؤال

(صورت من دیدہ حاجتم را می ساز دی ۱۲)

وکیف اخشی الفقر ما عشت لی وانما کفک لی بیت مال

(مبنی ما دام ۱۲ — مبتدا ۱۲ — خبر ۱۲)

قال احسنت واللّٰہ یا غلام احمل علیہ ثلاثین الف درہم فسبقنی بہا الغلام ایضا الی منزلی فلما کان فی الیوم الثالث دخلت علیہ ورحلہ فی الرقاب (الا رحالہ ۱۲) فقلت السلام علیک ایہا الامیر فقال وعلیک السلام ما الخبر (استفہامیہ ۱۲) فقلت بیتان من الشعر اعملت البارحۃ

نکری فیہما فقال ہاتہما فقلت ؎

ان خیر الثیاب یخلقہ الدھر وثوب الثناء جدید

اکسنی ما یبید اصلحک اللہ فانی اکسوک ما لا یبید

(یبید: پرانا ہوتا / فنا ہوتا ۔ اصلحک اللہ: جملہ دعائیہ ۔ اکسوک: پہناؤں گا ۔ ما لا یبید: ای اثنی علیک فاکسنی)

فقال احسنت واللہ یا غلام احمل الیہ اربعین الف درہم۔

حکایۃ[۱۲۹]۔ قیل لما قدم معاویۃؓ المدینۃ صعد المنبر فخطب ونال من علی کرم اللہ وجہہ (دشنام داد) فقام الحسن رضی اللہ عنہ فحمد اللہ واثنیٰ علیہ۔

الترجمۃ والمطالب اور یہ کہا کہ کیا خبر ہے تو میں نے کہا کہ شب گذشتہ میں شعر کے دو بیتوں میں مصروف رہا۔ انہوں نے کہا تم سناؤ تو میں نے یہ شعر سنائے ؎ تمہارا میری صورت کو دیکھنا میری حاجت کے پورا کرنے کے لیے کافی ہے اور میرا تم کو دیکھنا سوال کرنے سے کفایت کرتا ہے اور میں محتاجی سے کیوں ڈروں۔ جب تک تم زندہ ہو اور سوائے اس کے نہیں کہ تمہاری ہتھیلی میرے لیے بیت المال ہے۔ پس اس نے کہا کہ تم نے اشعار اچھے کہے اے غلام تم ان کو تیس ہزار درہم دے دو۔ وہ غلام پھر دراہم کو لے کر میرے مکانؓ مجھ سے قبل پہنچا۔ پس جب کہ تیسرا دن ہوا تو میں پہنچا اور عبد اللہ بن طاہر کے پیر گھوڑے کی رکاب میں تھے (کہیں جانے کا ارادہ کر رہے تھے) پس میں نے ان کو السلام علیک کہا تو انہوں نے جواب وعلیک السلام دیا اور پوچھا کہ کیا خبر ہے۔ تو میں نے کہا شب گذشتہ میں شعر کے دو بیتوں میں مصروف رہا۔ انہوں نے کہا کہ وہ سناؤ تو میں نے وہ سنائے ؎ زمانہ اچھے کپڑوں کو پرانا کر دیتا ہے اور تعریف کا کپڑا وہ نیا کپڑا ہے (جو کبھی پھٹتا اور سڑتا اور گلتا نہیں) تم مجھ کو ایسی چیز پہناؤ جو ہلاک و ختم ہو جائے۔ تمہارا اللہ بھلا کرے۔ کیوں کہ میں ایسی چیز پہناتا ہوں۔ جو ہلاک و ختم نہیں ہوتی (یعنی یہ میری تعریف تمہارے حق میں) عبد اللہ بن طاہر نے کہا تم نے خدا کی قسم اچھے اشعار کہے۔ اے غلام تم ان کو چالیس ہزار درہم دے دو۔

حکایت جب کہ حضرت امیر معاویہؓ مدینہ میں آئے تو منبر پر چڑھے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کی شان میں کلمات ناشائستہ کہے۔ تو حضرت امام حسنؓ کھڑے ہوئے۔ اللہ کی تعریف اور ثنا کی۔

اللغات یکفیک۔ صیغۃ المضارع من باب ضرب ای استغنی وحصل۔ حاجتی۔ ما یحتاج الیہ والجمع حاج وحاجات وحوج وحوائج ۱۲۔ رؤیتی۔ مصدر من باب فتح بمعنی دیدن بچشم۔ السؤال۔ مصدر ہو الطلب ۱۲۔ الفقر ضد الغنی۔ کفک۔ ای الید او الراحۃ مع الاصابع والجمع اکُفّ وکفوف وکف۔ بیت مال۔ ای خزینۃ الاسلام۔ رجلہ۔ ای القدم والجمع ارجل۔ الرکاب۔ ما یعلق فی السرج فیجعل الراکب فیہ رجلہ والجمع رکب۔ الثیاب۔ جمع ثوب اللباس۔ الثناء المدح والجمع اثنیۃ ۱۲۔ جدید۔ عکس القدیم

والجمع عدوٌ۔ یجید۔ صیغۃ المضارع من باب ضرب ای یہلک۔ صَعِدَ۔ فعل ماض من باب سمع ای ارتقی الیہ۔ نَاکَ۔ اصلہ من النیل وہو الوصول ۱۲۔ نَقِمَ۔ فعل ماض من باب سمع ای اشتی علیہ ۱۲

وقال ان اللہ عزوجل لم یبعث نبیّاً الا جعل لہ عدوّاً من المجرمین فانا ابنُ علیٍّ وانت ابنُ صخرٍ وامُّك هندٌ (اسم ابی معاویۃ) وامی فاطمۃُ وجدّك حربٌ وجدّی رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلعن اللہ الامنا حسباً واخملنا (گمنام تر) ذکراً واعظمنا کفراً واشدّنا نفاقاً فصاح اهل المسجد اٰمین اٰمین فقطع معاویۃُ خطبتہ ودخل منزلہٗ۔

حکایۃ۔ قیل ان ابا دلامۃ الشاعر کان واقفاً بین یدی السفّاح (خلیفۂ اول عباسی) فی بعض الایّام فقال لہ سلنی حاجتك فقال لہ ابو دلامۃ ارید کلب صید فقال اعطوہ ایاہ فقال وارید دابۃ اَتَصَیَّدُ علیہا قال اعطوہ ایاہا قال وغلاماً یقودُ الکلب ویصید بہ قال واعطوہ غلاماً قال وجاریۃً تصلح الصید وتطعمنا منہ قال اعطوہ جاریۃً قال هٰؤلاء یا امیر المومنین لابدّ لهم من دار یسکنونہا فقال اعطوہ داراً تجمعہم قال وان لم تکن لہم ضیعۃٌ فمن این یعیشون۔

الترجمۃ والمطالب

اور فرمایا اللہ عزوجل نے کسی نبی کو نہیں بھیجا۔ مگر اس کا دشمن گنہگاروں میں سے ضرور کیا۔ میں حضرت علی رض کا بیٹا ہوں اور تم صخر کے بیٹے ہو اور تمہاری ماں ہندہ رض ہے اور میری ماں . . . . حضرت فاطمہ رض ہیں اور تمہارے دادا حرب ہیں اور میرے دادا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے۔ جو حسب کے لحاظ سے ہم میں کمین ہو اور وہ شہرت کے لحاظ سے بھی زیادہ گمنام ہو اور کفر کے لحاظ سے بھی زیادہ بڑا ہو اور نفاق میں بھی وہ بہت ہی زیادہ ہو۔ مسجد والے آمین آمین کہہ کر چیخ پڑے تو حضرت امیر معاویہ رض نے اپنی تقریر ختم کردی اور اپنے مکان میں چلے گئے۔

حکایت۔ کہا گیا ہے کہ ایک روز ابُو دلامہ شاعر خلیفہ سفاح کے سامنے کھڑا تھا۔ خلیفہ نے اس سے کہا جو تیری حاجت ہو مجھ سے مانگ۔ ابو دلامہ نے کہا میں ایک شکاری کتا چاہتا ہوں۔ خلیفہ سفاح نے خدام سے کہا کہ اسے کتا دے دو۔ اس نے کہا۔ کہ

میں ایک گھوڑا بھی چاہتا ہوں جس پر میں شکار کروں۔ خلیفہ سفاح نے حکم دے دیا کہ وہ بھی تم اس کو دے دو۔ ابودلامہ نے کہا کہ میں ایک غلام بھی چاہتا ہوں جو کتے کو لئے لئے پھرے اور وہ اس کے ساتھ شکار کرے۔ خلیفہ سفاح نے غلام بھی اس کو دے دیا۔ ابودلامہ بولا میں ایک لونڈی بھی چاہتا ہوں جو شکار کو بنائے اور پکا کر ہم کو کھلائے۔ خلیفہ سفاح نے کہا تم لونڈی بھی اس کو دے دو۔ ابودلامہ نے کہا اے امیرالمؤمنین اُن کے واسطے ایک مکان بھی چاہیئے۔ جس میں یہ رہ سکیں۔ خلیفہ سفاح نے کہا اسے مکان بھی دے دو جس میں یہ لوگ رہیں۔ ابودلامہ نے کہا اگر ان کے لیے کوئی زمین (جاگیر) نہ ہو تو یہ لوگ کہاں سے کھائیں گے اور عیش سے زندگی بسر کریں گے۔

اللغات عدو۔ الخصم وہو ضد الصدیق والجمع اعداء۔ المجرمین۔ صیغۃ اسم الفاعل من باب الافعال وہو الخاطئ والمذنب۔ امّک الوالدۃ والجمع امّات وامّہات ۱۲۔ جدک۔ ابو الاب وابو الام والجمع اجداد وجدود ۱۲۔ الأم۔ افعل التفضیل من اللؤم وہو الرذالۃ من باب نصر۔ حسبا۔ محرکۃ مابعدہ من مفاخر آبائک والجمع احساب۔ اخمل۔ افعل التفضیل من الخمول بمعنی گمنامی من باب نصر۔ ذکر۔ بالکسر الصیت والثناء والشرف ۱۲۔ کفرا۔ خلاف الایمان وستر نعمۃ المنعم وجحدہا۔ نفاقا۔ مصدر من باب المفاعلۃ ای ستر کفرہ بقلبہ واظہر ایمانہ بلسانہ۔ فضاح۔ من باب ضرب ای صوت بشدۃ۔ آمین۔ اسم فعل بمعنی استجب او فلیکن کذلک۔ کلب۔ والجمع کلاب والکلب سگ۔ جاریۃ۔ الصبیۃ والخادمۃ والجمع جاریات وجوار۔ دار۔ المحل والسکن والجمع دور ودیار وادور وغیر ذلک ۱۲

قال قد اقطعتك عشر ضیاع عامرۃ وعشر ضیاع غامرۃ قال وما الغامرۃ یا امیر المؤمنین قال ما لانبات فیها قال اقطعتك یا امیر المؤمنین مائۃ ضیعۃ غامرۃ من فیافی بنی اسد فضحك منه وقال اجعلوها كلها عامرۃ۔

حکایۃ ۔ قیل اجتاز بعض المغفلین بمنارۃ وكانوا ثلثۃ نفر فقال احدهم ما كان اطول البنائین فی الزمن الاول حتی وصلوا الی رأس هذه المنارۃ فقال الثانی یا ابله كل احد یبنیها ولكن یعملونها علی وجه الارض ویقیمونها فقال الثالث یا جهال كانت هذه بئرا فانقلبت منارۃ۔

حکایۃ ۔ قال بعض الفضلاء كنت فی ضیق من العیش وشدۃ من الافلاس فشكوت حالی الی حبیب لی كان كثیر الصلاح فقال لی اقرء هذه الابیات وكررها فان الله

يُفَرِّجُ عنك الهُمُوْمَ ويُحسِّنُ حالك قال فكرّرتُها ايّامًا فحسنت احوالى ورزقنى الله من حيث لا احتسبُ وهى هٰذه الاشعارُ ؎

ازجائے گماں نمی کردم ۱۲

الترجمة والمطالب تو خلیفہ سفاح نے کہا کہ ہم نے تجھ کو دس زمینیں عامرہ (زرعی) اور دس زمینیں غامرہ (غیر زرعی) دیا ابودلامہ شاعر نے کہا اے امیر المؤمنین غامرہ کیا ہیں؟ تو اس نے کہا کہ وہ زمینیں جس میں پیداوار نہ ہو۔ تو اس نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! میں آپ کو بنی اسد کے جنگلوں میں سے سو زمینیں غامرہ دیتا ہوں۔ خلیفہ سفاح کو اس کے جواب سے ہنسی آئی اور خدام سے کہا کہ اس کو کل زمینیں آباد دے دو۔

حکایت۔ کہتے ہیں تین بیوقوف آدمی ایک منارے کے پاس ہو کر گزرے۔ منارے کی بلندی دیکھ کر ان میں کا ایک بولا کہ گذشتہ زمانہ میں اتنے لمبے معمار ہوتے تھے کہ جو اس منارے کی چوٹی تک بناتے بناتے پہنچے۔ دوسرا بولا اے بیوقوف! یہ بات اس طرح نہیں ہے جیسا تو نے خیال کیا ہے، بلکہ اس کو زمین پر لٹا کر بنایا۔ پھر بنانے کے بعد اس کو سیدھا کھڑا کر دیا۔ تیسرے نے کہا اے نادانو! یہ منارہ اصل میں کنواں تھا۔ اس کو پلٹ دیا (الٹ) دیا تو یہ منارہ بن گیا۔

حکایت۔ ایک فاضل ادیب کہتے ہیں کہ میں عیش کی تنگی اور مفلسی میں مبتلا تھا۔ میں نے اپنا حال اس دوست سے بیان کیا۔ جو مجھ کو صلاح و مشورہ ہر کام میں دیتا تھا۔ تو اس نے مجھ سے کہا کہ تم ان ابیات کو بار بار پڑھو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے غم زنگ کو دور کر دے گا اور اچھی حالت تمہاری ہو جائے گی۔ وہ فاضل کہتے ہیں کہ میں نے چند دن تک یہ ابیات پڑھے۔ پس میری حالت اچھی ہو گئی اور خدا نے مجھے ایسی جگہ سے رزق دیا۔ جس کا مجھ کو وہم و گمان بھی نہ تھا اور وہ اشعار یہ ہیں۔

اللغات اقطعتک۔ من باب الافعال یقال اقطعہ ای اعطاہ من ارض الخراج۔ ضیاع۔ جمع ضیعۃ وہی الارض المغلۃ عامرۃ۔ ای معمورۃ ومزروعۃ من باب نصر وضرب وسمع وکرم ۱۲۔ غامرۃ۔ من الغمر بفتح الغین وہو الستر ومنہ الغامر ای الارض الخراب۔ نبات۔ ماتنبتہ الارض من الشجر الواحد نباتۃ والجمع نباتات وانبتۃ۔ فیافی۔ جمع فیفاء بفتح الفاء وہو الصحراء الواسع لا ماء فیہا۔ المغفلین۔ جمع المغفل من لا فطنۃ لہ ناتجربہ کار ۱۲۔ منارۃ۔ بالفتح العلم یجعل للطریق ۱۲۔ نفر۔ محرکۃ جماعۃ الرجال من ثلثۃ الی عشرۃ والجمع انفار ۱۲۔ الزمن۔ الوقت طویلاً کان او قصیراً والجمع ازمان وازمنۃ ۱۲۔ البنائین۔ جمع البناء بالتشدید العارف بالبناء معماران۔ وصلوا۔ من باب ضرب ای بلغوا ۱۲۔ ابلہ۔ السفیہ وضعیف العقل والجمع بلہ وفی الحدیث اکثر اہل الجنۃ البلہ یعنی البلہ فی امر الدنیا لقلۃ اہتمامہم بہا وہم اکیاس ۱۲۔ بنیہا۔ من باب ضرب عکس ہدمہ ۱۲۔ جہال۔ جمع جاہل وہو الذی لا یعلم ۱۲۔ ضیق۔ بکسر الضاد وفتحہا بمعنی الشدۃ ۱۲۔ حبیب۔ المحب والمحبوب۔ کررہا۔ صیغۃ الامر من باب التفعیل اے اعادہ مرۃ بعد اخری او مراراً کثیراً ۱۲

یا مَنْ یَحُلُّ بِذِکْرِہٖ　　عُقَدَ النَّوائِبِ وَالشَّدَائِدْ

گرہ ۱۲　مصائب ۱۲

يَا مَنْ اِلَيْهِ الْمُشْتَكٰى ۔۔۔ وَاِلَيْهِ اَمْرُ الْخَلْقِ عَائِدْ
(شکایت و فریاد کی جگہ ۱۲)

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ۔۔۔ مَنْ قَدْ تَنَزَّهَ عَنْ مُضَادِدْ
(ضد و مقابل ۱۲)

اَنْتَ الرَّقِيْبُ عَلَى الْعِبَادِ ۔۔۔ وَاَنْتَ فِي الْمَلَكُوْتِ وَاحِدْ
(نگران ۱۲)

اَنْتَ الْمُعِزُّ لِمَنْ اَطَا ۔۔۔ عَكَ وَالْمُذِلُّ لِكُلِّ جَاحِدْ
(منکر ۱۲)

اِنَّ الْهُمُوْمَ جُيُوْشُهَا ۔۔۔ ذَا الْقَلْبِ مِنِّيْ قَدْ تَطَارَدْ
(حملہ کی ساقہ دو ۱۲)

فَافْرِجْ بِحَوْلِكَ كُرْبَتِيْ ۔۔۔ يَا مَنْ لَهُ حُسْنُ الْعَوَائِدْ
(دور کر ۱۲ — عواطف ۱۲ — اضافۃ الصفۃ الی الموصوف ۱۲)

خَفِيُّ لُطْفِكَ يُسْتَعَانُ ۔۔۔ بِهٖ عَلَى الزَّمَنِ الْمُعَانِدْ
(اضافۃ الصفۃ الی الموصوف ای لطفک الخفی ۱۲ — مدد ۱۲ — مخالف ۱۲)

لترجمۃ والمطالب

اے وہ ذات یکتا جس کے یاد کرنے سے مصیبتوں اور سختیوں کی گرہیں کھل جاتی ہیں (یعنی مصیبتیں دُور ہوجاتی ہیں)، اے وہ ذات واحد تجھ سے ہی فریاد ہے اور اس کا ہی حکم مخلوق کی طرف لوٹتا ہے۔ اے وہ ذات جو ہمیشہ زندہ اور قائم بذاتہ ہے اور اس کی ذات شریک سے منزہ ہے اور تو بندوں کا نگران ہے اور تمام دنیا میں ایک ہے۔ جو کوئی تیرا حکم مانتا ہے اس کو تو عزت دیتا ہے اور جو کوئی تیرا حکم نہیں مانتا ہے اس کو تو ذلت دیتا ہے۔ بے شک غموں کے لشکروں نے میرے دل پر حملہ کر رکھا ہے۔ تو اپنی طاقت سے میری مشقت اور تکلیف کو دُور کر دے اے وہ ذات جو تو بہت ہی بڑا رحم کرنے والا ہے۔ تیرے الطاف خفیہ (پوشیدہ مہربانیوں) پر نظر کرتے ہوئے مخالف زمانہ پر مدد چاہی جاتی ہے۔

للغات

یحل۔ صیغۃ المضارع من باب نصر ای یفتح ۱۲۔ عقد۔ بضم العین وفتح القاف جمع العقدۃ بمعنی گرہ۔ النوائب۔ جمع نائبۃ بمعنی المصیبۃ والحوادث خیرا کانت او شرا ۱۲۔ الشدائد۔ جمع شدۃ اسم من الاشتداد نقیض اللین لرخاء ای مکارہ الدہر ۱۲۔ المشتکی۔ اما مصدر میمی بمعنی الاشتکاء واما اسم ظرف یعنی المقام الذی یجأ الیہ بشکایات الناس فہو بمعنی الملجاء والمعاذ ۱۲۔ عائد۔ صیغۃ اسم الفاعل من باب نصر من العود بمعنی بازگشتن ۱۲۔ حی۔ نقیض المیت والجمع احیاء ۔ قیوم۔ الذی لابدء لہ والقائم بذاتہ وہو من اسمائہ تعالیٰ۔ تنزہ۔ فعل ماض من باب التفعل یقال تنزہ کذا ای تباعد ۔ مضادد۔ بمعنی الضد والمقابل یقال ضادہ اے خالفہ ۱۲۔ الرقیب۔ الحارس والحافظ واسم من اسمائہ تعالیٰ ایضا والجمع رقباء ۱۲۔ العباد۔ جمع عبد۔ الملکوت ہو الحاصل بالمصدر من الملک ومنہ قولہ تعالیٰ لہ ملکوت کل شیٔ، والیہ ترجعون۔ واحد۔ بمعنی الاحد اے المنفرد الذی لا نظیر لہ

اولیس معہ غیرہ وفی اسماء الحسنی وہو بہذا المعنی ۱۲۔ المعز. صیغۃ اسم الفاعل من باب الافعال اے جعلہ عزیزًا۔ اطالمک من باب الافعال. انقاد۔ المذل. صیغۃ اسم الفاعل من باب الافعال ای وجدہ ذلیلا۔ جاحد. صیغۃ اسم الفاعل من باب فتح ای المنکر۔ الہموم. جمع ہم وہی الحزن ۱۲۔ جیوشہا. جمع جیش وہو الجند ۱۲۔ تطارد. صیغۃ المضارع من باب المفاعلۃ یقال طارد الاقران ای حمل بعضہم علی بعض. بحولکہا ای بقوتک والحول القدرۃ والقوۃ جمع حوول واحوال ۱۲۔ کربی. الحزن والمشقۃ والجمع کرب ۱۲۔ العوائد. جمع العائدۃ وہی العطوفۃ والتلطف ۱۲۔ خفی. الکتم والجمع خفایا ۱۲۔ لطف. اللطف من قبل اللہ والتوفیق والجمع الطاف ۱۲۔ المعاند. صیغۃ اسم الفاعل من باب المفاعلت اے المخالف ۱۲۔

اَنْتَ الْمُيَسِّرُ وَالْمُسَبِّبُ ‏ وَالْمُسَهِّلُ وَالْمُسَاعِدْ

سَبِّبْ لَنَا فَرَجًا قَرِيْبًا ‏ يَا اِلٰهِيْ لَا تُبَاعِدْ

كُنْ رَاحِمِيْ فَلَقَدْ اَيِسْتُ ‏ مِنَ الْاَقَارِبِ وَالْاَبَاعِدْ

ثُمَّ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ ‏ وَاٰلِهِ الْغُرِّ الْاَمَاجِدْ

تمّ الباب الاوّل من کتاب نفحۃ الیمن فیما یزول بذکرہ الشجن بعون اللہ المؤمن المہیمن فالحمد للہ مادامت الازمن والصلوۃ والسلام علی رسولہ واصحابہ مادام تجری فی البحور السفن۔

الترجمۃ والمطالب تو ہی آسان کرنے والا ہے اور تو ہی سبب پیدا کرنے والا ہے اور تو ہی سہل کرنے والا ہے اور تو ہی مدد کرنے والا ہے۔ اے خدا تو ہمارے لیئے قریب کشادگی کا سبب پیدا کر دے اور اپنے سے مجھے دُور نہ کر اور تو مجھ پر رحم فرما۔ اس واسطے کہ میں اپنے قریبی اور دُور کے رشتہ داروں سے ناامید ہو چکا ہوں۔ خدا کی طرف سے ہمارے آقائے نامدار حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل ہو اور آپ کی آل پہ جو بزرگ اور سردار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مدد سے نفحۃ الیمن کتاب کا پہلا باب ختم ہوا کہ جس کے ذکر سے غم دُور ہوتا ہے اور اسی کے لیئے حمد و ثنا ہے جب تک دنیا قائم رہے اور رحمت وسلام نازل ہو ہمارے آقا پہ اور آپ کے اصحاب پر۔ جب تک سمندروں میں جہاز کشتیاں (قیامت تک) چلتی رہیں۔

تمت محشیۃ بعون اللہ تعالیٰ وحمدہ کتبہ بقلمہ المدعو بمحمد افتخار علی غفرلہ ولوالدیہ

مدرس بمدرسة امداد الاسلام في بلدة ميرٹھ۔

لغات

التيسّر۔ صيغة اسم الفاعل من باب التفعّل يقال تيسّر اي سهل۔ المساعد۔ الموافق من باب المفاعلة يقال ساعد الامر اي عاونه ۱۲۔ سبّب۔ صيغة الامر من التفعيل بمعنی سبب پیدا کن ۱۲۔ فرجاً۔ محركة الانفراج کشادگی۔ لا تباعد باب المفاعلة بمعنی بعید مکن۔ راحمي۔ صيغة اسم الفاعل من باب سمع والياء ضمير المتكلم بمعنی رحم کننده بر من ۱۲۔ الاقارب۔ جمع ب بمعنی عشيرة الادنون ۱۲۔ الاباعد۔ جمع الابعد بمعنی قرابت دار بعید ۱۲۔ الصّلٰوة۔ دعا از بنده و استغفار از ملک و رحمت و رب از خدائے تعالی ۱۲۔ النبي۔ پیغامبر المخبر عن الغيب او المستقبل بالهام من الله تعالى والمخبر عن الله وما يتعلق به تعالى انبياء و نبيون ۱۲۔ آل۔ الاهل والجمع آءالٌ ولا يستعمل الا في الاشراف غالباً ۱۲۔ الغرر۔ جمع غرة بمعنی السيد واول الشيء واكرم الشيء ۱۲۔ ... جمع امجد وهو الكريم الشريف ۱۲۔ الباب من الكتاب الفصل والجمع ابوابٌ وبيبا ۱۲۔ الآمل۔ ضد الآخر ل واوائل واوّلون ۱۲۔ نفحة بمعنی رائحة الطيب والجمع نفحات ۱۲۔ اليمن۔ بلد من بلاد العرب ويقال للمنسوب اليه يمني ني ۱۲۔ الشّجن۔ محركة الهم والحزن والجمع شجونٌ واشجانٌ ۱۲۔ المؤمن۔ بمعنی امن دہنده صيغة اسم الفاعل من باب الافعال من۔ من اسمائه تعالی بمعنی پناه دہنده و نگہبان ۱۲۔ الازمن۔ جمع زمانة الوقت۔ رسوله۔ المرسل والجمع رُسُلٌ وَاَرْسُلٌ ورسلاء البحار۔ جمع بحر خلاف البر ۱۲۔ السفن۔ جمع سفينة المركب (کشتی) ۱۲۔

تمت بالخیر

ناشر: مکتبہ شرکت علمیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

کمالین مترجم شرح اردو جلالین

از حضرت مولانا محمد نعیم صاحب استاذ تفسیر دار العلوم دیوبند

تفسیر جلالین شریف

کی اہمیت اور مقبولیت ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس کے بارے میں اختلاف نہیں کیا جاسکتا، عالم اسلام کا شاید ہی کوئی مدرسہ ایسا ہوگا جہاں یہ تفسیر داخل درس نہ ہو لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ابتک اس مقبول عالم تفسیر پر اردو زبان میں کسی وجہ یہ کوئی کام نہیں ہوا تھا الحمد للہ کہ اب اس تفسیری کام کا سلسلہ مکمل کر دیا گیا ہے جس میں سب سے مقدم متن جلالین شریف، متن کے نیچے مکمل سلیس اردو ترجمہ ہے اور اس کے بعد تفسیر کی مکمل تشریح، یہ تفسیر عام مسلمانوں کیلئے احکام قرآنی کو سلیس اردو زبان میں سمجھانے والا ایک نیا تحفہ ہے طلبا کیلئے تفسیری مشکلات کا بہترین حل اور علما کیلئے بیش بہا علمی خزانہ ہے۔ تفسیر ہذا میں مستند تفاسیر سے ماخوذ مضامین، علوم قرآنی سے متعلق دور حاضر کی اچھوتی تحقیقات، علمی لطائف اور قرآنی نکات، شان نزول اور ربط آیات، بلاغت اور اسلوب قرآن پر کامل تبصرہ۔ غرضیکہ یہ اہم تفسیری کتاب آج اردو تشریح کا لباس نو زیب تن کر کے ملا تبہ اردو زبان میں تفسیر کا نادر ذخیرہ بن گئی ہے

فون ۳۲۳۰۹

مکتبہ شرکتِ علمیہ بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان شہر

کمالین مترجم شرح اردو جلالین

از حضرت مولانا محمد نعیم صاحب استاذ تفسیر دار العلوم دیوبند

تفسیر جلالین شریف

کی اہمیت اور مقبولیت ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس کے بارے میں اختلاف نہیں کیا جا سکتا، عالم اسلام کا شاید ہی کوئی مدرسہ ایسا ہوگا جہاں یہ تفسیر داخل درس نہ ہو لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ابتک اس مقبول عالم تفسیر پر اردو زبان میں کسی درجہ پر کوئی کام نہیں ہوا تھا الحمد للہ کہ اب اس تفسیری کام کا سلسلہ مکمل کر دیا گیا ہے جس میں سب سے مقدم متن جلالین شریف، متن کے نیچے مکمل سلیس اردو ترجمہ ہے اور اس کے بعد تفسیر کی مکمل تشریح۔ یہ تفسیر عام مسلمانوں کیلئے احکام قرآنی کو سلیس اردو زبان میں سمجھانے والا ایک نیا تحفہ ہے طلباء کیلئے تفسیری مشکلات کا بہترین حل اور علماء کیلئے بیش بہا علمی خزانہ ہے۔ تفسیر ہذا میں مستند تفاسیر سے ماخوذ مضامین، علوم قرآنی سے متعلق دور حاضر کی اچھوتی تحقیقات، علمی لطائف اور قرآنی نکات، شان نزول اور ربط آیات، بلاغت اور اسلوب قرآن پر کامل تبصرہ۔ غرضیکہ یہ اہم تفسیری کتاب آج اردو تشریح کا لباس نو زیب تن کر کے بلا شبہ اردو زبان میں تفسیر کا نادر ذخیرہ بن گئی ہے

مکتبہ شرکتِ علمیہ بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان شہر